فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرائیڈیشن

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مُدلّل و مکمّل

جلد نہم

کتابُ الطلاق (نصف اوّل)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ
(مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدّین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید
مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

فہرست مضامین فتاویٰ دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد نہم

کتاب الطلاق

عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد نہم ارباب فضل و کمال، علماء و مشائخ اور عام مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے خاکسار مرتب کا دل حمد و شکر سے لبریز ہے کہ رب العالمین نے اپنے ایک بے مایہ بندہ کو علمی اور دینی خدمت کی توفیق بخشی اور اس میں کامیابی سے ہم کنار فرمایا۔

فتاویٰ کی ابتدائی جلدوں کے تین اڈیشن آچکے ہیں، اس سے اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ خواص و عوام میں یہ سلسلہ مقبول ہے، اور وہ اس سے برابر مستفید ہو رہے ہیں، یقیناً یہ سب دار العلوم دیوبند کا فیض ہے۔

پیش نظر جلد طلاق کے مسائل واحکام پر مشتمل ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ نماز، روزہ کے بعد نکاح و طلاق کے مسائل ہی ایسی ہیں جن کی عام طور پر بکثرت ضرورت پیش آتی ہے توقع ہے کہ یہ جلد بھی پہلی جلدوں کی طرح ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔

کون ایسا انسان ہے جس سے غلطی نہیں ہوتی، اور خاکسار مرتب تو ایک ادنیٰ درجہ کا طالب علم ہے اس سے اگر غلطی سرزد ہوئی ہو تو تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، باقی اپنی حد تک فتاویٰ کی ترتیب، مکررات کے حذف، حوالجات کی تلاش و جستجو اور کتابت و طباعت کی نگرانی میں کوتاہی نہیں ہونے دی ہے، علماء سے درخواست ہے کہ جہاں کوئی غلطی نظر آئے بلا تامل اطلاع دیں تاکہ دوسرے اڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے۔

اخیر میں سرپرست شعبہ سیدی حکیم الاسلام حضرت مولانا القاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی مہتمم دار العلوم دیوبند، اپنے شفیق اساتذہ کرام، اور اراکین شوریٰ کی خدمات بابرکات میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور حوصلہ افزائیوں کے صدقہ میں یہ خدمت انجام پا رہی ہے، اللہ تعالیٰ خاکسار کی یہ حقیر خدمت قبول فرمائے، اور دنیا و آخرت کی کامرانیوں اور کامیابیوں سے متمتع فرمائے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

طالب دعا: محمد ظفیر الدین غفرلہ
۵/ ذی قعدہ سن ۱۳۹۴ھ دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علیہ سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

کتاب الطلاق

وقوع طلاق کی شرطیں، طلاق کب اور کیوں کردی جائے، اور کس کی طلاق واقع ہوتی ہے کس کی نہیں

عورت کب طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے

(سوال ۱) عورت کس صورت میں طلاق طلب کر سکتی ہے۔

(الجواب) اگر باہم زوجین میں نااتفاقی ہو، اور کوئی صورت موافقت کی نہ ہو، اور حقوق طرفین ادا نہ ہو سکتے ہوں تو عورت طلاق طلب کر سکتی ہے اور خلع کرا سکتی ہے،(۱) لیکن اس میں اختیار عورت کا کچھ نہیں ہے، مرد کو اختیار ہے کہ وہ طلاق دے یا نہ دے اور خلع کرے یا نہ کرے۔(۲)

جب میاں بیوی میں میل نہ ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۲) زوجین میں اتفاق نہیں ہے، کیا ہونا چاہئے۔

(الجواب) شوہر کو چاہئے اتفاق کرے، ورنہ طلاق دے دیوے۔(۳) فقط

صرف دل میں بار بار خیال آنے سے کہ تین طلاق دے دی طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۳) محمد ابراہیم کو ایک دن بے روزگاری کی وجہ سے یہ خیال آیا کہ میری حالت تو ایسی تنگدستی کی ہے اور میں نے اپنے ساتھ اپنی زوجہ کی حالت بھی تباہ کر دی، میں نے ناحق اپنی شادی کی، اس کے ساتھ ہی دل میں خیال آیا کہ تین طلاق دے دی لیکن زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالا نہ اس کی نیت طلاق کی تھی، جب یہ خیال دل میں آیا تو فوراً زبان سے استغفار اور لاحول پڑھا، لیکن شیطانی خیال ہے کہ بار بار وہی خیال آتا ہے کہ میں نے طلاق دے دی مگر زبان سے کوئی کلمہ نہیں نکالتا، کیا اس خیال سے نکاح میں کوئی خلل واقع ہوا یا نہیں۔

(الجواب) حدیث صحیح میں ہے ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل بها او تتکلم بها رواہ الشیخان۔(۴) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں محمد ابراہیم کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۵)

---

(۱) ولاباس به عند الحاجة للشقاق بعد الوفاق بما یصلح للمهر (در مختار) ای بوجود الشقاق وهو الاختلاف والتخاصم وفی القهستانی عن شرح الطحاوی السنة اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اهلهما لیصلحوا بینهما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع ۱ھ و هذا هو الحکم المذکور فی الآیة(وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکما من اهله و حکما من اهلها ان یرید ا اصلاحا یوفق الله بینهما . النساء) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷ .ط.س.ج۳ص ۴۴۱) ظفیر.

(۲) فان خفتم الا یقیما حدود الله فلا جناح علیهما فیما افتدت به تلک حدود الله فلا تعتدوها (البقرہ. ۲۹) ظفیر.

(۳) الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان (البقرہ. ۲۹) واماسببه فالحاجة الی الخلاص عند تباین الاخلاق و عروض البغضاء الموجبة عدم اقامة حدود الله الخ ویکون واجبااذا فات الامساک بالمعروف (البحرالرائق کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۳) ظفیر. (۴) مشکوٰۃ باب الوسوسه ص ۱۸ الفصل الاول. ظفیر. (۵) فقد افاد ان رکنه (ای الطلاق) اللفظ الدال علی ازالة حل المحلیة (البحرالرائق) کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۲) وشرعاً رفع قید النکاح الخ به لفظ مخصوص هو ما اشتمل علی الطلاق الخ ورکنه لفظ مخصوص (در مختار) واراد اللفظ ولو حکما لید خل الکتابة المستبینة واشارة الاخرس الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۰ و ج۲ ص ۵۷۴ .ط.س.ج۳ص ۲۷- ۲۲۶) ظفیر.

جب بیوی کی خبر گیر نہ کر سکے تو طلاق دینا واجب ہے

(سوال ٤) ایک شخص صاحب ملکیت نے اپنی عورت کو گھر سے الگ کر دیا ہے، خرچ بھی کچھ نہیں دیتا، اب وہ نہایت مصیبت سے زندگی کے دن کاٹ رہی ہے، شخص مذکور نے اپنی ملکیت بھی دوسرے کے نام کر دی ہے، اس لئے بذریعہ عدالت انگریزی بھی کچھ چارہ جوئی نہیں ہو سکتی، اب وہ عورت اس بے کسی کی حالت میں طلاق لینے کی مستحق ہو سکتی ہے یا بدستور اس فاقہ کشی اور بے کسی میں مبتلا رہ کر جان بحق تسلیم ہو جائے، اگر کوئی صورت طلاق کی نکل سکے تو تحریر فرماویں۔

(الجواب) اس صورت میں بے شک شوہر کے ذمہ لازم ہے کہ جب کہ وہ امساک بالمعروف نہیں کرتا اور اپنی زوجہ کو نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق ادا نہیں کرتا تو اس کو طلاق دے دے، اور اس مصیبت سے اس کو خلاصی دیوے، قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسريح باحسان۔(۱) در مختار میں ہے ويجب لو فات الا مساك بالمعروف الخ ۔(۲) پس معلوم ہوا کہ ایسی حالت میں شوہر مجبور کیا جاوے گا طلاق دینے پر(۳) لیکن عورت خود بلا طلاق شوہر کے اس کے نکاح سے علیٰحدہ نہیں ہو سکتی اور تفریق نہیں کرا سکتی، قال فی الدر المختار ولا يفرق بينهما بعجزه عنها الخ ولا بعدم ايفائه الخ حقها الخ۔(۴)

آواز کا پردہ نہ کرے تو طلاق دی جائے یا نہیں

(سوال ٥) ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی، ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے۔

(الجواب) ایسی عورت کو طلاق دینے کا حکم نہیں ہے،(۵) شوہر کے ذمہ اتنا ہی ہے کہ اس کو نصیحت کرتا رہے، اور وہ نماز پڑھتی ہے اسی کو غنیمت سمجھے، نماز پڑھتے پڑھتے محبت بھی ہو ہی جائے گی، زیادہ تشدد نہ کرے، اور آواز کا ایسا گہرا پردہ نہیں ہے، بلکہ بضرورت بولنا غیر محرم سے درست ہے، کذا فی الشامی۔(۶) فقط۔

بیوی متبع شریعت نہ ہو تو طلاق دینا کیسا ہے

(سوال ٦) اگر کوئی عورت باوجود ہر قسم کی فہمائش کے اپنے اخلاق اعمال درست نہ کرے، اور کفر وشرک کی رسوم اور باتوں کو نہ چھوڑے، اور اس کا شوہر متبع شریعت ہے، اور اس کو اپنی عورت سے محض اسی بناء پر رنج رہتا ہے تو کیا وہ طلاق دے سکتا ہے۔

(۱) البقره . ۲۹. ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲. ط.س. ج۳ ص۲۲۹ . ظفير. (۳) و لذا قالوا اذا فاته الا مساك بالمعروف ناب القاضى منا به فوجب التسريح باحسان (البحر الرائق كتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۵). ظفیر. (٤) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ مطلب فسخ النكاح بالعجز عن النفقة . ط.س. ج۳ ص ۵۹۰. ظفير. (٥) الا صح خطره الا لحا جة الخ بل يستحب لو موذية او تاركة صلاة ومفاده لا اثم بمعاشرة من لا تصلى (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱. ط.س. ج۳ ص ۲۲۷) ظفير.
(٦) خلا الو جه والكفين الخ وصو تها على الراجع (در مختار) قوله صوتها معطوف على المستثنى يعنى انه ليس بعورة الخ فانا نجيز الكلام مع النساء للاجانب ومحا ورتهن عند الحاجة إلى ذلك ولانجيز لهن رفع اصواتهن وتمليطها ولا تليينها الخ (رد المحتار باب شروط الصلوة مطلب فى ستر العورة ج ۱ ص ۳۷٦. ط.س. ج۱ ص ٤۰۵) ظفير.

(الجواب) طلاق دینا ایسی صورت میں واجب نہیں ہے، لیکن اگر طلاق دیوے درست ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس کو سمجھاتا رہے اور طلاق نہ دیوے۔(۱)

جان کے خوف سے طلاق دی گئی اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۷) ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا کہ تو اپنی زوجہ کو طلاق دے دے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ عند الحنفیہ اکراہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الدر المختار۔(۲) فقط

طلاق شرعی اور بدعی میں فرق ہے یا نہیں

(سوال ۸) طلاق شرعی اور بدعی، غیر شرعی کی تعریف حسب تشریح فقہاء کیا ہے، اور دونوں کا حکم ایک ہے یا فرق ہے، اس پر ایک بنگالی مولوی نے یہ جواب لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر تین طلاق بدعی ہوں تو حلالہ کی ضرورت نہیں، تجدید نکاح کافی ہے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

(الجواب) اقول قال فی الدر المختار والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين فی طهرواحد لا رجعة فيه الخ قال شارحه العلامة الشامی قوله ثلث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالا ولىٰ وعن الا مامية لا يقع بلفظ الثلث ولا فی حالة الحيض لانه بدعة محرمة وعن ابن عباس ؓ يقع به واحدة الخ وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الىٰ انه يقع ثلث (الیٰ ان قال) وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحاً بايقا ع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال (۳) الیٰ آخر ما نقل عن الكمال ابن الهمام صاحب فتح القدير فعلم ان الطلاق البدعی ايضاً واقع ومن طلقت ثلثا بالطلاق البدعی فقد حرمت علىٰ الزوج بالحرمة الغليظة حتىٰ لا تحل له حتى تنكح زوجاً غيره كما قال الله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له حتىٰ تنكح زوجاً غيره (٤) فهذه الآية باطلا قها تدل علىٰ ان المطلقة الثلاثة بای وجه كان لا تحل للزوج الاول حتىٰ تنكح زوجاً غيره هذا فقط.

....

(۱) وقولهم الا صل فيه ای فی الطلاق الحظر معناه ان الشارع ترك هذا الاصل فاباحه بل يستحب لو موذية او تاركة صلاة ومفاده ان لا اثم بمعا شرة من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المختار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ و ج ۲ ص ۵۷۲ .ط.س. ج۳ص۲۲۹) لا يجب علی الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر الا اذا خافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس ان يتفرقا (ايضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ٤٠٢ .ط.س.ج۳ص ۵۰) ظفير.

(۲) ويقع طلاق كل زوج عاقل بالغ ولو عبدااومكرهافان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (در مختار) وفی البحر ان المراد الا كراه علی التلفظ بالطلاق فلو اكره علیٰ ان يكتب طلاق امرأته فكتب لا تطلق (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفير.

(۳) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷٦ و ج ۲ ص ۵۷۷ .ط.س. ج۳ص۳۳-۲۳۲. ظفير.

(٤) سورة البقره. ۲۹. ظفير.

جو بیوی اپنے شوہر کے باپ کی عزت نہ کرے اور باپ اپنے بیٹے سے طلاق کو کہے تو کیا کرنا چاہئے

(سوال ۹) میری عورت میرے والد صاحب کی بہت بے عزتی کرتی ہے، والد مجھے مجبور کرتا ہے کہ تم دوسری شادی کرو، اور اس عورت کو طلاق دے دو، چھ ماہ سے میں نے اس کو نکال دیا ہے، اپنے بھائی کے پاس رہتی ہے، میں کچھ خرچ وغیرہ اس کو نہیں دیتا، اگر طلاق دے دوں تو والد میرا مجھ سے خوش ورنہ ناراض اور عورت زبان درازی سے ہرگز باز نہیں آتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، اور طلاق دینے کی کیا ترکیب ہے۔

(الجواب) ایسی حالت میں طلاق دینا درست بلکہ مناسب ہے،(۱) اور طلاق دینے کی اچھی صورت یہ ہے کہ جب وہ عورت پاک ہو، یعنی اس کو حیض نہ آتا ہو اس وقت اس کو طلاق دے دی جاوے، یعنی اس طرح اس عورت سے کہہ دیا جاوے کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دی۔(۲) فقط۔

انگریزی لباس کی وجہ سے طلاق ضروری نہیں

(سوال ۱۰) ایک عورت انگریزی لباس پہنتی ہے، اگر وہ انگریزی لباس کو نہ چھوڑے تو اس کو طلاق دینا لازم ہے؟ یا کیا۔

(الجواب) اس وجہ سے طلاق نہ دینا چاہئے۔(۳)

پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۱۱) ایک شخص ہے اگر اس کی پیشانی پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا تو کہتا ہے کہ اس نے میرے اوپر جادو کر دیا، اور اگر اس کے سامنے پانی ڈال دیا تو کہتا ہے کہ جادو کر دیا، اس کے گھر والوں نے میلاد کرایا تو کہتا ہے دیکھو جادو کر دیا، اگر اس کی عورت کو اس کے پاس لایا جاتا ہے تو اس کو کھانے پینے کو بالکل نہیں دیتا، اگر اس کی عورت کے سامنے کتا، بلی نکل جاوے تو عورت کو مارپیٹ کرتا ہے اور رات کو چارپائی پر سجدہ کرتا رہتا ہے اور نماز بھی چارپائی پر پڑھتا ہے، اگر کوئی چیز آسمان میں نظر آتی ہے تو کہتا ہے دیکھو جادو آیا، اور گھر والوں کو مارتا ہے، آیا شخص مذکور دیوانہ ہے یا نہیں اگر اس کو دیوانہ کہیں گے تو اس کی طلاق پڑے گی یا نہیں۔

(الجواب) ایسی باتیں وہمی ہی کہہ سکتا ہے، لہذا محض ان باتوں کی وجہ سے اس کو مجنون نہ کہیں گے، اور اگر جملہ حرکات وافعال سے اس کا مجنون ہونا اور دیوانہ ہونا لوگوں کو معلوم ہو تو اس وقت اس کو مجنون اور دیوانہ کہیں گے اور شریعت میں مجنون اور دیوانہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی،(۴) اور جو مجنون نہ ہو محض وہمی اور کم عقل ہو، اس کی طلاق

---

(۱) وایقاعه ای الطلاق مباح الخ بل یستحب لو موذیة (در مختار) قوله لو موذیة اطلقه فشمل الموذیة له او لغیره بقولها او بفعلها (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ وج ۲ ص ۵۷۲ .ط.س. ج۳ص ۲۲۹) ظفیر.

(۲) ورکنه لفظ مخصوص خال عن الا ستثناء طلقة رجعیة فقط فی طهر لا وطئ فیه وترکها حتی تمضی عدتها احسن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷٤ وج۲ ص ۵۷۵ .ط.س. ج۳ص ۳۱-۲۳۰) ظفیر.

(۳) قیل الا صح حظره ای منعه الا لحاجة الخ ومفاده ان لا اثم بمعاشرة من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ وج ۲ ص ۵۷۲ ..ط.س. ج۳ص ۲۲۷) لباس اگر ساتر (پردہ پوش) ہے تو اس میں کوئی مخصوص تراش خراش منصوص نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے باہمی تعلقات بگاڑ لئے جائیں۔ظفیر.

(٤) لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده والمجنون الخ والصبی ولو مراهقاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ وج۲ ص ۵۸٦ .ط.س. ج۳ص ٤۳-۲٤۲) ظفیر.

واقع ہو جاتی ہے(۱)قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رفع القلم عن ثلثۃ وعدمنھم المجنون الحدیث(۲)

بیوی کو نفرت ہو تو طلاق دے دینے میں گناہ نہیں ہے

(سوال ۱۲)شوہر اپنی بیوی سے جس قدر محبت کرتا ہے، بیوی اسی قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور بھاگتی ہے، اور سرزنش کرنے پر دن بدن رنجش بڑھتی جاتی ہے، تو اگر شوہر طلاق دے دے تو اس کو گناہ ہو گا یا نہیں۔

(الجواب)جب کہ یکجائی بودوباش اور باہمی اتحاد کی کوئی صورت نہیں تو مرد طلاق دے سکتا ہے، اس معاملہ میں اس کے ذمہ کچھ گناہ نہیں ہے بلکہ یہی شکل بہتری کی ہے، (۳)فقط۔

صرف تحریر طلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۱۳)کریم گوجر نے عورت مدخولہ منکوحہ خود کو تحریری طلاق لکھوا کر دی مگر زبانی کچھ نہیں کہا، طلاق اس صورت میں واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) تحریری طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے، خود لکھ دے یا کسی سے لکھوا دے اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی۔ فقط۔(۴)

صرف خیال کے تسلط سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۱۴)ایک شخص کو خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر بکر سے بولوں تو میری زوجہ کو تین طلاق، اب اس کی یہ حالت ہے کہ جب سانس لیتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ "طلاق دی" نکل رہا ہے، تھوک نکلتے اور لقمہ نگلتے زبان سے یہ آواز محسوس ہوتی ہے کہ "طلاق دی" کہہ رہا ہے، آیا کسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)اس واقع میں کسی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، اور محض لفظ "طلاق دی" بر سبیل تذکرہ کہنے سے جب کہ اس کی نیت اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، (سوال میں جتنے الفاظ ہیں وہم پر دلالت کرتے ہیں، اور خیال ووسوسہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، ظفیر)

محض خیال پیدا ہونے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۱۵)اگر کسی شخص کو محض خیال قلبی پیدا ہوا کہ اگر میں دوسری شادی کروں تو اس پر تین طلاق، اس صورت میں دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں اس عورت پر طلاق واقع نہ ہو گی۔(۵)فقط۔

---

(۱)یقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرھا او سفیھا خفیف العقل (ایضا ج ۲ ص ۵۸۲.ط.س.ج۳ص۲۳۵) ظفیر.(۲)مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۲۸۴ وسنن ابن ماجہ باب طلاق المعتوہ ص ۱۴۸. ظفیر.
(۳)فی القھستانی عن شرح الطحاوی السنۃ اذا وقع بین الزوجین اختلاف ان یجتمع اھلھما لیصلحوا بینھما فان لم یصطلحا جاز الطلاق والخلع (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷.ط.س.ج۳ص۴۴۱) بل یستحب (الطلاق) لو موذیۃ (در مختار) اطلقہ فشمل الموذیۃ لہ او لغیرہ بقولھا او بفعلھا (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲.ط.س.ج۳ص۲۲۹)ظفیر.(۴) کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقاً (در مختار) لو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹.ط.س.ج۳ص۲۴۶) ظفیر.(۵)عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست بہ صدورھا مالم تعمل بہ او تتکلم متفق علیہ (مشکوٰۃ باب الوسوسہ فصل اول ص ۱۸ ورکنہ ای رکن الطلاق لفظ مخصوص (در مختار.ط.س.ج۳ص۲۳۰) ھو ما جعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ الخ واراد اللفظ ولو حکما(رد المحتار.ط.س.ج۳ص۲۳۰ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۴) لو کرر مسائل الطلاق بحضرۃ زوجتہ ولا ینوی لا تطلق الخ (البحر الرائق کتاب الطلاق ج۳ ص ۲۷۸ (فتاوی شامی.ط.س.ج۳ص۲۹۳) ظفیر.

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ "طلاق دلانا چاہتی ہو"

(سوال ۱۶)اگر شوہر اپنی زوجہ کو صرف یہ لفظ کہے "کیا طلاق دلانا چاہتی ہو" تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب)اس قدر شوہر کے کہنے سے کہ کیا طلاق دلانا چاہتی ہو، طلاق واقع نہیں ہوتی، هكذا في عامة كتب الفقه۔(۱)

مرد کی طرح عورت مرد کو چھوڑ کر دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۷)جس طرح مرد کو اختیار ہے کہ اپنی زوجہ کو بلا حصول اس کی رضاء کے بذریعہ طلاق اپنی زوجیت سے خارج کر سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی مرد کی بدکاری وغیرہ سے مجبور ہو کر بلا حصول اس کی رضامندی کے شرعاً اس کی زوجیت سے علیحٰدہ ہو کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔

(الجواب)طلاق کا اختیار شریعت سے مرد کو ہی دیا گیا ہے، عورت کو یہ اختیار نہیں دیا گیا، حدیث الطلاق لمن اخذ الساق (۲)وغیرہ اس پر شاہد ہیں اور آیت الرجال قوامون علی النساء(۳)وغیرہ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے، اس لئے حنفیہ کا مذہب مفتی بہ یہ ہے کہ عورت باختیار خود علیحٰدگی نہیں کر سکتی، البتہ بصورت ناموافقت وعدم ادائے حقوق مرد کو شرعی حکم یہ ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو کالمعلقہ نہ چھوڑے بلکہ یا خبر گیری کرے ورنہ طلاق دے دیوے (۴)اور حاکم شوہر کو اس پر مجبور کر سکتا ہے(۵)فقط۔

عورت کی غیر موجودگی میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۸)ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کی عدم موجودگی میں طلاق دیدی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ طلاق دینے کے وقت عورت کا سامنے ہونا اور پاس ہونا ضروری نہیں ہے۔

مذاق سے جو تین طلاق دی ہے اس کے بعد رجعت جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۹)زید کے دوست نے زید سے زید کی بی بی کے بارہ میں مذاق کیا، زید نے مذاقاً تین دفعہ یہ کہہ دیا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، مولوی عبداللہ ٹونکی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی دوسرے ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق واقع ہو گئی، لیکن رجوع کر سکتے ہو، چنانچہ زید نے رجوع کر لیا، اور جس وقت زید نے لفظ طلاق کہا تھا، اس کی نیت طلاق نہ تھی، بلکہ مذاقاً کہا تھا، اور زید نے مشکوٰۃ کے ترجمہ کو دیکھا، اس میں لکھا ہے کہ زمانہ

(۱)اس کے لئے دیکھئے اوپر والا حوالہ۔ ط.س. ج۳ص ۲۳۰۔ ظفیر ۱۲۔
(۲)الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ وابن ماجه ص ۱۵۱ .ط.س. ج۳ص ۲۴۲ . ظفیر.
(۳)سورة النساء. ۶. اس کے علاوہ یہ آیت بھی سامنے رکھی جائے اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف (بقرہ) اس سے معلوم ہوا کہ حق طلاق صرف مرد کو ہے، ظفیر.
(۴)ویجب ای الطلاق لو فات الا مساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ .ط.س. ج۳ص ۲۲۹) ظفیر.
(۵)وىذاقالوا اذا فاته الا مساك بالمعروف ناب القاضی منا به فوجب التسریح بالاحسان(البحر الرائق کتاب الطلاق ج۳ ص ۲۵۵)ظفیر.

رسول اللہ ﷺ میں تین بار کہنے سے ایک بار سمجھا جاتا تھا، اس لئے رجوع جائز ہے، اور یہی حال حضرت عمر فاروق اعظم ؓ کے زمانہ تک رہا، آیا شرعاً رجوع کرنا زید کو صورت مسئولہ میں جائز ہے۔

(الجواب) چونکہ پہلے سے ذکر زید کی زوجہ ہی کا تھا، لہٰذا الفاظ مذکورہ سے زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور اضافت صریح کی بھی حاجت نہیں ہے (۱) بلکہ قرائن سے واضح ہے کہ زید اپنی زوجہ ہی کی نسبت کہہ رہا ہے کہ طلاق دی الخ اور تین بار لفظ طلاق کہہ کر رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور نکاح بدوں حلالہ کے جائز نہیں، کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنكح زوجا غيره، (۲) اور اجماع صحابہ اس پر ہو گیا ہے کہ مطلقہ ثلثہ سے اگرچہ بلفظ واحد ہو، بدوں حلالہ نکاح درست نہیں، فقط۔ (۳)

بخار کی مدہوشی میں طلاق دینے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۲۰) ایک شخص کی نسبت محلّہ والے یہ دعوے کر رہے ہیں کہ دو تین برس ہو چکے کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دی ہے، پھر اس مطلقہ کو گھر میں رکھ کر بودوباش کر رہا ہے اور وہ شخص بہت دنوں سے بیمار تھا، طلاق کے وقت بھی اس کو بخار لاحق تھا، بعض شاہد یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ طلاق دینے کے وقت بخار کی شدت سے کانپ رہا تھا، دوسرے روز جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نے کیوں طلاق دی تو جواب دیا کہ میں نے کیا کہا اور کیا کیا مجھے کچھ بھی معلوم نہیں میں بخار کی وجہ سے مدہوش ہو گیا تھا، اب قول اس کا معتبر ہوگا یا نہیں، سوال یہ ہے کہ تین برس تک شہادت نہ دینا اور طلاق کو ظاہر نہ کرنا بلکہ اس کی ساتھ مواکلت ومشاربت کرتے رہنا، اب طلاق کو ثابت کرتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ويجب الاداء بلا طلب لو الشهادة في حقوق الله تعالىٰ ومتى آخر شاهد الحسبة شهادته بلا عذر فسق فترد كطلاق امراة الخ (۴) اس سے معلوم ہوا کہ گواہان طلاق کا بلاعذر تاخیر شہادت کرنا موجب فسق ورد شہادت ہے، لہٰذا اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی، اور شوہر جب کہ منکر ہے طلاق سے یا یہ کہتا ہے کہ مجھ کو یاد نہیں ہے تو اس صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔ (۵)

---

(۱) ويقع بها اى بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصريح الخ فلا فرق بين عالم وجاهل (در مختار) ولا يلزم كون الاضافة صريحة في كلامه (رد المحتار باب الصريح ج۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ص۲۴۸) والحاصل ان قولهم الصريح لا يحتاج الى النية (البحر الرائق كتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۷۸) ظفير. (۲) سورة البقره. ۲۹. ظفير. (۳) والبدعى ثلاث متفرقة و كذا بكلمة واحدة بالا ولىٰ الخ وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الىٰ انه يقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقا ع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ وج ۲ ص ۵۷۷. ط.س. ج۳ص۳۳-۲۳۲) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة وثنتين فى الا مة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها اويموت عنها (عالمگيرى مصرى ج ۱ ص ۵۰۱ طبع ماجديه ج۱ ص ۴۷۳) ظفير.

(۴) الدرا لمختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۴. ظفير.

(۵) لا يقع طلاق المولىٰ على امرا ة عبده الخ والمجنون والمعتوه المغمىٰ عليه والمدهوش والنائم (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸۶. ط.س. ج۳ص۴۳-۳۴۲) ولا يقع طلاق الصبى وان يعقل والمجنون والنائم والمبرسم والمغمىٰ عليه والمدهوش هكذا فى فتح القدير عالمگيرى مصرى ج ۱ ص ۳۷۶. ط. ماجدیہ ج۱ ص۳۵۳) ظفير.

حالت حیض کی طلاق واقع ہوتی ہے اور رجعت کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے

(سوال ۲۱) اگر کسے زوجہ خود را در حالت حیض طلاق دہد واقع شود یا نہ و رجوع تواند کرد یا نہ۔

(الجواب) طلاقش واقع شود و رجعتش واجب است، اگر ایک دو طلاق دادہ است و در طلقات ثلثہ آں زن مغلظہ می شود، بدوں حلالہ نکاح باو جائز نیست، در مختار میں ہے، او واحدة فی حیض موطؤة الخ وتجب رجعتها علی الا صح فیه ای فی الحیض رفعاً للمعصیة الخ ۔(۱)

باپ نے طلاق نامہ لکھا بیٹے نے دستخط کیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۲) شخصے بر پسر خود خشم گرفتہ گفت کہ زوجہ خود را طلاق بدہ یا باوے بر جائے دیگر برو پسر گفت کہ شما طلاق نامہ نوشتہ طلاق دہند، پدر طلاق نامہ نوشتہ پسرے داد کہ بروے دستخط کن، پسر طلاق نامہ خواندہ بر آں دستخط کرد، واز زبان ہیچ نگفت بعد چند روز پسر می گوید کہ من جبراً واکراہاً بر طلاق نامہ دستخط کردہ بودم۔

(الجواب) دریں صورت طلاق واقع شود کہ طلاق مکرہ ہم واقع است کذا فی الدر المختار(۲) وفی الحدیث ثلاث جدهن جد وهزلهن جد الحدیث (۳) (لیکن صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوئی، اس لئے اکراہ اور زبردستی زبان سے کہلوا دینے سے تو طلاق واقع ہوتی ہے زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے، فقہاء نے صراحت کی ہے وفی البحران المراد الا کراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأ ته فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیه دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ظفیر.)

بلا اجازت بیوی کہیں چلی جائے تو اس کو طلاق دینا کیسا ہے

(سوال ۲۳) ایک عورت بلا اجازت اپنے شوہر کے اپنے بہنوئی کے ساتھ چلی گئی تو شوہر کو طلاق دینا واجب ہے یا نہ۔

(الجواب) طلاق دینا واجب نہیں، لیکن اگر طلاق دے گا واقع ہو جاوے گی۔(۴)

عورت نے کہا کہ میں نے شوہر سے قطع تعلق کر لیا میں اس کی بہن وہ میرا بھائی اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۴) مطیع اللہ خان اور ان کی زوجہ زمرد بیگم دس بارہ برس سے خانگی معاملات پر ناچاقی ہو کر مسماۃ والدین کے گھر رہنے لگی، مطیع اللہ خان اس کو لینے اور رضا مند کرنے کی غرض سے گئے، مگر مسماۃ رضامند نہیں ہوئی، اور یہ کہا کہ آج کے دن سے ہم نے اپنا تعلق مطیع اللہ خان سے قطع کر دیا، آج سے میں ان کی بہن وہ میرے بھائی ہیں، آیا عورت کو یہ حق ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ دے اور تعلق قطع کر دے اور عورت اس صورت میں مہر پانے کی مستحق

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶. ط.س. ج۳ص۲۳۳ ظفیر.
(۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا اومکرها فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر. (۳) مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ آگے ان تین کی صراحت ہے النکاح والطلاق والرجعة (ایضاً) ظفیر. (٤) ومفاده ان لا اثم بمعا شرة من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲. ط.س. ج۳ص۲۲۹) لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ٤٠٢. ط.س. ج۳ص٥٠) ظفیر.

ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ باختیار خود اپنا تعلق زوجیت اپنے شوہر سے منقطع کر لیوے، طلاق دینے اور قطع تعلق کرنے کا اختیار شرعاً شوہر کو ہے کما ورد "الطلاق لمن اخذ الساق" رواہ ابن ماجہ (۱) پس قول عورت کا لغو ہے، اس سے قطع تعلق نہیں ہوا اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مہر مئوجل کا مطالبہ عورت بعد طلاق یا موت کے کر سکتی ہے، اور ابھی چونکہ طلاق واقع نہیں ہوئی اور زوجین زندہ ہیں تو عورت مطالبہ ادائے مہر مئوجل کا نہیں کر سکتی۔(۲) فقط۔

خدا کی قسم اس کو کبھی نہیں رکھوں گا کہنے سے طلاق نہیں پڑی

(سوال ۲۵) زید نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اور یہ الفاظ کہے مجھ کو خدا کی قسم اس عورت کو میں کبھی نہیں رکھوں گا، چنانچہ عرصہ چار سال کا ہو گیا کہ نان ونفقہ نہیں دیا، تو زید کے ایسے صاف الفاظ ہوتے ہوئے بھی کیا اس کی نیت بابت طلاق دریافت کی جاوے گی یا کیا،

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کے دریافت کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ صیغہ استقبال میں اگر صریح الفاظ طلاق کے ساتھ بھی تکلم کرلے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی مثلاً اگر یوں کہے کہ خدا کی قسم میں تجھ کو یا اس کو طلاق دے دوں گا، تو اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی، کذا فی العالمگیریہ۔(۳)

والدین کے کہنے سے نکاح کر لیا مگر پسند نہیں اب طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۲۶) ماں باپ نے لڑکے کا نکاح کیا اور لڑکا ناراض ہے کہ یہاں نہ کرو، اب ان دونوں میں ناراضی رہتی ہے، اب اگر یہ طلاق دیوے تو کچھ مواخذہ تو نہیں؟

(الجواب) بہتر یہ ہے کہ ماں باپ کی اطاعت کرے طلاق نہ دے،(۴) لیکن اگر موافقت کی کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دینا جائز ہے کچھ مواخذہ اس میں نہیں ہوگا۔(۵)

زبردستی نکال دینے کی وجہ عورت اپنے باپ کے گھر آجائے تو یہ طلاق کی وجہ نہیں ہو سکتی

(سوال ۲۷) اگر کوئی شخص اپنے بیٹے کی بیوی کو مار کر باہر نکال دے اور جہاں وہ رہتی ہو، وہاں تالا لگاوے اور عورت مذکور والدین کے مکان پر آجائے تو یہ عورت قابل طلاق ہے یا نہیں بوجہ نکلنے کے، اور نکاح سے باہر ہو جاتی ہے یا نہیں۔

---

(۱) سنن ابن ماجه باب طلاق العبد ص ۱۵۱، اس کے الفاظ یہ ہیں انما الطلاق لمن اخذبا لساق. شامی. ج۳ ص ۲۴۲. ظفیر.

(۲) الا التاجيل الطلاق او موت (در مختار) فالمختار انه لا يطالب بالمهر المئوجل الى الطلاق (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۳ ط. سعید کمپنی ۱۴۴) ظفير. (۳) بخلاف قوله كنم لانه استقبال فلم يكن تحقيقا بالتشكيك وفى المحيط لو قال بالعربية طلق لا يكون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا (عالمگيرى مصرى ج ۱ ص ۲۱۰) ظفير.

(۴) عن ابى الدرداء قال اوصانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بتسع لا تشرك بالله شيئاً واطع والديك وان امراك ان تخرج من دنياك فاخرج لهما (الادب المفرد باب يبر والديه ما لم يكن معصية) ظفير.

(۵) وايقاعه مباح اى ايقاع الطلاق وقيل الا صح حظره الا لحاجة (در مختار ۲۲۷) لما فيه من كفر ان نعمة الناكح (رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۵۷۱. ط.س. ج۳ ص ۲۲۸) ظفير.

(الجواب) جب کہ بہ مجبوری باہر نکلی اور اپنے والدین کے گھر گئی تو اس وجہ سے وہ عورت نافرمان اور ناشزہ شرعاً نہیں ہوئی، لہذا اس وجہ سے مستحق طلاق کی نہیں ہے(۱) اور اس نکلنے کی وجہ سے اس پر طلاق نہیں ہوئی۔(۲) فقط۔

ایک طلاق کے بعد دوسری تیسری طلاق کب دی جائے

(سوال ۲۸) بار اول طلاق دینے کے بعد دوسری و تیسری طلاق دینے کے لئے کتنے وقفہ کی ضرورت ہے۔

(الجواب) زوجہ مدخولہ کے لئے طریقہ طلاق سنی کا یعنی موافق سنت کے یہ ہے کہ اس کو تین طلاق تین طہر میں دی جاویں، لیکن اگر ایک دفعہ میں تین طلاق دے دے گا تب بھی تینوں طلاق واقع ہو جاویں گی، اور اس طرح طلاق دینے والا مرتکب فعل خلاف سنت کا ہوگا،(۳) فقط۔

بیمار کی طلاق بھی واقع ہوتی ہے

(سوال ۲۹) ایک شخص مریض نے کسی وجہ سے اپنی زوجہ کو گواہوں کے روبرو تین طلاق دے دی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، دوبارہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی (۴) اور بدوں حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ کو نکاح میں نہیں لا سکتا۔(۵) فقط۔

غصہ میں بلا نیت کہا تم کو سو طلاقیں تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۰) ایک شخص نے تکرار میں اپنی زوجہ کو کہا میں نے تم کو سو طلاقیں دی، اب وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے غصہ کی حالت میں بلا نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، بدون نیت کے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(۶) اور غصہ کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے بلکہ ظاہر ہے کہ اکثر غصہ ہی سبب طلاق دینے کا ہوتا ہے، اور بعض کنایات میں فقہاء کا حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بلا نیت کے کرنا اس کی دلیل کافی ہے، اور شامی میں غایہ حنبلیہ سے

---

(۱) فتجب (ای النفقة) الزوجة علی زوجها الخ ولو هی فی بیت ابیها اذا لم یطالبها الزوج بالنقلة به یفتی و کذا اذاطالبها ولم تمتغ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۹ .ط.س. ج۳ص ۵۷۲) اس سے معلوم ہوا کہ جب اس نے خود نکال دیا تو عورت کا کوئی گناہ نہیں وہ بے قصور ہے ، لہذا بلا کسی وجہ کے طلاق منع ہے الا صح حظره ای منعه الا لحاجة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ .ط.س. ج۳ص ۲۲۷) ظفیر.

(۲) الطلاق شرعاً رفع قید النکاح الخ بلفظ مخصوص هوما اشتمل علی الطلاق (در مختار) ای علی مادة ط ، ل ، ق، صریحا او کنایة (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ .ط.س. ج۳ص ۲۲۶) ظفیر.

(۳) اما الطلاق السنی فی العددوالوقت فنوعان حسن واحسن فالا حسن ان یطلق امرأ ته واحدة رجعیة فی طهر لم یجامعها فیه ثم یترکها حتیٰ تنقضی عدتها والحسن ان یطلقها واحدة فی طهر لم یجا معها فیه ثم فی طهر آخر اخری ثم فی طهر آخر اخریٰ واما البدعی ان یطلقها ثلاثا فی طهرواحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة الخ فاذا فعل ذلک وقع الطلاق وکان عاصیا (عالمگیری مصری کتاب الطلاق ج ۱ ص ۳۷۱ و ج۱ ص ۳۷۲ .ط.ماجدیہ ج۱ص۳۴۸) ظفیر.

(۴) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها الخ او مریضاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفیر.

(۵) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا وید خل بها ثم یطلقها اویموت عنها کذا فی الهدایه ولا فرق فی ذلک بین کون المطلقة مد خولا بها او غیرمد خول بها کذا فی فتح القدیر (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۵۰۱ .ط.ماجدیہ ج۱ص ۴۷۳) ظفیر.

(۶) لان الصریح لا یحتاج الی النیة (ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص ۲۵۰) ظفیر.

نقل کر کے لکھا ہے ویقع طلاق من غضب خلافاً لا بن القیم وھذا الموافق عندنا (۱) فقط۔

بلاوجہ طلاق دینا کیسا ہے

(سوال ۳۱) ایک شخص کی شادی نوبرس کی عمر میں ہوئی اور فقیری و گوشہ نشینی کی غرض سے اپنی عورت سے مباشرت کر کے ۱۷ برس کی عمر میں طلاق دے دی، عورت میں نہ کچھ عیب ہے نہ دھبہ لگا ہے تو وہ شخص گنہگار ہے یا نہیں اور اس کی فقیری پر طلاق کا کیا اثر پڑے گا، اور بذریعہ خط اور تنہائی میں طلاق کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر بلا کسی وجہ کے بھی طلاق دیوے تو گناہ نہیں ہے، البتہ بلا کسی وجہ کے طلاق دینا بہتر نہیں ہے، در مختار میں ہے وایقاعه مباح عند العامة لا طلاق الآیات (۲) اس پر شامی نے نقل کیا ہے، لا طلاق قوله تعالیٰ فطلقوھن لعدتھن لا جناح علیکم ان طلقتم النساء۔ ولا نه صلی الله علیه وسلم طلق حفصة لا لریبة ولا کبرو کذا فعله الصحابة الخ۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں اگر شوہر نے بعد بالغ ہونے کے طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور طلاق دینے والا مرتکب کسی گناہ کا نہیں ہوا، اور اس کی فقیری میں اس وجہ سے کوئی فرق نہیں آیا، اور خط کے ذریعہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، (۴) اور تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ سوائے شوہر کے کسی کو خبر نہ ہو، فقط۔

حالت حیض میں کہا طلاق، طلاق، طلاق اس کے بعد رکھ سکتا ہے یا نہیں،

(سوال ۳۲) ایک شخص نے اپنی بیوی سے بحالت حیض جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں، اور عدت کب سے شمار ہو گی۔

(الجواب) اس عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اگرچہ برا ہے مگر طلاق ہو گئی، (۵) اور وہ بائنہ مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر سابق کے لئے حلال نہ ہو گی (۶) اور عدت طلاق کی وقت طلاق دینے سے شمار ہو گی (۷) فقط۔

استفہام اور جھوٹی خبر سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۳) استفہام اور خبر کاذب سے طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، مثلاً کسی نے ایک شخص سے کہا کیا تم نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے، اس نے کہا ہاں دی ہے۔

(الجواب) استفہام کے جواب میں یہ کہنے سے کہ ہاں دی ہے یا جھوٹ کہہ دینے سے کہ ہاں دی ہے، طلاق

....

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۷ تحت مطلب فی طلاق المدھوش. ط.س. ج۳ص ۲۴۴. ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱. ط.س. ج۳ص ۲۲۷. ظفیر.
(۳) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱. ظفیر. (٤) کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (در مختار) المرادبه فی الموضعین نوی او لم ینو (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹) ظفیر. (۵) والبدعی ثلاث متفرقة (وکذا بکلمة واحدة) فی طهر واحد او فی حیض موطؤة (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷٦. ط.س. ج۳ص ۳۳-۲۳۲) ظفیر.
(٦) وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ بها ای بالثلاث حتیٰ یطأها غیره الخ بنکاح نافذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ و ج ۲ ص ۷۳۹. ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفیر.
(۷) یلزم المرأة بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری باب العدة ج ۱ ص ۵٤۹. ط. ماجدیه ج ۱ ص ۵۲٦) ظفیر.

ہو جاتی ہے، کذا فی الشامی۔(۱) فقط۔

ثقہ دو گواہی سے طلاق کا حکم کرنا درست ہے

(سوال ۳۴) ایک لڑکی کی شادی عرصہ چھ سات سال کا گذر چکا، کسی جگہ ہوئی تھی، یہ لڑکی اپنے خاوند کے یہاں ایک مرتبہ جاکر دوبارہ نہیں گئی، نہ اس کے خاوند نے اس کو طلاق دی تھی۔ اب لڑکی کے والد نے اس کا نکاح دوسری جگہ لالچ کی وجہ سے کر دیا ہے، یہاں پر مولانا مولوی شمس الدین نے جس کے ہاں اب نکاح ہوا ہے، اسی کے رشتہ داروں کی تین شہادت لے کر نکاح جائز کر دیا ہے، یعنی دو چچا حقیقی اور ایک پھوپھا حقیقی کی شہادت لے کر نکاح جائز کر دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے

(الجواب) اگر دو گواہ طلاق کے معتبر وثقہ ہیں تو عدت طلاق کی جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں پوری کر کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا درست ہے، چچا اور پھوپھا کی شہادت معتبر ومقبول ہوتی ہے۔(۲) فقط۔

پسند نہ ہونے کی صورت میں بیوی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۵) اگر مرد عورت کو نہ چاہے، اگر عورت مرد کو جھوٹ الزام لگاوے، جس سے مرد کو نقصان ہوا ہو، اور مرد بدنام ہوتا ہو، مرد کی کچھ خطا نہ ہو، ایسی صورت میں طلاق دیوے یا نہ دیوے؟

(الجواب) طلاق دے دیوے تو درست ہے،(۳) لیکن بہتر یہ ہے کہ طلاق نہ دے اور قصور اس کا معاف کرے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

حیض ونفاس کی حالت میں بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۳۶) اگر کسی نے بحالت حیض یا نفاس اپنی عورت کو ایک طلاق یا تین طلاق دے دی تو واقع ہوں گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے، لیکن ایسی حالت میں طلاق بدعت ومکروہ ہے، اور اگر طلاق ثلاثہ نہ ہوں تو رجعت کرنا اس میں لازم ہے،(۴) مگر تین طلاق کے بعد رجعت کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ ثلثہ کو شوہر اول نکاح میں نہیں لا سکتا۔(۵)

طلاق میں طا کی جگہ تاء یا قاف کی جگہ کاف نکل جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۷) طلاق کے لفظوں میں حروف ط، ت، ق، ک کی بھی امتیاز ہونی چاہئے یا نہ۔

(الجواب) اس میں کچھ فرق نہیں سب الفاظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے (۶)

---

(۱) لواقربا لطلاق کاذبا اوهاز لا وقع قضاء لا دیا نة (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۶) ظفیر. (۲) وتقبل شهادة الرجل لاخیه وعمه لا نعدام التهمة الخ (هدایه ج ۳ ص ۱۶۲). (۳) وفی غایة البیان یستحب طلاقها اذا کانت سلیطة موذیة (البحر الرائق کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۵ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۷) ظفیر. (٤) وطلاق الموطؤة حائضا بدعی فیرا جعها ویطلقها فی طهر ثان (البحر الرائق کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵۹ .ط.س. ج۳ ص ۲٤۱) ظفیر، (۵) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها اویموت عنها (عالمگیری مصری کتاب الطلاق باب الرجعة ج ۱ ص ۵۰۱ .ط. ماجدیه. ج۳ ص ٤۷۳) ظفیر. (٦) یقع (الطلاق) بها ای بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك اوط، ل، ق او طلا باش بلا فرق بین عالم وجاهل وان قال تعمدته تخویفالم یصدق قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ ص ٤۹-۲٤۸) ظفیر.

کیا طلاق کے وقت دو گواہ ہونے ضروری ہیں تنہائی میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۸) کیا طلاق دیتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا اکیلا بھی دے سکتا ہے۔

(الجواب) ضروری نہیں ہے طلاق تنہائی میں دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے، (۱) گواہوں کا ہونا ثبوت طلاق عند القاضی کے لئے بوقت انکار شوہر ضروری ہے۔

تیرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۹) لڑکا کس وقت بالغ ہوتا ہے، اگر ۱۳ سال کا لڑکا اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے تو معتبر ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل احتلام وغیرہ لڑکے میں ظاہر نہ ہو تو فتویٰ اس پر ہے کہ پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ شمار ہوگا کذا فی الدر المختار، (۲) پس جس لڑکے میں کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو، اور وہ تیرہ برس کا ہو تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا فی کتب الفقہ۔ (۳)

لکھا کہ مہر کا معافی نامہ بھیج دو تو میں طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں عورت نے بھیج دیا شوہر کا جواب نہیں آیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۰) زید ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ کر ملایاٹا پوچلا گیا، جس کو عرصہ زائد نو سال سے ہوتا ہے، اور اس دوران میں ہندہ کی کچھ خبر نان و نفقہ وغیرہ کی نہ لی، اب زید نے بذریعہ خط ہندہ کو اطلاع دی کہ اگر ہندہ بذریعہ خط اپنا مہر بخش کر اور دو گواہان سے دستخط ثبت کرا کر میرے پاس بھیج دے تو میں ہندہ کو طلاق لکھ کر بھیجتا ہوں، چنانچہ ہندہ نے ایسا ہی کیا جس کو عرصہ دو ماہ سے زائد ہوا، مگر اب تک زید نے کوئی جواب ہندہ کو نہیں دیا تو ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید نے جو کچھ خط میں لکھا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہندہ مہر کی معافی لکھ بھیجے گی تو میں طلاق لکھ بھیجوں گا، (۴) پس یہ وعدہ ہوا زید کی طرف سے طلاق دینے کا مہر کی معافی پر ہے پس زید کو چاہئے کہ موافق اپنے وعدہ کے طلاق دے دیوے اور لکھ بھیجے، لیکن جب تک زید طلاق نہ دے گا، اس وقت تک طلاق واقع نہ ہوگی اور نہ مہر معاف ہوگا، کیونکہ معافی مہر کی طلاق دینے پر معلق ہے، الغرض بدون طلاق دینے زید کے طلاق واقع نہ ہوگی، زید کو پھر لکھا جائے کہ وہ کچھ جواب دے دیوے۔ فقط۔

---

(۱) ذہب جمہور الفقہاء من السلف والخلف الی ان الطلاق یقع بدون اشہاد لان الطلاق من حقوق الرجل ولا یحتاج الی بینة کی یباشر حقه ولم یرو عن النبی صلی الله علیه وسلم ولا عن الصحابة ما یدل علی مشروعیة الا شہاد قال الله تعالی یاایها الذین آمنوا اذا نکحتم المومنات ثم طلقتمو هن وقال الله تعالی اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسکو هن بمعروف او فارقوهن بمعروف ظفیر،

(۲) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال الخ فان لم یوجد فیهما شئی فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س.ج۶ص۱۵۳) ظفیر.

(۳) ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (هدایه کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷) ظفیر.

(۴) ولیس منه اطلقك بصیغة المضارع الا اذا غلب استعماله فی الحال کما فی فتح القدیر (البحر الرائق باب الصریح ج۳ ص) ظفیر.

بیماری کی حالت میں تین مرتبہ کہا کہ طلاق دی، کیااب ساتھ رہنے کی کوئی صورت ہے

(سوال ۴۱) زید نے بحالت غضب وبیماری تب ولرزہ اپنی زوجہ کو تین مرتبہ بہ تکرار یہ الفاظ کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، آیازید کی زوجہ کسی طرح اس کے نکاح میں رہ سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی(۱) بدون حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، اور کیفیت حلالہ کی یہ ہے کہ عورت مطلقہ بعد گذرنے عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں، دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی وصحبت کے طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ **فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره الآيه** فقط۔(۳)

ایک جملہ میں تین طلاق پر اجماع ہے یا نہیں اور یہ واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۴۲) طلاق ثلاثہ جملۃً واحدۃً پر اجماع ہے یا نہیں جو شخص اجماع کی مخالفت کرے اس پر شرعاً کیا حکم ہے، غصہ میں جو عوام الناس اکثر تین طلاق دیتے ہیں واقع ہوتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اس پر اجماع ہے اور مخالف اور منکر اس اجماع کا گمراہ ہے فتح القدیر میں اس اجماعی مسئلہ کو لکھ کر لکھا ہے **فما ذا بعد الحق الا الضلال**۔(۴)

طلاق دیتے وقت کہتا ہے کہ مدہوش تھا مگر ظاہری علامتوں سے ایسا نہیں معلوم ہوتا کیا حکم ہے

(سوال ۴۳) کسی نے حالت غضب میں طلاق دی دو شاہد نے گواہی دی، لیکن ظاہری علامتوں سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا، لیکن وہ دعویٰ مدہوش ہونے کا کرتا ہے، ایسی حالت میں اس کا قول معتبر ہوگا یا شاہدوں کا۔

(الجواب) جب کہ ظاہری علامت سے اس کا مدہوش ہونا معلوم نہیں ہوتا تو قاضی اس کے قول کا اعتبار نہ کرے گا، لیکن اگر وہ خود سمجھتا اور جانتا ہے کہ میں مدہوش تھا اور کچھ خبر نہ تھی تو دیانۃً طلاق واقع نہ ہوگی۔(۵)

---

(۱) يقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومكرها الخ او مريضاً (الدر المختار على هامش ردا لمحتار كتاب الطلاق ص ۵۷۹ و ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ويقع طلاق من غضب خلافا لا بن القيم (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۴) ظفير.

(۲) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة لم تحل حتىٰ تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها اويموت (عالمگيرى مصرى باب الرجعة ج ۱ ص ۵۰۱ .ط.س. ج۳ص ۴۷۳) ظفير.

(۳) سورة البقره ركوع .۲۹. ظفير. (۴) والبدعى ثلاث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالاولى الخ و ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحابايقاع الثلاث ولم يظهرلهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لايسوغ الاجتهاد فيه (رد المحتار كتاب ج ۲ ص ۵۷۶ وج ۲ ص ۵۷۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۳-۲۴۲) ظفير.

(۵) لا يقع طلاق المولى على امراة عبده والمجنون والصبى والمعتوه والمغمى عليه والمدهوش والنائم لا نتفاء الا رادة (در مختار) على ثلثة اقسام احدها ان يحصل له مبا دى الغضب بحيث لا يتغير عقله ويعلم ما يقول ويقصده وهذالا شكال فيه (اى نفذ طلاقه) الثانى ان يبلغ النها ية فلا يعلم ما يقول ولا يريده فهذ الا ريب انه لا ينفذشئى (اى لا يقع طلا قه) (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۲) ظفير.

طلاق غضبان

(سوال ۴۴) غضبان کے ظاہری اقوال وافعال میں جب مجنونیت پائی جاوے تب وہ مدہوش کہلا سکتا ہے، یہ حق ہے یا نہیں، یا صرف اس کے قول کی تصدیق کی جاوے گی۔

(الجواب) جب کہ اس کے ظاہری اقوال وافعال سے اس کا مدہوش ومجنون ہونا معلوم ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی طلاق کے وقوع کا حکم نہ ہوگا اور جب کہ ایسا نہ ہو تو اگر وہ مدہوش ہونے کا مدعی ہو تو قول اس کا معتبر ہوگا ورنہ نہیں کذا فی الشامی۔(۱)

غضب کے درجے اور اس حالت میں طلاق

(سوال ۴۵) غضب کے تین درجہ ہیں، مبادی، متوسط، نہایت، اول کے دو درجوں میں وقوع طلاق کا فتویٰ دینا صحیح اور حق ہے یا نہ۔

(الجواب) حنفیہ کا مذہب ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علامہ شامی نے اس میں کچھ بحث کی ہے اور پھر اس پر اشکال بھی پیش کیا ہے اور جواب بھی دیا ہے جو خالی اشکال سے نہیں ہے۔(۲)

کم عقل کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

(سوال ۴۶) ایک شخص بات چیت عقل مندوں کی سی کرتا ہے اور کپڑے وغیرہ بھی اچھے پہنتا ہے، لیکن معاملات میں بہت نقصان اٹھاتا ہے، مثلاً پندرہ کی چیز پانچ میں فروخت کر دیتا ہے، اور اگر کوئی کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو، تو تعجب نہیں کہ ایسا بھی کرے اور لالچ میں طلاق دے دے، اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) یہ شخص مجنون نہیں ہے جس کی طلاق واقع نہ ہو، بلکہ طلاق ایسے کی واقع ہو جاتی ہے،(۳) فقط۔

تیرہ، چودہ سال کے لڑکے کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

(سوال ۴۷) ایک لڑکے کا عرصہ آٹھ نو سال سے ایک لڑکی سے نکاح کیا ہوا ہے، لڑکے کی عمر تخمیناً تیرہ، چودہ سال ہے، اور لڑکی کی عمر بیس پچیس برس ہے، لڑکی جوان کا سخت خطرہ ہے، لہذا سب فریق متفق ہیں کہ ان میں جدائی کی جاوے، اور لڑکے کا نکاح اس کی زوجہ کی بہن سے کر دیا جاوے اور لڑکی منکوحہ کو طلاق دلا کر کسی دوسری جگہ ہم عمر کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاوے، شرعاً لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) شرعاً عمر بلوغ کی پندرہ سال ہیں، اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثلاً انزال واحتلام لڑکے میں

---

(۱) قلت للحافظ ابن القیم الحنبلی رسالة فی طلاق الغضبان قال فیها انه علی ثلثة اقسام احدها ان یحصل له مبادی الغضب بحیث لا یتغیر علقه ویعلم ما یقول ویقصده وهذا الاشکال فیه الثانی ان یبلغ النهایة فلا یعلم ما یقول ولا یریده فهذا لا ریب انه لا ینفذ شئی من اقواله الثالث من توسط بین المر تبتین بحیث لم یصر کالمجنون فهذا محل النظر والا دلة تدل علی عدم نفوذ اقواله اه لکن اشار فی الغایة الی مخالفة الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا لا بن القیم اه وهذا الموافق عند نا لما مر (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ص ۲۴۴) ظفیر.

(۲) لکن اشار فی الغایة الی مخالفة الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلا فا لا بن القیم (ایضاً) اس سے پہلے حاشیہ کی تفصیل سے معلوم ہوا کہ غصہ کے مبادی میں بھی طلاق واقع ہوتی ہے اور متوسط میں بھی، البتہ درجہ نہایت میں نہیں واقع ہوتی۔ ظفیر.

(۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدالخ او هاز لا او سفیها خفیف العقل (در مختار. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) وشرح السفه فی اللغة الخفة وفی اصطلاح الفقهاء خفة تبعث الا نسان علی العمل فی ماله بخلاف مقتضی العقل (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۲ .ط.س. ج۳ص ۲۳۹) ظفیر.

ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر وہ بالغ ہوگا اور اسی وقت اس کی طلاق واقع ہو سکتی ہے، اس سے پہلے اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، کما صرح به الفقهاء من ان طلاق الصبی غیر واقع (۱) در مختار وغیرہ وفی الحدیث رفع القلم عن ثلثة وعد صلی الله علیه وسلم منهم الصبی (۲) اور نابالغ کی طرف سے اس کا ولی بھی طلاق نہیں دے سکتا، نہ باپ دادا نہ کوئی دوسرا اولی عصبہ لحدیث ابن ماجه انما الطلاق لمن اخذ الساق در مختار (۳) پس جب تک کہ وہ لڑکا بالغ ہو کر طلاق نہ دے دیوے، اس وقت تک دوسرا نکاح اس لڑکی منکوحہ بالغہ کا درست نہ ہوگا، لیکن یہ سب اس وقت ہے کہ اس نابالغ کا نکاح اس کے ولی جائز نے کیا ہو، اور اگر غیر ولی نے اس کا نکاح کیا ہے تو وہ ولی کی اجازت پر موقوف ہے، اور اگر ولی نہ ہو تو باطل ہے، پھر طلاق کی ضرورت نہیں، فقط۔

جبراً طلاق دلانے سے پڑتی ہے یا نہیں

(سوال ۴۸) ایک شخص نے ایک بیوہ سے نکاح کر لیا تھا مگر اس کے خسر نے جبراً طلاق دلا دی تو طلاق پڑ گئی یا نہیں، وہ دونوں پھر اسی نکاح میں رہ سکتے ہیں یا نہیں، اور رجوع کریں یا دوسرے مرد سے نکاح کرانے کی ضرورت ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ جبراً طلاق دلوانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، (۴) لیکن اگر ایک طلاق دی ہے تو عدت کے اندر بلا نکاح کے وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ کو رجوع کر سکتا ہے، (۵) اور اگر عدت گذر چکی ہے تو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، (۶) فقط۔

زبان سے کہتے ہی طلاق ہو گئی تھی تحریر ضروری نہیں

(سوال ۴۹) زید نے ہندہ کو تین اشخاص کے روبرو دو مرتبہ طلاق دی مگر مولوی صاحب نے فرمایا کہ طلاق تحریر ہوگی اور وہ اولیٰ متصور ہوگی، عدت تاریخ تحریر سے شروع ہوگی، چنانچہ زید نے تحریر طلاق بھی لکھ دی، ایک حیض گذر جانے کے بعد زید نے دوسرا طلاق نامہ لکھ کر روانہ کر دیا، اس کے بعد ہندہ کے بھائی نے تجدید نکاح کرنے پر مجبور کیا تو زید نے کہا کہ مقررہ طلاق سے زائد ہو چکی ہے، اب کوئی گنجائش باقی نہیں، بغیر حلالہ کے جائز نہیں ہو سکتا، مگر مولوی صاحب نے تاریخ تحریر سے طلاق اولی و ثانی کا اعتبار کر کے تجدید نکاح کی رائے دی اسی بناء پر تجدید نکاح ہو گئی، زبانی طلاق دینے کی تاریخ سے طلاق عائد ہوگی اور عدت شروع ہوگی یا تاریخ تحریر سے، اور یہ تجدید نکاح درست ہوئی یا نہیں، کیا ان میں تفریق کرا دی جاوے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق اسی وقت ہو گئی تھی، جس وقت زید نے زبانی دو مرتبہ طلاق دی تھی، یہ قول غلط

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب ج ۲ ص ۵۸۶ ظفیر.
(۲) مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ . ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۱ ص ۵۸۵ . ط.س. ج۳ ص ۲۴۲ . سنن ابن ماجه ص ۱۵۱ . ظفیر. (۴) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها فان طلاقه ای المکره صحیح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ . ط.س. ج۳ ص ۲۳۵) ظفیر.
(۵) اذا طلق الرجل امرائته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض (هدایه باب الرجعة ج۲ ص ۳۷۴) ظفیر. (۶) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة و بعد انقضائها لان حل المحلیة باق لان زواله معلق بالطلقة الثالثة فینعدم قبله (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر.

ہے کہ بدون تحریر طلاق کا اعتبار نہیں ہو تابلکہ زبانی طلاق شریعت میں معتبر ہے (۱) اور عدت بھی اسی وقت سے شروع ہو جاتی ہے جس وقت زید نے زبانی طلاق دی تھی، (۲) پھر ایک حیض کے بعد جو زید نے دوسر اطلاق نامہ لکھ کر روانہ کر دیا، اس سے غرض زید کی انشاء طلاق جدید تھی تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، پھر بدون حلالہ کے زید سے اس عورت کا نکاح صحیح نہیں ہوا، تفریق اور علیٰحدگی کرادی جائے، جیسا کہ خود زید کے قول سے ثابت ہے اور باوجود تصریح زید کے کہ مقررہ طلاق سے زائد ہو چکی ہے، مولوی صاحب کا تجدید نکاح کرانا اور اس کی اجازت دینا سخت غلطی ہے، (۳) البتہ اگر زید کہتا کہ دوسرے طلاق نامہ میں جو طلاق لکھی گئی ہے اس سے اسی سابق دو طلاق کی خبر دینا مقصود ہے، انشاء طلاق جدید مراد نہیں ہے تو پھر حکم تجدید نکاح بلا حلالہ کے صحیح ہو گا، مگر جب کہ خود زید کے قول سے انشاء طلاق جدید ثابت ہے تو پھر کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے، **كذا في عامة كتب الفقه.**

مجھے کہا گیا کہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی لہذا میں نے طلاق نامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

(**سوال ۵۰**) میں نے اپنی مخطوبہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نکاح کر لیا، مگر میری مخطوبہ باوجود اس کے میرے انتظار میں بیٹھی رہی، آخر لوگوں کے کہنے سننے سے نکاح کی تیاری ہوئی مگر عین موقع پر اس کے والد نے کہا کہ پہلی زوجہ کو طلاق دے دو، مجھے نہایت رنج ہوا، اور صاف انکار کر دیا، ایک روز ایک مولوی نے کہا کہ تم کاغذ لکھ دو تو ان کی زبان بند ہو، اور وقت گذر جائے گا، اور صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک زبان سے نہ کہی جاوے، مولوی کے کہنے پر مجھے یقین ہوا کہ صرف لکھنے سے طلاق نہیں ہو گی چنانچہ مولوی مضمون بتلاتا تھا اور میں لکھتا تھا، لفظ سہ طلاق کا بھی لکھوایا اور زوجہ کا نام وغیرہ بھی لکھا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(**الجواب**) طلاق جس طرح زبان سے کہنے سے واقع ہوتی ہے لکھنے سے بھی ہو جاتی ہے، پس جب کہ اس مولوی نے باقاعدہ آپ کے قلم سے طلاق نامہ لکھوایا اور آپ نے لکھا تو آپ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اس مولوی نے آپ کو دھوکہ دیا چنانچہ اس کی تحقیق شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (۴) اور حدیث شریف میں آیا ہے **ثلث جدهن جد وهزلهن جد الحديث** (۵) اس سے معلوم ہوا کہ ہنسی اور مذاق سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور بلا نیت بھی صریح طلاق واقع ہو جاتی ہے، (۶) فقط۔

---

(۱) ويقع طلاق كل زوج اذا كان . عاقلا بالغا (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) فالصريح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعي ولا يفتقر الى النية لا نه صريح فيه لغلبة الا ستعمال (هدايه باب ايقاع الطلاق ج ۲ ص ۳۳۹) ظفير. (۲) العدة هى انتظار مدة معلومة يلزم المرأ ة بعد زوال النكاح (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۵۴۹ ط. ماجديه ج۱ ص ۵۲۶) ظفير. (۳) وان كان الطلاق ثلاثافى الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت (عالمگیری مصری ج۱ ص ۵۰۱ ط. ماجديه. ج ص۴۷۳) ظفير.

(۴) كتب الطلاق ان مستبينا على نحولوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (در مختار) ثم المر سومة لا تخلواما ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة (رد المحتار كتاب الطلاق مطلب فى الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص ۲۴۶) ظفير.

(۵) مشكوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ . ظفير. (۶) ولا يفتقر الى النية لانه صريح فيه لغلبة الا ستعمال (هدايه باب ايقاع الطلاق ج ۲ ص ۳۳۹) ظفير.

طلاق نامہ کا مضمون لکھوا کر نقل کرنے سے طلاق ہوگئی

(سوال ۵۱) زید سے زید کے بھائی نے کہا کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دو، زید نے انکار کیا، بھائی نے ناراضی ظاہر کی، زید نے بھائی کی ناراضگی دور کرنے کے لئے یہ کہا کہ آپ طلاق نامہ کا مضمون بنا دیویں میں نقل کر دوں گا، چنانچہ زید نے نقل کر دیا اور زبان سے نہیں کہا، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں زید کے زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کیونکہ صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرے شخص کو کہنے سے کہ تو طلاق نامہ لکھ لے میں اس کی نقل کر دوں گا، اس سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جدو هزلهن جد الحديث (۱) اور شامی میں ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأ تی كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب (۲) ص ۴۲۹ جلد ثانی شامی۔ فقط۔

بیوی نے شوہر سے کہا تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۵۲) ایک شخص شراب خوار جب شراب پی کر گھر میں آیا اور اپنی زوجہ پر سختی کی تو اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی تو اس کہنے سے اس پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ عورت کے اس کہنے سے کہ تو میرا باپ ہے اور میں تیری بیٹی ہوں، طلاق نہیں ہوئی اور کچھ گناہ اس میں نہیں ہے، لیکن آئندہ ایسا لفظ نہ کہے۔ (۳) فقط۔

ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

(سوال ۵۳) زید نابالغ کا نکاح اس کے ولی نے قریشہ نابالغہ سے کیا اور چند روز بعد کسی وجہ سے کہ ابھی تک دونوں نابالغ ہیں زید کے ولی نے قریشہ کو طلاق دے دی، یہ طلاق جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ طلاق نہیں ہوئی۔ (۴)

بارہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے

(سوال ۵۴) ۱۲ سالہ لڑکے نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے، علامت بلوغ انزال وغیرہ کوئی ظاہر نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) بارہ سال کی عمر کا لڑکا جس کو علامت بلوغ انزال وغیرہ کچھ نہ ہو، وہ شرعاً نابالغ ہے، اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الحديث رفع القلم عن ثلثة الحديث (۵) وهكذا فى الدر المختار (۶) والشامی۔ فقط۔

---

(۱) مشكوة المصابيح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ظفیر۔
(۲) رد المحتار كتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط س. ج۳ ص ۲۴۶. ظفیر۔
(۳) طلاق کا حق شوہر کو ہے بیوی کو نہیں، اس لئے بیوی کا اس طرح کا کوئی جملہ بھی اثر نہیں رکھتا، جس سے طلاق کا شبہہ ہو سکتا ہے۔ باقی ایسا کہنا بدزبانی ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔ ظفیر۔
(۴) ولا يقع طلاق المولى على عبده لحديث ابن ماجه انما الطلاق لمن اخذ بالساق (در مختار .ط.س. ج۳ ص ۲۴۲) كناية عن ملك المتعة (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۲) ظفیر۔
(۵) پوری حدیث اس طرح ہے عن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى يبلغ وعن المعتوه حتى يعقل رواه الترمذی وغيره (مشكوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر۔
(۶) لا يقع طلاق المولى على عبده الخ والمجنون والصبى ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ وج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۲) ظفیر۔

جذام والی بیوی کو دباؤ کی وجہ سے طلاق دینا کیسا ہے

(سوال ۵۵) زید کی عورت کو جذام ہو گیا ہے محلّہ والے اس سے نفرت کرتے ہیں، اور زید پر دباؤ ڈالتے ہیں کہ عورت کو طلاق دے دے اور اس کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں کرتے، یہ جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) عورت کے جذامی ہونے سے نکاح فسخ نہیں ہوتا، اور محلّہ والے جبراً شوہر سے طلاق نہیں دلوا سکتے اور محلّہ والوں کو اس عورت کے نکالنے کا حق نہیں ہے، البتہ اس سے علیٰحدہ رہیں اور کھانا اس کے ہاتھ کا نہ کھاویں یہ درست ہے۔ لیکن شوہر کو طلاق دینے پر مجبور نہیں کر سکتے اور نہ شوہر کے ذمہ طلاق دینا اس کا ضروری ہے البتہ اس سے احتیاط رکھنا چاہئے اور کھانا وغیرہ اس کے ہاتھ کا پکا ہوا نہ کھانا چاہئے اور توکلاً علی اللہ اگر کھالیوے تو کچھ ممانعت نہیں ہے۔ الغرض یہ امر شوہر کی طبیعت پر موقوف ہے جس طرف اس کی طبیعت راغب ہو وہ امر کرے، شریعت کسی امر پر اس کو مجبور نہیں کرتی۔

زبردستی طلاق لے لی تو ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۶) زید اپنے سسر بکر کے پاس دار جلنگ رہتا تھا، عرصہ چار ماہ کا ہوا، اپنے وطن کو بایں وجہ چلا آیا کہ اس کے سسر بکر اور اس کے لڑکے دونوں نے انواع اقسام کی دھمکی جان دے کر محض ایک سادہ کاغذ پر زید سے دستخط کرا کر انگوٹھہ لگوالیا ہے اور طلاق دلوادی، ایسی حالت میں زید کا طلاق دینا صحیح ہوا یا نہیں، اور بکر کا طلاق لینا اپنی لڑکی بالغ کی جانب سے شرعاً جائز ہوا یا نہ۔

(الجواب) اگر زید کو مجبور کر کے زبردستی اس سے لفظ طلاق کا کہلالیا ہے اور اس نے مجبور ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے، تب تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، اب کچھ نہیں ہو سکتا، کیونکہ مکرہ کی طلاق بھی عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے (۱) اور اگر زید نے زبان سے طلاق نہیں دی محض سادہ کاغذ پر زید سے دستخط اور انگوٹھ کرالیا ہے۔ اور پھر اس کاغذ پر کسی سے طلاق لکھوالی ہے تو اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق نہیں ہوئی۔ (۲) فقط۔

جبر سے طلاق دینے سے بھی ہو جاتی ہے

(سوال ۵۷) ایک شخص کی شادی ایک عورت سے ہوئی، دین مہر پان سو روپیہ ایک اشرفی قرار پایا، اس عورت کے دین مہر میں اس کے شوہر نے اپنا مکان اور اپنی کاشتکاری جو دین مہر کی قیمت کا تھا لکھ دیا، اور اس سے چار پانچ لڑکے بھی ہوئے، اس کے بعد اس کی ماں اپنے گھر لے گئی، جب اس کا شوہر رخصتی کے لئے گیا تو لڑکی نہیں آئی، اور دین مہر کا دعویٰ کر دیا، لڑکی کے وکلاء نے شوہر کے وکلاء سے ظاہر کیا کہ طلاق دلادی جائے، اور ہم دین مہر معاف کرادیتے ہیں، شوہر کو یہ منظور نہ تھا، مگر وکلاء نے اس کو زبردستی دبا کر صلح نامہ پر دستخط کرادیئے اور اس نے اپنی زبان سے طلاق نہیں دی، دوسرے دن عورت اجلاس پر گئی اور پیشکار نے صلح نامہ پڑھ کر سنادیا، اور اس نے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں عورت مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

---

(۱) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومکرها فان طلاقه صحیح (در مختار. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ای طلاق المکره صحیح (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفیر. (۲) وفی البحران المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیة (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص ۲۳۶) ظفیر.

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک جبر واکراہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور استدلال اس کا اس حدیث سے ہے ثلث جدھن جدو ھزلھن جد الحدیث،(۱) لیکن اگر شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور دوسرے لوگ طلاق نامہ لکھ کر جبراً اس کے دستخط کرالیں، اور اس کو اقرار اس کا نہ ہو کہ یہ طلاق نامہ میں نے لکھوایا ہے تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی، در مختار میں ہے ویقع طلق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا او مکرھا فان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق الخ قوله لا اقراره بالطلاق، وفی البحر ان المراد الا کراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأ ته فکتب لا تطلق الخ شامی(۲)

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ اس کی شادی اس کی چھوٹی بہن سے درست ہوئی

(سوال ۵۸) ایک لڑکے نابالغ کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا، لڑکی بالغ ہوگئی، اور لڑکا ہنوز نابالغ ہے اور اس کے باپ کا انتقال ہوگیا ہے، لڑکی کے والدین نے لڑکے کو بلا کر اس سے طلاق لے لی، اور چھوٹی لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوئی،(۳) اور اس زوجہ کی چھوٹی بہن سے نکاح بھی نہیں ہوا۔(۴) فقط۔

لفظ تلاخ کے ساتھ طلاق دی تو ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۹) ایک شخص نے بحالت غصہ شدید اپنی زوجہ کو کہا تلاخ دی میں نے تلاخ دی تلاخ اس صورت میں وہ عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون۔(۵) حلالہ کے وہ اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط۔

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق درست ہے

(سوال ۶۰) تقریباً ۱۷ سال کی عمر کا لڑکا اگر اپنی زوجہ کو طلاق دے وے تو صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) پندرہ برس کی عمر میں شرعاً حکم بلوغ کا ہو جاتا ہے اور اسی پر فتوی ہے، کذا فی الدر المختار، پس سولہ سترہ برس کی عمر میں اگر شوہر طلاق دیوے گا تو واقع ہو جاوے گی۔(۶) فقط۔

---

(۱) مشکوٰة المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو مکرھا فان طلاقه ای المکره صحیح لا اقراره بالطلاق (الدرالمختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۵) ظفیر.

(۲) دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۵، ظفیر. (۳) لا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم لقوله علیه السلام کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمجنون ولا ن الا ھلیة بالعقل الممیز وھما عدیم العقل والنائم عدیم الا ختیار (ھدایه کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) ظفیر. (۴) قرآن میں حرمت علیکم امھاتکم جہاں آیا ہے وہیں یہ بھی ہے وان تجمعوابین الا ختین (النساء رکوع ۴.) جب پہلی بہن نکاح میں باقی رہی تو دوسری سے نکاح صحیح ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا. ظفیر. (۵) ویقع بھا ای بھذه الا لفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك او ط، ل، ق او طلاق باش بلا فرق بین عالم وجا ھل (در مختار) وقال فی البحر ومنه الا لفاظ المصحفة وھی خمسة فزاد علی ما ھنا تلاق وزاد فی النھر ابدال القاف لا ما قال ط وینبغی ان یقال ان فاء الکلمة اما طا او تاواللام اما قاف او عین او غین او کاف اولام و اثنان فی خمسة بعشرة تسعة منھا مصحفة (رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ وج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ ص ۴۹-۲۴۸) ظفیر. (۶) وبلوغ الغلام بالا حتلام والا حبال والانزال الخ فان لم یوجد فیھما شئی فحتی یتم لکل منھما خمس عشر سنة به یفتی (الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی بلوغ الغلام ج۵ ص ۱۳۲ . ط.س. ج۶ ص ۱۵۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل (ایضاً کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۵) ظفیر.

اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی کہ تجھ کو نہیں رکھوں گا

(سوال ۶۱) اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے میں تجھ کو نہیں رکھوں گا، تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۱) فقط۔

میرا اور اس عورت (بیوی) کا نکاح سالم نہیں رہا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۲) اگر کوئی اپنی عورت کے بارے میں کسی دوسری شخص سے مخاطب ہو کر کہے کہ میرا اور اس عورت کا نکاح سالم نہیں ہوا تو کیا دوبارہ نکاح کی ضرورت ہے اگر بغیر دوبارہ نکاح کے ہم بستر ہو گیا تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ نکاح پہلے ہو چکا ہے تو اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی۔(۲) اور دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں ہے، اور مقاربت درست ہے۔

بیوی کا نام صغریٰ بنت پانچو تھا اور کہا کہ ہاجرہ بنت چھدا کو طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۶۳) ایک شخص نے دوسرا نکاح کیا، بایں طور کہ اس منکوحہ کا نام پیدائشی صغریٰ بی بنت پانچو ہے اور یہی نام لے کر پکاری جاتی ہے، چنانچہ نکاح کے وقت صغریٰ بی بنت چھدا سوتیلے باپ کا نام لیا گیا تھا، زوجہ اولی کے باپ اور اپنے بھائی کے دباؤ سے ناکح نے زوجہ ثانیہ کو طلاق دی، بایں طور کہ منکوحہ کا ایک تیسرا نام جو نہ پیدائشی ہے نہ پکارا جاتا ہے، ہاجرہ بنت چھدا کہہ کر طلاق دے دی، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضور هالم یصح وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذا کانت حاضرة واشار الیها فیصح الخ۔ (۳) اس سے معلوم ہوا کہ اگر لڑکی مجلس نکاح میں حاضر نہ ہو، اور گواہان ووکیل اس کی طرف اشارہ نہ کریں تو پھر باپ کا نام غلط لینے سے یا اس لڑکی کا نام غلط لینے سے نکاح نہیں ہوتا، لہذا صورت مسئولہ میں نہ نکاح صحیح ہوا، اور نہ طلاق واقع ہوئی۔ فقط۔

بلا طلاق چھوڑ دینے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۶۴) زنے خود را از خانہ خود بسبب تنازع وتکرار بیروں می کند، عرصہ دوازدہ سال برآں منقضی می شود، نہ اور اخرچ نان ونفقہ می دہد ونہ باوے جمع آید، نہ طلاق دہد، لیکن بزعم خود زن خود را مطلقہ می پندارد، دریں صورت شرعاً چہ حکم است۔

(الجواب) بدون طلاق دادنش اور امطلقہ پنداشتن معتبر نخواہد شد، باید کہ اور اطلاق دہد، بعد طلاق وگذشتن عدت نکاح ثانی می تواں کرد ونکاح اول فسخ خواہد شد، ہنوز نکاحش باقی است، از اخراج وعدم ادائے نفقہ طلاق واقع نمی شود، ومطلقہ پنداشتن اور الغو است، (۴) البتہ اگر بوقت اخراج بہ نیت طلاق اور اگفتہ است کہ برو واز خانہ بدر شو، یا غیر آں از الفاظ کنایہ ونیت طلاق کردہ است طلاق واقع شود۔

---

(۱) اس میں کوئی لفظ طلاق کے معنی کا نہیں، دوسرے صیغہ مستقبل کا ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ظفیر۔
(۲) یہ جملہ باب الکنایات سے نہیں ہے۔ ۱۲ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۲۷۸. ط.س. ج۳ ص۲۶. ظفیر
(۴) اس لئے کہ نہ صریح طلاق کا لفظ کہا اور نہ کنایہ کا کوئی لفظ، صرف نہ لانا طلاق نہیں ہے ۱۲ظفیر۔

حالت نشہ میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۵) زید کا نکاح نشہ کی حالت میں قاضی نے پڑھادیا، بعد دو برس کے نشہ کی حالت میں ایک جلسہ میں تین طلاق دے دی، بعد نشہ زائل ہونے کے نہایت افسوس کر کے اپنے گناہ سے توبہ کی، اب دوبارہ ان کا عقد جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) حالت نشہ میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً لید خل السکران ولو عبدا او مکرها اوھا زلاً او سفیها او سکران در مختار ملخصاً قوله لید خل السکران فانه فی حکم العاقل زجراً له فلا منا فاة بین قوله عاقل وقوله الآتی او سکران الخ شامی(۱)، پس اگر شوہر نے تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے مطلقہ ثلثہ کا نکاح اس سے نہیں ہو سکتا قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره الآیة(۲) اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے جو کہ تین حیض ہیں (اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو، اور تین ماہ ہیں، اس کے لئے جس کو حیض نہ آتا ہو) دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ شخص بعد وطی کے طلاق دیوے، اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے۔(۳) فقط۔

زبردستی طلاق اضافی دلوائی تو ہوئی یا نہیں

(سوال ۶۶) زید نے عمر سے بطور اکراہ طلاق اضافی کہلا دی، آیا کوئی صورت حلت نکاح کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اکراہ سے طلاق کہہ دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے،(۴) اور طلاق اضافی بھی عقد بطریق تعلیق صحیح ہے، مثلاً یہ کہے کلما تزوجت فھی طالق تو جس وقت کسی عورت سے نکاح کرے گا، اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۵) کذا فی الدر المختار۔(۶) فقط۔

پندرہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال ۶۷) لڑکا ۲۱/ مارچ سن ۱۹۰۵ء کو تولد ہوا ہے، اب ہم لوگوں نے حساب کیا ہے، پورے پندرہ برس ہوتے ہیں۔ اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

---

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س.ج۳ص۲۳۵ . قوله سکران السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف به اسماء من الارض وقالا بل یغلب علی العقل فیھذی فی کلامه الخ وبین فی التحریر حکمه انه ان کان سکره بطریق محرم لا یبطل تکلیفه فتلزمه الا حکام وتصح عباراته من الطلاق والعتاق والبیع والاقرار وتزویج الصغار من کفئو والا قراض والا ستقراض لان العقل قائم الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۲ ط.س.ج۳ص۲۳۹) ظفیر.

(۲) سورة البقره رکوع ۲۹ . ظفیر.

(۳) وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها او یموت (عالمگیر مصری ج ۱ ص ۵۰۱ ط.ماجدیه ج۱ ص۴۷۳) ظفیر.

(۴) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومکرها فان طلاقه ای المکره صحیح (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س.ج۳ص۲۳۵) ظفیر.

(۵) اذا اضاف الطلاق ای النکاح وقع عقیب النکاح نحوان یقول لامرأة ان تزوجتك فانت طالق و کل امرأة اتزوجها فهی طالق الخ واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری مصری فصل فی تعلیق الطلاق ج ۱ ص ۴۵۰ ط.ماجدیه ج۱ ص ۴۲۰) ظفیر.

(۶) دیکھئے الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۷۷ . ظفیر.

(الجواب) اگر قمری حساب سے پورے پندرہ برس کی عمر پوری ہو جاوے تو وہ لڑکا شرعاً بالغ ہے، اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، (۱) اور تاریخ و سن ولادت عیسوی سے جو آپ نے ۲۱ / مارچ سن ۱۹۰۵ء لکھی اس کے حساب سے سن ۱۹۱۹ء کی ۳۱ / مارچ تک چودہ سال عیسوی ہوئی اور اکتوبر سن ۱۹۱۹ء کی ۲۱ تک چودہ برس سات ماہ پورے ہوں گے، اور سنہ قمری کے حساب سے ایک سال میں دس دن کا فرق ہوتا ہے، پس جنتری میں حساب دیکھ لیا جاوے کہ ۲۱ / مارچ سن ۱۹۰۵ء کو قمری کون سا مہینہ اور کیا تاریخ تھی اس سے حساب لگ جاوے گا، (۲) فقط۔

کوئی دل میں طلاق دے زبان پر نہ لائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸) زید کے دل میں وساوس اس قسم کے آتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دوں گا، یا دے دی، خلاصہ یہ ہے کہ کلام نفسی میں اگر کوئی شخص طلاق دے اور الفاظ طلاق زبان سے نہ نکلیں تو طلاق پڑ جائے گی یا نہیں۔

(الجواب) اس سے کچھ نہیں ہوتا، یعنی طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (۳)

تھانہ میں جو عمر لکھی ہوئی ہو، اس کے حساب سے پندرہ سال پوری ہو جائے تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۹) یک طفل است علامت بلوغ از احتلام واحبال وغیرہ در وظاہر نیست و جسم او وقد او قصیر معلوم می شود، عمر او بموجب تحریر چوکیدار علاقہ کہ در تھانہ و دفتر سرکاری می باشد بموجب سن انگریزی عمر او چودہ سال شش ماہ و شش روز می شود، و بموجب سن ہجری عمر او ۱۴ سال ۱۱ ماہ و ۱۷ روز می شود، تحریر چوکیدار در بارہ طلاق معتبر است یا نہ دیگر شہادت وغیرہ سوائے تحریر مذکور برس تولد او موجود نیست، بیان فرمایند کہ بعد کامل شدن پندرہ سال سن طفل مذکور بموجب تحریر مذکور طلاق او نافذ گفتہ آید یا ثبوت شہادت ضروری است چونکہ شہادت موجود نیست تا ظہور علامت بلوغ توقف کردہ آید یا چگونہ پانزدہ سال مکمل بموجب سن عیسوی کردہ شوند یا بموجب سن ہجری، بعد اتمام پانزدہ سال کامل بموجب تحریر چوکیدار حکم بموجب سنہ ہجری شہادۃ تولد حکم بلوغ او کردہ و طلاق از ؛ گرفتہ منکوحہ او دیگر جا نکاح کند یا نہ۔

(الجواب) در شامی جلد رابع باب کتاب القاضی تصریح و تحقیق ایں امر کردہ کہ تحریرات دفاتر سلاطین و حکام دفتر بیاع و صراف وغیرہ معتبر است للعرف، (۴) پس سنہ و تاریخ ولادت اطفال کہ در دفتر سرکار است معتبر و مسلم خواہد شد اگر چہ بذریعہ چوکیدار باشد کہ عرفاً ہمیں معتبر و مسلم گردیدہ است و حکام آں را مسلم شمردہ واز ان تاریخ پانزدہ سال عمرش اگر تمام گردد و حکم بلوغش حسب تصریح فقہاء کردہ خواہد شد، فی الدر المختار ، **فان لم یوجد**

---

(۱) بلوغ الغلام بالا حتلام والا حبال والا نزال الخ فان لم یوجد فیهما شئی فحتی یتم خمس عشرة سنه به یفتی **رد** المحتار فصل فی بلوغ الغلام ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۶ص ۱۵۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ (الدر المختار **الی** هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفیر.

(۲) واهل الشرع انما یتعارفون الا شهر والسنین بالا هلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الی ذلك مالم یصرحوا **بخلافه** فتح رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸. ط.س. ج۳ص ۴۹۷) ظفیر.

(۳) ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها مالم تعمل بها او تتكلم بها رواه الشیخان (مشكوٰة **باب** الوسوسه ص ۱۸) ظفیر. (۴) یجوز الرجوع فی الحكم الی دوا وین من كان قبله من الا مناء لان مسجل القاضی **لا یزو ر عادة** حیث كان محفو ظا عند الا مناء (رد المحتار كتاب القضاء ج ۴ ص ۴۴۸) وابن الشحنه وابن وهبان جز ما بالس بد **فتر** الصراف ونحو الخ قال ان هذه العلة فی الدفاتر السلطانیه اولی الخ اما خط البیا ع والصراف والسمسار فهو حجة (**كتاب** القاضی ج ۴ ص ۴۸۹) ظفیر.

فيهما بشئى مما ذكر فحتى يتم لكل منهما خمس عشر سنة به يفتي۔(۱)پانزدہ سال قمری بحساب شہور وسنین اسلامیہ گرفتہ خواہد شد کہ ہمیں حساب معتبر در شرح است(۲)قال الله تعاليٰ يسئلونك عن الا هله قل هى مواقيت للناس، (۳)پس طلاق کسے کہ بعمر پانزدہ سال بحساب اہلہ رسیدہ است واقع است، فقط۔

جس نام سے طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ جانی جاتی ہے تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۷۰)ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق دی، چنانچہ عورت اور اس کے باپ کا نام جو بوقت نکاح کہا گیا تھا بوقت طلاق طالق نے وہ نام نہیں لئے بلکہ بخلاف ان دونوں ناموں کے منکوحہ اور اس کے باپ کے دوسرے نام لے کر طلاق دی، آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب)جو نام اس منکوحہ کا اور اس کے باپ کا لے کر طلاق دی ہے اگر اس نام سے وہ پکاری جاتی ہے اور ارادہ کی جاتی ہے، اگرچہ بوقت نکاح وہ نام نہ لیا گیا ہو تو طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی (ورنہ طلاق واقع نہ ہو گی، کیوں کہ نام بدل جانے سے وہ اجنبیہ کے حکم میں آ گئی۔(۴)ظفیر۔)

مجنوں کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۱)ایک شخص حالت جنون میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال فى الدر المختار وغيره لا يقع طلاق المجنون والصبى الخ(۵)فقط۔

شوہر کی نافرمان بیوی کیا نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

(سوال ۷۲)جو عورت بلا رضامندی اپنے خاوند کے اپنے رشتہ دار کے یہاں سکونت اختیار کرے خاوند کے بار بار آنے پر بھی خاوند کے گھر واپس نہ آوے، مشکوک لوگوں کے سامنے بے پردہ آوے، بلکہ خاوند کے رنج پہنچانے کی نیت سے خاوند کے دشمنوں سے میل ملاپ رکھے، خاوند پر ناجائز تہمت رکھے اور مقابلہ سے پیش آوے، بہر صورت خاوند کی اطاعت سے باہر ہو، آیا ایسی عورت نکاح سے باہر ہو چکی یا نہیں۔

(الجواب)ایسی عورت جو خاوند کی نافرمانی کرے، اور اچھے کاموں میں اس کا کہنا نہ مانے اور معصیت کا ارتکاب کرے سخت گناہگار فاسقہ فاجرہ ہے اور نان و نفقہ اس کا شوہر کے ذمہ سے ساقط ہے، جب تک کہ وہ شوہر کی فرماں برداری نہ کرے گی، اور جہاں وہ رکھے وہاں نہ رہے گی، اس وقت تک اس کا نفقہ نہ ملے گا(۶)اور نکاح فسخ نہیں ہوا، وہ

---

(۱)رد المحتار فصل فى بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ .ط.س. ج۶ص ۱۵۳. ظفير.
(۲)واهل الشرع انما يتعارفون الا شهرو السنين بالا هلة (ردالمحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۱۸)ظفير.
(۳)سورة البقرة . ركوع ۲۴ . ظفير .(۴)ماحصل یہ ہے کہ جب طلاق بیوی کو ہی دی اور وہ اس نام سے جانی پہچانی جاتی ہے جس نام سے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اگر ایسا نہیں ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی رجل قال امرأ ته عمره بنت صبيح طالق وامرأ ته عمرة بنت حفص ولا نية له لا تطلق امرأة وان كا ن صبيح زوج ام امرأ ته وكانت تنسب اليه وهى فى حجره الخ الا صل انه متى وجدت النسبة وغير اسمها بغيره لا يقع لا ن التعريف لا يحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصريح ج ۳ ص ۲۷۳) ظفير.(۵)لا يقع طلاق المولى على امرأ ة عبده الخ والمجنون الخ والصبى (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶.ط.س. ج۳ص ۲۴۲) ظفير.(۶)لانفقة لخارجة من بيته بغيرحق وهى الناشزة (درمختار)اى بالمعنى الشرعى اما فى اللغة فهى العاصيةعلى الزوج المبغضة له الخ وللزوج ان يمنع امرأ ته عما يوجب خللا فى حقه (رد المحتار باب النفقه ج۲ص ۸۹۰ وج۲ص ۸۹۱.ط.س. ج۳ص ۵۷۶) ظفير.

عورت بدستور اپنے شوہر کی زوجہ ہے، دوسرا نکاح کسی دوسرے شخص سے نہیں کر سکتی۔(۱) فقط۔

کیا طلاق پر کچھ مدت گذر جائے تو وہ تمادی ہو جاتی ہے

(**سوال ۷۳**) ایک ملا شخص جس سے ایک مسئلہ طلاق کا پوچھا جاوے اور عرض بھی کر دی جاوے کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو باوجود طلاق دینے کے اپنے پاس رکھ رکھا ہے اور اس سے ہم بستر ہوتا ہے، ملا صاحب ثبوت شہادت لے کر اپنی زبان سے اقرار فرمادیں کہ شہادت طلاق معتبر ہے، اور طلاق کا دینا ثابت ہو چکا ہے، مگر چونکہ طلاق دیئے ہوئے عرصہ زیادہ گذر چکا ہے، اس واسطے طلاق کی میعاد باقی نہیں رہی جو طلاق چھ ۶ سات ۷ مہینہ کی میعاد گذرنے کے بعد پوچھی جاوے وہ طلاق ہرگز نہیں پڑتی ہے یعنی اس طلاق کی میعاد گذر چکی ہے، آیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

(**الجواب**) طلاق جس وقت واقع ہو جاتی ہے، پھر اس کی میعاد نہیں ہے کہ اس میعاد کے بعد حکم طلاق کا نہ رہے، یہ غلطی اور جہالت اس ملا کی ہے جو ایسا کہتا ہے، البتہ طلاق رجعی ہو، بائنہ اور مغلظہ نہ ہو تو اس میں عدت کے اندر رجعت بدوں نکاح کے درست ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے(۲) اسی طرح طلاق بائنہ میں بھی نکاح جدید ہو سکتا ہے،(۳) اور طلاق مغلظہ یعنی تین طلاق میں بدون حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کر سکتا، **ھکذا فی کتب الفقه**۔(۴) فقط۔

پندرہ سالہ جو ابھی حقیقتاً بالغ نہیں ہوا ہے اس کی طلاق کا کیا حکم ہے

(**سوال ۷۴**) ایک لڑکا پندرہ سال کا ہو گیا ہے، مگر بالغ نہیں ہوا ہے، اس کی طلاق جائز ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) جب کہ عمر اس کی پندرہ برس کی پوری ہو گئی ہے تو شرعاً وہ بالغ سمجھا جاتا ہے، اگرچہ احتلام وغیرہ نہ ہوا ہو،(۵) پس اس کی طلاق شرعاً واقع ہو جاوے گی۔(۶) فقط۔

---

(۱) طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے یا بعض اوقات فسخ نکاح قاضی کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے، بیوی اپنی غلط حرکتوں سے بطور خود نکاح سے باہر نہیں ہو سکتی ہے۔ الطلاق حق من حقوق الزوج لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة سألت زوجها طلا قامن غير باس فحرام عليها رائحة الجنة رواه اصحاب السنن (مشكوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۳) ولا ن الطلاق لا يكون من النساء (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ۱۹۰) ظفير۔ ج ۳ ص ۱۹۰

(۲) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ واذا نقطعت الدم من الحيضة الثالثة بعشرة ايام انقطعت الرجعة (هدايه باب الرجعه ج ۲ ص ۳۷۴) عدت ختم ہونے کے بعد بائنہ ہو جاتی ہے اور بائنہ سے تین سے کم طلاق کی صورت میں بغیر حلالہ کے نکاح جدید ہو سکتا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ ظفير۔

(۳) وان كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (ايضاً ج ۲ ص ۳۷۹) ظفير۔

(۴) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت (ايضاً ج ۲ ص ۳۷۹) ظفير۔ (۵) وبلوغ الغلام بالا حتلام والاحبال والا نزال الخ فان لم يوجد فيهما شئى فحتى يتم خمس عشرة سنة به يفتى (رد المختار فصل فى بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج۶ ص ۱۵۳) ظفير۔

(۶) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ ص ۲۳۵ ظفير۔

چودہ سالہ لڑکے کی طلاق کی کیا حکم ہے

(سوال ۷۵) لڑکے چودہ سالہ غیر محتلم ممیز کی طلاق شرعاً واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہو اور ممیز ہو، (۱) اور چودہ سال کی عمر میں شرعاً بلوغ کا حکم نہیں دیا جاتا، جب کہ احتلام وغیرہ علامت بلوغ ظاہر نہ ہو، در مختار میں ہے والصبی ولو مراھقا او اجازہ بعد البلوغ شامی میں ہے قوله اواجازه بعد البلوغ لا نه حین وقوعه وقع باطلاً والباطل لا یجاز ط، (۲) فقط۔

بیوی سے کہا طلاق دیتا ہوں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو دس آدمیوں کے روبرو یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دیتا ہوں، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق صحیح ہوگئی اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی۔ (۳)

جبراً طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۷) زید پر سخت تشدد کیا گیا کہ وہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دے، چنانچہ اس نے لکھ دیا کہ بمجبوری میں تین طلاق دیتا ہوں، اور بااکراہ یہ ہی الفاظ تلوار کی چھاؤں میں زید سے کھلوائے گئے، کیا ایسی صورت میں عند الشرع طلاق واقع ہوگئی۔

(الجواب) اگر شوہر پر جبر واکراہ کر کے اور ڈرا دھمکا کر طلاق دلوائی جائے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ در مختار میں ہے او مکرھاً فان طلاقه صحیح (۴) الخ اور شامی میں بحر سے نقل کیا ہے کہ زبان سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو واقع ہو جاتی ہے، لیکن اگر جبراً طلاق لکھوائی جائے، اور شوہر زبان سے کچھ نہ کہے تو طلاق واقع نہ ہوگی، فلو اکرہ علیٰ ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق الخ۔ (۵)

ولی کے دباؤ سے شوہر طلاق دے تو بھی ہو جائے گی

(سوال ۷۸) ایک لڑکے بالغ نے ولی کے تشدد کی وجہ سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ ولو مکرھاً الخ انتھیٰ ملخصاً (۶) فقط۔

---

(۱) لا یقع طلاق المولی علی عبده الخ والمجنون والصبی ولو مراهقاو اجازه بعد البلوغ (ایضاً ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج۳ص۲۴۲) ظفیر.

(۲) دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج۳ص۲۴۳ . ظفیر.

(۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا اومکرها الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر.

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص۲۳۵ . ظفیر.

(۵) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص۲۳۶ . ظفیر.

(۶) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص۲۳۵ ظفیر.

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی، نیت طلاق نہیں تھی، دوسرے کو دھوکہ دینا تھا کیا حکم ہے

(سوال ۷۹) بدر الحق نے اپنی زوجہ کو طلاق اس طرح پر دی کہ نواب کی لڑکی سکینہ جو ہماری زوجیت میں ہے، تین طلاق دیا، حالانکہ سکینہ اس کی بیوی نہ تھی، بلکہ اس کی بیوی کا نام حبیبہ ہے، اور نیت طلاق دینے کی نہ تھی اور یہ حیلہ اس لئے کیا کہ بدر الحق دوسری شادی کر رہا تھا، اس بنا پر لوگوں نے کہا کہ تم پہلی بیوی کو طلاق دے دو، لہذا اس نے اس حیلہ سے طلاق دی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بدر الحق کی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی وہ بدستور اس کی منکوحہ ہے، کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تغیر اسم کی صورت میں نسبت الی الاب کچھ مفید نہیں ہے، کیونکہ جب اس نے نام بدل دیا تو اس تبدیلی نام سے وہ ایک اجنبی عورت سمجھی جاوے گی، اور باپ کی طرف جو نسبت کی گئی ہے وہ غلط ہے اور بے معنی ہے علی الخصوص ایسی حالت میں کہ ایقاع طلاق کی نیت بھی نہ ہو، نقل صاحب البحر عن المحیط وفی المحیط الا صل انه متی وجدت النسبة وغیر اسمها بغیره لا یقع لان التعریف لا یحصل بالتسمیة متی بدل اسمها لان بذلك الا سم تكون امرأةً اجنبية بحر الرائق(۱) جلد ۳ وفی العالمگیریة عن الذخیرہ ولو قال امرأ ته الحبشیة طالق ولا نیة له فی طلاق امرأ ته وا مرأ ته لیست بحبشیة لا یقع علیها وعلیٰ هذا اذا سمی بغیر اسمها ولا نیةله فی طلاق امرأته.(۲) عالمگیریه جلد ۲ فقط واللہ تعالیٰ اعلم. تمت.

دوسری شادی کے لئے دھوکہ کے طور پر پہلی بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۰) ایک شخص دوسرا نکاح کرنے گیا تو اولیاء مخطوبہ نے کہا کہ تم اپنی بیوی مسماۃ افروزہ خاتون بنت ابو میاں کو طلاق دو، ہم نکاح کر دیں گے، تب اس نے تسمیہ میں قصداً غلطی کر کے کہا کہ عافیہ خاتون بنت ابو میاں کو میں نے تین طلاق دی تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) نام کی غلطی سے جس طرح کہ نکاح منعقد نہیں ہوتا، طلاق بھی واقع نہ ہو گی، پس اس صورت میں اس کی زوجہ افروزہ خاتون پر طلاق واقع نہ ہوئی۔(۳) غلط وکیلها بالنكاح فی اسم ابیها بغیر حضور هالم یصح للجهالة وكذا لو غلط فی اسم بنته الخ در مختار۔(۴) فقط۔

---

(۱) البحر الرائق باب الطلاق التصریح ج ۳ ص ۲۷۳، ظفیر.
(۲) عالمگیری مصری باب ایقاع الطلاق ج ۱ ص ۳۸۲ .ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۳۵۸. ظفیر.
(۳) لوقال امرأ ته الحبشیة طالق وامرأ ته لیست بحبشیة لا یقع الخ وفی المحیط ،الا صل انه متی وجدت النسبة وغیر اسمها بغیره لا یقع لا ن التعریف لا یحصل بالتسمیة متی بدل اسمها لان بذلك الا سم تكون امرأ ة اجنبیة (البحر الرائق باب الطلاق الصریح ج ۳ ص ۲۷۳) ظفیر.
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۸ .ط.س. ج۳ ص ۲۶. ظفیر.

بغیر نام لئے طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۸۱) ایک شخص نے اپنی عورت کا نام نہیں لیا، اور بدون نیت طلاق کے یوں کہا کہ ایک طلاق، دو طلاق تین طلاق اس وقت اس کی بیوی موجود نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) وقوع طلاق کے لئے زوجہ کا موجود ہونا شرط نہیں ہے اسی طرح لفظ طلاق میں نیت کی بھی شرط نہیں ہے، بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کما فی الدر المختار ویقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح الخ وان نوی خلافها اولم ینو شیئاً الخ در مختار۔(۱) پس اس صورت میں اگر ذکر زوجہ کا تھا یا اس پر غصہ تھا، یا کسی نے سوال طلاق زوجہ کا کیا تھا، اس پر زوج نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوں گی، اور وہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

مندرجہ گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

(سوال ۸۲) آج کل دیہات میں مستورات کی گالی اپنی اولاد کو یہ ہے کہ باپ اور بھائی کو خاوند کی جگہ سمجھتی ہیں، اور اولاد کو باپ، بھائی کا چودلہ بناتی ہیں، ایسی گالیوں سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی گالیوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا،(۲) مگر سخت گناہ ہوتا ہے، توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ گالی گلوج زبان سے نہ نکالنی چاہئے کہ یہ جاہلوں اور فاسقوں کا کام ہے۔ فقط۔

تلاک کے لفظ کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۸۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تین دفعہ لفظ "تا" کے ساتھ طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ "تا" کے ساتھ طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے در مختار میں ہے ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك الخ اور شامی میں ہے قال فی البحر و منه الالفاظ المصحفة وهی خمسة فزاد علی ماهنا تلاق الخ۔(۳) فقط۔

طلاق دینے کی نیت سے کاغذ خرید امگر نہ زبان سے کچھ کہا اور نہ کاغذ لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۸۴) ایک شخص اپنی عورت منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق دینے کا ارادہ کرتا ہے اور تمسک کے لئے کاغذ اسٹامپ عہ / والا بھی خرید کرتا ہے، اس وقت تک کوئی لفظ طلاق صراحتاً یا کنایۃً زبان سے ظاہر نہیں ہوا، لیکن کسی وجہ سے اس نے طلاق نہیں دی اور اسٹامپ تحریر کیا، کیا اس ارادہ قلبی اور اسٹامپ کے خریدنے پر بغیر تلفظ لفظ طلاق کے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ وج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س.ج۳ص۲۴۸. ظفیر.

(۲) بنیادی بات یہ ذہن نشیں رہے کہ عورت نکاح توڑنے پر بطور خود سوائے ردت کے کسی جملہ سے قادر نہیں ہے، طلاق مرد کا حق ہے عورت کا نہیں، لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ .ط.س.ج۳ص ۱۹۰) باقی گالم گلوج بری بات ہے حدیث میں ہے سباب المسلم فسوق وقتاله کفر متفق علیه مشکوٰة باب حفظ اللسان ص ۴۱۱) ظفیر.

(۳) دیکھئے رد المحتار للشامی باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ وج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص۲۴۹، ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی، ارادہ طلاق سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۱)

ستانے والے شوہر کو مجبور کیا جائے کہ طلاق دے دے

(سوال ۸۵) میں نے اپنی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا، اس نے بہت تکالیف دیں، جس کو عرصہ بارہ سال کا ہو گیا کہ برابر تکلیف برداشت کرتی رہی، وہ گھبرا کر میرے مکان پر چلی آئی اور اس نے ایک مرتبہ یہ بھی کہا تھا کہ تو میری ماں ہے اور میں تیرا بڑا لڑکا ہوں۔ اب مقدمہ عدالت میں پیش ہے، عدالت کہتی ہے کہ تم فتویٰ شرعی منگا دو، ورنہ عورت کو زبردستی اس کے خاوند کے یہاں بھیج دیا جاوے گا لہذا جو حکم شریعت کا ہو، وہ تحریر فرما دیں، تاکہ فتویٰ عدالت میں پیش کیا جائے اور لڑکی عذاب سے نجات پاوے، فقط۔

(الجواب) ماں کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، (۲) البتہ ایسی حالت میں کہ زوجین میں موافقت نہیں ہے اور شوہر طرح طرح کی تکالیف اپنی زوجہ کو پہنچاتا ہے، زوجہ کو اس کے پاس نہ بھیجنا چاہئے، بلکہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا طلاق دے کر اس کو رہا کرے یا نان نفقہ کی خبر لے اور حقوق زوجیت ادا کرے۔(۳) فقط۔

مستقبل کی صیغہ سے طلاق دے تو واقع ہوگی یا نہیں

(سوال ۸۶) ان زیداً قال لزوجته الهندة اطلقك واحدً ثم قال ثانياً ساطلقك ثلاثا، نوى بالقولين الا ستقبال، هل تقع الفرقة بيهما ام لا ورجع بعد اليومين اليها هل يكون العاصى.

(الجواب) لا تقع الفرقة بالقولين لان معنى الاستقبال فى الثانى ظاهر بالسين وفى الا ول لما اراد الاستقبال لم يقع به ايضاً وان وقع فالرجعة جائزة فيه فلا يكون عاصياً بالرجعة فال فى الدر المختار اوانا اطلق نفسى لم يقع لانه وعد (۴) وهكذا صرح فى العالمگيرية بانه لا يقع الطلاق باطلقك لا نه وعد.(۵)

طلاق دی مگر نیت کچھ نہیں تھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۷) اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا، اور نیت کچھ نہ ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، چاہے نیت کرے یا نہ کرے، ایسی صورت میں

---

(۱) الطلاق رفع قيدالنكاح بلفظ مخصوص هو ما اشتمل على الطلاق (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب النكاح ج ۲ ص ۵۷۰ وج ۲ ص ۵۷۱ ط.س. ج۳ص ۲۲۶) قوله لفظ مخصوص هو ما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية واراداللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۴) ظفير.

(۲) وان بانت على مثل او كامى وكذا لو حذف على برا، ظهارا او طلاقاصحة نيته ووقع مانواه لا نه كناية والا ينو شيئا اوحذف الكاف لغا وتعين الادنى اى البر يعنى الكرامة ويكره قوله انت امى ويا ابنتى ويا اختى ونحوه (در مختار) قوله اوحذف الكاف بان قال انت امى، قوله لغالانه مجمل فى حق التشبيه لا يحكم شيئى (رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط.س. ج۳ص ۴۷۰) ظفير.

(۳) ويجب (الطلاق) لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ص ۲۲۹) ظفير.

(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۷ ط.س. ج۳ص ۳۱۹. ظفير.

(۵) عالمگيرى مصرى كتاب الطلاق ج ۱ ص ۳۸۴. ظفير.

نیت کا اعتبار نہیں (۱) بخلاف ما اذا قال انت طالق للسنة ولم ینص علی الثلاث لا تصح نیة الجمع فیه کذا فی الهدایة۔(۲)

نام بدل کر طلاق دے تو ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۸۸) اگر کوئی شخص نام بدل کر طلاق دے تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اگر سہواً نام بدل دے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں سہواً نام بدلا ہو یا عمداً طلاق واقع نہیں ہوئی، سئل عمن ارادان یقول زینب طالق فجری علی لسانه عمرة علی ایهما یقع الطلاق، فقالا فی القضاء تطلق اللتی سمی وفیما بینه وبین الله تعالیٰ لا تطلق واحدةً منهما کذا فی الشامی۔(۳)

جھوٹے انکار نکاح سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۸۹) زید اور ہندہ نے کسی مصلحت سے حاکم کے سامنے جھوٹا اقرار کیا کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔

(الجواب) زید اور ہندہ کا نکاح قائم ہے، جھوٹ اقرار کرنے سے کہ ہم میں نکاح نہیں ہوا، طلاق نہیں پڑتی، فقط۔

جب غصہ میں ہوش حواس نہ رہے اور طلاق دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۰) ایک شخص کا اپنے سالہ کے ساتھ بہت جھگڑا و نزاع ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ شخص غصہ میں بد حواس ہو گیا، اور الفاظ بیہودہ و ناگفتہ بہ اور فحش اپنی زبان سے بکنے لگا، منجملہ اور الفاظ فحش کے لفظ طلاق بھی اس کی زبان سے اسی بے ہوشی کی حالت میں نکلا، آیا ایسے جنون کی سی حالت میں لفظ طلاق کہنے اور زبان سے نکلنے میں طلاق واقع ہوتی ہے یا نہ۔

(الجواب) جب غصہ اس درجہ پہنچ جاوے کہ کچھ ہوش و حواس نہ رہیں تو ایسے حالت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، کذا حققه فی الشامی، حیث قال الثانی ان یبلغ النهایة فلا یعلم ما یقول ولا یریده فهذا لاریب انه لا ینفذ شئی من اقواله الخ(۴) وقال قبیله نقلاً عن الخیریة وسئل نظماً فیمن طلق زوجة ثلاثاً فی مجلس القاضی وهو مغتاظ مدهوش فاجاب نظماً ایضاً بان الدهش من اقسام الجنون فلا یقع الخ۔(۵)

جس غصہ میں ہوش نہ تھا طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۱) عبدالعزیز نے اپنی زوجہ کے قصور پر اس کو مارا، اور تین طلاق دیں، لیکن غصہ میں اس کو خبر طلاق کی نہ تھی، عبدالعزیز اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ کو لکڑی سے تین بار مارا، اس کے بعد مجھے کچھ بھی خبر نہ رہی بوجہ غصہ کے۔ آیا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(۱) صریحه مالم یستعمل الا فیه کطلقتك وانت طالق ومطلقة الخ یقع بها ای بهذه الالفاظ وما بمعنا ها من الصریح واحدة رجعیة وان نوی خلافها من البائن او لم ینو شیئا (درمختار) لما مران الصریح لا یحتاج الی النیة (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۳ .ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفیر. (۲) هدایه کتاب الطلاق ج۲ ص ۳۳۸. ظفیر. (۳) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ .ط.س. ج۳ص۲۴۱. ظفیر. (٤) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ مطلب فی طلاق المدهوش .ط.س. ج۳ص۲۴۴ . ظفیر. (۵) رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدهوش ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص۲۴۴. ظفیر.

(الجواب)قال فی رد المحتار نقلاً عن الخیریه وسئل نظماً فیمن طلق زوجته ثلثا فی مجلس القاضی وهو مغتاظ مد هوش فاجاب نظماً ایضاً بان الدهش من اقسام الجنون فلا یقع واذا کان یعتاده بان عرف منه الدهش مرة یصدق بلا بر هان انخ۔(۱) پس ہر گاہ مسمی عبدالعزیز طالق مدعی اس امر کا ہے کہ مجھے بوجہ غایت غیظ و غضب کے کچھ خبر طلاق کی نہیں رہی تو مابینہ وبین اللہ اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر اس کی عادت سے اس کا ایسا غصہ معروف ہے تو قاضی بھی اس کے قول کی تصدیق کرے گا بلا برہان کے کما مر عن الخیریہ۔

طلاق میں بیوی کا سامنے ہونا یا خطاب کا پایا جانا ضروری نہیں

(سوال ۹۲)طلاق میں خطاب ہونا اور سامنے ہونا زوجہ کا شرط ہے یا نہیں۔

(الجواب) خطاب ہونا اور روبرو ہونا زوجہ کا شرط نہیں، اگر زوجہ غائب ہو اور اس کو خطاب نہ کیا جاوے، اور غائبانہ طلاق دی جاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(۲) فقط۔

جو عورت فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا کیسا ہے

(سوال ۹۳)ایک شخص اپنی عورت کو پردہ میں رہنے کی اور نماز کی تاکید کرتا تھا، اس پر عورت ناراض ہو کر خاوند کے گھر سے باپ کے گھر چلی گئی اور فسق و فجور و شرک و کفر کے کام کرنے لگی، جھوٹی قبر چلہ سالار مدار پر غلاف، مالیدہ، گھونگی وغیرہ چڑھاوا چڑھاتی ہے، اور ہنود کے میلوں میں جاتی ہے، بے پردہ پھرتی ہے اور طلاق چاہتی ہے، اور خاوند طلاق نہیں دیتا، اس امر میں کیا حکم ہے، اور عورت مذکورہ باوجود ارتکاب امور متذکرہ بالا مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب)ایسی صورت میں طلاق دے دینا مناسب ہے، اگرچہ واجب نہیں ہے، قال فی الدر المختار لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة الا اذا خافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرقا۔(۳) لیکن شامی نے یہ تحقیق کیا ہے کہ جب امساک بالمعروف فوت ہو جاوے تو طلاق دینا واجب ہے۔(۴) مقتضی اس کا یہ ہے کہ اس صورت میں طلاق دینا ضروری ہے، مگر یہ کہ عورت تائب ہو تو پھر طلاق دینا ضروری نہیں ہے، اور عورت اگر مدخولہ ہے تو کل مہر واجب ہے، اور اگر قبل دخول و خلوۃ طلاق دے گا تو نصف مہر لازم ہوگا۔

جس بیوی کو چھوڑ رکھا ہے کیا اس کو طلاق دینا ضروری ہے

(سوال ۹۴)عرصہ دو برس سے میں نے اپنی زوجہ کو چھوڑ رکھا ہے، طلاق نہیں دی، اور وہ طلاق چاہتی ہے کیا طلاق دینا ضروری ہے۔

---

(۱)رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۴ . ظفیر.

(۲)ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه کما فی البحر لو قال طالق فقیل له من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته(رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴) ظفیر.

(۳)الدر المختار علی هامش ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰ ظفیر.

(۴)ویجب لوفات الامساك بالمعروف فالظاهر انه لا باس ابتد اهنا للوجوب الخ (رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰) ظفیر.

(الجواب) در مختار میں ہے ویجب لو فات الا مساك بالمعروف (۱) یعنی زوجہ کو اچھی طرح نہ رکھ سکے اور اس کے حقوق ادا نہ کرے تو طلاق دینا ضروری ہے۔ فقط۔

شراب کے نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو شراب کے نشہ میں تین طلاق دی، حالت نشہ میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی جیسا کہ شامی میں ہے، وفی التتار خانیه طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمر او النبیذو هو مذهب اصحابنا۔ (۲)

نشہ میں جو طلاق دی جائے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۶) زید نشہ پی کر اپنی زوجہ کو طلاق طلاق بکتا ہے، اور لوگوں کی مار پیٹ کرنے کی وجہ سے طلاق طلاق کہتا ہوا چلا جاتا ہے، تین دن کے بعد اپنی بیوی سے قصور کی معافی چاہتا ہے۔ اور طلاق کی وجہ دریافت کرنے پر لاعلمی ظاہر کرتا ہے، غرض کہ حالت نشہ میں متعدد مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق طلاق کہا ہے، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کون سی ہوئی، مجنون و سکران میں کیا فرق ہے، اردو کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور سکران کی طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ دونوں فاتر العقل ہیں۔

(الجواب) شامی میں ہے وفی التاتار خانیۃ طلاق سکران واقع اذا سکر من الخمر او النبید وھو مذھب اصحابنا (۳) پس بموجب اس روایت کے صورت مسئولہ میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی، پھر اگر زید نے لفظ طلاق تین مرتبہ یا اس سے زیادہ کہا ہے تو اس کی زوجہ مغلظہ بائنہ ہو گئی، رجعت اس سے درست نہیں، اور نکاح جدید بھی بلا حلالہ کے درست نہیں ہے اور اگر لفظ طلاق دو مرتبہ کہا ہے تو اس میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، لیکن ظاہر سوال سے زید کا چار دفعہ لفظ طلاق کہنا معلوم ہوتا ہے کہ دو مرتبہ خود بخود حالت نشہ میں لفظ طلاق کہا اور دو مرتبہ لوگوں کی مار پیٹ پر تو اگر فی الواقع ایسا ہی ہے، اور یہ تکرار عبارت نہیں ہے تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور رجعت و نکاح جدید بلا حلالہ کے درست نہیں ہے، اور گو اس میں شک نہیں کہ مجنون کی طرح سکران بھی فاتر العقل ہے۔ لیکن مقدمہ طلاق میں اس کا یہ سکر جس کی صحیح تعریف یہ ہے کہ بوجہ نشہ کے آسمان کو زمین سے فرق نہ کرے۔ (۴) زجر اور توبیخ کی غرض سے غیر قابل اعتبار تصور کیا گیا ہے، اور بجائے فاتر العقل کے قائم العقل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت ویقع طلاق کل زوجه بالغ عاقل ولو تقدیراً لیدخل السکران (۵) سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ سکران لزوم احکام میں

---

(۱) الدر المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۹. ظفیر.

(۲) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۵٤ ط.س. ج۳ ص ۲٤۱، ظفیر.

(۳) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸٤. ظفیر.

(٤) السکر سرور یزیل العقل فلا یعرف به السماء من الارض وقالا بل یغلب علی العقل فیهذی فی کلامه الخ قال فی البحر والمعتمد فی المذهب الاول (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۲ ط.س. ج۳ ص ۲۳۹) ظفیر.

(۵) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ ص ۲۳۵ قوله لید خل السکرانه فانه فی حکم العاقل (جراله رد المحتار ایضاً) ظفیر.

زجراً بمنزلہ ہوشیار کے اور حکم میں عاقل کے ہے بخلاف مجنون کے یعنی ایسا شخص جس کی دماغ میں خلقی طور پر کوئی نقصان ہو، یا کسی آفت اور صدمہ کی وجہ سے ایک ایسا خلل واقع ہو گیا ہو کہ جس کی وجہ سے بھلے اور برے میں اس کو کوئی امتیاز باقی نہ رہے، نہ کسی کام میں اس کی نظر نفع نقصان پر ہو کہ وہ بحکم حدیث **رفع القلم عن الثلاثة**، (۱) اس حکم سے خارج ہے جیسا کہ در مختار کی اس عبارت سے ظاہر ہے، پس اس کی طلاق کا کوئی اعتبار نہیں، اور اسی وجہ سے حالت جنون میں مجنون کی طلاق کے متعلق عدم وقوع کا حکم دیا گیا ہے۔ (۲)

طلاق دیتے وقت گواہ ہونا ضروری نہیں ہے

(سوال ۹۷) جس طرح صحت عقد کے واسطے شہادت شاہدین لابدی ہے طلاق کے باب میں کیوں حضور شاہدین ضروری نہیں سمجھا جاتا ہے اور ادنیٰ اسباب سے بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے۔

(الجواب) حکم شریعت اسی طرح ہے کہ نکاح بلا شاہدین صحیح نہیں ہے، اور طلاق کے لئے یہ شرط نہیں ہے، (۳) اور ہم لوگوں پر احکام شریعت کی پابندی لازم ہے، چون وچرا کی اجازت نہیں ہے (نکاح میں اعلان ضروری ہے تاکہ وہ ناجائز تعلق سے ممتاز ہو جائے، طلاق میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، ظفیر)

تنہائی میں طلاق دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے

(سوال ۹۸) اگر طلاق اور کسی کے سامنے نہیں دی، تو واقع ہو جاتی ہے یا نہیں، اور مہر دینا پڑتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق ہر طرح واقع ہو جاتی ہے، کوئی پاس ہو یا نہ ہو، (۴) مہر لازم ہے۔

بیوی جب اختیار میں نہ ہو تو شوہر کیا کرے

(سوال ۹۹) کسی کی بیوی اگر اس کے اثر میں نہ ہو، اور علی الاعلان خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرے تو مرد کو کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) اس کو سمجھانا چاہئے اور زدوکوب سے ایسی حالت میں تنبیہ کرنا درست ہے، اور طلاق دینا شرعاً ایسی حالت میں واجب نہیں ہے بلکہ جہاں تک ہو اصلاح کی جائے اور اس کو سمجھایا جاوے۔ (۵)

---

(۱) مشکوۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴. ظفیر.

(۲) ولا یقع طلاق المولی علی عبده الخ والمجنون (در مختار) قال فی التلویح الجنون اختلال القوة الممیزة بین الامور الحسنة والقبیحة الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶. ط.س. ج۳ ص ۲۴۲) ظفیر.

(۳) وفی البحر قیدنا الاشهادبانه خاص بالنکاح (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳. ط.س. ج۳ ص ۲۱) ظفیر.

(۴) وقوع طلاق کے لئے کسی کا پاس ہونا شرط نہیں ہے، ظفیر.

(۵) قال الله تعالیٰ واللتی تخا فون نشوزهن فعظوهن و اهجرو هن فی المضاجع واضر بوهن ، فان اطعنکم فلا تبغوا علیهن سبیلا (سورة النساء) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیها تسریح الفاجرالا اذا خافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفر قا (در مختار) الفجور العصیان کما فی المغرب (رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص ۴۰۲. ط.س. ج۳ ص ۵۰) بل یستحب لو موذیته او تارکه صلوة ومفاده ان لا اثم بمعا شرة من لا تصلی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲. ط.س. ج۳ ص ۲۲۹.

عورت کے بھاگ جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا

(سوال ۱۰۰) ایک عورت شوہر کے گھر سے بھاگ کر ماں باپ کے یہاں چلی گئی، نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور مہر ساقط ہو گیا یا باقی ہے۔

(الجواب) ایک گھر سے دوسرے گھر میں چلے جانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا، (۱) لہذا اس صورت میں نکاح قائم ہے، فسخ نہیں ہوا، مگر ایسا کرنا برا ہے، البتہ اتنے دن کا نفقہ ساقط ہو جائے گا۔ (۲)

بیوی کا نام اختری تھا اور اس نے کہا کہ اتری کو طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۱) عبد الکریم نے اپنی بیوی مسماۃ اختر النساء کو اس عنوان سے الفاظ طلاق کہے کہ میں نے اتری کو تین طلاق دی ہے، لیکن بیوی کا نام اختر النساء ہے، بچپن میں لوگ اختری کہا کرتے تھے اور اس کی بیوی اتری کے نام سے مشہور نہیں، اور عبد الکریم بسوگند شدید کہتا ہے کہ مجھے تطلیق زوجہ کی اصلا نیت نہ تھی، اس لئے تہدیداً میں نے اختری کے بجائے اتری کہہ کر طلاق دی ہے تاکہ میری بیوی ڈر جائے، اس صورت میں عبد الکریم کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر اتری کے نام سے وہ نہ پکاری جاتی تھی تو اتری کو تین طلاق دینے سے عبد الکریم کی زوجہ اختر النساء یا اختری پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اضافۃ الی الزوجہ وقوع طلاق کے لئے ضروری ہے اگرچہ اضافۃ معنویہ ہو کالخطاب والاشارہ در مختار میں ہے۔ قيد بخطابها لا نه لو قال ان خرجت يقع الطلاق الخ لم يقع لتركه الاضافة اليها الخ وفى رد المحتار قوله لتركه الا ضافة اى المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة المعنوية الخ وكذا الا شارة نحو هذه طالق وكذا نحوامرأ تى طالق و زينب طالق الخ. (۳) ص ۴۳۹ جلد ثانی کتاب الطلاق، شامی۔ البتہ اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ اتری کو تین طلاق دی تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو جاتی ہے۔

بیوی کو زوجہ دیگر لکھا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۱۰۲) ہندہ زید کے نکاح میں تھی، بعدہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، ہندہ نے عدت گزار کر بکر سے نکاح کر لیا اب بکر زوج حالیہ نے کسی مصلحت سے کرایہ بہی یا سرکاری بہی میں ہندہ زوجہ زید لکھا دیا اور قصد بکر کا طلاق کا نہ تھا اور نہ ہے، بکر کی اس مصلحت جوئی یا تدبیر کا یہ نتیجہ تو نہ ہوگا کہ ہندہ کو بکر کی طرف سے طلاق پڑ جائے۔

(الجواب) ہندہ زوجہ زید لکھ دینے سے ہندہ پر بکر شوہر حال کی طرف سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ لکھ دینا لغو ہے یا باعتبار سابق کے ہے، یعنی مطلب اس کا یہ ہے کہ ہندہ زوجہ سابقہ زید، در مختار میں ہے کہ اگر اپنی زوجہ کا کسی

---

(۱) نکاح شوہر ہی توڑ سکتا ہے، یا بوقت ضرورت قاضی، اور اسی وجہ سے عورت کے ہاتھ یہ معاملہ نہیں رکھا گیا ہے، لان الطلاق لا یکون من النساء (الدر المختار علی ہامش رد المحتار ج۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ص ۱۹۰) ظفیر۔
(۲) لا نفقه لخارجة من بيته بغيرحق وهى الناشزة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۰. ط.س. ج۳ص۷٦ - ۵۷۵) ظفیر۔ (۳) دیکھئے رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ص۲۴۸، الا صل انه متى وجدت النسبة و غيراسمها بغيره لايقع الطلاق لان التعريف لا يحصل (البحر الرائق باب الطلاق الصريح ج۳ ص ۲۷۳) ظفیر۔

دوسرے سے نکاح بھی کردے تو بدون نیت طلاق کے اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس غیر سے نکاح اس عورت کا صحیح نہ ہوگا وفی القنیه زوج امرأ ته من غیره لم یکن طلاق ثم رقم ان نوی طلقت، در مختار۔(۱) مگر اس صورت میں یہ بھی نہیں ہوا کہ غیر سے اس کا نکاح کیا جاتا، لہذا یہاں کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی۔

حالت حمل میں طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳) ایک عورت مرض دیوانگی میں مبتلا ہوئی، وہ مکاں میں نہیں ٹھہرتی تھی، ادھر ادھر آزادی سے پھرتی تھی۔ حالت علالت میں وہ عورت حاملہ ہوئی، اس کے بعد وہ عورت اچھی ہوگئی، اب اس کا شوہر حاملہ ثابت ہونے پر طلاق دینا چاہتا ہے تو طلاق جائز ہے یا نہیں،

(الجواب) حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور عدت اس کی وضع حمل ہے (۲) اور وہ حمل شوہر کا ہی سمجھا جاوے گا یعنی اس بچہ کا نسب شوہر سے ثابت ہوگا۔ اور تفصیل اس میں یہ ہے کہ اگر طلاق رجعی ہے تو دوبرس اور اس سے زیادہ تک بھی اگر وضع حمل ہو تو نسب بچہ کا اس سے ثابت ہوگا بشرطیکہ عورت نے عدت گذرنے کا اقرار نہ کیا ہو، اور اگر طلاق بائنہ ہے تو دوبرس سے کم میں اگر بچہ پیدا ہو تو نسب اس سے ثابت ہوگا ورنہ نہیں، کذا فی الدر المختار۔(۳)

شوہر نے کہا کہ جو بیوی شوہر کی بات نہیں مانتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے اور پھر اس نے شوہر کی نصیحت پر عمل نہیں کیا۔

(سوال ۱۰۴) زید سفر کو جاتے وقت اپنی زوجہ کو نصیحت کی کہ تمہارے بھائی کی شادی ہوگی، اگر وہاں کوئی کام خلاف شرع ہو تو تم وہاں سے چلی آنا اور یہ بھی کہا کہ جو عورت اپنے خاوند کی بات نہیں سنتی اس پر طلاق ہو جاتی ہے، زوجہ نے اس نصیحت کو قبول کر لیا، زید کے سفر میں جانے کے بعد بی بی شادی میں گئی اور خلاف شرع امور پر وہاں سے نہیں آئی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی۔(۴)

....

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲. ط.س. ج۳ص ۳۱۴، سئل الك امرأة فقال لا لا تطلق اتفاق وان نوی (در مختار) ومثله قوله لم اتزوجك او لم یکن بیننا نکاح الخ والاصل ان نفی النکاح اصلالا یکون طلاقا بل یکون جحود (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳. ط.س. ج۳ص ۲۸۳) ظفیر. (۲) (وفی حق الحامل) مطلقا ولوامةاو کتابیة او من زنا بان تزوج حبلی من زنا ودخل بها ثم ما ت او طلقها تعتدبالوضع (وضع جمیع حملها) (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱. ط.س. ج۳ص ۵۱۱) ظفیر. (۳) فیثبت نسب ولد معتدة الرجعی الخ وان ولدت لا کثر من سنتین ولو لعشرین سنة فاکثر لاحتمال امتداد طهر هاوعلوقهافی العدة ما لم تقربمضی العدة وکانت الو لا دة رجعة لو فی الا کثرمنهما لا فی الا قل کما فی مبتوتة جائت لا قل منهما من وقت الطلاق ولم یقربمضی العدة وکانت الو لا دة رجعة لو فی الا کثرمنهما لا فی الا قل کما فی مبتوتة جائت لا قل منهما من وقت الطلاق ولم تقر بمضیهاولو لتما مهما لا یثبت النسب (ایضاً فصل فی ثبوت النسب ج۲ص ۷۵۷ وج ۲ ص ۸۵۸. ط.س. ج۳ ص ۵۴۰) ظفیر.

(۴) نصیحت کی خلاف ورزی سے طلاق واقع نہیں ہوتی، شرعاً رفع قید النکاح فی الحال بالبائن او المآل بالرجعی بلفظ مخصوص هوما اشتمل علی الطلاق (در مختار) ای علی مادة ط، ل، ق صریحا مثل انت طالق او کنایة کمطلقة بالتخفیف الخ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۰ و ج ۲ ص ۵۷۱. ط.س. ج۳ص ۲۲۷) ظفیر.

بلا علم دھوکہ سے اقرار نامہ لکھوا کر دستخط کرا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۱۰۵)زید کی شادی بکر کی لڑکی زیدہ سے ہوئی، اور قبل عقد ایک زردین مہر کا بیع مقاسہ اور اس کے ساتھ ایک اقرار نامہ بزبان بنگلہ رجسٹری کرا لیا گیا، زید کو دونوں کاغذ پڑھ کر سنائے گئے، مگر زید بنگلہ سمجھنے سے قاصر تھا، زید نے تصور کیا کہ صرف دین مہر کی رجسٹری کی گئی ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ اقرار نامہ جعلی و فریبی ہے، عرصہ ہو گیا بکر نے لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور مہر کی نالش کر کے ڈگری حاصل کر لی ہے، بکر کہتا ہے کہ از روئے اقرار نامہ طلاق واقع ہو گئی، اب رخصت نہیں ہو سکتی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب)جب تک زید کو یہ علم نہ ہو کہ اس اقرار نامہ میں کیا شرائط ہیں تو وہ اقرار نامہ زید کی طرف سے زید کا مسلمہ نہ سمجھا جاوے گا، اور جب کہ وہ شرائط زید کی تسلیم نہیں ہیں تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہو گی۔(۱)

فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق پھر یاد آیا کہ کیا ہے، اب کیا کرے

(سوال ۱۰۶)زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے بوقت حلف اس کو یقین کامل تھا کہ میں نے یہ کام نہیں کیا، چنانچہ اسی یقین پر اس نے یہ قسم کھائی تھی، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے وہ کام قسم کھانے سے پہلے کر لیا تھا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی، کما فی الدر المختار . ولو الحالف مکرھاً او مخطئاً او ذاھلا او نا سیاً الخ۔(۲)

کسی کی بیوی پر کوئی ناجائز قبضہ کر لے تو کیا بیوی والے پر طلاق دینا ضروری ہے

(سوال ۱۰۷)زید کی زوجہ ہندہ کو عمر ناجائز طور سے عرصہ دراز سے اپنے یہاں رکھتا ہے، عمر زید سے کہتا ہے کہ تو اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دے، زید نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ میری زوجہ ہندہ کو میرے سپرد کر دو، لیکن عمر ہنوز ایسا کرنے کو تیار نہیں، اس صورت میں زید کو دیوث کہا جائے گا یا نہیں، اور شرعاً زید پر طلاق دینا واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں عاصی و فاسق و ظالم عمر ہے، زید مظلوم ہے، اس کی زوجہ اسی کو ملنی چاہئے، اور زید کے ذمہ طلاق دینا اس کا لازم و واجب نہیں ہے قال فی الدر المختار لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ الخ۔ (۳)(اس میں گناہگار اور ظالم وہ شخص ہے جس نے دوسرے کی بیوی پر زبردستی قبضہ کر رکھا ہے اور زنا کا مرتکب ہے، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن فایا کم ایاکم متفق علیہ مشکوٰۃ باب الکبایر ص ۱۷ . ظفیر.)

---

(۱)واستکتب من آخر کتابا بطلا قھا او قراء ہ علی الزوج وختمہ و عنونہ وبعث بہ الیھا وان لم یقرانہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الا مر علی وجھہ لا تطلق قضاء ولا دیانۃ وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقر انہ کتابہ (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۴۷-۲۴۶) ظفیر.
(۲)دیکھئے الدر المختار علی ھامش رد المحتار ج ص. ط.س. ج۳ص۷۰۹ . ظفیر.
(۳)الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ .ط.س.ج۳ص ۵۰، لو زنت امرأۃ رجل لم تحرم علیہ وجازلہ وطئوھا عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص۳۸۶ .ط.س.ج۳ص ۳۴) ظفیر.

بیوی کی خودکشی کے خوف کی وجہ سے طلاق نامہ لکھ دے تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۸) ایک شخص کی بیوی کو اثر جنون ہے، ایک روز خاوند اور بیوی میں تکرار ہوا، بیوی نے خاوند سے کہا کہ مجھ کو طلاق نامہ لکھ دو، میں تمہارے یہاں نہیں رہوں گی، اور تلوار ہاتھ میں لے کر کہا کہ اگر طلاق نامہ نہیں لکھو گے تو اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کر لوں گی، خاوند کا ارادہ دلی طلاق دینے کا نہیں تھا، بیوی کے اصرار پر طلاق نامہ لکھ دیا اور تین طلاقیں لکھ دی اور بی بی کو پڑھ کر سنا دیا اور یہ کہا کہ اس پر گواہی کرا کر دوں گا، خیال اس کے کہ بی بی کی حالت مجنونانہ ہے، جب جنون اور غصہ کم ہو جاوے گا سمجھ میں آجاوے گی، جب زوجہ کا غصہ فرو ہو گیا تو افسوس کرنے لگی، اس صورت میں بیوی خاوند پر مباح ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ (۱) لقوله عليه السلام ثلث جدهن جدو هزلهن جدالحديث بدون۔ (۲) حلالہ کے وہ عورت اپنے خاوند پر حلال نہیں ہے۔ (۳) فقط۔

دل میں یہ سوچنے سے کہ "طلاق ہے" یا یہ کہ "نہیں رکھوں گا" طلاق نہیں ہو گی

(سوال ۱۰۹) ایک لڑکا جس کی عمر ۱۴، ۱۵ سال کی ہے، اس نے اپنی زوجہ پر غصہ میں دل میں یہ خیال کیا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا، اور اس کو طلاق ہے، دو چار روز بعد اس نے عورت سے صحبت کر لی آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اگر محض دل میں یہ خیال کیا تھا کہ اب اس کو نہیں رکھوں گا اور اس کو طلاق ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر یہ لفظ کہ اس کو طلاق ہے زبان سے کہا تو ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، پھر جب اس نے اس سے صحبت کر لی، رجعت ہو گئی، لہذا اب وہ اس کی زوجہ ہے۔ فقط۔

روپیہ اور زیور لے کر بھاگنے سے طلاق نہیں پڑتی

(سوال ۱۱۰) میری زوجہ صبح کے وقت بلا اطلاع میرے مکان سے سات سو روپیہ نقد میرا اور میرے والدین کا نیز اپنا زیور اور میری ضعیف والدین کا زیور قریب چار سو روپیہ تالا توڑ کر اپنی والدین کے مکان پر لے کر چلی گئی، کوشش کرنے پر زیور اور چار صد روپیہ تو ملا باقی نہیں ملا، اس صورت میں یہ عورت میرے نکاح میں ہے یا خارج ہو گئی۔

(الجواب) نکاح قائم ہے۔ (۴)

---

(۱) کتب الطلاق ان مستبينا على نحو لو ح وقع وقيل مطلقا (در مختار) نوى او لم ينو (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۸۹. ط.س. ج۳ص۲٤٦) ظفیر.

(۲) مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤. ظفیر.

(۳) وان كان الطلاق ثلثافي الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بهاثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره (هدايه باب الرجعه ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر.

(٤) عورت کی اس حرکت سے طلاق نہیں واقع ہوئی، اس لئے کہ طلاق کا حق مرد کو حاصل ہے، البتہ اس کی یہ حرکت باعث بدنامی ہے بچنا چاہئے لان الطلاق لايكون من النساء (الدر المختار على هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ٥۳٦. ط.س. ج۳ص۱۹۰) ظفیر.

پنسل سے کارڈ پر لفظ طلاق لکھ کر بیوی کو بھیج دے تو طلاق ہو جائے گی

(سوال ۱۱۱) ایک لڑکا عمر ۲۰ سال اور لڑکی عمر ۱۰ سال جس کا مکھلاوہ بھی نہیں ہوا، لڑکے نے ایک کارڈ پنسل کا لکھا ہوا جس میں ایک لفظ طلاق کا لکھ کر روانہ کر دیا، یا رنج میں ایک دفعہ طلاق لکھ دیا تو طلاق واقع ہو گی یا نہ۔

(الجواب) پنسل سے لکھا ہو یا رنج کی وجہ سے لکھا ہو، جب کہ شوہر نے لفظ طلاق اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیج دیا خواہ کسی کے پاس بھیجا، اس سے ایک طلاق واقع ہو گی، (۱) اور زوجہ چونکہ غیر مدخولہ ہے، اس لئے ایک طلاق سے وہ بائنہ ہو گئی، اور عدت لازم نہیں ہے اور رجعت بلا نکاح کے اس سے نہیں ہو سکتی، اور نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔ (۲)

سترہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۱۱۲) زید کی عمر سترہ برس کی ہے، زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو واقع ہو گئی یا نہیں، زید کو نابالغ کہتے ہیں۔

(الجواب) شرعاً پندرہ برس کی عمر پوری ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے، (۳) پس زید جب کہ سترہ برس کا ہے طلاق اس کی واقع ہو گئی، کذا فی الدر المختار، (۴) فقط۔

حالت جنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۱۱۳) ایک شخص نے جنون کی حالت میں بی بی کو طلاق دی، طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتی قال علیه الصلوٰة والسلام رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستقيظ وعن الصبى حتى يبلغ وعن المجنون حتى يفيق (۵) او كما قال صلى الله عليه وسلم۔ فقط۔

۱۴ سال دس دن کی عمر میں طلاق دی تو واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۱۴) ایک شخص کی عمر ۱۴ سال ۱۰ دن کی ہے، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی واقع ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اگر کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال وغیرہ نہ پائی جاوے تو لڑکا پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً بالغ شمار ہوتا ہے، اس سے پہلے بالغ شمار نہیں ہوتا، پس اگر اس میں کوئی علامت بلوغ کی مثل انزال و احتلام پایا گیا ہے تو

---

(۱) وان كانت مر سومة يقع الطلاق نوى او لم ينو (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۶) ظفير.

(۲) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلثا الخ وقعن وان فرق بانت بالاولىٰ الدر المختار على هامش رد المحتار باب طلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ۶۲۴ .ط.س. ج۳ ص ۲۸۴، وينكح مبانته بما دون الثلاث فى العدة وبعد بالاجماع ومنع غيره فيها (ايضا باب الرجعه ج ۲ ص ۷۳۸) ظفير.

(۳) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والا نزال الخ فان لم يوجد فيهما شئى حتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ .ط.س. ج۶ ص ۱۵۳) ظفير.

(۴) ويقع طلاق كل زوج اذا كان عاقلا بالغا ولا يقع طلاق الصبى والمجنون والنائم (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) ظفير.

(۵) دیکھئے مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴ ولا يقع طلاق الصبى والمجنون (هدايه ج ۲ ص ۳۳۸) ظفير.

طلاق اس کی واقع ہے۔(۱) اور اگر کوئی علامت بلوغ کی نہیں پائی گئی تو چودہ سال دس دن والے کی طلاق واقع نہ ہوگی۔(۲) فقط۔

عورت نے زنا کرلیا شوہر معاف کردے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۱۵) ایک عورت نے اپنے دیور سے زنا کیا، عورت کے خاوند نے کہا کہ تو مجھ سے طلاق لے کر اس سے نکاح کرلے۔ عورت شوہر سے قصور کی معافی چاہتی ہے تو مرد کو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے۔

(الجواب) جب کہ وہ عورت توبہ کرتی ہے تو اس کو چھوڑنا اور طلاق دینا ضروری نہیں ہے،(۳) اس کا قصور معاف کردے، اور آئندہ کو اس سے توبہ کرالیوے اور اللہ سے بخشش چاہے۔ فقط۔

ولی طلاق نہیں دے سکتا اور نہ اس کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۱۱۶) جس کی ولایت سے نکاح ہو جاتا ہے اس سے یا اس کے بعد جو ولی جائز موجود ہو، اس سے طلاق وخلع وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق کا اختیار سوائے زوج کے اور کسی کو نہیں قال فی الدر المختار **ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولا یقع طلاق الخ الصبی ولو مراهقا** (۴) اور حدیث ابن ماجہ میں ہے **انما الطلاق لم اخذ الساق الحدیث** (۵) پس کوئی ولی شوہر صغیر کی طرف سے طلاق کا مجاز نہیں ہے۔

عورت بھاگ جائے تو شوہر کیا کرے

(سوال ۱۱۷) ایک شخص کی عورت زیور کپڑے برتن لے کر رات کو بھاگ گئی، اس کے شوہر کو کیا کرنا چاہئے، اس کو رکھے یا نہ۔

(الجواب) ایسی عورت کو اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے، شریعت میں طلاق دینا اس کا واجب اور لازم نہیں ہے، اور اگر بوجہ موافقت نہ ہونے کے اور اس سے نفرت کرنے کے اس کو طلاق دے دے تو یہ بھی درست ہے۔(۶) فقط۔

طلاق کا معنی نہ جانتا ہو اور کہے طلاق دے دی تو بھی طلاق ہو جائے گی

(سوال ۱۱۸) اگر زوج اپنے عرف میں طلاق کا ذکر کر رہا ہو، اور لفظ کے معنی بالکل نہیں جانتا، عورت نے اس کو کہا کہ تین مرتبہ مجھے مخاطب کر کے طلاق دے دے، طلاق کے معنی بالکل نہیں سمجھتا، طلاق ہو جائے گی یا نہیں۔

---

(۱) بلوغ الغلام بالا حتلام والاحبال والانزال الخ فان لم یوجد فیهما شئی فحتی یتم لكل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ .ط.س. ج۶ ص۱۵۳) ویقع طلاق كل زوج اذا كان عاقلا بالغا (هدایه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) ظفیر. (۲) ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم (هدایه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) ظفیر. (۳) ولایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲) لوزنت امرأة رجل لم تحرم علیه وجازله وطئوها عقب الزنا (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۶ .ط.س. ج۶ ص۳۴) ظفیر. (۴) دیکھئے (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج۲ ص ۵۷۹ وج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۶ ص۲۳۵) ظفیر. (۵) دیکھئے ابن ماجه ابواب الطلاق ص ۱۵۱، ظفیر.

(۶) ولایجب علی الزوج تطلیق الفاجرة الخ الا ان یخافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ .ط.س. ج۶ ص ۵۰) ظفیر.

(الجواب) لفظ طلاق کہنے سے بے سمجھے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(۱)

تین دفعہ کہا میں تجھ کو طلاق دوں گا، طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۱۹) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دوں گا آیا طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) الفاظ مذکورہ کہنے سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ مستقبل کے لفظ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔(۲) کذافی العالمگیریہ وغیرھا لانہ وعد۔(۳) فقط

خیالات میں طلاق آیا پھر آہستہ زبان پر بھی آیا طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۲۰) نکاح ہونے سے تھوڑی دیر بعد اس کے دل وزبان پر شیطانی وسوسہ خیالات فاسدہ آپ ہی آپ بلا نیت وقصد وارادہ کے جاری ہو گئے ہوں کہ تو نے فلاں کو قبول کیا یا نہیں، میں نے نہیں کیا یا میں نے اس کو ترک کیا اور دل میں خیالات فاسدہ ہو کر بلا ارادہ کے آہستہ زبان سے کوئی لفظ طلاق وغیرہ کا بھی نکل گیا ہو تو اس شخص کا نکاح صحیح رہا یا نہیں۔

(الجواب) ایسے وساوس اور خیالات اور حرکت لسانی وہمی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح نہیں ٹوٹتا جیسا کہ در مختار میں ہے وادنی المخافة السماع نفسه ومن یقربه الخ ویجری ذلك المذكور فی كل ما يتعلق بنطق كتسمية على ذبيحة الخ وعتاق وطلاق الخ(۴) فقط۔

عقل مختل ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۲۱) جواب فتویٰ پہنچا، آپ کی تحریر سے دو وجہ طلاق نہ ہونے کی پائی جاتی ہیں، ایک یہ کہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں، دوسرا یہ کہ شوہر مقر ہے، گواہ تو دو ہیں ایک بڑا بھائی جس کا بیان تحریر کیا گیا ہے، اور دوسرا اس کا رشتہ دار یعنی جس نے طلاق کہا اور حقیقت میں مرض سخت میں وہ ضرور مبتلا تھا، اب کیا حکم ہے۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق شامی میں ہے وكذا يقال فيمن اختل عقله لكبر او لمرض او لمصيبة فاجأته فما دام فی حال غلبة الخلل فی الا قوال والا فعال لا تعتبر اقواله الخ (۵) پس جب کہ بوجہ شدت مرض کے اس کی عقل اس وقت مختل تھی، اور بقول طبیب حاذق وہ مرض بھی ایسا ہی تھا تو اس حالت میں اس کی طلاق واقع نہیں ہوئی، فقط۔

(۱) صريحه مالم يستعمل الا فيه كطلقتك وانت طالق الخ يقع بها اى بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصريح ويد خل نحو طلاغ الخ بلا فرق بين عالم وجاهل (ايضاً كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س.ج ۳ ص ۲۴۷) ظفير.
(۲) اوانا اطلق نفسى لم يقع لانه وعد (الدر المحتار على هامش رد المختار ج ۲ ص ۶۵۷ .ط.س.ج ۳ ص ۳۱۹) ظفير.
(۳) عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۸۷. ظفير.
(۴) الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فی القراة ج ۱ ص ۴۹۸ وج ۱ ص ۴۹۹ .ط.س.ج ۲ ص ۱۲.۵۳۵ ظفير.
(۵) رد المحتار كتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدهوش ج ص ۵۸۷ .ط.س.ج ۳ ص ۱۲.۲۴۴ ظفير.

طلاق پر صرف دستخط کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۲۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا بلکہ مصدی نے جو طلاق نامہ لکھا تھا، اس پر دستخط کئے کیا اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) طلاق نامہ کا مضمون سن کر بطریق تصدیق مضمون، دستخط کرنے سے شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الشامی(۱) (اگر اس نے یہ دستخط بخوشی کیا ہے اور کسی دباؤ کا نتیجہ نہیں ہے۔)

شراب پلا کر بلا اطلاع سادی کاغذ پر شوہر کا انگوٹھا لگوالیا اور پھر اس پر طلاقنامہ لکھ دیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۲۳) ایک شخص کے دشمنوں نے ایک وثیقہ فروش اور عرضی نویس سے مل کر ایک موقع پر اس شخص کو شراب پلا کر اس کی طرف سے ایک وثیقہ طلاق نامہ خرید ا اور اس سے اس نشہ ہی کی حالت میں رجسٹر اور وثیقہ سفید پر اس کا انگوٹھا لگوایا اور پھر ان اہل مشورہ نے اس کی طرف سے اس کی عورت منکوحہ کو طلاق لکھ دی، لیکن اس کو اور اس کی عورت کو اس وثیقہ اور طلاق کی کچھ خبر نہیں، غرض جملہ کارروائی فرضی اور دھوکہ ہے، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اور جو کچھ اولاد اس قصہ کے بعد ہوئی اس کا کیا حکم ہے

(الجواب) فرضی طور سے کسی کی طرف سے طلاق نامہ لکھ دینے سے اور بدون اطلاع اس امر کے کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے، شوہر کا انگوٹھا لگوا لینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اسی طرح سفید سادہ کاغذ پر کسی حیلہ سے شوہر کا انگوٹھا لگوا کر بعد میں اس کاغذ میں طلاق لکھ دینے سے شوہر کی طرف سے طلاق واقع نہ ہو گی (۲) کما فی حدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق الخ (۳) اور شامی میں ہے و کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه الخ ۔(۴) پس اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق نہیں ہوئی اور اولاد ثابت النسب اور ولد الحلال ہے۔

خوف کی وجہ سے عدالت میں نکاح کا انکار کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۱۲۴) ہندہ بیوہ کا نکاح زید کے ساتھ روبروے گواہان ووکیل ہوا ہے، لیکن مجلس نکاح میں صرف یہ ہی چند اشخاص تھے جو مذکور ہوئے ہیں، عام طور سے یہ مجلس نکاح منعقد نہ تھی، کیونکہ ہندہ کا خاوند سابقہ بکر کی جائداد زرعی تھی، وہ تمام ہندہ کے نام پر درج تھی، یہ اخفاء صرف محرومی وارثان بازگشت کے لئے کیا گیا تھا، جب منجانب وارثان مقدمہ دائر عدالت ہوا، گواہان نے ہندہ کے نکاح صحیح ہونے کا بیان ہمراہ زید کے کیا ہے۔ زید کے نطفہ اور بطن ہندہ سے ایک لڑکی بھی تولد ہوئی ہے جو موجود ہے، مگر ناکح نے بوجہ خوف عدم اندراج رجسٹر کرنے کے اور عائد ہونے جرم کے اور منکوحہ بوجہ زائل ہونے ملکیت کے اپنے عقد نکاح صحیحہ سے روبروئے عدالت منکر ہو گیا

استکتب من آخر کتابا لطلاقها و قراء ه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه کتابه (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ ص۲۴۷) ظفیر. (۲) ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرائه علی الزوج فاخذ الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتا ها وقع ان اقرالزوج انه کتابه ولم یقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقر انه کتابه ا ه (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ ص۲۴۷) ظفیر. (۳) دیکھئے ابن ماجه ابواب الطلاق ص ۱۵؛ الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ ص۲۴۲) ظفیر. (۴) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ ص۲۴۷ . ظفیر.

ہے اور کہتا ہے کہ ہمارا کوئی عقد نہیں ہوا، کیا اس کا انکار معتبر ہوگا یا نہیں یعنی نکاح جائز ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے او سئل ألك امرأة فقال لالا تطلق اتفاقا وان نوی لا ن الیمین والسوال قرنیتا ارادة النفی فیهما الخ وفی رد المحتار قوله لا تطلق اتفاقا وان نوی) ومثله قوله لم اتزوجك او لم یکن بیننا نکاح اولا حاجة لی فیك بدائع الیٰ ان قال والا صل ان نفی النکاح اصلالا یکون طلاقابل یکون جحوداً الخ(۱) پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں نکاح ہونا تو شرعاً ثابت و محقق ہے، پس انکار اس سے کذب اور جحود ہے، طلاق نہیں ہے، لہذا صورت مسئولہ میں نکاح مابین زید وہندہ قائم ہے اور طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط۔

عمر پندرہ سال ہو مگر ہم بستری کے قابل نہ ہو تو اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۲۵) بکر کی عمر پندرہ سال کی ہے مگر عورت سے ہم بستری کے قابل نہیں، اس کی طلاق ہوگی یا اس کا باپ دے گا، دوسرا نکاح عورت کا کیسے کیا جاوے۔

(الجواب) اگر بکر کی عمر پندرہ برس پوری ہے تو وہ شرعاً بالغ ہے اور اس کی طلاق واقع ہوگی، باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے،(۲) اس سے طلاق لی جاوے بغیر طلاق علیحدگی کی کوئی صورت نہیں (پندرہ سال جب عمر پوری ہو جاتی ہے، لڑکا، لڑکی کو شرعاً بالغ قرار دے دیا جاتا ہے، خواہ اس وقت تک ہم بستری پر پوری قدرت ہو یا نہ ہو، اور اگر بارہ سال کے بعد احتلام، انزال ہونے لگے، اور خواہ پندرہ سال کی عمر نہ ہوئی ہو تو بھی شرعاً بالغ قرار پاتا ہے،(۳) واللہ اعلم، ظفیر۔

نابالغ کی طلاق کسی صورت میں جائز ہے یا نہیں اور ضرورت کی مراد کیا ہے

(سوال ۱۲۶) درباره طلاق صغیر اہل علم ایں جا مختلف شده اند، فریق اول می گوید که کبر سن زوجه و خوف زنا و پشیمانی عورت و والدین و خوف فسادات زمانه داخل شد ضرورت است، پس طلاق صبی واقع است و ضرورت حاکم مجاز و قاضی شرعی ر فسخ نیست خود صغیر مالک طلاق است از وطلاق گرفته بدیگر جا نکاح جائز است، فریق ثانی می گوید ضرورت آں باشد که در کتب مصرح است و ایں ضرورت است مذکوره در کدام کتاب مصرح نیست، ہر کس مجاز ایجاد ضرورات نیست، و بالفرض اگر ضرورت تسلیم کنیم قضاء قاضی شرط است، ہر کس مجاز نیست، فریق اول می گوید که بایں ضرورات مذکوره ترک مذہب جائز است، بر مذہب غیر عمل جائز است، فریق ثانی منکر اند ترک تقلید بایں ضرورت جائز دارند و دلائل ہر فریق مفصل للبلاغ اند، بوقت ضرورت طلاق صبی واقع می شود یا نه، مراد از ضرورت کدام ضرورت است، ہر کس مجاز اختراع ضرورت است یا ہرچه در کتب مصرحه باشد، ضرورات مصرحه

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار قبیل باب طلاق المریض ج ۲ ص ۶۲۳. ط.س. ج ۳ ص ۲۸۳. ۱۲ ظفیر.

(۲) یقع طلا ق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها الخ ولا یقع طلاق المولیٰ امرأة عبده لحدیث ابن ماجه "الطلاق لمن اخذ الساق" (در مختار) کنایة عن ملك المتعة(دیکھئے رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ و ج ۲ ص ۵۸۵. ط.س. ج ۳ ص ۲۳۵) ظفیر.

(۳) بلوغ الغلام بالا حتلام والاحبال والا نزال الخ فان لم یوجد فیهما شئی فحتیٰ یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی وادنی مدته اثنا عشرة سنة ولها تسع سنین (در مختار) قوله فان لم یوجد فیهما ای فی الغلام والجاریة شئی مما ذکر (رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲. ط.س. ج ۴ ص ۱۵۳) ظفیر.

فریق اول واقعی ضرورت اند بہ ایں طلاق صبی جائز است و عمل بمذہب غیر جائز است یانہ، قضائے قاضی دریں مسئلہ شرط است یا ہر کس را اختیار است کہ از صبی طلاق دہانیدہ نکاح دیگر نمایند، امثال مایاں مقلداں را ترک مذہب باختراع ضرورت از خود جائز است یا ہماں وقت کہ تصریح در کتب فقہ یافتہ شود وبوقت اشد ضرورت دریں معاملہ ترک مذہب خود و عمل بمذہب غیر جائز است، چنانچہ دربارہ زوجہ مفقود و معتد الطہر مصرح است تحریر مولوی محمد بخش درامتناع طلاق صغیر صحیح است یا چہ۔

(الجواب) طلاق صبی واقع نیست (۱) و او محل ایقاع طلاق نیست لحدیث **رفع القلم عن ثلثة الحديث** (۲) **ولما صرح به الفقهاء قاطبة** (۳) وتفریق قاضی کہ در مواقع مخصوصہ در بعض اقوال طلاق کردہ شدہ است آں در حقیقت ایقاع طلاق از صبی نیست بلکہ تفریق قاضی را حکم طلاق دادہ شد، پس تفریق قاضی دراں مواقع ہم ضروری است بلکہ اصل ہماں است وہماں تفریق قاضی را طلاق نام کردہ اند نہ آنکہ طلاق صبی بدون تفریق قاضی واقع شود، و مواقع تفریق قاضی ہماں است کہ فقہاء تصریح آں فرمودہ اند (۴) نہ آنکہ ماخلاف مواقع مذکورہ حکم جواز طلاق صبی کنیم و ضرورت مجوزہ فریق اول دراں داخل نیست و تفریق قاضی ضروری است کہ ہر کس را اختیار نیست کہ بموقع ضرورت از صبی طلاق دہانیدہ نکاح ثانی کنند و ترک مذہب ما مقلداں را سوائے مواقع کہ فقہاء دراں مواقع بمذہب غیر عمل را تجویز فرمودہ اند جائز نیست۔

پس تحریر مولوی محمد بخش صاحب دربارہ عدم وقوع طلاق صبی صحیح و معتبر است و تحریر مجوزین طلاق صبی صحیح و معتبر نیست۔

نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے اور نہ اس کے والدین کی

(سوال ۱۲۷) ایک لڑکے کا نکاح بحالت نابالغی ہوا، والدین نے ایجاب و قبول کیا، اب وہ لڑکا طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، لڑکے نے طلاق نہیں دی تو لڑکی کو اس کے ساتھ رخصت کرنا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) صورت مسئولہ میں نکاح ہو گیا، نابالغ کی طرف سے اس کے والدین ایجاب و قبول کر سکتے ہیں اور نکاح ہو جاتا ہے، لیکن نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے والدین طلاق دے سکتے ہیں، (۵) پس اس لڑکی کو اس کے شوہر کے گھر رخصت کر دینا چاہئے۔

....

(۱) ولا يقع طلاق الصبى والمجنون والنائم (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷، شامى ج۳ ص ۲٤۲) ظفير.

(۲) مشكوة باب الخلع الطلاق ص ۲۸٤ ظفير.

(۳) ولا يقع طلاق المولىٰ على امرأة الخ وطلاق المجنون والصبى و لو مراهقا او اجازه بعد البلوغ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸٦. ط.س. ج۳ ص ۲٤۲) ظفير.

(٤) الا اذا كان مجبوباوفرق بينهما اواسلمت زوجته فعرض الاسلام عليه مميزا فابى وقع الطلاق (رد المحتار كتاب الطلاق ج۲ ص ۵۸٦) ظفير.

(۵) لا يقع طلاق المولىٰ على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق الخ و المجنون والصبى ولو مراهقا (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ وج ۲ ص ۵۸٦. ط.س. ج۳ ص ۲٤۲) ظفير.

نابالغ لڑکا یا اس کا باپ طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۲۸) میرے لڑکے نابالغ چار سالہ کا نکاح ایک لڑکی پندرہ سالہ بالغہ سے ہوا تھا، ایک سال ہوا، اب لڑکی کی عمر ۱۶ سال ہے اور لڑکا پانچ سال کا ہے، لڑکی کا گذارہ مشکل ہے، اب مجھے اپنی عزت کا ڈر ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو طلاق دے دوں، ایسی حالت میں لڑکا یا میں کو طلاق دے سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) باپ کی طلاق بیٹے کی زوجہ پر نہیں پڑ سکتی اور نابالغ کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب تک لڑکا بالغ نہ ہو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے هكذا في الدر المختار (۱) وغیرہ۔

نابالغ کی بیوی کو طلاق دینے کی کیا صورت ہے

(سوال ۱۲۹) ایک شخص نے اپنے پسر نابالغ کا نکاح عرصہ سے کسی نابالغہ سے کیا تھا، اور اب عرصہ دو سال سے عورت بالغہ ہے اور لڑکا نابالغ، اب کسی وجہ سے باپ یہ چاہتا ہے کہ نکاح فسخ ہو جائے، اب کوئی ایسی صورت بتادیں کہ حیلہ سے نکاح فسخ ہو جاوے تاکہ لڑکی کا نکاح اور کہیں کر دے اور حیلہ کرنا شرعاً جائز ہے کہ ناجائز ہے، اور فسخ نکاح اس وجہ سے چاہتا ہے کہ کہیں یہ لڑکی حرام میں مبتلا نہ ہو جاوے۔

(الجواب) اقول وبالله التوفيق جاء في الحديث الطلاق لمن اخذ الساق الخ كتاب الطلاق (۲) وفي در المختار من كتاب الماذون وكذا لا يقع من غيره كأبيه ووصيه والقاضي للضرورة وسيجئ هذه العبارات بتمامها وفي الدر المختار والصبي ولو مراهقاً اى لا يقع الطلاق الخ در مختار (۳) كتاب الطلاق وفي كتاب الماذون وتصرف الصبي والمعتوه ان كان نافعامحضا كالا سلام والا تهاب صح بلا اذن الخ وان ضاراً كالطلاق والعتاق الخ لا وان اذن به وليهما الخ (در مختار) قول وان اذن به وليهما لا شتراط الا هلية الكاملة وكذا لو اجازه بعد بلوغه الااذا كانت بلفظ يصلح لا بتداء العقد كأوقعت الطلاق والعتاق وكذا لا تصح من غيره كابيه وو صيه والقاضي للضرورة قلت و مواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرعيه كما لو كان مجبوباً اوارتداواسلمت امرأ ته وابى الا سلام او كاتب وليه حظه من عبد مشترك واستوفى بد لها فقد صارا لصبي مطلقاً في قول الخ ۔(۴) پس در قولیکہ صبی دریں مواقع منصوصہ مطلق گفتہ اند مطلبش ہمیں است کہ دریں موضع خاصہ اطلاق مطلق برو کردہ خواہد شد نہ انکہ در غیر ایں مواقع مخصوصہ طلاق واقع کنند پس کدام حیلہ است کہ در صورت مسئولہ بکار آید وطلاق صبی واقع شود، ایں محال است وخیال۔

---

(۱) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق الخ والمجنون والصبي ولو مراهقا (ايضاً كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ وج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س.ج۳ ص۲۴۲) ظفير.
(۲) الدر المختار على رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س.ج۴ ص۲۴۲ . ۱۲ ظفير.
(۳) ايضاً ج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س.ج۳ ص۲۴۳ . ۱۲ ظفير.
(۴) رد المحتار كتاب الماذون مبحث في تصرف الصبي ج ۵ ص ۱۵۰ . ۱۲ ظفير.

نابالغ کی طلاق کا جو تذکرہ اصول فقہ کی کتابوں میں ہے اس کی مراد کیا ہے

(سوال ۱۳۰) زید نے اپنے بیٹے عمر کا نکاح جس کی عمر تخمیناً چھ سال کی ہے بکر کی لڑکی کے ساتھ جس کی عمر تخمیناً بارہ سال ہے کر دیا، زید مذکور دو سال کے بعد مر گیا، اس وقت چونکہ ناکح (لڑکے) کی عمر آٹھ سال ہے، اور منکوحہ (لڑکی) کی عمر چودہ سال ہے، زید کے وارث اس خیال سے کہ لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغہ ہو چکی ہے، اس حالت میں اگر میل کرادیا جائے تو اتحاد کی صورت نظر نہیں آتی بلکہ ناکح کا ضرر جانتے ہیں، بنابریں چاہتے ہیں کہ منکوحہ کا نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ کر دیا جائے اور اس عوض دوسرا بازو (دوسری لڑکی) لڑکے کی عمر کے برابر ناکح (لڑکے) نابالغ سے کر دیا جائے، اس صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ کتاب نور الانوار مطبع یوسفی ص ۲۸۵ میں یہ روایت ہے وان طلاق الصبی واقع الخ اور کتاب تلویح میں ہے قال شمس الائمة الحق انه لا ضرورة فی اثبات الخ اور کتاب نامی شرح حسامی مطبع مجتبائی دہلی جلد ثانی ص ۷۸ میں درج ہے ان الطلاق والعتاق الخ فقط۔

(الجواب) صبی کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے، در مختار میں ہے لا یقع طلاق المولیٰ (الیٰ ان قال) والصبی، قال الشامی قوله والصبی . الا اذا کان مجبوباً الخ (شامی ج ۲ ص ۵۸۶) پس معلوم ہوا کہ طلاق صبی واقع نہیں ہوتی، اور نور الانوار وغیرہ کی عبارتوں کا مطلب وہی ہے جو شامی نے بیان فرمایا، پھر یہ ایک اصولی بحث ہے کہ اباء عن الاسلام وغیرہ کو طلاق سمجھنا چاہئے یا نہیں، پس کتب مذکورہ کی عبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ ان مواقع خاصہ میں بضرورت طلاق کا حکم کیا جاتا ہے، یہ حکم دوسری جگہ جاری نہیں ہو سکتا، نیز یہ کتابیں اصول فقہ کی ہیں، فتاویٰ کی کتابیں نہیں ہیں کہ ان سے فتویٰ دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم (اصول فقہ کی وہ بحث یہ ہے کہ وفی شرح التحریر قال صاحب الکشف وغیرہ "المراد من عدم شرعیة الطلاق او العتاق فی حق الصغیر عدمها عند عدم الحاجة فاما عند تحققها فمشروع ، قال شمس الائمة السرخسی زعم بعض مشائخنا ان هذا الحکم غیر مشروع اصلافی حق الصبی حتی ان امرأته لا تکون محلا للطلاق وهذا وهم عندی فان الطلاق یملك بملك النکاح اذ لا ضرر فی اثبات اصل الملك بل الضرر فی الا یقاع حتیٰ اذا تحققت الحاجة الی صحة ایقاع الطلاق من جهته لد فع الضرر کان صحیح فاذا اسلمت زوجته وابی فرق بینهما وکان طلاقا عند ابی حنیفة و محمد واذا ارتد و العیاذ باللہ وقعت البینونة وکان طلاقافی قول محمد و اذا وجد ته مجبوبا فخا صمته فر ق بینهما الخ (رد المحتار باب الکافر ج ۲ ص ۵۳۶) ظفیر.

مراہق کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۱) چہ می فرمایند علماء دین ومفتیان شرع متین اندریں کہ شخصے پسر نابالغ را باد ختر نابالغہ تزویج نمودہ و آن پسر دختر را سہ طلاق داد، عام است کہ آن پسر نابالغ عاقل است یا نہ، بر تقدیر اول مراہق است یا غیر ازاں، موافق شریعت غراو ملت بیضاو قوع طلاق خواہد شد یا نہ ؟ پس از انقضائے مدت چندبر مساوات آنکہ قبل بلوغ باشد یا بعد ازاں والدین دختر مراورا در نکاح شخص دیگر آوردہ اند، بعد ازاں دختر اولاد ہویدا شدند نکاح ثانی منعقد شد یا نہ ؟ بر

تقدیر ثانی تفریق میاں شاں لابد است یانہ ؟ اگر لابد است حکم اولاد شاں چہ ؟ موقف حلال گردیدیانہ ؟ فقط۔

(الجواب) طلاق صبی نابالغ غیر صحیح وغیر واقع است اگر چہ صبی مراہق وعاقل باشد وہر گاہ طلاق واقع نہ شد، نکاح آں دختر بشخص دیگر ناجائز وباطل است قال اللہ تعالیٰ حرمت علیکم امہاتکم والمحصنات من النساء الایۃ و صبی نابالغ مرفوع القلم است بنص حدیث، پس طلاقش علی الصحیح غیر صحیح است وخلاف اں معتبر نیست وہر گاہ نکاح ثانی ناجائز و باطل است تفریق میان شاں لازم است واولاد ولد حرام است فقط واللہ اعلم (فی العالمگیریہ ولا یقع طلاق الصبی وان کان یعقل الخ جلد ۱ ص ۳۳۰ مصری)

کتبہ عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ

نابالغ کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۲) اگر نابالغ اپنی منکوحہ کو طلاق دیوے تو واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔ مولوی سراج احمد بھاولپوری فتویٰ وقوع کا دیتے ہیں۔

(جواب) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار لا یقع طلاق المولیٰ علیٰ امرأۃ عبدہ الخ والمجنون والصبی ولو مراھقا اواجازہ بعد البلوغ الخ لانہ حین وقوعہ وقع باطلاً والباطل لا یجاز الخ شامی ج ۲ ص ۴۲۶ (۱) پس معلوم ہوا کہ فتویٰ وقوع طلاق صبی کا دینا غلط ہے عند الحنفیہ صحیح نہیں ہے۔

نابالغ اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۳) ایک نابالغ نے اپنے باپ کے ذریعہ سے اپنی بیوی کو طلاق دی، اسی وقت ایک مولوی نے اس شخص کا نکاح اس عورت کی ہمشیرہ کے ساتھ کر دیا یہ نکاح وطلاق صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، (۲) اور نابالغ کا باپ یا دوسرا ولی نابالغ کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ الساق کذا فی الدر المختار، (۳) پس نکاح اس لڑکے نابالغ کا اس کی زوجہ کی ہمشیرہ سے بحالت موجودہ صحیح نہیں ہے بلکہ باطل ہے قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الا ختین الایۃ۔ (۴)

ضرورت کے وقت بچے کی طلاق جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۴) طلاق صبی عند الضرورت جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق صبی واقع نہیں ہوتی کما فی الدر المختار والصبی ولو مراھقاً او اجازہ بعد البلوغ، (۵) اور وہ جو بعض مواقع میں صبی کی زوجہ کو اس سے علیٰحدہ کر دیا جاتا ہے اور قاضی تفریق کر دیتا ہے، جیسے مجبوب کی

---

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۲. ۱۲ ظفیر.
(۲) ولا یقع طلاق الصبی (ھدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸) ظفیر.
(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۲. ۱۲ ظفیر.
(۴) سورۃ النساء رکوع ۴ ظفیر.
(۵) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۳. ۱۲ ظفیر.

زوجہ کو اس سے علیٰحدہ کر دیا جاتا ہے یا مرتد کی زوجہ کو علیٰحدہ کر دیا جاتا ہے تو وہ درحقیقت صبی کی طلاق نہیں ہے اور اگر اس کو مجازاً طلاق صبی کہا جاوے تو ان مواقع پر اور کسی موقع کو قیاس نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ تفریق حسب تصریح فقہاء ان ہی مواقع کے ساتھ خاص (۱) ہے کما لو کان مجبوباً او ارتدّ اواسلمت امرأته وابی الاسلام الخ شامی۔(۲)

نابالغ کی بیوی زنا میں مبتلا ہو جائے تو بھی کیا اس کی طلاق واقع نہیں ہو گی

(سوال ۱۳۵) کریم بخش نابالغ تین سالہ کا نکاح مسماۃ زینب بالغہ سے کیا گیا تھا وہ عورت مذکورہ چونکہ بالغہ تھی کہنے لگی کہ اس لڑکے نابالغ سے طلاق لے کر کسی بالغ مرد سے نکاح کر دو، نہیں رہا جاتا زنا ہو جائے گا، چونکہ طلاق صبی کی غیر نافذ تھی، یہ معاملہ نہ کیا گیا، مسماۃ زینب نے زنا شروع کر دیا، چنانچہ زنا سے ایک لڑکا پیدا ہو کر مر گیا اور ایک لڑکی ابھی چار سالہ موجود ہے، عورت مذکورہ اب بھی خواہاں ہے کہ طلاق دلا دو، میں کسی سے نکاح کر لوں اور لڑکا کریم بخش جو عاقل غیر بالغ ہے غیرت سے طلاق دینے پر ہر وقت تیار ہے، ایسی صورت میں طلاق نابالغ کی جائز ہو سکتی ہے یا کیوں کر، کتبِ فقہ میں ہے کہ طلاق صبی کی عند الضرورت جائز ہے، اس ضرورت سے کیا مراد ہے، جس عورت بالغہ کا زنا ہو جانے کا سخت اندیشہ ہو، اور ابھی ہوا نہ ہو، وہ اپنے ناکح نابالغ سے طلاق لے سکتی ہے اور اس نابالغ کی طلاق جائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق نابالغ کی کسی طرح صحیح نہیں ہے اور وہ جو بوجہ عنین ہونے یا مجنون ہونے یا مقطوع الذکر ہونے شوہر کی یا اسلام لانے زوجہ نابالغ کے اور انکار کرنے شوہر کے اسلام سے قاضی بضرورت تفریق کرا دیتا ہے وہ درحقیقت ایقاع طلاق از جانب نابالغ نہیں ہے اور ماسوا ان مواقع کے جن میں فقہاء نے تفریق کی تصریح کی ہے دوسرے موقع میں فقہاء عدم وقوع طلاق صبی کی تصریح فرماتے ہیں کہ ماسوا مسائل اربعہ کے صبی میں اہلیت طلاق کی نہیں ہے۔قال فی الشامی ووقوع فی المسائل الا ربع للحاجة ودفع الضرر لا ینا فی عدم اهلیة للطلاق فی غیرها کما مر تحقیقه فی باب نکاح الکافر الخ (۴) وایضاً فی الشامی فی کتاب الماذون ومواضع الضرورة مستثناة عن قواعد الشرع کما لو کان مجبوباً او ارتداواسلمت امرأته وابی الا سلام اوکاتب ولیه حظه من عبد مشترك واستوفی بد لها فقد صارا لصبی مطلقاً فی قول کما صار معتقا الخ(۵) فقط۔

....

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۳ .۱۲ ظفیر.
(۲) ووقوع فی المسائل الا ربع للحاجة ودفع الضرر لا ینا فی عدم اهلیة للطلاق فی غیرها کما مر تحقیقه فی نکاح الکافر (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۳) ظفیر.
(۳) ایضاً کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۶ .ط.س. ج ۶ ص ۱۵۰ .۱۲ ظفیر.
(۴) ردا لمحتار کتاب الطلاق ص ۵۸۶ نکاح کافر میں یہ بحث اس طرح ہے وهو من اغرب المسائل حیث یقع الطلاق من صغیر و مجنون زیلعی نمبر ج۲ وفیه نظر اذ الطلاق من القاضی وهو علیهما لا منهما فلیسا باهل للایقاع بل للوقوع کما لو ورث قریبه (در مختار) قوله فلیسا باهل للایقاع ای ایقاع الطلاق منهما بل هما اهل للوقوع ای حکم الشرع بوقوعه علیهما عند وجود موجبه (رد المحتار کتاب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ .ط.س. ج ۳ ص ۱۹۰) ظفیر.
(۵) رد المحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ .ط.س. ج ۶ ص ۱۵۰ .۱۲ ظفیر.

گونگا شوہر کی بیوی طلاق کیسے حاصل کرے

(سوال ۱۳۶) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح زمانہ طفولیت میں ایک لڑکے سے کر دیا تھا، اس وقت لڑکے میں کوئی عیب نہیں تھا، بعد بلوغ لڑکے میں چند عیوب پیدا ہو گئے، منجملہ ان کے عیب یہ ہے کہ لڑکا نامرد ہے اور گونگا بھی ہے، اس وجہ سے لڑکی کا والد چاہتا ہے کہ اس کا دوسرا نکاح کر دوں مگر لڑکا بوجہ گونگا ہونے کے طلاق نہیں دے سکتا، اس وجہ سے ایسی کا دوسرا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) گونگے کی طلاق اشارہ سے پڑ جاتی ہے، اور تحریر سے پڑ جاتی ہے، اگر وہ لکھ سکتا ہے تو اس سے طلاق لکھائی جاوے ورنہ اشارہ سے طلاق دلوائی جائے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست نہیں ہے۔[۱] فقط۔

اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۳۷) ہندہ نے بعد وفات شوہر کے دوسرا نکاح خالد سے کیا، زمیندار نے نکاح کے دس برس بعد بربنا اس قانون کے کہ جب عورت بیوہ اپنا نکاح کر لیوے تو زمیندار کو اختیار ہے کہ اس کی اراضی سے شوہر اول کی بید خلی کر دے، استغاثہ بید خلی ہندہ نے عدالت میں کیا، خالد نے یہ بیان کیا کہ میرا نکاح ہندہ سے نہیں ہوا، اور ہندہ نے بھی یہی جواب دہی کی تو اس سے نکاح باقی رہا یا نہیں۔

(الجواب) خالد کے اس بیان سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے قوله لا تطلق (اتفاقاً) ومثله قوله لم اتزوجك الخ والا صل ان نفی النکاح اصلالا یکون طلاقا بل یکون جحودا الخ ج ۲ ص ۴۵۳ شامی[۲] فقط۔

نکاح کیا پھر باپ نے واپس لے لیا تو کیا اس سے طلاق ہو گئی

(سوال ۱۳۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی دوسرے کے لڑکے کے نکاح میں دینا کیا، اور اس کی لڑکی اپنے لڑکے کے نکاح میں لینا کیا نابالغ لڑکی کا نکاح نابالغ لڑکے سے پہلے ہوا، اور بعد میں دوسرے لڑکے لڑکی کا نکاح ہوا، نکاح ہو جانے کے بعد معلوم ہوا کہ لڑکی بالکل دیوانی ہے اس لئے اس نے اس لڑکی دیوانی کو واپس کر دیا اور اپنی نابالغ لڑکی کو واپس لے لیا، اب وہ لڑکی بالغ ہے اور نکاح کرنا چاہتی ہے، کیا اس کو طلاق لینا ضروری ہے یا اس کے باپ کا واپس کرنا ہی اس کے لئے طلاق ہے۔

(الجواب) دونوں لڑکیوں کا نکاح ہو گیا، ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں ہو سکتی اور دونوں کا نکاح قائم ہے، جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دے، اس وقت تک کوئی لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہو گی۔ اور دوسری جگہ

---

(۱) اواخرس ولو طارئا باشارته المعهودة فانها تكون كعبارة الناطق استحسانا (در مختار) يقع طلاق الا خرس بالا شارة يريد به الذی ولد وهواخرس او طرء عليه ذلك ودام حتى صارت اشارته مفهومة وان لم تعتبر ففی كافی الحاكم الشهيد ما نصه فان كالا خرس لا يكتب وكان له اشارة تعرف فی طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز الخ فقد رتب جواز الا شارة على عجزه عن الكتابة فيفيد انه ان كان يحسن الكتابة لا تجوز اشارته (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴ .ط.س. ج ۳ ص ۲۴۱) ظفير.

(۲) رد المحتار قبيل باب الصريح. ج ۲ ص ۶۲۳ .ط.س. ج ۳ ص ۲۷۳ .۱۲ ظفير.

نکاح درست نہ ہوگا، اور باپ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۱) فقط

مجنون کی طرف سے اس کے وارث طلاق نہیں دے سکتے ہیں

(سوال ۱۳۹) مجنون کی طلاق اس کے وارثوں کی طرف سے یعنی بھائی یا والد کی جانب سے ہوسکتی ہے یا نہیں اور اس پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور اس کا ولی مثلاً بھائی وغیرہ بھی طلاق نہیں دے سکتا لقوله علیه الصلوٰة والسلام الطلاق لمن اخذ الساق (۲) البتہ امام محمدؒ یہ فرماتے ہیں کہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی مجنون کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اس کے بعد اگر وہ اچھا نہ ہو تو ان میں تفریق کرادے، بعد تفریق کے عورت عدت گذار کر نکاح ثانی کرسکتی ہے۔(۳)

بیوی کو خنثی ظاہر کرنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۴۰) زید نے دو چار آدمیوں کے سامنے اپنی زوجہ کو خنثی ظاہر کیا کہ میری زوجہ میرے کام کی نہیں ہے، کیا زید کی اس گفتگو سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اس کی زوجہ مہر پانے کی مستحق شرعاً ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس گفتگو سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۴) اور مہر موجل کا مطالبہ بھی قبل طلاق یا موت کے نہیں ہوسکتا۔(۵)

عورت بھاگ کر دوسرے کے پاس چلی گئی اور شوہر نے واپس لے جانے سے انکار کردیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۴۱) ایک عورت اپنے شوہر کے گھر سے بھاگ کر دوسری شخص کے پاس چلی گئی، جب اس کے شوہر سے کہا گیا کہ تو عورت کو لے جا تو اس نے لے جانے سے انکار کردیا، تو کیا نکاح فسخ ہوگیا، اور اس عورت کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا، اور طلاق واقع نہیں ہوئی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ یا اس

---

(۱) نکاح جب باضابطہ ہوچکا تو اب دونوں میں علیحدگی کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ شوہر بالغ ہوکر طلاق دے اس لئے کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اس کے باپ کی طلاق اس کی بیوی پر واقع ہوگی ولا یقع طلاق المولیٰ علی امرأة عبده الخ والمجنون والصبی وان کان مراهقا اواجازه بعد البلوغ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸۶. ط.س. ج ۳ ص ۲۴۳) ظفیر. (۲) ولا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده الخ والمجنون والصبی (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵. ابن ماجه ص ۱۵۰. ط.س. ج ۳ ص ۲۴۲) ظفیر. (۳) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص ورتق وقرن وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة لو بالزوج ولو قضی بالرد صح (درمختار) ومحمد فی الثلاثة الا ول لو بالزوج کمایفهم من البحر (رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزه للتھانوی اور للرحمانی ۱۲ ظفیر. (۴) طلاق جب شوہر دے گا واقع ہوگی، البتہ یہ مسئلہ ضرور ہے کہ خنثی مشکل سے نکاح منعقد نہیں ہوتا ہے وعقد یفید ملک المتعة ای حل استمتاع الرجل من امرأة لم یمنع من نکاحها مانع شرعی فخرج الذکر و الخنثی المشکل (در مختار) ای ایراد العقد علیهما لا یفید ملک استمتاع الرجل بهما لعدم محلیتهما له الخ لوزوجه ابوه او مولاه لا مرأة او رجلا لا یحکم بصحته (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۶. ط.س. ج ۳ ص ۳) ظفیر. (۵) وهذا لان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق اوالموت (عالمگیری مصری باب المهر ج ۱ ص ۳۱۸. ط. ماجدیه ج ۱ ص ۳۱۷) ظفیر۔

عورت کو طلاق دیوے یا لے جاوے اور نان نفقہ کی خبر گیری کرے، بدون طلاق کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو جائز نہیں۔(۱)

مرگی والا حالت صحت میں طلاق دے گا تو واقع ہوگی

(سوال ۱۴۲) زید کا نکاح ہندہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا، زید نکاح کے بعد ایک سال تندرست رہا، بعدہ اس کو مرض مرگی لاحق ہوا، جس کا دورہ وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے اب زید کی عمر ۷ اسال نوماہ کی ہے، اگر زید اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو ہو جاوے گی یا نہ۔

(جواب) زید اگر حالت افاقہ میں طلاق دے گا تو طلاق صحیح ہے واقع ہو جاوے گی۔(۲)

اگر ایسا نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کرلوں گا یہ جملہ بیوی سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۴۳) ہندہ زوجہ حاملہ زید کی بیان کرتی ہے کہ بوقت روانگی جائے ملازمت تاریخ ۲۴ مارچ سن ۱۹۱۷ء میرے شوہر زید نے کہا کہ اگر وضع حمل میری ماں کے پاس نہ کیا تو تجھ سے قطع تعلق کردوں گا، اور زید ان الفاظ کی کہنے سے منکر ہے، دوسرے ایک خط نوبت سابق کا آیا ہوا زید کا بنام والدہ ہندہ کے آیا تھا، اس کا اول و آخر علیحدہ کر کے جس ورق کی ایک سطر میں عبارت "اگر آپ کی ذات کو میری ذات سے دھبہ لگتا تھا" اس سے پہلے اور بعد کی عبارت لعاب دھن سے حذف کر کے آگے صرف "قطع تعلق کردیا" درج ہے، والدہ ہندہ پیش کرتی ہے، جس کو زید کا زبردستی مٹانا لعاب دہن سے ظاہر کرتی ہے، اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) موافق اس تحریر کے جو ہمرشتہ ہے، ہندہ زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جو کچھ بیان ہندہ کا ہے اس کے موافق تو اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ زید نے موافق قول ہندہ کے شرطیہ یہ کہا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو تجھ سے تعلق قطع کردوں گا، تو اس لفظ سے اگر شرط بھی پائی جائے تو طلاق واقع نہیں ہوئی **لا نه بلفظ المستقبل ولا یقع الطلاق بلفظ المستقبل لا نه وعد کذا فی کتب الفقه۔** (۳) اور والدہ ہندہ جو خط مشتبہ پیش کرتی ہے، اس سے بھی طلاق واقع نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ زید نے کس کو یہ لفظ لکھا ہے اور نیت اس لفظ سے کیا ہے، اگر بالفرض یہ لفظ زید نے اپنی زوجہ ہی کو لکھا ہو تو چونکہ یہ کنایہ ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، لہذا یہ تحریر بھی موجب وقوع طلاق نہ ہوئی قال **فی الدر المختار علم انه حلف ولم یدر بطلاق او غیره لغا کما لو شك اطلق ام لا الخ۔** (۴)

---

(۱) ویجب الطلاق لوفات الا مساك بالمعروف (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۹) واما نکاح منکوحة الغیر الخ فلم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلا (ایضاً باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفیر

(۲) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو مریضا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ ص ۲۳۵) ظفیر. (۳) انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۷ ط.س. ج۳ ص ۳۱۹) ظفیر.

(۴) ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ج۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳. ظفیر.

انتہائی غصہ کی حالت میں طلاق دی واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۴۴) زید حلفاً اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ بکر سے عمر خسر بکر نے نہایت جاہلانہ مناقشہ کیا بکر کو جو ایک معزز شخص ہے کچھ کہہ کر مخاطب کیا اور بہت سے الفاظ اسے کہے جس کی باعث بکر پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ تمام بدن کانپنے لگا، جس کی بابت یہ مشہور ہے کہ وہ نہایت موروو الغضب مغلوب المزاج شخص بکر نے عمر کو جواب ترکی بہ ترکی جواب دینا شروع کیا، زید متحیر ہوا کہ یہ کیا جہالت ہے، بکر کو کیا ہو گیا ہے کہ جو شاہراہ پر ایک معزز شخص ہو کر ایسی جہالت کر رہا ہے، اسی بحثا بحثی میں عمر خسر بکر نے پانچ سات مرتبہ ایک ایک نقص وعیب کو جتلا کر طلاق مانگی وہ عمر کی طرف دیکھتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ متحیر مبہوت ہے ایسی مبہوتی میں طلقت طلقت طلقت کہا زید کے ساتھ دیکھنے والے کئی شخص تھے، بعد اس کے بکر کا نشہ اترا، اور آدمی کی طرح باتیں کرنے لگا ورنہ زید کو قطعی یقین تھا کہ بکر کی یہ غضب آلودگی اور مجنونانہ حرکت ہاتھاپائی کی نوبت لائے گی آیا بکر کی اہلیہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں بینوا توجروا۔

اس پر مولوی محمد شبلی مدرس ندوہ نے یہ جواب لکھا ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق نہیں پڑی، کیونکہ مدہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور عبارت شامی جلد دوم ص ۴۶۲ کی وسئل فیمن طلق زوجته ثلاثا فی مجلس القاضی وهو مدهوش فاجاب بان الدهش من اقسام الجنون فلا یقع (الخ) (۱) پیش کی ہے، اس پر حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جواب تحریر فرمایا ہے۔

(جواب) اقول وباللہ التوفیق یہ ظاہر ہے کہ طلاق اکثر غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے اور غصہ ہی موجب اور باعث طلاق دینے کا غالباً ہوتا ہے چنانچہ کنایات میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں کرنا اس کی دلیل بین ہے کہ حالت غضب میں طلاق واقع ہو جاتی ہے اور سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں ہے، مثلاً یہ کہ میں نہایت غضب سے مدہوش ہو گیا تھا، اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں وغیرہ، پھر حکم عدم وقوع طلاق کا کرنا اس صورت میں مشکل ہے اور مدہوش قرار دینا بکر کو اس کی حالت ظاہر کو دیکھ کر درست نہیں ہے، اور باب الطلاق میں احتیاط لازم ہے کہ تحلیل حرام کی طرف مقتضی نہ ہو، اور صورت مذکورہ میں تین طلاق دینا مذکور ہے، لہذا حکم یہ ہے کہ بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔ (۲) فقط۔

بوقت طلاق ایسا غصہ ہو کہ بدحواس ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۴۵) مکرر متعلقہ ما قبل مندرجہ جلد ہذا جناب کے اس جملہ پر کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں، بکر سے دریافت کیا جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ بے شک مجھ پر ایسا غصہ طاری ہوا کہ بدحواسی ودہش میں تھا، اب کیا حکم وقوع طلاق کے بارے میں ہوگا۔

(جواب) قاضی تو اس کو نہ مانے گا اور حکم وقوع طلاق کا کرے گا۔ البتہ دیانۃً موافق اختیار شامی طلاق واقع نہ ہوگی اور بندہ کو اس میں تامل ہے کیونکہ باب التعلیق کی عبارت ہر حال میں وقوع طلاق کو چاہتی ہے اور محققین مثل صاحب فتح وخانیہ نے اس کو اختیار فرمایا ہے اور یہ عبارت احقر کی اور سوال میں بکر کچھ بیان الخ علی سبیل التنزل تھی کہ

---

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی طلاق المدهوش ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ ص ۲۴۴ . ظفیر.

(۲) ویقع طلاق من غضب خلافا لابن القیم هذا هو الموافق عندنا (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ ص ۲۴۴) ظفیر.

اختیار شامی سے موافق ہے، جب کہ وہ کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ میری زبان سے کیا نکلا۔ فقط۔

غصہ کی طلاق پر سوال اور اس کا جواب

(سوال ۱۴۶) جناب نے استفتاء میں یہ تحریر فرمایا کہ سوال میں بکر کا کچھ بیان بھی مذکور نہیں مثلاً یہ کہ میں غائیت غضب سے مدحوش ہو گیا تھا اور مجھ کو کچھ خبر نہیں ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں، اگر بکر خود ظاہر کرے کہ میری یہ حالت تھی اسی وقت عدم وقوع طلاق کا حکم لگایا جا سکتا ہے اگر دوسرے لوگ اس کو ظاہری حالت و قرینہ سے اس کی بدحواسی کو بیان کریں تو وہ حکم نہیں دیا جائے گا، اگر مدہوشی اسی قسم کے نہ ہو کہ جو کچھ وہ کہے اس سے بے خبر رہے تو کیا طلاق واقع ہو جاوے گی، اگر ایسا ہے تو شامی کی اس عبارت کے اس حصہ کی تردید کیسے ہو گی جسے مفتی صاحب ندوۃ العلماء نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے لا یلزم فیه ان یکون بحیث لا یعلم ما یقول بل یکفی فیه بغلبة الهذیان و اختلاط الجد والهزل فقط(۱) بینوا توجروا۔

(جواب) خود کہنے سے بھی معلوم ہو سکتا ہے اور بعض دفعہ دوسرے لوگ بھی قرائن سے معلوم کر سکتے ہیں مثلاً ایسے امور اس سے سرزد ہوں کہ ان کو وہ حالت ہوش میں نہیں کر سکتا جیسا کہ دیوانوں اور باؤلوں کو دیکھا جاتا ہے اور شامی کی عبارت مذکورہ پر جو خود اس نے اشکال پیش کیا ہے نعم یشکل علیه ما سیاتی فی التعلیق عن البحر و صرح به فی الفتح والخانیه وغیرهما الخ اور اس پر فرمایا ہے وهذا مشکل جداً، سو در حقیقت مذہب حنفیہ کا وہی ہے جو فتح القدیر و خانیہ وغیرہ سے نقل کیا ہے کہ طلاق غضبان واقع ہے اور تمام تفریعات فقہیہ طلاق غضبان کے وقوع کی مثبت ہیں اور جو جواب شامی نے اشکال مذکور کا دیا ہے وہ کافی نہیں ہے اور باب حرمت فروج میں احتیاط تام لازم ہے لہذا سوال مذکور میں جو صورت بیان کی گئی ہے جو کہ غضب میں ہوتی ہے اس کا جواب یہ ہی ہونا چاہئے کہ طلاق واقع ہے۔ فقط۔

نابالغ کے بھائی کے طلاق نامہ لکھنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۱۴۷) ایک نابالغ کی زوجہ کو اس کے بڑے بھائی نے دوسرے شخص کے بھکانے سے طلاق نامہ لکھ دیا، کیا نابالغ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(جواب) نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور نہ اسکا ولی یعنی بھائی باپ وغیرہ طلاق دے سکتا ہے در مختار میں ہے لایقع طلاق المولیٰ علیٰ امرأة عبده والمجنون والصبی الخ(۲) اور حدیث شریف میں ہے الطلاق لمن اخذ الساق الحدیث۔ (۳)

عورت شوہر کو بھائی یا والد کہہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۴۸) اگر عورت اپنے شوہر کو بھائی یا والد کہہ دیوے تو طلاق پڑی یا نہیں۔

---

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ص ۲۴۴. ۱۲ ظفیر۔
(۲) ایضاً کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج۳ص ۲۴۴ مطلب فی طلاق المدهوش. ۱۲ ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص ۵۸۵.. ط.س. ج۳ص ۲۴۲. ۱۲ ظفیر۔

(جواب)اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی۔(۱)

عورت کے ناجائز تعلق سے بچہ پیدا کرنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۴۹)اگر عورت آوارہ ہو اور حرام کا بچہ پیدا ہوا ہو تو طلاق پڑتی ہے یا نہیں۔

(جواب)اس سے بھی طلاق نہیں پڑتی۔(۲)

میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۵۰)اگر شوہر یہ کہہ دے کہ میں تجھ کو لے جانا نہیں چاہتا تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

(جواب)اس میں بھی بدون نیت کے طلاق نہیں ہوتی۔(۳)

بیوی کے متعلق کہا اسے خدا بھی جانتا ہوں اور رسول بھی پھر طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۵۱)غلام رسول سن ۱۹۲۴ء میں بیہودہ بکواس کرتا بلکہ کلمات کفر بھی اس کی زبان سے نکلے مثلاً یہ کہ میں خان بانو لڑکی کو جسے چاہتا تھا خدا بھی جانتا ہوں، رسول بھی جانتا ہوں، والعیاذ باللہ پھر ۳۰ جولائی سن ۱۹۲۵ء کو اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظ دیا، اس بارہ میں مولوی احمد دین کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ کفر ہیں، قائل مرتد ہے اور مرتد کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لئے بلا حلالہ کے اس کی عورت اس پر جائز نہ ہوگی، اس کے علاوہ دوسرا، اور تیسرا جواب عدم وقوع طلاق کا ہے، اس صورت میں آپ کی کیا تحقیق ہے۔

(جواب)اس صورت میں احقر کے نزدیک پہلا جواب صحیح ہے، یعنی حکم ارتداد کا اس صورت میں کیا جاوے گا، اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کر سکے گا (۴) جیسا کہ درمختار و شامی میں تصریح ہے کہ ردۃ حکم طلاق کو باطل نہیں کرتی۔

درمختار و شامی میں تصریح ہے فلا یحلها وطؤ المولیٰ ولا ملك امة بعد طلقتين اوحرة بعد ثلث وردة وسبى الخ (در مختار) قال فی الشامی ای ولو طلقها ثنتين وهی امة ثم ملكها اوثلاثا وهی حرة فارتدت ولحقت بدارالحرب ثم سبيت وملكها لا يحل له وطئوها بملك اليمين حتی يزوجها

---

(۱)لان الطلاق لا يقع من النساء (ایضاً باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ .ط.س. ج۳ص ۱۹۰) ظفیر. (۲)لا يجب علی الزوج تطليق الفاجره(ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ .ط.س. ج۳ص ۵۰)لوزنت امرأة رجل لم تحرم عليه (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۶ .ط.س. ج۳ص ۳۴) ظفیر. (۳)ففی حالة الرضاء ای غيرالغضب والمذاكرة تتوقف الاقسام الثلثه (من الكنايات المذكورة) علی نيته للاحتمال القول له بيمينه فی عدم النية الخ وفی الغضب توقف الاولان ان نوی وقع والالا، وفی مذاكرة الطلاق يتوقف الاول فقط ويقع بالاخيرين وان لم ينو (الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الطلاق باب الكنايات ج۲ ص ۶۴۰ .ط.س. ج۳ص ۳۰۰) ظفیر. (۴)اس کا مطلب یہ ہوا کہ کلمات کفریہ کی وجہ سے غلام رسول مرتد ہو گیا اور ابھی تجدید ایمان نہیں کی تھی کہ سال بھر بعد اس نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دے دے، تو حالت ارتداد میں اس نے جواب طلاق دی وہ اس کی بیوی پر واقع ہو گئی، اب تجدید ایمان کے بعد اس سابقہ بیوی کو بغیر حلالہ وہ نہیں رکھ سکتا ہے ويقع طلاق زوج المرتدة عليها مادامت فی العدة لان الحرمة بالردةغير موبدةفانهاترفع بالاسلام فيقع طلاقه عليها فی العدة الخ قلت وهذا اذا لم تلحق بدارالحرب ففی الخانية قبيل الكنايات المرتد اذا لحق بدارالحرب فطلق امرا ته لا يقع وان عاد مسلماً وهی فی العدة فطلقها يقع والمرتدة اذا لحقت فطلقها زوجها ثم عادت مسلمة قبل الحيض فعنده لا يقع وعند هما يقع (رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۹ .ط.س. ج۳ص ۱۹۳)اس سے معلوم ہو کہ ارتداد کے بعد بھی عدت میں طلاق واقع ہوتی ہے، لیکن ارتداد کے بعد عدت کے گذر جانے کے بعد اگر مرتد اپنی بیوی کو طلاق دے گا تو اوپر کی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوگی، صورت مسئولہ میں غلام رسول نے کلمات کفریہ کے ایک سال بعد طلاق دی ہے اس لئے جواب میں یہ صراحت ضروری ہے کہ اس نے عدت ختم ہونے سے پہلے اگر طلاق مغلظہ دی تھی تو واقع ہو گئی اور اب حلالہ ضروری ہے اور اگر عدت گذر چکنے کے بعد یہ طلاق مغلظہ ہوئی ہے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی، واللہ اعلم، ظفیر مفتاحی.

فید خل بها الزوج ثم یطلقها کما فی الفتح ثم قال بعد اسطر فوجه الشبه بین مسئلتین ان الردة واللحاق والسبی لم تبطل حکم الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق الخ ص ۵۳۹ جلد ۲ شامی۔(۱)

نشہ کی حالت میں طلاق دی مگر شوہر کو خبر نہیں بیوی کہتی ہے گواہ بھی نہیں

(سوال ۱۵۲) ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بی بی کو تین بار نام لے کر لفظ طلاق کا کہا کہ جامیں نے تجھ کو طلاق دیا، مگر مرد کو اپنا کہنا معلوم نہیں صرف عورت کہتی ہے کہ مجھ کو ایسا کہا اور اس کا کوئی دوسرا گواہ بھی نہیں ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) سکران کی طلاق صحیح مذہب کے موافق ہو جاتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ عورت اس کا اقرار کرتی ہے اور شوہر بھی انکار نہیں کرتا تو عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے اس کے درمیان حلت کی کوئی صورت نہیں، ہدایہ میں ہے طلاق السکران واقع الخ لانه زال عقله بسبب هو معصية فجعل باقیا حکما زجراً له(۲) فقط۔

حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۵۳) زید نے جو پارسا آدمی ہے، اپنی منکوحہ موطوءَ کو حالت شدت غضب وغصہ میں کہا تجھ کو ایک طلاق، زوجہ نے کہا مجھ کو طلاق کی کوئی ضرورت نہیں ہے، پھر زید نے سخت غصہ میں کہا کہ تین طلاق تین طلاق، سو طلاق، اس اثناء میں زید کی بہن آگئی، اور زید سے کہا ہوش میں آتیرے۔ ہوش قائم نہیں ہیں، زید نے کہا میرے ہوش قائم ہیں، غصہ فرو ہونے کے بعد زید نے اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ تو نے مجھ کو "ہوش میں آ" اور میں نے "میرے ہوش قائم ہیں" نہیں کہا، زید کی نیت بھی طلاق کی نہیں تھی، اور دو عورتوں اور ایک مرد کی شہادت سے معلوم ہوا کہ زید کے ہوش و حواس باختہ تھے، آنکھیں سرخ تھیں، دستار سر سے اتری ہوئی تھی، ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے لیکن زید کہتا ہے مجھ کو طلاق کا علم ہے، طلاق ہوئی یا نہیں، واقع ہے تو شامی جلد ثانی مصری ص ۵۸۷ میں جو حالت غضب کی تشریح کی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

(جواب) اس بارہ میں علامہ شامی نے اولاً حافظ ابن قیم سے نقل کر کے تحقیق کیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر غصہ وغضب اس درجہ پر پہنچ گیا کہ اس کی حالت بالکل مجنونانہ ہو گئی ہے اور اس کو کچھ ہوش وخبر نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے تو اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، اگر مبادی غضب اور منتہائے غضب کے درمیان اس کی حالت ہے جیسا کہ صورت مسئولہ سے معلوم ہوتا ہے تو ابن قیم اس میں بھی عدم وقوع طلاق راجح سمجھتے ہیں اور حنفیہ کا مذہب اس صورت میں وقوع طلاق کا ہے کما فی الشامی لکن اشار الی مخالفته فی الثالث حیث قال ویقع طلاق من غضب خلافا ابن القیم (۳) اور آخر میں علامہ شامی نے فتح القدیر اور خانیہ سے ایک مسئلہ نقل کیا ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے اور صورت مسئولہ اس کے مطابق ہے،

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۱ .ط.س. ج۳ص ۴۱۲. ظفیر.
(۲) هدایه کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸ و ج ۲ ص ۳۳۹. ظفیر.
(۳) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۴. ۱۲ ظفیر.

وہ مسئلہ یہ ہے لو طلق فشهد عنده اثنان انك استثنيت وهو غير ذاكران كان بحيث اذا غضب لا يدرى ما يقول وسعه الا خذ بشهادتهما والا لا الخ (۱)ثم ذكر الا شكال والجواب عنه فراجعه حاصله وقوع الطلاق فى مثل الصورة المسئولة عنها،(۲)الغرض صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہوگئیں،بغیر حلالہ کے حلت شوہر اول کے لئے کوئی صورت نہیں ہے، فقہاء کرام رحمہم اللہ جو اقسام کنایات اور اقسام مطلق کی تفصیل فرماتے ہیں، اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ حالت غضب کی طلاق واقع ہوتی ہے ،باقی وہ غضب جو بالکل مجنونانہ حالت بنادے اس کو البتہ خارج کیا جائے گا کہ وہ جنون ہے ،اور آنکھوں کا سرخ ہونا وغیرہ اس حالت میں دلیل نہیں ہے غصہ میں ایسا اکثر ہوتا ہے، احادیث میں ہے الا ترى الى انتفاخ اوداجه واحمرار عينيه الحديث (۳)او كما قال صلى الله عليه وسلم ،ابوداؤد میں ہے استبت رجلان عند النبى صلى الله عليه وسلم جعل احدهما تحمر عيناه وتنفخ او داجه الحديث۔(۴)

زوج انکار کرے اور گواہ گواہی دیں تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۵٤)ایک شخص کی بابت چار گواہ گواہی دیتے ہیں کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ،اور دیگر لوگ کہتے ہیں ہم نے نہیں سنی، طلاق واقع ہوگی یا نہیں اور زوج انکار کرتا ہے۔

(جواب)اگر گواہوں میں دو گواہ بھی عادل ہیں (۵) تو طلاق واقع ہو جائے گی اور انکار زوج مقبول نہیں ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر منکر ہو اور گواہوں میں اختلاف ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۵۵)عورت بولتی ہے کہ میرے شوہر نے تین طلاقیں دی ہیں اور زوج منکر ہے اور دو شاہد ہیں مگر اس وقت وہ ہر دو موجود نہ تھے ،دوسری مجلس میں ان کے سامنے زوج نے اقرار کیا ہے، اور ان میں سے ایک طلاق کا مقر ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ طلاق کا اقرار نہیں کیا بلکہ کہا عورت نہیں رکھوں گا آیا طلاق ہوگئی یا نہیں ؟

(جواب)جب کہ زوج منکر طلاق ہے اور گواہان میں باہم اختلاف ہے لہذا صورت مسئولہ میں طلاق ثابت نہ ہوگی، زوجہ کا دعویٰ لغو ہے اور قول شوہر کا معتبر ہے کما فى الشامى شرح قول الدر المختار وكذا تجب مطابقة الشهادتين لفظا ومعنى بطريق الوضع قوله بطريق الو ضع اى بمعناه المطابقى وهذا جعله الزيلعى تفسيراً للموافقة فى اللفظ الخ فقط۔(۶)

(۱)رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س.ج۳ص ۲٤٤ . ظفير.
(۲)دیکھئے ردالمحتار للشامى كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س.ج۳ص ۲٤٤. ۱۲ ظفير.
(۳)مشكوٰة باب الامر بالمعروف ص ٤۳۷. ظفير.
(٤)ابو داؤد باب مايقال عند الغضب ج ۲ ص ۳۰۳ . ظفير.
(۵)ونصا بها لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق ووكالة الخ رجلان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ۵ ص ۵۱۵) ظفير.
(٦)دیکھئے ردالمحتار شامى كتاب الشهادة باب الا ختلاف فى الشهادة ص ۵۳۹. ۱۲ ظفير.

گونگانے بزبان حال یعنی اشارہ سے بیوی کو چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۵۶) زید پیدائشی گونگا ہے مگر عقل وسمجھ اور نفع ونقصان اور حرام وحلال کی بھی کسی قدر تمیز رکھتا ہے اور صوم وصلوٰۃ اشارہ سے ادا کر لیتا ہے، گھر اور محلّہ کے لوگ اس کے اشارہ کو سمجھ لیا کرتے ہیں، شب کے وقت اپنی اہلیہ سے کسی امر نامشروع کے صادر ہوتے دیکھ کر غصہ میں آکر اپنے باپ اور بھائی اور چند مستورات سے اشارہ اور زبان سے کہا کہ اس کو چھوڑ دیا اور نکال دیا آیا اس کی اہلیہ مطلقہ ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) طلاق اخرس باشارته المعهوده واقع است کما فی الدر المختار اواخرس ولو طاریاان دام للموت به یفتی الخ واستحسن الکمال اشتراط کتابة باشارة المعهودة فانها تکون کعبارة الناطق الخ (۱) وفی الشامی وطلاقه المفهوم بالا شارة اذا کان دون الثلث فهو رجعی کذا فی المضمرات (۲) (معلوم ہوا کہ اس کے متعین اشارہ سے طلاق ہو جائے گی، ظفیر)

نشہ پا کر جب ہوش نہ رہا طلاق دلوائی تو ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۵۷) زید کو چند لوگوں نے گانجا جو نشہ آور چیز ہے بقدر زاید پلولیا جس سے اس کے ہوش وحواس جاتے رہے، حالت سکر میں اس کی عورت کو اس کے سامنے بلوایا اور کہا کہ اس کو طلاق دیدو، چنانچہ حالت سکر میں زید نے اس کو طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کذافی کتب الفقه پس اس شخص کی زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔(۳)

صرف دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی ہے

(سوال ۱۵۸) مسماۃ اللہ رکھی کہتی ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے طلاق دے دی، لیکن اس مجلس میں خود موجود نہیں تھی بلکہ مسمی عبدالوحید اور مقبول احمد اور مسماۃ خورشیدی وبیگم وزینب وحسینہ موجود تھی، سب کا بیان ہے کہ ہمارے روبرو طلاق دی ہے، یہ بھی عرض ہے کہ مسماۃ حسینہ وخورشیدی پابند نماز ہیں اور زینب وبیگم وعبدالوحید غیر پابند نماز ہیں، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، بیانات گوہان منسلکہ استفتاء ہیں۔

(جواب) اس صورت میں نصاب شہادت شرعیہ موجود نہیں، کیونکہ محض دو عورتیں نمازی ہیں حسینہ وخورشیدی، سوان کی شہادت کافی نہیں ہے، لہذا قول شوہر معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی،(۴) فقط۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸٤ .ط.س.ج۳ص ۱۲،۲٤۱ ظفیر.
(۲) (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸٤ .ط.س.ج۳ص ۱۲.۲٤۱ ظفیر.
(۳) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو سکران ولو نبیذ او حشیش او ا فیون او بنج زجراً به یفتی تصحیح القدوری واختلف التصحیح فیمن سکر مکرها (درمختار) وفی التتار خانیه طلاق السکران واقع اذا سکر من الخمرا والنبیذ وهو مذهب اصحابنا (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۲ و ۲ ص ۵۸٤ .ط.س.ج۳ص ۲۳۵) اگر نشہ زبردستی پلایا گیا ہو تو اس حالت کی طلاق میں اختلاف ہے مگر راجح یہ ہے کہ واقع نہیں ہوئی فصحح فی التحفة وغیرها عدم الوقوع وجزم فی الخلاصة بالوقوع قال فی الفتح والاول أحسن لان موجب الوقوع عند زوال العقل لیس الا التسبب فی زواله بسبب محظور وهو متنف وفی النهر عن تصحیح القدوری انه التحقیق((ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۳) ظفیر.
(٤) ونصابها لغیرها من الحقوق الخ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ اور جل وامراتان الخ ولا تقبل شهادة اربع بلا رجل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشهادات ج٤ ص ۵۱۵ وج ٤ ص ۵۱٦) ظفیر.

ایک شخص نے بیوی سے کہلوایا میں تیری عورت نہیں ہوں اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے کیا حکم ہے

(سوال ۱۵۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے غصہ کی حالت میں تین دفعہ یہ الفاظ کہلائے کہ میں تیری عورت نہیں ہوں، اور تو بھی میرا مرد نہیں ہے تو اس کہنے سے طلاق پڑی یا نہیں۔

(جواب) اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، طلاق واقع نہیں ہوئی، آئندہ ایسے کلمات سے احتراز کرنا چاہئے۔(۱)

غلط شہرت سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۱۶۰) مصاحب علی اور ان کی بیوی میں عرصہ سے رنجش تھی، چند اشخاص نے مصاحب علی کی بیماری میں اور تندرستی میں دریافت کیا کہ کیا تم نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، انہوں نے جواب دیا کہ نہ میں نے ان کو طلاق دی اور نہ میں ان سے ناراض ہوں، صرف وہ اپنے باپ کے یہاں گئی ہوئی ہیں، جس وقت ان کا جی چاہے چلی آویں ان کا گھر موجود ہے مگر بعد وفات مصاحب علی کے غلام مصطفےٰ کو جس کو مصاحب علی نے کل جائداد ہبہ کی ہے، انہوں نے غلط یہ مشہور کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ مصاحب علی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، آیا اس غلط مشہور کرنے سے طلاق ثابت ہو گئی اور عورت اپنے شوہر کے ترکہ سے محروم ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں شوہر کے مرنے کے بعد لوگوں کا یہ مشہور کرنا کہ متوفی نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی تھی، حالانکہ زوجہ متوفی کی اس سے انکار کرتی ہے لغو اور باطل ہے، لوگوں کے کہنے سے بعد مرنے شوہر کے طلاق ثابت نہیں ہو سکتی، خصوصاً جب کہ خود غرضی ان کی معلوم ہو، علاوہ بریں اگر مرض الموت میں شوہر کا طلاق دینا بھی ثابت ہو جاوے اور قبل اختتام عدت شوہر فوت ہو جاوے تو عورت پھر بھی وارث ترکہ شوہر سے ہوتی ہے کما فی الدر المختار فلو ابا نہا وھو کذلک ومات فیہ بذلک السبب ورثت ھی الخ(۲) فقط۔

شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، دوسرا کہتا ہے مگر گواہ نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا

(سوال ۱۶۱) زید کے ایک ہی بیٹا ہے زید اس سے ناراض رہتا ہے، زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو بیٹے سے کہہ دینا کہ اگر تو نگینہ میں صورت دکھاوے تو تیری ماں پر تین طلاق زید اور اس کی بیوی کے سوا تیسرا شخص موجود نہ تھا، اور زید کی بیوی نے اپنے بیٹے سے یہ پیام پہنچادیا، اور بیٹا اس کا نگینہ سے باہر چلا بھی گیا۔ بیان مذکور زید کی بیوی، زید یہ کہتا ہے کہ میں نے ماں کا لفظ نہیں کہا بلکہ یہ کہا کہ تو اس سے کہہ دینا اگر وہ یہاں صورت دکھاوے تو اس پر تین طلاق ہیں۔

(جواب) جب کہ دو مرد عادل یا ایک مرد دو عورتیں لفظ ماں کہنے کی گواہ نہیں ہیں، اور زید اس لفظ سے انکار کرتا ہے

---

(۱) طلاق کا مالک مرد ہوتا ہے عورت نہیں، لہذا عورت کے اس جملے کے کہنے سے طلاق واقع ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا، انما الطلاق لمن اخذ الساق (ابن ماجہ ص ۱۵۰). ط.س. ج۳ص ۲۴۲ ظفیر (شامی)

(۲) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب طلاق المریض ج۲ ص ۷۱۷ اذا طلق الرجل امرأته فی مرض موته طلاقا بائنا فمات وھی فی العدة ورثته (ھدایہ باب طلاق المریض ج ۲ ص ۳۷۰. ط.س. ج۳ص ۸۷-۳۸۶) ظفیر.

تو قول زید کا معتبر ہے اور زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو گی، هكذا في كتب الفقه۔(۱)

جبراً طلاق دلوانے سے ہو جاتی ہے

(سوال ۱۶۲) زید زنخا ہے ناچتا گاتا ڈھول بجاتا ہے، زوجہ کے حقوق میں ہمیشہ کمی کرتا ہے، وارثان مسماۃ کو جبراً زید سے طلاق دلوادینے کا کیا حکم ہے۔

(جواب) زید سے اگر جبراً طلاق دلوائی جاوے تو وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے كما صرح به في الدر المختار وغیرہ (۲) فقط۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۱۶۳) ایک عورت شوہر سے چھپ کر مکان پر باپ کے چلے گئی، ایک سال کے بعد شوہر کو نوٹس دیا کہ تم نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اگر تم طلاق سے انکار کرتے ہو تو یہاں آکر فیصلہ کر لو، آٹھ روز کی مہلت ہے اگر ایک ہفتہ میں تم نہ آئے تو مجھے نکاح کرنے کا اختیار ہے، شوہر نے اس تحریر کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ خود گیا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اگر واقع میں شوہر نے پہلے طلاق نہیں دی تھی اور شوہر کو طلاق سے انکار ہے تو محض عورت کے لکھنے سے اور شوہر کے اوپر نوٹس کرنے سے اور کچھ جواب نہ دینے سے کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور عورت کا یہ کہنا لغو ہے کیونکہ عورت کو کوئی اختیار طلاق کا بلا اختیار دینے شوہر کے نہیں ہے۔(۳) فقط۔

طلاق کی طلب پر کہا انشاء اللہ طلاق، تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۶۴) ہندہ زوجہ زید نے زید سے طلاق مانگی زید نے کہا انشاء اللہ تجھ کو طلاق، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح باقی ہے، (۴) فقط۔

زید نے عمر کو اضافی طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۶۵) زید نے عمر کو طلاق اضافی دی اور عمر مفہوم طلاق موصوف سے بالکل لا علم ہے تو طلاق اضافی واقع ہوتی ہے یا نہ اور مذہب امام ابو حنیفہ یا صاحبین بنابر طلاق اضافی کے کوئی چیز ایسی ہے کہ وہ عمل کر سکتا ہے یا بوجہ بے خبری کے دیگر مذاہب پر عمل ہو سکتا ہے۔

(جواب) شامی میں اس کے متعلق یہ تحقیق کی ہے کہ امام محمدؒ سے جو اس بارہ میں روایت عدم و قوع طلاق کی ہے وہ

---

(۱) ونصا بها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥) ظفير.

(۲) ويقع طلاق كل زوج عاقل بالغ الخ ولو مكرها فان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٧٩ .ط.س. ج۳ ص ۲۳٥) ظفير. شامی

(۳) حدیث نبوی ہے انما الطلاق لمن اخذ بالساق (ابن ماجه ص ١٥٠ .ط.س. ج۳ ص ۲٤۲) طلاق مرد کا حق ہے، عورت کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی. ظفیر. (٤) واذا قال لا مرأته انت طالق انشاء الله تعالىٰ متصلا لم يقع الطلاق لقوله عليه السلام من حلف بطلاق او عتاق وقال انشاء الله متصلا به لا حنث عليه (هدايه فصل فى الا ستثناء ج ۲ ص ٣٦٩) ظفير.

ضعیف ہے، اس پر فتویٰ نہ دیا جاوے لا یقال اذا کان ذلک قوله محمد فکیف لا یفتیه به لما علمت فی ان ذلک روایته عن محمد وان قوله کقول الشیخین بالوقوع وان مافی الظهریة لا ینافی ذلک کما قررناه آنفاً ولیس للمفتی الا فتاء بالروایة الضعیفة وکونها افتی بها کثیر من ائمه خوارزم لا ینفی ضعفها ولذا تقدم عن الصدرانه لا یحل لا حدان یفعل ذلک الخ(۱) اور اس سے کچھ پہلے یہ لکھا ہے یعنی ان المفتی لا یفتی صاحب الحادثة بما یتوصل به الی فسخ الیمین فلا یقول له ارفع الا مر الی شافعی او حکمه فی ذلک او استفته بل یقول یقع علیک الطلاق لان علیه ان یجیب بما یعتقده الخ۔(۲) فقط۔

باپ نے شرط لکھ دی، بیوی والے نے کہا اگر میں شرائط کے خلاف کروں تو جھوٹا ہوں بصورت خلاف ورزی کیا حکم ہے

(سوال ۱۶۶) زید کے باپ خالد نے یہ اقرار نامہ ہندہ کی ماں کو لکھ دیا کہ جب تک ہندہ کی ماں چاہے ہندہ کو زید کے نکاح میں رکھے جب چاہے علیٰحدہ کر لے، زید نے یہ الفاظ کہے کہ جو کچھ میرے باپ نے اقرار نامہ میں شرائط لکھی ہیں اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، زید اب تک اپنی شرائط پر قائم رہا، مگر اب وہ اپنی عورت ہندہ کو خلاف شرائط اقرار نامہ اپنے مکان علاقہ غیر لے جانا چاہتا ہے تو بربنائے خلاف ورزی اقرار نامہ طلاق عائد ہوگی یا کیا حکم ہوگا۔

(جواب) شرعاً اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ زید شوہر کے باپ خالد کا اقرار دربارہ طلاق معتبر نہیں ہے، اور زید نے ان الفاظ سے شرطیں قبول کی ہیں کہ اگر میں کوئی جھگڑا خلاف ان شرائط کے کروں تو جھوٹا ہوں، اس میں ذکر طلاق کا نہیں ہے، لہذا اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔(۳)

دو طلاق رجعی یکے بعد دیگرے دی اور رجعت کر لی تیسری بار انشاء اللہ کے ساتھ طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی

(سوال ۱۶۷) زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک طلاق رجعی دی اور اسی وقت رجعت کر لی، دو ایک ماہ بعد پھر ایک طلاق رجعی دے کر اسی وقت رجعت کر لی ایک سال بعد زید نے پھر اسی عورت کو کہا کہ تجھ کو طلاق انشاء اللہ، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کذا فی الدر المختار۔(۴)

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب فی فسخ الیمین المضافة الی الملک ج ۲ ص ۶۸۳ ط.س. ج۳ص۳۴۷) ظفیر.

(۲) ایضاً، ظفیر.

(۳) اذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح الخ فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری الفصل الثالث فی تعلیق الطلاق ج ۲ ص ۴۴۰ ط.ماجدیه. ج۱ ص ۴۲۰) اور یہاں نکاح کی طرف اضافت ہی نہیں، اس لئے طلاق واقع نہیں ہوگی، واللہ اعلم ۱۲ ظفیر.

(۴) قال لها انت طالق انشاء الله متصلا الخ مسموعا بحیث لو قرب شخص اذنه الی فیه یسمع لا یقع للشك (در مختار) قوله بحیث اشار به الی ان المراد بالمسموع ماشانه ان یسمع وان لم یسمعه المنشی لکثرة اصوات مثلاط (رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الا ستثناء ج ۲ ص ۷۰۰ ط.س. ج۳ص۳۶۶-۳۶۸) ظفیر.

بیوی کا نام بدل کر طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۶۸) زید نے بوقت نکاح ثانی منکوحہ اولیٰ کو طلاق مغلظہ دے دی، لیکن زید نے منکوحہ اولیٰ کے نام میں عند الطلاق تبدیلی کی مثلاً منکوحہ کا نام ہندہ تھا اور کلثوم نام لے کر طلاق دی گئی مگر منکوحہ اولیٰ کے والد اور مولد کا نام زید نے صحیح طور پر لیا وقت طلاق کے، آیا منکوحہ کے نام کے تبدیل کرنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

(جواب) جب کہ نہ وہ حاضرہ ہو، اور نہ اس کی طرف اشارہ کیا گیا اور نام دوسرا لیا گیا تو اس کی زوجہ سابقہ پر اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی جیسا کہ در مختار میں ہے غلط وکیلها بالنکاح فی اسم ابیها بغیر حضور هالم یصح للجهالة وکذا لو غلط فی اسم بنته الا اذاکانت حاضرة واشار الیها فیصح(۱) پس جیسا کہ نکاح میں تسمیہ غلط سے نکاح نہیں ہوتا، ایسا ہی طلاق میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی۔

جبراً طلاق دلانے سے ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۶۹) اگر کوئی شخص کسی سے جبراً اس کی بیوی کو طلاق دلاوے تو واقع ہوگی یا نہیں، اگر واقع ہوگی تو ابن ماجہ کی اس حدیث کا کیا مطلب ہوگا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت سے بھول چوک اور جو امر زبردستی سے صادر ہو معاف کیا۔

(جواب) طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے، (۲) کیونکہ دوسری حدیث شریف میں ہے ثلاث جدهن جدو هزلهن جد الحدیث (۳) اس میں آنحضرت ﷺ نے طلاق کو بھی شمار فرمایا ہے۔

بیوی کے کلمہ کفر زبان سے نکالنے کے بعد تین طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۱۷۰) زید نے اپنی بیوی کو کلمہ کفر بولنے کے بعد تین طلاق ایک جلسہ میں دے دی اور سال بھر کے بعد زید نے اسی بیوی سے بلا گواہ کے خود عقد کر لیا جائز ہوا یا نہیں۔

(جواب) کلمہ کفر سے تفریق ہو جاتی ہے، (۴) پھر طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر کلمہ کفر سرزد نہ ہوتا تو ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، (۵) اور بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے۔ فقط۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۸. ط.س. ج۳ص۲۶. ۱۲ ظفیر.

(۲) بخلاف الهازل واللاعب فانه یقع قضاء ودیانة لان الشارع جعل هزله به جدا فتح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵. ط.س. ج۳ص۲۴۲) ظفیر.

(۳) مشکوٰة باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۲۸۴ آگے ان تین کی تشریح خود حدیث میں موجود ہے "النکاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی (ایضاً) ظفیر.

(٤) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج۳ص۱۹۳) ظفیر. (۵) والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة الخ (در مختار) ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعد هم من ائمة المسلمین الیٰ انه یقع ثلاث متفرقة وکذا بکلمة واحدة بالا ولی (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷٦. ط.س. ج۳ص۲۳۲) ظفیر.

شوہر کے ولی کی طلاق اس کی بیوی پر واقع نہ ہوگی

(سوال ۱۷۱)اگر زید اور اس کی منکوحہ کی عمر پانچ چھ سال کی ہے، اور زید کے باپ دادا یا چچا نے زید کی منکوحہ کو تین طلاق دے دی تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، وہ لوگ رجوع بھی کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(جواب)نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور نہ نابالغ کے باپ دادا وغیرہ کی طلاق واقع ہوتی ہے، پس رجوع کی ضرورت نہیں ہے، نکاح ان کا قائم ہے **قال علیه الصلوٰة والسلام الطلاق لمن اخذ الساق وقال علیه**(۱) **الصلوٰة والسلام رفع القلم عن ثلاثة الحدیث۔**(۲)

طلاق دیتا ہوں کہا ہے تو طلاق ہوگئی

(سوال ۱۷۲)زید کا لڑکا خالد اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، اور خالد کا باپ زید کہتا ہے کہ میں تم کو طلاق دلا دیتا ہوں، اپنے میکہ چلی جاؤ، خالد اور اس کے باپ نے متعدد مرتبہ یہ کلمہ کہا عورت کا باپ اس کو گھر لے آیا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

(جواب)جب کہ خالد نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں تو اس سے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی،(۳) پس اگر خالد نے تین مرتبہ یا زیادہ کلمہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ عورت خالد کے نکاح سے خارج ہوگئی۔ فقط۔

اوپر کے جواب سے متعلق سوال

(سوال ۱۷۳)مکرر متعلق استفتاء مندرجہ بالا دریافت طلب یہ ہے کہ یہ وعدہ ہے یا بالفعل تطلیق ہے، اگرچہ جواب سے احتمال ثانی ظاہر ہو گیا ہے۔

(جواب)اگر یہ کہتا کہ طلاق دوں گا تو وہ صریح استقبال ہے اور وعدہ ہے اور صورت مذکورہ میں اس نے دیتا ہوں کہا ہے جو کہ بظاہر حال ہے اور حال سے طلاق واقع ہو جاتی ہے شامی میں ہے **ولان المضارع حقیقة فی الحال مجاز فی الاستقبال کما هو احد المذاهب وقیل بالقلب وقیل مشترك بینهما وعلی الاشتراك یرجح هنا ارادة الحال بقرینة کونه اخباراً عن امر قام فی الحال الخ۔**(۴) غرض یہ ہے کہ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے، اور دیتا ہوں سے بظاہر حال مراد ہے اگرچہ احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ آئندہ دے دوں گا مگر یہ احتمال خلاف ظاہر ہے۔ فقط۔

---

(۱)ابن ماجه ص ۱۵۰ ،۱۲ ظفیر.
(۲)مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤. ظفیر.
(۳)لان المصارع حقیقة فی الحال مجاز فی المستقبل الخ (رد المحتار کتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٧) ط.س. ج۳ص۳۱۹. ظفیر.
(٤)رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٧ .ط.س. ج۳ص۳۱۹. ۱۲ ظفیر.

غصہ کی طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال ۱۷۴) زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا ایک طلاق، تین طلاق، پانچ طلاق، اب زید کہتا ہے کہ مجھ کو غصہ میں کچھ ہوش نہ تھا مجھ کو خبر نہیں کہ میں نے کیا کہا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، ظاہر ہے کہ طلاق غصہ میں ہی اکثر دی جاتی ہے اور غصہ کو فقہاء نے قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں لکھا ہے، البتہ یہ بھی بعض کتابوں میں تصریح ہے کہ اگر غصہ اس قدر زیادہ ہو کہ حد جنون کو پہنچ گیا ہو، اور اس وقت اس کو کچھ ہوش نہ رہے تو اس وقت کی طلاق واقع نہیں ہوتی، لیکن معمولی غصہ میں وقوع طلاق میں کچھ شبہ نہیں ہے (۱) اور بعد میں تین طلاق کے بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

مجنون سے طلاق اس طرح لی کہ وہ سمجھ رہا تھا کیا حکم ہے

(سوال ۱۷۵) ہندہ نے اپنی شوہر مجنون سے کہا کہ یا تو مجھے اپنے گھر میں رہنے دے یا مجھ کو طلاق دے دے تاکہ میں اپنا دوسرا نکاح کرالوں، مجنون نے گھر میں رہنے سے منع کیا اور اشارہ سے کہا کہ محلّہ کے چند آدمیوں کو جمع کرے، آدمی جمع ہوئے، مجنون نے اپنی زوجہ ہندہ کو اشارہ سے کہا کہ مہر معاف کر دے، ہندہ سمجھ گئی اور کہا کہ میں نے مہر معاف کر دیا پھر معافی مہر کا کاغذ ہندہ نے لکھا دیا، مجنون نے بحفاظت اس کاغذ کو اپنی رومال میں باندھ لیا اور طلاق نامہ پر اپنا انگوٹھا سب کے سامنے لگا دیا، ایسی حالت میں طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

(جواب) مجنون کو اگر کسی وقت ہوش آجاوے تو اس کا حکم ممیز لڑکے کا سا لکھا ہے یعنی اس کے بعض تصرفات کو اگر ولی جائز رکھے تو صحیح ہیں ورنہ نہیں، اور طلاق کی اجازت ولی بھی نہیں دے سکتا کما فی الدر المختار وان ضاراً کالطلاق الخ لاوان اذن به ولیهما الخ (۲) البتہ امام محمدؒ کا یہ مذہب ہے کہ جنون حادث میں ایک سال کی مہلت مجنون کو دی جاوے، اگر وہ اچھا نہ ہو تو قاضی تفریق کرادے اور اسی پر فتویٰ دیا گیا ہے، پس شوہر مجنون کو ایک سال کی مہلت دے کر اگر وہ اچھا نہ ہو تو کسی قاضی مسلم سے تفریق کرادی جاوے۔ فقط

بالغ ہو گیا تو طلاق ہو گئی

(سوال ۱۷۶) منا اور بہادر دو بھائی ہیں، بڑا منا، چھوٹا بہادر بہادر کی شادی نابالغی میں ہوئی تھی، جب رخصتی ہوئی عورت جوان تھی، بہادر نابالغ تھا، منا نے بہادر سے کہا کہ تو طلاق دے دے میں نکاح کرلوں گا، دیوبند سے دریافت ہوا کہ نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، بعد چھ ماہ کے منا نے بہادر سے یہ کہا کہ اب تو بالغ ہو گیا طلاق دے دے، خلاصہ یہ کہ کہہ سن کر جس طرح ہوا بہادر سے طلاق دلادی بعد تین یوم کے منا نے بہادر کی بیوی سے نکاح کر لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت ہونی چاہئے یا منا کا نکاح بلا عدت گذارے ہی اس سے صحیح ہو گیا، (۲) اس حالت میں بلوغ کے بارہ میں عمر کا اعتبار ہو گا یا دیگر علامات کا۔

---

(۱) ویقع طلاق من غضب خلافا لا بن القیم (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ ص ۲۴۴) ظفیر۔

(۲) الدرالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ واما الذی یجن ویفیق فحکمه کممیز نهایة (ایضاً کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲۳) ظفیر۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، بشرطیکہ بہادر بالغ ہو گیا ہو یعنی پندرہ برس کا پورا ہو گیا اور منا نے جو نکاح بعد تین یوم کے کر لیا اگر بہادر نے اپنی زوجہ سے صحبت اور خلوت نہ کی تھی اور قبل خلوت و صحبت طلاق دی تھی تو اس کے لئے عدت نہیں ہے قبل عدت نکاح جائز ہے اور اگر خلوت و صحبت ہو چکی تھی تو اس پر عدت واجب ہے قبل عدت نکاح درست نہیں ہوا، (۲) اس حالت میں اس کی عمر دیکھی جائے گی اگر پندرہ برس کی عمر پوری ہو گئی ہے تو وہ بالغ شمار ہو گا اور کسی علامت کو نہ دیکھا جاوے گا۔(۱) فقط۔

طلاق کے وقت شاہد اور قاضی کی شرط کہیں نہیں ہے

(سوال ۱۷۷) کیا قرآن شریف میں ہے کہ طلاق اسی وقت واقع ہو گی کہ چار شاہدوں اور قاضی کے سامنے دی جاوے۔

(جواب) ایسا کہیں قرآن شریف میں نہیں ہے۔

گونگا تین کنکری پھینکے تو اس سے طلاق نہ ہو گی

(سوال ۱۷۸) زید گونگا ہے اس کی عورت نے اس سے علیحدہ ہونے کی صورت یہ اختیار کی کہ اس سے تین کنکریاں پھینکنے کو کہا، گونگا کے اس فعل سے تین طلاق واقع ہو جاویں گی یا نہیں۔

(جواب) تین کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، درمختار وغیرہ واراد بما اللفظ او مما یقوم مقامه من الکتابة المستبینة او الا شارة المفهومة فلا یقع بالقاء ثلثة احجار الیها شامی۔(۲)

طلاق دینے کے ساتھ لفظ انشاء اللہ آہستہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۷۹) اگر طلاق اس طرح دے کہ آہستہ لفظ انشاء اللہ کہے۔ مثلاً یوں کہے میں تمام لوگوں کے سامنے تین طلاق دوں گا، مگر انشاء اللہ دل میں ضرور کہوں گا اور ایسے ہی کیا۔ یعنی انشاء اللہ آہستہ سے کہا جس کو کسی نے نہیں سنا، تو یہ طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اگر انشاء اللہ طلاق کے ساتھ اس طرح کہا جاوے کہ اگر کوئی اپنا کان اس کے منہ سے ملا دیوے تو سن لے تو وہ استثناء معتبر ہے یعنی طلاق واقع نہ ہو گی، اور اگر محض دل میں کہا اور زبان سے اس طرح نہیں کہا کہ اس کے منہ سے کان لگانے والا سن سکے تو طلاق واقع اور استثناء صحیح نہ ہو گا، درمختار میں ہے قال لها انت طالق انشاء الله متصلا مسموعا بحیث لوقرب شخص اذنه الی فمه یسمع فصح استثناء الا صم لایقع الخ (۳) فقط

---

(۱) بلوغ الغلام بالا حتلام والاحبال والا نزال الخ فان یوجد فیهما شئی فحتی یتم لکل منهما خمس عشرة سنة به یفتی (ایضاً فصل بلوغ الغلام ج ۵ ۱۳۲ ط.س. ج۳ص ۱۵۳) ظفیر

(۲) رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ص۲۴۷. ظفیر..

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۷۰۰ و ج ۲ ص ۷۰۲ ط.س. ج۳ص۶۸-۳۶۶. ظفیر.

نام بدل کر طلاق دی مگر پوچھنے پر کہتا ہے کہ میں نام نہیں جانتا تھا اس لئے ایسا کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۱۸۰)ایک شخص نے اپنی زوجہ کو نام بدل کر طلاق دی مثلاً یوں کہا کہ آبیہ خاتون بنت انور پر طلاق، اور نام اس کا آبیہ خاتون نہیں ہے بلکہ رجب بانو ہے کسی نے اس شخص سے پوچھا کہ تو نے نام بدل کر طلاق کیوں دی، شاید تیرے دل میں شرارت ہے، اس نے جواب دیا کہ میرے دل میں شرارت نہیں ہے بلکہ میں چونکہ اپنی زوجہ کا نام نہیں جانتا اس لئے دوسرے نام سے میں نے طلاق دی، آیا صورت ہذا میں نیت طلاق پائی جاتی ہے یا نہیں اور شخص مذکور کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

(جواب)صورت مسئولہ میں جب کہ شخص مذکور نے دوسرا نام لے کر انشاء طلاق کیا ہے اور اپنی زوجہ کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا تو پھر من حیث الدلیل قوی یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کے الفاظ تعین نیت میں صریح نہیں، پھر اگر نیت بھی ہے تب بھی اس حالت میں کوئی مفید نہیں، باب طلاق میں نیت ایسی حالت میں مفید ہو سکتی ہے کہ الفاظ میں بھی ایقاع طلاق کا تحمل ہو لیکن جب کہ ایسا نہیں تو پھر مجرد نیت کیا مفید ہو سکتی ہے حقیقی مدار تو صرف لفظوں پر ہے قال فی البحرو فی المحیط الا صل انه متی وجدت النیة وغیر اسمها بغیره لایقع الخ لان بذلك الاسم تکون امرأة اجنبیة ولو بدل اسمها واشار الیها یقع بحرالرائق مطبوعه مصر جلد ۳ ص ۲۷۳ فقط۔

نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی صحیح ہے یا نہیں

(سوال ۱۸۱)زید نے ہندہ کی نافرمانی کی وجہ سے بحالت غصہ طلاق دی، ایسا طلاق دینا صحیح ہو سکتا ہے یا نہ۔

(جواب)ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے، چنانچہ کتب فقہ میں حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا بعض کنایات میں قرار دیا گیا ہے، اور نیز ظاہر ہے کہ عادۃً اکثر اوقات طلاق غصہ ہی کی حالت میں دی جاتی ہے، اور غصہ و غیظ ہی باعث طلاق ہوتا ہے۔(۱)

نشہ میں طلاق دینے سے طلاق ہو گئی، دو طلاق کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۸۲)زید تاڑی پی کر آیا مگر حواس درست تھے، اس حالت میں اپنی لڑکی و منکوحہ کو بلایا، اس پر زید کی ساس نے کہا کہ تمہارے یہاں نہیں جائے گی، اور تین دفعہ یہ کہا کہ تم طلاق دے دو، چنانچہ زید نے اس پر کہا کہ "ہم ماں سمجھ کر طلاق دیا" راستہ میں دو شخصوں نے یکے بعد دیگرے دریافت کیا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیا کہا، زید نے جواب دیا کہ "ماں سمجھ کر طلاق دیا" بعد آٹھ ماہ کے دونوں چاہتے ہیں کہ حق زوجیت کسی صورت سے قائم ہو جائے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، لیکن طلاق مغلظہ نہیں ہوئی، لہذا بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے قال فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو تقدیراً بدائع لیدخل السکران ولو عبداً اومکرها او هاز لاً الخ او سکران الخ(۲) در مختار۔

(۱)ویقع طلاق من غضب خلافاً لابن القیمه ا ه وهو الموافق عند نا لم مر (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۴ طلاق المدهوش) ظفیر.
(۲)الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س.ج۳ص ۲۳۵ . ظفیر.

باب دوم

طلاق بذریعہ تحریر کن صورتوں میں واقع ہے اور کن صورتوں میں نہیں

طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کو نہیں بتایا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۸۳) ایک شخص نے طلاق نامہ لکھوایا، ابھی عورت کو ظاہر نہیں کیا تو طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) شامی میں ہے کہ مجرد لکھنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ بلکہ شامی میں یہ ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتی كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب.(۱)

لکھنے سے طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۱۸۴) ایک شخص کی بیوی ہے اس پر دوسری شادی کی بات ہوئی، بوقت ایجاب و قبول لڑکی والے نے اس کو مجبور کیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دے دو، ورنہ عزت جائے گی، اس بے چارہ نے مجبوراً و کرہاً طلاق نامہ ہاتھ سے لکھ دیا، زبان سے اقرار نہیں کیا شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی كذا صرح به فی الدر المختار ۔(۲)

ایک شخص نے بیوی کے لئے تین طلاق لکھوائی اور کہا کہ رہنا ہے تو معافی مانگ ورنہ طلاق نامہ لے جا

(سوال ۱۸۵) ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو وثیقہ نویس سے تین طلاق لکھوائی اور روبرو گواہان کے اپنی عورت سے یہ کہہ دیا کہ یہ طلاق نامہ میں نے اس واسطے لکھا ہے کہ اگر تجھ کو طلاق لینی منظور ہے تو شام تک سوچ لے اور شام کو مجھ سے یہ طلاق نامہ لے جا، جہاں تیری مرضی ہو جا، اگر میرے گھر رہنا منظور ہو تو مجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگ، شام سے قبل عورت اور خاوند رضامند ہو گئے، کیا شرعاً یہ طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

(جواب) رد المحتار معروف شامی جلد ثانی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتی كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب الخ (۳) اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق

---

(۱) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶-۲۴۷، ثم المرسومة لا تخلو اما ان ارسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة (ايضاً) ظفير.

(۲) كتب الطلاق ان مستبيناً على نحو لوح وقع ان نوى و قيل مطلقا نوى اولم ينو (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶) ظفير

(۳) دیکھئے ردالمحتار كتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶-۲۴۷. ۱۲ ظفير.

واقع ہوگئی وفی الحدیث ثلاث جدهن جدو هزلهن جد النكاح والطلاق والعتاق او كما قال صلى الله عليه وسلم ۔(۱) فقط

ایک کاغذ پر لکھا زید کی بیوی پر تین طلاق اور اس پر زید کا دستخط کرلیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۸۶) ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ لکھ کر کہ زید کی بیوی ہندہ کو تین طلاق، زید سے دستخط کرائے، زید نے زبان سے کچھ نہیں کہا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اگر زید نے مضمون اس کا سن کر دستخط کئے ہیں تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔(۲) (اور اگر اس کو سنایا نہیں گیا ہے اور دھوکہ دے کر اس کی مرضی کے خلاف طلاق نامہ پر دستخط لے لیا گیا ہے یا زبردستی سے دستخط لیا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوگی، ظفیر)

شوہر کے رشتہ داروں نے طلاق لکھوایا اور شوہر سے دستخط کرادیا اور ان ہی لوگوں نے بھیجا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۸۷) اغوى احد زوجة رجل واخفا ها وادعى الرجل فى محكمة الجرگة فافتى اهل الجرگة بان يطلق الرجل المذكور زوجته بعوض ان ياخذ من الذى اغوى زوجته مائتى روبية وينكح بنت اخرى فبعد الحكم المذكور امراقرباء الزوج بكتا بة الطلاق للكاتب والزوج ساكت وبعد الفراغ من الكتابة كتب الزوج اسمه تحت الصك بيده كما هوالمرسوم فى الحرف وما ارسل الى الزوجة وما امر لا حد ان يرسله الىٰ الزوجة هل يقع الطلاق فى هذه الصورة ام لا.

(جواب) فى هذه الصورة ان الزوج ان اقرانه كتابه وانه راض به يقع الطلاق والا لا كمافى ردالمحتار وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقرانه كتابه (۳) اه ملخصا عن التتارخانيه . فقط.

طلاق نامہ کے لئے صرف اسٹامپ خریدنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۱۸۸) زید نے طلاق نامہ کے واسطے اسٹامپ خریدا، لیکن اسٹامپ پر طلاق تحریر نہیں کرتا، اور نہ کسی دوسرے سے طلاق تحریر کراتا ہے، اور نہ اپنی زبان سے زوجہ کو طلاق دی تو محض اسٹامپ خریدنے سے زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔ اگر طلاق واقع نہیں ہوتی تو درالمختار کی عبارت ولو استكتب من آخر كتابا بطلا قها الخ کا کیا مطلب ہے۔

(جواب) محض اسٹامپ بغرض مذکور خریدنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی اور عبارت شامی ولو

---

(۱) دیکھئے مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲ . ۱۲ ظفیر.

(۲) الكتابة على نوعين مر سومة وغير مر سومة ونعنى بالمرسومة ان يكون مصدرا ومعنو نا مثل ما يكتب الى الغائب وغير الموسومة ان لا يكون مصدرا و معنونا، وهو على وجهين مستبينة وغير مستبينة فالمستبينة مايكتب على الصحيفة والحائط والارض على وجه يمكن فيهمه وقرائته ففى غير المستبينة لا يقع الطلاق وان نوى ، وان كانت مستبينة لكنها غير مرسومة ان نوى الطلاق يقع والا فلا الخ رجل اكره بالضرب والحبس على ان يكتب طلاق امرأته الخ فكتب لا تطلق امرأته (عالمگیری مصری باب الطلاق بالكتابة ج ۱ ص ۴۰۳ و ج ۱ ص ۴۰۴ .ط.ماجدیه ج ص۲۷۸) ظفیر.

(۳) رد المحتار كتاب الطلاق مطلب الطلاق باكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص۲۴۷ . ۱۲ ظفیر.

استکتب من آخر کتابا بطلاقها الخ ۔(۱) کا صادق نہ آنا اس صورت میں ظاہر ہے، کیونکہ مضمون طلاق نامہ اس نے نہ خود لکھا نہ کسی سے لکھوایا وا ذلیس فلیس.

فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاق نامہ تیار کر لینے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۸۹) زید امام مسجد نے شوہر ہندہ سے مکرو فریب سے انگوٹھا لگوا کر طلاق بنالی اور پھر کسی دیگر شخص سے ہندہ کا نکاح کر دیا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں اور زید امام مسجد کا شرعاً کیا حکم ہے، اس کو امام بنانا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور نکاح ثانی کے جو شاہد ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا قال الله تعالیٰ والمحصنات من النساء ای وحرمت علیکم ذات الازواج من النساء فی المدارك والخازن وغیرهما (۲) شامی میں ہے وان لم یقرانه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجه لا تطلق قضاءً ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقرانه کتابه الخ ردالمحتار (۳) جلد ۲ ص ۴۲۹ آخر کتاب الطلاق قبیل باب الصریح ، اور زید امام مسجد جس نے دھوکہ اور فریب سے کاغذ طلاق کا بنایا مفتری کذاب اور فاسق ہے، ایسے امام کو معزول کرنا واجب ہے اور نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ امام بنانے میں اس کی تعظیم ہے اور تعظیم فاسق کی حرام ہے قال فی الشامی واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لا مر دینه وبان فی تقدیمه للامامة تعظیمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً ولا یخفی انه اذا کان اعلم من غیره لا تزول العلة الخ بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریمه الخ ص ۳۷۶ جلد ۱ شامی (۴) اور نکاح ثانی کے معاونین وشاہدین بھی اگر ان کو علم اصل واقعہ کا ہے۔ عاصی و فاسق هیں توبه کریں . (۵) فقط.

سادے کاغذ پر انگوٹھا لگوالیا پھر طلاق نامہ تحریر کرا دیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۹۰) ایک شخص کی زوجہ اپنے گھر سے مفرور ہو گئی، اس شخص کے ماں باپ نے بالجبر عورت کی عدم موجودگی میں ایک کاغذ پر اس سے انگوٹھا لگوا کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوالیا اور اس شخص نے اپنی زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا، آیا عورت کو طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر وہ آپس میں پھر رجوع کریں تو کس طرح کریں۔

(جواب) طلاق تحریر کرانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے اور عورت کا موجود ہونا ضروری نہیں ہے، پس اگر اس طلاق نامہ میں جو عرضی نویس سے لکھوایا گیا ہے اور شوہر نے اس پر نشان انگوٹھا کیا (خواہ خوشی سے یا ناراضگی

---

(۱) پوری عبارت اس طرح ہے ولو استکتب من آخر کتاب بطلا قها او قرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه و عنونه وبعث بها الیها فاتاها وقع علیها ان اقر الزوج انه کتابه (ایضاً ط.س. ج۳ص ۴۷-۲۴۶) ظفیر.
(۲) دیکھئے مدارك التنزیل ج ۱ ص ۱۷۱ لباب التاویل للخازن ج ۱ ص ۳۳۶ ظفیر.
(۳) رد المحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۶ ط.س. ج۳ص ۴۷-۲۴۶ ، ظفیر.
(۴) دیکھئے ردالمحتار باب الامامة ج ۱ ص ۵۲۳ ط.س. ج۳ص ۵۶۰ . ظفیر.
(۵) امانکاح منکوحة الغیر الخ لم یقل احد بجوازه اصلا (ردالمحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س. ج۳ص ۱۳۲) ظفیر.

سے۔(۱) تین طلاق لکھی گئی ہے تو رجوع کرنا درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے اس عورت سے نکاح درست نہ ہوگا، اور اگر ایک یا دو طلاق اس میں لکھی گئی ہیں تو رجوع کرنا عدت کے اندر درست ہے (زبردستی لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے یہ جواب کسی اور شخص نے لکھا ہے اس سے چوک ہوگئی۔ ظفیر۔)

جعلی طلاق نامہ خود لکھوانے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۱۹۱) ایک شخص نے کسی وجہ سے دوسری شادی کا ارادہ کیا جو جگہ پسند تھی پیغام بھیجا، جواب ملا کہ پہلی بیوی کو طلاق دے دو تو ہم شادی کرنے کو تیار ہیں، پہلی بیوی فرمانبردار تھی اس کو طلاق دینا شاق گذرا، اس وجہ سے بہانہ کیا گیا، میاں بیوی میں مشورہ ہوا کہ لوگوں کے دکھانے کو چند روز کے لئے علیحدہ کیا جاوے گا اور بعد پھر سے واپس لے آؤں گا، چنانچہ اسٹامپ خریدا گیا اور دو گواہ بھی جعلی بنائے گئے، چنانچہ جعلی اسٹامپ طلاق جائے مقصود کھولا گیا یعنی دکھلایا گیا اور شادی ہوگئی، آیا پہلی بیوی پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) طلاق لکھنے اور لکھانے سے بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اور طلاق کے اندر جد و ہزل برابر ہے،(۲) یعنی جعلی طور سے یا مذاق سے بھی اگر طلاق دی جاوے یا دوسرے سے کہے کہ طلاق لکھ دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب الخ۔(۳) اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی نے لکھنے والے سے کہا کہ میری عورت کا طلاق نامہ لکھ دے، تو یہ اقرار طلاق کا ہے اگرچہ وہ نہ لکھے، غرض یہ ہے کہ اتنے کہنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، فقط۔

پہلے دستخط کرالیا بعد میں سنایا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۱۹۲) عبدالغنی مدعا علیہ کا بیان ہے کہ یہ صلح نامہ فریقین کے درمیان میری جانب سے طلاق کا اقرار ہے اس کو مریم بی بی مدعیہ کے وکیلوں نے بطور خود بغیر میری اجازت کے میری جانب سے لکھا ہے اس اقرار نامہ کی مجھ کو واقفیت نہ تھی کہ اقرار نامہ کا کیا مضمون ہے اور نہ مجھ کو پڑھ کر سنایا گیا بغیر سنائے مجھ سے دستخط کرائے بعد میں مجھ کو سنایا لیکن میں نے دستخط کرتے وقت زبان سے لفظ طلاق کا نہیں کہا، نقل اقرار نامہ کی ارسال ہے اس صورت میں مسماۃ مریم بی بی پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) یہ صورت خلع کی ہے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق دے دی اور در مختار و شامی میں ہے کہ کتابت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے پس اگر شوہر کی اجازت اور رضامندی سے طلاق نامہ لکھا گیا اور اس نے اس پر دستخط کر دیئے اگرچہ دستخط پہلے کرائے ہوں اور مضمون بعد میں سنا ہو، اور اس مضمون سے انکار نہ کیا اگر انکار نہ کیا اور اپنی ناراضی ظاہر نہ کی تو یہ بھی اقرار طلاق ہے، اور طلاق واقع ہوگئی، زبان سے لفظ طلاق کہنے کی

---

(۱) جبراً لکھوانے سے طلاق واقع نہیں ہوتی ہے وفی البحران المراد الاکراہ علی التفلظ بالطلاق فلو اکراہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة ھنا کذافی الخانیہ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۲۳۶) ظفیر.

(۲) ثلاث جدھن جدو ھزلھن جد النکاح والطلاق والعتاق (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲) ظفیر.

(۳) رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۲۴٦. ۱۲ ظفیر.

ضرورت نہیں ہے ، لکھنے اور لکھوانے اور لکھی ہوئی کو تسلیم کر لینے سے اور دستخط کر دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے وتمام تحقیقہ فی الشامی فقط۔(۱)(اگر مضمون معلوم نہ تھااور نہ سننے کے بعد اس سے موافقت ظاہر کی اور نہ طلاق نامہ لکھنے کو کہا تھا تو طلاق نہیں ہوئی۔(۲)ظفیر۔)

جبراً طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہوئی یا نہیں جب کہ لکھوانے والا جبر کا انکار کرتا ہے

(سوال ۱۹۳)زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے نام ایک طلاق نامہ لکھا کہ میں خوشی سے اپنی عورت کو تین طلاق دے کر دخل زوجہ ہونے کا انکار کرتا ہوں ،اب زید کا بیان ہے کہ ہندہ کے بھائی نے مجھے مکان میں بند کر کے مجھ سے لکھوایا اور میری عورت کو طلاق دلوائی مسماۃ ہندہ کے ورثہ کہتے ہیں کہ ہم نے جبر نہیں کیا، زید کا دعویٰ صحیح ہے یا نہیں ،اور جبر کر کے طلاق نامہ لکھوایا گیا ہو تو ہندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں۔

(جواب)طلاق مکرہ عند الحنفیہ واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبداًاومکرھاً فان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق الخ (۳)اور شامی نے نقل کیا ہے کہ بصورت اکراہ جو طلاق واقع ہوتی ہے مراد اس سے زبانی طلاق دینااور دلانا ہے ، پس اگر شوہر سے جبراً طلاق لکھوائی جاوے تو وہ طلاق واقع نہ ہوگی وفی البحران المراد الا کراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق لا ن الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیه انتهی(۴) ردالمحتار۔ لیکن جب کہ اس میں اختلاف ہے کہ طلاق بالجبر لکھوائی گئی ہے یا نہیں ، شوہر دعویٰ اکراہ کا کرتا ہے اور ہندہ اور اس کے ورثہ اس سے منکر ہیں تو شوہر کو دو عادل گواہوں سے ثابت کرنا اپنے دعویٰ اکراہ کو ضروری ہے بدون ثابت ہونے کے دو گواہوں سے (۵) قول شوہر کا معتبر نہ ہوگا، اور حکم وقوع تین طلاق کا کر دیا جاوے گا، اور حرف ت سے لکھنا طلاق کا مضر نہیں ہے ، طلاق پھر بھی واقع ہو جاتی ہے ، اور در مختار میں ہے ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك الخ وفی الشامی قال فی البحر و منه ای من الصریح الا لفاظ المصحفة وهی خمسة فزاد علی ماهنا تلاق الخ۔(۶)فقط۔

صرف انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۱۹۴)سعد اللہ کا نکاح پانچ سال ہوئے مسمی رحمون کی دختر سے ہوا تھا،دو برس ہوئے کہ لوگوں نے سعد اللہ کو مار پیٹ کر ایک سادہ کاغذ پر انگوٹھا لگوالیا،اور زبان سے سعد اللہ نے کچھ نہیں کہا، صورت مسئولہ میں شرعاً طلاق واقع ہوئی یا نہ ، لڑکی کے بھائی اس کو رخصت نہیں کرتے ، کہتے ہیں کہ تم نے طلاق دے دی، ہم لڑکی

---

(۱)وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۸۸۹.ط.س.ج۳ص۲۴۷) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (ایضاً ،.ط.س.ج۳ص۲۴۶ ظفیر. (۲)فلو اکره ان یکتب طلاق امرأ ته فکتب لا تطلق (ایضاً).ط.س.ج۳ص۲۳۶ ظفیر.

(۳)دیکھئے درالمختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س.ج۳ص۲۳۵) ظفیر.

(۴)رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التی تصح معی الاکراه ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س.ج۳ص۲۳۶. ۱۲ ظفیر.

(۵)ونصا بها لغیرها من الحقوق کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأ تان (در مختار) قوله لغیرها ای لغیر الحدود و القصاص الخ (رد المحتار کتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ .ط.س.ج۵ص۴۶۵) ظفیر.

(۶)رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص۲۴۹. ۱۲ ظفیر.

کا دوسرا نکاح کریں گے۔

(جواب) اس صورت میں مسمی سعد اللہ کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی سادہ کاغذ پر جبراً انگوٹھا لگوا کر بعد میں طلاق نامہ لکھوا لینے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی، سعد اللہ کی زوجہ اس کے نکاح میں ہے دوسرا نکاح رحمون کی دختر کا اس صورت میں شرعاً درست نہیں ہے، دختر کے اولیاء کو لازم ہے کہ وہ اس کو رخصت کر دیویں اور سعد اللہ کے گھر بھیج دیں، شامی میں ہے وان لم یقرانہ کتابہ الخ لا تطلق قضاءً ولا دیانةً وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقرانہ کتابہ ۵۱. (۱)

طلاق نامہ لکھوا کر پھاڑ ڈالنے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۱۹۵) ہندہ کو اس کے شوہر زید نے طلاق دی اور طلاق نامہ مکمل کر دیا، جس وقت دوسرا اسٹامپ بابت معافی مہر کے محرر نے تحریر کرنا شروع کیا، بلکہ قریب اختتام تھا کہ دفعۃً خود بخود بلا کسی ترغیب والتجاء کے ہر دو کاغذ پارہ پارہ کر دیئے، اکثر اہل خرد اس واقعہ کو طلاق مطلق کہتے ہیں، آیا طلاق ہوئی یا نہ؟

(جواب) اگر زید نے بلا کسی شرط کے طلاق نامہ لکھ دیا اور طلاق واقع کرنے کی غرض سے طلاق نامہ لکھا تو اگر تین طلاق اس میں لکھی گئی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، فقط۔

ہندو کاتب سے طلاق نامہ لکھوانے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۱۹۶) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوا دیا، لیکن کاتب اور گواہ ہندو ہیں اور شخص مذکور کہتا ہے کہ مجھ کو بھکا کر برادری نے طلاق نامہ لکھوا دیا، ورنہ طلاق دینے میں میری کوئی نیت نہ تھی تو شرعاً کیا حکم ہے

(جواب) جب کہ شوہر نے وہ طلاق نامہ لکھوایا اور اس کو اقرار ہے، اگرچہ کاتب وگواہ ہندو ہے اور اگرچہ شوہر نے کسی کے بھکانے سے طلاق نامہ لکھوایا ہے، تو اس کی زوجہ پر موافق شرط طلاق نامہ کے طلاق واقع ہو گئی، (۲) پس اگر تین طلاق نہیں لکھی گئی بلکہ ایک یا دو طلاق صریح لکھی گئی ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر شوہر اس عورت کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ کر سکتا ہے۔ فقط

شوہر کی طرف سے خط کی جگہ طلاق نامہ آئے تو اس سے مطلقہ ہو گی یا نہیں

(سوال ۱۹۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو چھوڑ کر ملازمت پر چلا گیا، سات سال ہوئے اس درمیان میں کاغذ کبھی کبھی ارسال کرتا تھا، فی الحال اس کی طرف سے اس کی زوجہ کے پاس طلاق نامہ وصول ہوا ہے، یہ طلاق نامہ معتبر ہو کر اس کی زوجہ مطلقہ ہو گی یا نہیں۔

(جواب) ایسے معاملات میں خط کا اعتبار ہوتا ہے، پس اگر قرائن سے معلوم ہو کہ یہ خط شوہر کا ہے تو حکم طلاق کا

---

(۱) ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار ج ۳ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص ۲۴۶) کتب الطلاق ان مستبینا علی نحو لوح وقع ان نوی وقیل مطلقا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص ۲۴۶ ظفیر.

(۲) ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقها او قرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتا ها وقع ان اقر الزوج انه کتابه الخ ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص ۲۴۶) ظفیر.

کر دیا جاوے گا،(۱) پھر اگر شوہر آکر انکار کرے کہ یہ خط میرا نہیں ہے، اور دو گواہ موجود نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، فقط۔

کوئی دوسرا کسی کے شوہر کی طرف سے طلاق نامہ لکھوا کر جعلی دستخط کرادے تو طلاق نہ ہوگی

(سوال ۱۹۸) ایک شخص نے بکر کے خط کے موافق خط بنا کر طلاق نامہ لکھا اور اس پر جعلی دستخط بکر کے کر کے عورت کے سپرد کر دیا، بکر اس تحریر کا انکار کرتا ہے کہ یہ میری تحریر نہیں، اور عورت کے پاس بھی سوائے اس تحریر کے اور کوئی شاہد نہیں ہے تو یہ طلاق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ طلاق شرعاً ثابت اور واقع نہیں ہے۔(۲)

سادہ کاغذ پر شوہر کا دستخط لے لیا اور اس کے علم کے بغیر اس کی بیوی کے لئے طلاق نامہ لکھوا دیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۹۹) عمر اور بکر نے زید سے ایک صاف بے نوشتہ کاغذ پر دستخط لے لئے، اور بعد میں ان دونوں نے اس صاف کاغذ پر ایک دوسرے شخص سے طلاق نامہ لکھوایا جس کا علم زید کو نہیں تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کما هو ظاهر۔ فقط

طلاق لکھوا کر بھیجی اور شوہر نے دستخط کر دیا طلاق ہو گئی یا نہیں

(سوال ۲۰۰) زید کو بجرم قتل ۱۴ سال کی سزا ہوئی زید کی بیوی چونکہ جوان تھی، زید کے قریبی رشتہ داروں نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر قید خانہ میں بھیجا، زید نے اس پر دستخط کر دیئے، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) جب کہ زید نے مضمون طلاق نامہ کو پڑھ کر یا سن کر اس پر دستخط کر دیئے اور اس طلاق نامہ کو تسلیم کر لیا تو زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ خود لکھنے سے یا لکھے ہوئے پر ازراہ تصدیق و تسلیم دستخط کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ كذا في الشامي۔(۳) فقط۔

طلاق نامہ لکھوا کر رکھ لیا بیوی سے نہیں کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں اور کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۲۰۱) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کے لئے طلاق نامہ لکھوا کر اپنے پاس رکھ چھوڑا، زوجہ کو کچھ نہیں کہا، طلاق نامہ ہم رشتہ ہذا ہے، آیا طلاق نامہ لکھوانے سے طلاق ہو گئی یا نہیں، اگر طلاق ہو گئی تو کس قسم کی طلاق ہوئی۔

---

(۱) کتب الطلاق ان مستبينا الخ وقع ان نوى وقيل مطلقا (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص ۲٤٦) ظفير.

(۲) اس صورت میں شوہر نے نہ زبان سے طلاق دی اور نہ اس نے لکھا اور نہ لکھنے کا حکم دیا اور اس کے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقرانه كتابه (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص ۲٤٧) ظفير. (۳) وان لم يقرانه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الا مر على وجه لا تطلق قضاء ولا ديانة ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص ۲٤٧) ظفير.

(٤) ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها اوقراءة على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه (ايضا .ط.س.ج۳ص ۲٤٦) ظفير.

(جواب) شامی میں ہے کہ اگر شوہر نے کاتب سے کہا کہ اکتب طلاق امرأتی (۱) یعنی میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کہنے سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاتی ہے وہ لکھے یا نہ لکھے، پس جب کہ مجرد اس کہنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو جب شوہر نے کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا اور اس کو یہ کہا کہ میری زوجہ کی طلاق لکھ دے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور بوجہ بعض الفاظ طلاق نامہ کے یہ طلاق بائنہ ہوئی، پس حکم شرعی اس بارے میں یہ ہے کہ نکاح جدید کے ساتھ وہ شخص اپنی زوجہ کو رکھ سکتا ہے۔(۲) فقط۔

مخالف نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر نے سمجھا نہیں اور دستخط کر دیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۰۲) سید وہاب شاہ نے اپنی زوجہ کو نہ اپنی زبان سے طلاق دی نہ منشی کو بغرض لکھوانے طلاق نامہ کے بلوایا مگر اتنا ہوا کہ منشی سے کسی دوسرے مخالف شخص نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا اور سید وہاب شاہ کو پڑھ کر سنایا مگر سید وہاب شاہ طلاق نامہ کا مطلب نہیں سمجھا بحالت عدم فہمی...... طلاق طلاق ثلاثہ پر دستخط کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) قول شوہر کے موافق اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کما تفهم من عبارة الشامی ولو استكتب من آخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذ الزوج وختمه رو عنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان قر الزوج انه كتابه الخ فقط۔(۳)

کتاب القاضی الی القاضی والی شرط طلاق بالکتابت میں معتبر ہے یا نہیں

(سوال ۲۰۳) یہ عبارت جو کتاب القاضی الی القاضی میں مندرج ہے اور ہدایہ جلد سوم یوسفی میں مرقوم ہے وہ یہ ہے ولا يقبل الكتاب الا بشهاد رجلين او رجل وامرأتين لان الكتاب يشبه الكتاب الخ وفی ردالمحتار لا يعمل بالخط الخ یہ عبارت مذکورہ طلاق بالکتابت میں جاری ہو سکتی ہے یا نہیں اور وقوع طلاق اس پر مبنی ہے یا نہیں، یعنی باشہادۃ یا فقط بین القاضیین ہی مخصوص ہے۔

(جواب) شامی کتاب الطلاق میں ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها (الى ان قال) فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الا مر على وجه لا تطلق قضاءً ولا ديانة الخ۔(۴) ص ۴۱۹ جلد ثانی اس سے معلوم ہوا کہ طلاق بالکتابت کا اعتبار اسی وقت ہے کہ شوہر خط کا اقرار کرے یا عورت بینہ قائم کرے کہ یہ خط شوہر نے لکھا ہے یا لکھوایا ہے اور بدون ان ہر دو امور کے طلاق واقع نہ ہوگی، فقط۔

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۲۴۶ . ظفیر.
(۲) وينكح مبا نتة بما دون الثلاث فى العدة وبعد هابالا جماع (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط.س. ج۳ص۴۰۹) ظفیر.
(۳) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۲۴۶ ظفیر.
(۴) دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالكتاب ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص۲۴۶ ظفیر.

زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لینے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۲۰۴)زید سے ہندہ اور وارثان ہندہ نے زدوکوب کر کے، بجبر طلاق نامہ پر دستخط لے کر ہندہ کو غیر شخص سے منعقد کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب)بجبر طلاق نامہ پر دستخط کرا لینے سے جب کہ زید نے زبان سے طلاق نہیں دی اور نہ خود لکھی، طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی ہندہ کا صحیح نہیں ہوا۔(۱)

کاتب سے طلاق نامہ لکھنے کا کہا اور کوئی تفصیل نہیں بتائی تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۰۵)ایک شخص نے غصہ میں اپنی منکوحہ کو ایک کاتب سے طلاق لکھنے کا کہا، اس نے طلاق نامہ تین طلاق لکھ دی، لیکن اس شخص نے اپنی زبان سے کچھ نہیں کہا تو اب وہ شخص اپنی زوجہ سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)اگر اس کاتب نے اس تحریر طلاق کو شوہر کو سنا دیا اور شوہر نے اپنی مرضی سے اس پر نشان انگوٹھا لگا دیا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اس صورت میں رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر اس کاتب نے وہ تحریر شوہر کو نہیں سنائی اور نہ انگوٹھا لگایا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح قائم ہے۔(۲)فقط۔

شوہر نے نصیحت آمیز خط لکھا بیوی نے عمل نہیں کیا تو اس سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۲۰۶)زید شوہر ہندہ نے اپنی زوجہ کو ایک تحریر اس مضمون کی بھیجی کہ تم کو جن لوگوں کی صحبت سے بچنے کی میں نے تاکید کی ہے ان سے بچنا چاہئے، نیز فلاں عزیز کے سامنے نہ آنا چاہئے اور فلاں عزیز کے گھر نہ جاؤ، ورنہ دین ودنیا میں ہمارا، تمہارا سابقہ نہ ہوگا، لیکن زوجہ زید نے شرائط مذکورہ کی پابندی نہیں کی، تو اس صورت میں تعلقات زن وشوئی قائم رہ سکتے ہیں یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں زوجہ زید پر طلاق واقع نہیں ہوئی، نکاح قائم ہے۔(۳)

خط لکھا کہ تم کو چھوڑ دیا، دریافت کرنے پر شوہر حلف کے ساتھ انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۰۷)زید نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا ہے اس خط کے پہنچنے پر اس کی عورت مطلقہ ہوگئی یا نہیں، لیکن خط کے پہنچنے پر جب زید سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی عورت ہندہ کو اس مضمون کا خط لکھا ہے تو زید نے حلفیہ مسجد میں بیان کیا کہ میں نے کوئی خط نہیں لکھا اور نہ کبھی ہندہ کو طلاق دینے کا خیال کیا ہے، کیا زید کا یہ انکار معتبر اور مسموع ہوگا یا نہیں۔

(جواب)جب کہ زید اس تحریر سے انکار کرتا ہے اور دو گواہ عادل زید کی طلاق دینے یا خط لکھے کے نہیں ہیں تو

---

(۱)وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۷) فی البحران المراد الا کراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق ا مرأتہ فکتب لا تطلق (ایضاً ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص۲۳۶) ظفیر.(۲)ولو استکتب من آخر کتابابطلاقھا او قرأہ علی الزوج وختمہ وعنونہ الخ وقع ان اقرا لزوج انہ کتابہ الخ وکذاکل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولا یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ظفیر.
(۳)نصائح شوہر میں کوئی جملہ ایسا نہیں ہے جس سے طلاق واقع ہو سکتی . ظفیر.

انکار زید کا معتبر ہے اور طلاق ثابت نہ ہوگی۔(۱) اور علاوہ بریں اس خط میں صریح طلاق کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ کنایہ کا لفظ ہے جس میں نیت کی ضرورت ہے یعنی اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، پس جب کہ شوہر ان الفاظ کے کہنے سے اور لکھنے سے ہی منکر ہے تو کسی طرح اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۲) فقط۔

طلاق نامہ لکھوایا اس پر نشان انگوٹھا لگایا، دو گواہوں کی گواہی کرائی، کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۲۰۸) ہندہ نے اپنے شوہر سے کہا کہ یا تو میرے نام اپنی جائداد کر دے، ورنہ مجھے طلاق دے دے، شوہر نے اپنی جائداد اس کے نام کرنا پسند نہ کر کے ہندہ کی خواہش پر اسٹامپ خرید کر عرضی نویس سے طلاق نامہ لکھوادیا اور دو گواہوں کی اس پر گواہی کرادی اور اس کے مضمون کو تصدیق کر دیا اور نشان انگوٹھا طلاق نامہ پر لگادیا پھر ان میں مصالحت ہوگئی، اب شوہر کہتا ہے کہ میں نے زبان سے لفظ طلاق نہیں کہا صرف طلاق نامہ لکھوایا اور تصدیق کیا ہے، صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور اگر واقع ہوئی تو کون سی رجعی یا بائن یا مغلظہ۔

(جواب) جب کہ عرضی نویس کو کہا کہ طلاق نامہ لکھ دے اور پھر اس کے مضمون کی تصدیق کر دی اور نشان انگوٹھا لگادیا، موافق تصریح فقہاء کے طلاق واقع ہوگئی، اور جتنی طلاقیں اس کاغذ میں لکھی گئی وہ واقع ہوگئی، اگر تین طلاق لکھی گئی تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلظہ بائنہ ہوگی، شامی میں ہے **واذا قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب الخ**۔(۳) فقط۔

دھوکہ سے انگوٹھا لگوانے یا دستخط کرانے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۲۰۹) ایک عورت نے کسی کے بھکانے سے اپنے خاوند سے فارغ خطی بطور شہادت کے لکھاتی، کیونکہ دیگر شخص نے کچھ قرض دیا تھا، اس نے کہا تم ہم کو کاغذ لکھ دو، دھوکہ سے فارغ خطی لکھائی دستاویز نہیں لکھائی، آیا وہ عورت طلاق پا گئی یا نہیں۔

(جواب) شوہر کو اگر خبر نہ تھی کہ اس کاغذ میں کیا لکھا ہے یا دھوکہ دے کر شوہر کے دستخط کرا لینے سے اور انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوتی، پس وہ فارغ خطی معتبر نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) وان لم یقرأ ہکتابہ ولم تقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجه لا تطلق قضاء ولا دیانة ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفیر.

(۲) ثم فرق بینه وبین سر حتك فان سرحتك کنایة ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۸ .ط.س. ج۳ص۲۹۹) ففی حالة الرضاء تتوقف الا قسام الثلاثة علی نیة الخ وفی الغضب توقف الا ولان وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول فقط (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ .ط.س. ج۳ص۳۰۱) ظفیر.

(۳)(ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶ . ظفیر.

(۴) ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقها او قرأ ہ علی الزوج فاخذ الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه کتابه وان یقرانه کتابه ولم یقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجه لا تطلق قصاء ولا دیانة وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقرانه کتابه ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ظفیر.

ایک ماہ بعد میں نے تین طلاق دی اس جملہ کے لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۱۰)ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا، اس میں تحریر تھا کہ ایک ماہ تک میرا انتظار کریں، بعد ایک ماہ کے میں نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی تو ان الفاظ کے کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور خط میں شوہر کے دستخط نہیں ہیں۔

(جواب)ان الفاظ سے کہ ایک ماہ میرا اور انتظار کریں الخ وقت تحریر سے ایک ماہ بعد (۱) اس لکھنے والے کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی، جب کہ لکھنے والا اس کا شوہر ہو، نام لکھنا یا نہ لکھنا برابر ہے، (۲) (یعنی شوہر اس کا اقرار کرے یا دو عادل گواہ شہادت دیں کہ شوہر نے ہمارے سامنے لکھا ہے تب خط کا اعتبار ہوگا، بدون اس کے طلاق کا حکم نہیں کیا جائے گا)

بیوی نے کہا طلاق دے دو، شوہر نے لکھا سب سے کہہ دو طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۱۱)عورت نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے طلاق دے دو، میرے اس نکاح میں بدنامی ہے، میرے رشتہ دار ناراض ہیں، اس کے جواب میں شوہر نے ایک رقعہ لکھا کہ تمہاری بدنامی جاتی رہے گی، تم سب سے کہہ دو کہ طلاق دیدی، اس سے مقصود بظاہر ایقاع طلاق نہ تھا، اب اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

(جواب)اگر واقع میں شوہر نے طلاق نہیں دی اور عورت سے کہہ دیا کہ "سب سے کہہ دو کہ طلاق دے دی" تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی، (۳) اور اگر غرض اس لفظ سے طلاق دینا ہی تھا تو طلاق واقع ہوگئی، (۴) اب مرد سے پوچھا جاوے کہ اس کی کیا غرض تھی۔

ثالث نے طلاق نامہ لکھوایا اور شوہر سے انگوٹھا لگوالیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۱۲)ایک شخص کا نکاح آٹھ سال ہوئے ایک لڑکی کے ساتھ ہوا تھا جس کی عمر اب ۲۲ سال ہے لڑکی کے پھوپا نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی غرض سے شوہر سے طلاق چاہی اس نے طلاق دینے سے انکار کیا، اس لڑکی کے پھوپا نے عدالت میں استغاثہ دائر کردیا، چند لوگوں نے فریقین کو بلایا اور صلح کی تحریک کی، لیکن ان لوگوں نے سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ دیا کہ لڑکی کا شوہر لڑکی کو طلاق دے دے تو ہم صلح نامہ داخل کردیں، ثالث حضرات نے کاتب کو بلا کر اسٹامپ ہر دو کے نام سے خرید اور کاتب سے طلاق نامہ لکھوایا، معلوم نہیں کہ اس کا کیا مضمون ہے، لڑکی کا شوہر بیٹھا رو رہا تھا کہ کاتب نے اٹھ کر اس کے انگوٹھے میں سیاہی لگا کر نشان انگوٹھا لے

---

(۱)وبقوله انت طالق غدا اوفى غد يقع عند طلوع الصبح الخ ومثله انت طالق شعبان او فى شعبان (در مختار) فاذا لم تكن له نية طلقت حين تغيب الشمس من آخر يوم من رجب الخ ردالمحتارباب الصريح ج ۲ ص ٦٠٦ .ط.س.ج۳ص۲٦٥) ظفير. (۲)ولو كتب على وجه الرسالة والخطاب كان يكتب يافلانة اذااتاك كتابى هذا فانت طالق طلقت بوصول الكتاب (در مختار) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرا .تى كان اقرار بالطلاق وان لم يكتب ولو استكتب من آخر كتا بابطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه ردالمحتاركتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٨٩ .ط.س.ج۳ص۲٤٦) ظفير. (۳)واما ما فى الخانية لو اكره على ان يقربا لطلاق فاقرلا يقع كما لو اقره بالطلاق هاذ لا او كاذ بافقال فى البحران مراده بعدم الو قوع فى المشبه به عدمه ديانة ثم نقل عن البزازية والقنية لو ارادبه الخبر عن الماضى كذبا لا يقع ديانة وان اشهد فى ذلك لا يقع قضاء ايضاً اه (ر د المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٨٢ .ط.س.ج۳ص۲۳۸) ظفير. (٤)ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مكرها الخ او ها زلا الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٧٩ و ج ۲ ص ٥٨٢ .ط.س.ج۳ص۲۳٥) ظفير.

لیا اس نے طلاق وغیرہ کا کوئی لفظ اب تک اپنے منہ سے نہیں نکالا تو یہ طلاق شرعاً جائز ہے یا نہیں۔
(جواب) لکھوانے اور لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لیکن یہ ضرور ہے کہ شوہر کو معلوم ہو کہ اس کاغذ میں طلاق لکھی ہوئی ہے اور پھر اس پر اس نے نشان انگوٹھا لگا دیا تو طلاق واقع ہو گئی اور اگر اس کو مضمون کاغذ کی کچھ اطلاع نہیں ہے اور طلاق کا حال معلوم نہیں ہے تو پھر دستخط کرنے اور نشان انگوٹھا لگا دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۱)

طلاق نامہ لکھوایا بیوی کو نہیں بھیجا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۱۳) زید نے اپنی دختر ہندہ گیارہ سالہ کا نکاح بکر کے بیٹے خالد عمر ۱۴ سالہ کے ساتھ کر دیا، اور مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ثلث معجّل وثلثان موجل علاوہ ازیں زیورات مبلغ پانسو روپیہ، ہندہ ساڑھے بارہ سال تک اپنی سسرال میں بخانہ بکر ہمراہ خالد شوہر خود آباد رہی، بعدہ زید والد ہندہ فوت ہو گیا، اب خالد نے جس کی عمر ۲۷ سال کی ہے۔ اپنی بیوی ہندہ کو اسٹامپ پر طلاق نامہ تحریر کر کے چند اشخاص کے ہاتھ اپنے والد بکر کے پاس بھیجا کہ وہ اس پر گواہی کر دے لیکن بکر نے اس کاغذ طلاق نامہ کو اپنے پاس رکھ لیا اور واپس نہ دیا، اس تحریر کے بعد ڈیڑھ سال تک کہ بکر نے ہندہ کو اپنے گھر میں رکھا، اب ہندہ چھ ماہ سے اپنی والدہ آمنہ کے پاس رہتی ہے تیرہ سال کے عرصہ میں آج تک خالد نے اپنی بیوی ہندہ سے جماع نہیں کیا، معلوم ہوا ہے کہ خالد میں کوئی نقص ہے، اب ہندہ اپنے مہر اور زیورات کی خواستگار ہے، اور اب خالد اس وجہ سے کہ شرعاً بوجہ عدم خلوت نصف مہر کی ہندہ حق دار ہوتی ہے طلاق دینا نہیں چاہتا ہے، حالانکہ وہ پہلے اسٹامپ پر طلاق تحریری دے چکا ہے، اس صورت میں ہندہ خالد سے پوری مہر کے پانے کی مستحق ہے یا نہ، اور اس پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔
(جواب) اگر خالد نے ہندہ کے ساتھ خلوت کی ہے اگرچہ جماع نہیں کر سکا، تو مہر پورا لازم ہو گیا، اور خالد نے اگر طلاق نامہ بغرض دینے طلاق کے لکھوایا تو طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ خالد کے باپ بکر نے اس کاغذ کو روک لیا اور ظاہر نہ کیا کما فی الشامی ولو قال للکتاب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب الخ (۲) وفی الدر المختار والخلوۃ الخ کالوطی فیما یجئی ولو کان الزوج مجبوبا او عنیناً الخ۔(۳)

اس کہنے سے کہ شادی نہیں ہوئی شادی کروں گا طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۲۱۴) عرصہ تیرہ ماہ کا ہوا کہ میرا نکاح ایک بالغہ لڑکی سے ہو چکا ہے، چونکہ رخصتی نہیں ہوئی، اس لئے میری بیوی اپنے باپ کے گھر ہے، ناواقفی سے دو غلطیاں مجھ سے ہوئیں اول یہ کہ میں نے ایک شخص کو مصلحتاً روپیہ وصول کرنے کی غرض سے یہ جھوٹ لکھ دیا کہ میرا نکاح ہونے والا ہے اس میں روپیہ کی ضرورت ہو گی

---

(۱) لو استکتب من آخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه و عنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه کتابه الخ وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) اسی کے ساتھ شامی میں یہ بھی ہے وفی البحران امراد الا کراہ علی التلفظ بالطلاق فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امراتہ فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة ولا حاجة هنا کذا فی الخانیة ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص۲۳۶) ظفیر. (۲)(ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶، ۱۲ ظفیر. (۳)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۵ .ط.س. ج۳ص۱۱۴. ۱۲ ظفیر.

روپیہ دے دیجئے اور اس طرح سے روپیہ لے گیا، دوسرے یہ کہ میرے دوست نے شادی کی بابت سوال کیا تب بھی میں نے ان کو مصلحتاً یہ جواب دیا کہ ابھی تک میری شادی نہیں ہوئی، ایسی صورت میں میری زوجہ پر طلاق تو واقع نہیں ہوئی۔

(جواب) اس لکھنے اور کہنے سے کہ میرا نکاح ہونے والا ہے یا ابھی نہیں ہوا، منکوحہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، ہاں یہ جھوٹی خبر دی گئی اس کا گناہ ہوا، اس سے توبہ کرنی چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے قال فی الدر المختار اوسئل الک امرأة فقال لا لاتطلق اتفاقاً وفی الشامی ومثله قوله لم اتزوجك او لم یکن بیننا نکاح الخ۔(۱)

بذریعہ خط بیوی کو طلاق دی تھی پھر ساتھ رہنے لگا، اور طلاق کا انکار کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۲۱۵) ایک شخص نے اپنے خسر کے پاس اس مضمون کا خط بھیجا کہ اب میں بیوی نہیں رکھ سکتا، میں نے آپ کی صاحبزادی کو جو میری بیوی ہے طلاق دی، میرا اور اس کا کچھ مطلب نہیں، نہ مجھے آپ کی صاحبزادی سے غرض ہے اور نہ مجھے اپنی چیز سے کچھ مطلب ہے، آپ کو اختیار ہے آپ جہاں چاہیں اس کا نکاح کردیں، یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ یہ زوج ہی کا خط ہے، لیکن بوجہ جہالت کے کہ والد اس کا ناخواندہ ہے اس نے اس خط کو چھپا رکھا اور نہ کسی پر اس خط کا اظہار کیا، اور تخمیناً بعد دو سال کے اس کا شوہر اس کے والدین کے یہاں آیا اور اس لڑکی سے صحبت کی (لڑکی کو اس خط کی اطلاع نہ تھی) جس سے لڑکا پیدا ہوا، اب بعد تین سال کے اتفاقاً اس خط کا اظہار کیا گیا، جس کی خبر لڑکی کو بھی پہنچی، اب وہ علیحدگی چاہتی ہے، شرعاً یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اب اس کا نکاح دوسرے شخص سے ہوسکتا ہے یا نہیں اور وہ لڑکا کیسا سمجھا جاوے گا۔

(جواب) طلاق اسی وقت سے واقع ہوگئی، جس وقت اس شخص نے خط لکھا، لیکن اگر وہ اس خط سے انکار کرتا ہے تو وہ جانے، وبال اس کی گردن پر ہے اگر وہ جھوٹا ہے، اور عورت پر گناہ نہیں ہے، اگر شوہر خط لکھنے سے منکر ہے تو لڑکا بھی اسی کا ہے۔(۲)

طلاق نامہ کی بات طے کی مگر مسودہ میں ابھی طلاق کا لفظ نہیں آیا تھا کہ چھوڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۱۶) عمر اور اس کی منکوحہ میں نااتفاق اور خصوصت اور مقدمہ بازی ہوئی اور اس اثناء میں کبھی ہر دو میں اتفاق کی نوبت بھی نہیں آئی جس کو عرصہ تقریباً تین سال سے زیادہ ہوگیا، اب جب ہر دو میں کسی طرح مصالحت نہ ہوئی تو مسماۃ کے کسی عزیز و رشتہ دار کے ذریعہ سے یہ تصفیہ قرار پایا کہ عمر مسماۃ کو آزاد کردے اور دونوں میں عدالتی قصہ و قضایا ختم ہوجاویں تو اس پر عمر رضامند ہوگیا اور اس کی رضامندی سے مسودہ طلاق نامہ کا تحریر ہوا، اس میں طلاق بائن تحریر ہوئی، جس کو عمر نے پڑھا، اور منظور کرکے اسٹامپ دست بر داری پر لکھنا قرار

---

(۱) (ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ .ط.س.ج۳ص ۲۳۸، ظفیر.

(۲) کتب الطلاق ان مستبینا علی نحولوح وقع ان نوی وقیل مطلقا ای نوی أو لم ینو الخ و کتب علی وجه الرسالة والخطاب الخ طلقت (در مختار) وان کانت مر سومة یقع الطلاق نوی اولم ینو الخ وان لم یقرانه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الامر علی وجه لا تطلق قضاءً ولا دیانة ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص۲۴۶) ظفیر.

پایا اور عمر نے اپنے قلم سے طلاق نامہ کے مسودہ کو لکھنا شروع کیا اور ابھی تک الفاظ طلاق کو لکھنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ حسب اتفاق ایک شخص عمر کا رشتہ دار جس کو یہ تصفیہ منظور نہ تھا آپہنچا، اور عمر کو علیٰحدہ بلا کر گفتگو کی جس کی وجہ سے باقی ماندہ مسودہ اسٹامپ پر تحریر کرنے سے باز رہا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) شامی میں ہے ولو استكتب من آخر كتاباً بطلا قها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فا تُها وقع ان اقر الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به اليها اوقال له اكتب نسخة وابعث بها اليها وان لم يقرانه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الا مرعلى وجه لا تطلق قضاءً ولا ديانة الخ .(۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں عمر کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اس نے جو مسودہ کی نقل اسٹامپ پر کرنی شروع کی تھی اس میں الفاظ طلاق تک لکھنے کی نوبت نہیں آئی اور نہ تکمیل اس کی ہوئی اور نہ دستخط وغیرہ عمر کے اس پر ہوئے۔

ایضاً :۔ یہ جواب پہلے جو لکھا تھا بر بناء اس ناتمام تحریر کے تھا جو اسٹامپ پر نقل ہو رہی تھی لیکن جب کہ شوہر نے مضمون مسودہ کی بھی تصدیق کر دی تھی، اور وہ اسی کے امر سے لکھی گئی تھی لہذا وقوع طلاق کے لئے وہ کافی ہے اور صحیح جواب اب احقر کے خیال میں یہ ہی ہے کہ اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی كما في ردالمحتار ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرارا بالطلاق وان لم يكتب۔(۲)

شوہر نے بخوشی طلاق نامہ لکھوایا مگر بیوی کے پاس نہیں بھیجا اور اب انکار کرتا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۱۷) ایک عورت اپنے والدین کے گھر جانا چاہتی تھی اس کے شوہر نے اس کو جانے سے روک دیا، عورت اپنے بہنوئی کے ہمراہ بدون اطلاع و رضا مندی شوہر کے اپنے والدین کے گھر چلی گئی، جب شوہر کو اطلاع ہوئی تو اس نے غصہ میں قصبہ پھلور جا کر وثیقہ طلاق نامہ خریدا، اور عرضی نویس سے لکھوایا کہ مسماۃ خیر ان سے میری شادی ہوئی تھی، اب بوجہ ناموافقت لفظ طلاق سہ مرتبہ کہہ کر مسماۃ مذکورہ کو بخوشی خود طلاق دے دی گئی، اس حاشیہ کے دو گواہ ہیں، ایک فوت ہو چکا ہے، اور دوسرا ابھی اس وقت موجود نہیں، طلاق نامہ پر شوہر کا نشان انگوٹھا ہے، پھر اس کے نیچے اس کی شوہر نے مضمون طلاق کی تصدیق اور تصحیح کے لئے اپنا نام اپنے قلم سے لکھا ہے جو طلاق نامہ کی نقل سے ثابت ہوتا ہے، الغرض وہ طلاق نامہ اس مرد ہی کے پاس رہا، اپنی عورت کے پاس نہیں بھیجا، اور نہ اس کو اطلاع کی وہ اپنے والدین کے گھر دو سال تک رہی، اسی شوہر سے ایک لڑکا پیدا ہوا پھر شوہر جا کر لے آیا، مرد و عورت دونوں اتفاق سے آباد رہے۔ اس طلاق نامہ کی خبر دو تین آدمیوں کو تھی جو شوہر کے ہمراز تھے، عورت کو اور عوام کو خبر نہیں تھی، آٹھ نو سال بعد ایک شخص نے اس کے شوہر پر مقدمہ دائر کیا، اور طلاق نامہ کی نقل لے کر توہین میں پیش کی، شوہر نے بیان کیا کہ میں نے اپنی عورت کو نہ طلاق دی اور نہ کوئی وثیقہ طلاق نامہ خرید کر تحریر کیا ہے، میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور

(۱) (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶ . ۱۲ ظفير.
(۲) (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶ . ۱۲ ظفير.

تحریر کر لیا ہوگا۔

سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ طلاق نامہ کی خرید اور تحریر سے انکاری ہے، اس کے جعلی اور فرضی ہونے کا اقراری ہے، دوسری طرف اس طلاق نامہ کی خرید کا ثبوت رجسٹر وثیقہ فروش بہ نشان انگوٹھا اور تحریر کا ثبوت رجسٹر عرضی نویس اور مضمون طلاق پر اس کا دوبارہ نشان انگوٹھا اور دستخط مع شہادت دو گواہ ایک قسم کی شہادت بھاری ہے، تو اس صورت میں عند الشرع اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور عورت مذکورہ کے بطن اور شوہر مذکور کے نطفہ سے ایک پسر دو دختر ہیں۔

(جواب) وباللہ التوفیق جب کہ شوہر طلاق اور اس تحریر کا مقر نہیں ہے اور نہ شہادت شرعیہ اس وقت موجود ہے جو اس کی تحریر کی شہادت دیوے اور احتمال تزویر قائم ہے اور ...... کے بارے میں احتیاط کی جاتی ہے اور بصورت ثبوت طلاق نسب اولاد کی نفی ہوتی ہے، لہذا قول شوہر کے موافق حکم کیا جاوے گا، اور طلاق کا حکم نہ کیا جاوے گا اور اولاد ثابت النسب ہوگی کمافی ردالمحتار باب ثبوت النسب، و النسب یحتال لاثباته مهماامكن وفی کتاب القاضی الی القاضی منه قوله لایعمل بالخط عبارة الاشباه لا یعتمد علی الخط و لا یعمل بمکتوب الوقف الخ قال البیری المراد من قوله لا یعتمد ای لا یقضی القاضی بذلك عند المنازعة لان الخط مما یزور یفتعل . کما فی مختصر الظهیریه و لیس منه ما فی دواوین القضاء(۱) الخ قوله ویلحق به البراءات عبارة الاشباه ویمکن الحاق البراءات السلطانیه المتعلقة بالوظائف ان كانت العلة انه یعنی کتاب الامان لا یزور وان كانت العلة الاحتیاط فی الامان لحقن الدم فلا اقول یجب المصیر الی الاخیر سائحا نی ای لامكان التزویر بل وقد .وقع كما ذكره الحموی الی آخر ما قال(۲) الحاصل اگرچہ کاغذات دفاتر کو بعض مواقع میں حجت بھی مان لیا جاوے تاہم اس میں اختلاف ضرور ہے اور احتمال تزویر بھی قائم ہے، پس بموضع احتیاط ضرور نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جاوے، یعنی جب کہ احتیاط اس کے خلاف میں ہو، اور مسئلہ احتیاط فی اثبات النسب کا معروف ہے، اثبات نسب میں بقدر امکان حیلہ کیا جاتا ہے لہذا تعرض کرنا شوہر سے اس بارے میں لازم نہیں ہے اور زوجین کو ان کے حال پر چھوڑ دینا چاہئے کہ اگر فی الواقع شوہر نے طلاق ثلاثہ دے دی تھی اور پھر بلا حلالہ کے مطلقہ کو رکھ لیا ہے تو یہ وبال اس پر ہے لیکن جب کہ وہ تحریر طلاق اور زبانی طلاق دینے کا منکر ہے، اور دو شاہد عدل زبانی طلاق یا تحریری طلاق کے موجود نہیں ہیں، (۳) اور عرائض نویس اور وثیقہ فروش ایسے عدول نہیں ہیں کہ ان کی شہادت مثبت طلاق ہو، پھر نصاب شہادت بھی موجود نہیں ہے، اور حاشیہ کے دو گواہوں میں سے اب ایک فوت ہو چکا ہے اور ان کا عادل وثقہ ہونا بھی معلوم نہیں ہے، تو کوئی وجہ شرعی ملزم ایسی نہیں ہے کہ شوہر کے قول کو رد کیا جاوے اور طلاق کو ثابت کیا جاوے اور نصب الاولاد کو نفی کیا جاوے اور ولد الزنا ہونا اولاد کا مانا جاوے، باقی یہ لکھنا بعض حضرات مفتیین کا

---

(۱) رد المحتار باب کتاب القاضی الی القاضی مطلب لا یعمل بالخط ج۲ ص ۴۸۹ .ط.س.ج۵ص۴۳۵. ۱۲ظفیر.
(۲) (ردالمحتار باب کتاب القاضی الی القاضی ج ۲ ص ۴۸۹. ۱۲ ظفیر.
(۳) ونصا بها (ای الشهادة) لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ اورجل و امرأتان (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشہادۃ ج ۴ ص ۵۱۵ ج ۴ ص ۵۱۶ .ط.س.ج۵ص۴۶۵) ظفیر.

کہ طلاق سکران بھی واقع ہے، اس میں یہ خدشہ ہے کہ شوہر طلاق بحالت سکر کا بھی مقر نہیں ہے اور نہ دو گواہ عادل طلاق بحالت سکر کی شہادت دے رہے ہیں، شوہر نے تو احتمالی طور سے ایسا کہا ہے کہ میرے کسی مخالف نے مجھ کو شراب پلا کر میرا انگوٹھا لگا کر کوئی وثیقہ خرید اور تحریر کر لیا ہوگا، دیکھئے اس میں لفظ تحریر کر لیا ہوگا موجود ہے جس سے اپنی تحریر کا بحالت سکر بھی اقرار نہیں ہے، پھر تعجب ہے کہ طلاق سکران کی واقع ہونے کو اس موقع پر کیسے حجت لایا جاتا ہے، فقہاء جو طلاق السکران واقع لکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مراد ان کی یہ ہے کہ اگر طلاق سکران محقق ہو جاوے تو واقع ہے اور تحقق اس کا دو طریق سے ہو سکتا ہے، یا دو گواہ ہوں یا وہ خود اقرار کرے اور طلاق نامہ کے لکھوانے میں علامہ شامی نے یہ تفصیل کی ہے جو صورت مسئولہ کے طلاق نامہ کو غیر معتبر ٹھہراتی ہے حیث قال قبیل الصریح ولو استکتب من آخر کتابابطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقر الزوج انه كتابه او قال للرجل ابعث به اليها او قال له اكتب نسخة و ابعث بها اليها وان لم يقر انه كتابه ولم تقم بينة لكنه وصف الا مر على وجه لا تطلق قضاءً اولا ديانة وكذا كل كتاب لم يكتب بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقر انه كتابه ج۲ ص ۴۲۹ شامی(۱)۔

طلاق نامہ پر دستخط کر دینے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۱۸) زید کی بی بی کو بکر جو زید کا چچازاد بھائی ہے، زید کی عدم موجودگی میں اپنے مکان پر لے گیا، اور تین ماہ تک اس کو ورغلان کر اپنے موافق اور زید سے ناموافق کر دیا، یہاں تک نوبت پہنچی کہ جب زید اپنی زوجہ کو لینے کے لئے گیا تو اس نے انکار کر دیا، بکر نے کہا کہ اس کا چال چلن خراب ہے تم اس کو چھوڑ دو، میں بھی اس کو اپنے مکان سے نکال دوں گا، اس بنا پر طلاق نامہ تحریر کیا گیا، لیکن اس پر دستخط کرنے کے لئے چار گھنٹہ کی مہلت چاہی، مگر زید کے ایک قریبی رشتہ دار نے اس کو دستخط کرنے پر مجبور کیا لہذا زید نے بلا کوئی لفظ اپنی زبان سے کہے اور بلا مضمون طلاق نامہ کا پڑھے ہوئے۔ مجبوراً دستخط کر دیئے، بعد کو معلوم ہوا کہ یہ سب کارروائی دھوکہ دہی ہے کیونکہ بکر اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اس صورت میں طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہیں،

(جواب) جب کہ زید نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا اور نہ کسی دوسرے سے لکھوایا بلکہ دوسرے لوگوں نے از خود لکھ کر زید سے دستخط کرائے، اور زید نے اس طلاق نامہ کے مضمون کو نہ پڑھا نہ سنا بلکہ کسی کے مجبور کرنے سے دستخط کر دیئے اور طلاق کا اس کو قرار نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح زید کا اس سے قائم ہے وہ اس کو بدستور سابق اپنی زوجیت میں رکھے، شامی میں ہے وكذا كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لايقع الطلاق مالم يقر انه كتابه الخ ۔(۲) فقط۔

(۱) (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص ۲۴۶ . ظفیر.
(۲) (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ص ۱۲.۲۴۷ ظفیر.

شوہر کہتا ہے معلق طلاق دی ہے قطعی طلاق نامہ پر دستخط سے انکار کر دیا مگر کہنے سننے سے دستخط کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۱۹) رابعہ بیگم کو اس کے شوہر عبدالکریم شاہ نے طلاق معلق دی اور اقرار نامہ لکھ دیا تا کہ عدالت میں پیش ہو، اور جو مقدمہ رابعہ بیگم نے اپنے شوہر پر کرر کھا ہے وہ خارج کر دیا جاوے، لیکن طلاق نامہ میں طلاق منجز لکھ دی عبدالکریم شاہ نے سن کر دستخط کرنے سے انکار کیا کہ میں تو وہی مشروط طلاق دیتا ہوں، حاضرین نے کہا مشروط طلاق سے مقدمہ خارج نہ ہوگا، طلاق تمہاری مشروط ہے مگر اخراج مقدمہ کی غرض سے طلاق قطعی پر دستخط کر دو، اس غرض سے عبدالکریم نے طلاق قطعی پر دستخط کر دیئے اس قصہ کے گواہ موجود ہیں، عبدالکریم شاہ کی زوجہ پر طلاق قطعی ہوئی یا نہیں۔

(جواب) شامی میں ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب ولو استكتب من آخر كتابابطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقرالزوج انه كتابه او قال الرجل ابعث به اليها اوقال واكتب نسخته وابعث بها اليها وان لم يقرانه كتابه ولم تقم بينة ولكنه وصف الا مر على وجه لا تطلق قضاءً ولا ديانةوكذاكل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع الطلاق مالم يقرانه كتابه الخ ص ۴۲۹ شامی جلد ۲، (۱) ان مجموعہ روایات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تحریری طلاق میں جو کچھ اقرار شوہر کا ہو، اس کے موافق عمل در آمد ہوتا ہے، پس جبکہ شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تحریری طلاق پر بر بنا تسلیم طلاق معلق دستخط کئے ہیں تو قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح وہ طلاق معلق ہوگی اور چونکہ شرط کا وجود نہیں ہوا تو طلاق واقع نہ ہوگی (۲) فقط۔

ایک طلاق دے کر سترہ سال چھوڑ دیا اب رکھنا چاہتا ہے کیا کرے

(سوال ۲۲۰) زید اپنی زوجہ کی موجودگی میں ایک دوسری عورت پر عاشق ہو گیا، اس عورت نے زور دیا کہ جب تک اپنی پہلی بیوی کو طلاق نہ دیوے، اس وقت تک میں نکاح نہیں کرتی، زید نے اس کے کہنے میں آکر اپنی زوجہ کو تحریری طلاق نامہ لکھ کر اپنی پہلی بیوی کے پاس گیا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، زوجہ نے کہا کہ میرا قصور ثابت کرو مجھ کو طلاق لینا منظور نہیں ہے، پھر زید خاموش ہو کر طلاق نامہ واپس لے گیا، سترہ سال کے بعد زید اس کو اپنے گھر میں لانا چاہتا ہے، لے جاسکتا ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں جس وقت زید نے اپنی زوجہ سابقہ کو طلاق لکھی یا لکھوائی اسی وقت طلاق واقع ہو گئی، پس اگر زید اس کو رکھنا چاہتا ہے تو نکاح جدید بمہر جدید کرے اور بعد نکاح کے اس کو رکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ تین طلاق نہ لکھی ہوں ورنہ پھر ضرورت حلالہ کی ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقراراً

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س.ج۳ص۲۴۶،۱۲ ظفیر۔
(۲) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً (عالمگیری فصل ثالث فی تعلیق الطلاق ج۱ ص ۴۵۰ ط.ماجدیہ ج۱ص۴۲۰) ظفیر۔

بالطلاق الخ(۱) شامی وفیه وان کانت مر سومة یقع الطلاق نوی او لم ینو ثم المرسومة لاتخلو اما ان ارسل الطلاق بان کتب اما بعد فانت طالق فکما کتب هذا یقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الکتابة (۲) شامی اور اگرچہ اس صورت میں کچھ اشتباہ عدم وقوع طلاق کا بھی ہے لیکن تاہم تجدید نکاح بہتر ہے تا کہ شبہ رفع ہو جائے۔ فقط۔

طلاق نامہ جبراً نقل کرایا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۲۱) اللہ رکھو نے عبد الغنی سے ایک طلاق نامہ جس کو وہ پہلے سے تیار کئے ہوئے تھا جبراً نقل کرایا، عبد الغنی نے بخوف اس تحریر کی نقل کر دی، مگر حلفیہ کہتا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اگرچہ قاضی حکم طلاق کا کر دے گا مگر دیانۃً قول اس کا معتبر ہے اور طلاق نہ ہوگی۔(۳) شامی۔

طلاق نامہ لکھوا کر بھیجا مگر وہ بیوی تک نہیں پہنچ سکا تو بھی طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۲۲۲) زید نے طلاق نامہ تحریری ایک شخص کو دیا کہ تم اس کو بیوی کے پاس دے دو شخص مذکور نے وہ طلاق نامہ زید کے والد کو دے دیا، اس نے دبالیا بھیجا نہیں اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں جس وقت زید نے طلاق نامہ لکھایا لکھوالیا، اسی وقت اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، قال فی ردالمحتار ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب انتهی(۴) ملخصا فقط۔

طلاق نامہ لکھا اور بیوی کو نہیں سنایا کیا حکم ہے

(سوال ۲۲۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نامہ لکھا مگر ہندہ کو نہیں سنایا گیا نہ کسی دوسرے کو معلوم ہوا۔ بعد تحریر طلاق نامہ ہندہ کو اپنے گھر میں رکھ کر مجامعت کرتا رہا پونے دو ماہ کے بعد ہندہ سے کہا کہ میں تجھے طلاق دے کر چھوٹے بھائی کے ساتھ نکاح کراتا ہوں، اور بلا رضامندی عورت کے اس کا انگوٹھا رجسٹر نکاح خوانی پر جبراً لگوالیا تو اس طریق سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں، اور اس صورت میں طلاق کس وقت سے واقع ہوئی۔

(جواب) یہ مسلم ہے کہ عدت بعد طلاق کے فوراً شروع ہو جاتی ہے اور تصریح اس کی کتب فقہ میں موجود ہے(۵) اور یہ بھی شامی وغیرہ میں تصریح ہے کہ کتابت سے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شامی میں ہے کہ مجرد امر بکتابۃ الطلاق سے بھی طلاق ہو جاتی ہے، پس جب کہ زید کو اس واقعہ سے یعنی طلاق نامہ لکھنے سے انکار نہیں ہے تو اسی وقت

---

(۱) ردالمحتار للشامی کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹. ط.س. ج۳ص ۲۴۶. ۱۲ ظفیر.
(۲) ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص ۲۴۶. ۱۲ ظفیر.
(۳) وفی البحران المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق ردالمحتار کتاب الطلاق ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص ۲۳۶) ظفیر.(۴) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص ۲۴۶. ظفیر. (۵) رجل تزوج امرأة نکاحا جائزا او طلقها بعد الدخول اوبعد الخلوة الصحیحة کان علیها العدة (قاضی خاں علی هامش عالمگیری باب العدة ج ۱ ص ۵۳۸ .ط. ماجدیه ج۱ ص ۵۴۹) ظفیر.

طلاق واقع ہو گئی،(۱) اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی اور جبر یہ نشان انگوٹھا عورت کا لگوانے سے نکاح صحیح نہیں ہوتا(۲) اور گواہوں کے اختلاف کی صورت میں بھی نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ فقط

فارغ خطی لکھوائی مگر پھاڑ دی، طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۲٤) زید اور اس کی زوجہ میں ناچاقی ہوئی اور زید نے دیگر اشخاص کو جمع کر کے فارغ خطی طلاق لکھائی اور یہ کہا کہ لڑکا، لڑکی میرے سپرد کر دو، تاکہ میں یہ طلاق نامہ سپرد کروں، اہل مجمع نے کہا کہ تا پرورش اولاد ہندہ کو نان نفقہ دیتے رہو، بعد پرورش ہو جانے کے لڑکے لڑکی کو لے کر طلاق دے دینا، اس میں بہت کچھ اصرار و انکار ہوا، مگر ہندہ نے لڑکا لڑکی نہ دئے زید نے طلاق نامہ چاک کر ڈالا اور زید فرار ہو گیا، عرصہ چھ ماہ کا ہوا کہ زید واپس آگیا اور زوجہ کے پاس رہتا ہے، آیا زید کا واپس آکر زوجہ کے پاس رہنا خلاف شرع تو نہیں اور نکاح مابین زوجہ اور زید کے قائم ہے یا نہیں۔

(جواب) ردالمحتار میں ہے ولو قال للکاتبی اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب، ولو استکتب من اخر کتاباً بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ او قال للرجل ابعث بہ الیھا الخ ۔(۳) اس دوسری روایت ولو استکتب من آخر کتابا بطلاقھا الخ سے یہ ظاہر ہے کہ صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ بظاہر صورت مسئولہ اسی کے مطابق ہے پس اگر یہ ہی صورت واقع ہوئی ہے تو صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور علاقہ زوجیت مابین زید اور اس کی زوجہ کے قائم ہے۔

طلاق نامہ کا مسودہ تیار کیا اور کہا کہ اتنا روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرا دیا جائے کیا حکم ہے

(سوال ۲۲۵) زید نے طلاق نامہ منسلکہ کا مسودہ تیار کیا اور اپنی عورت سے کہا کہ اگر تو مجھے پچاس روپیہ دے تو یہ طلاق نامہ رجسٹری کرا دیا جاوے، مسودہ لکھ کر اب وہ انکاری ہے، عورت اپنے اقرار پر قائم ہے کہ روپیہ مجھ سے لے اور مجھے چھوڑ یہ ظاہر ہے کہ عزم مرد کا اس کے مسودہ سے صاف ہے الفاظ طلاق بائن بھی لکھ دیئے ہیں آیا یہ طلاق عاید ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) اگر اس طلاق نامے کے لکھنے سے پہلے زوجہ سے یہ امر طے ہو گیا ہو کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو شوہر کی اس تحریر سے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، کیونکہ عبارت طلاق نامہ کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو مہر معاف کر دیا، اور میں نے طلاق بائنہ دے دی، پس اگر واقعی زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہو تو طلاق واقع ہو گئی، اور اگر

---

(۱) ولو قال للکا تب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹) کتب الطلاق ان مستبینا الخ وقع (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲٤٦) ظفیر.
(۲) اس لئے کہ اس میں ایجاب نہیں پایا گیا اور نہ گواہ پائے گئے، جواز نکاح کی صورت یہ لکھی ہے ان یکتب الیھا یخطبھا فاذا بلغھا الکتاب وحضرت الشھود و قرأتہ علیھم وقالت زوجت نفسی منہ او تقول ان فلا ناکتب الی یخطبنی فاشھدوا انی زوجت نفسی منہ اما لو لم تقل بحضر تم زوجت نفسی من فلان لا ینعقد لان سماع الشطرین شرط صحۃ النکاح وباسما عھم الکتاب ردالمحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۲٦۳) مطلب التزوج بار سال الکتب .ط.س. ج۳ص ۱۲) ظفیر.
(۳)(ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲٤٦ . ۱۲ ظفیر.

ابھی تک مہر معاف نہیں کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ طلاق کا واقع ہونا مہر کی معافی پر موقوف ہے، (۱) اس نوٹ سے کہ عورت مہر معاف کرنے کو تیار ہے، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک عورت نے مہر معاف نہیں کیا لہذا یہ طلاق نامہ کار آمد نہ رہا، اب پھر اگر شوہر راضی ہو تو خلع کر لے یعنی وہ طلاق دے دے اور عورت مہر معاف کر دے، فقط۔

منصف کے سامنے کہلوایا کہ چھ ماہ ہوا طلاق دی اس نے تین طلاق لکھ دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۲۶) ایک شخص اپنی بیوی کو خلع طلاق دینے کے واسطے قاضی (جو انگریزی تنخواہ دار ہے) کے پاس گیا تاکہ طلاق نامہ رجسٹری کر دیوے، خلع کرانے والے نے کہا کہ تم قاضی کے سامنے یہ کہو کہ میں اپنی بیوی کو ایک سال ہوا طلاق دی ہے۔ قاضی نے کہا کہ اگر ایک برس قبل کا طلاق دینابیان کروں گے تو رجسٹری صحیح نہ ہو گی زیادہ سے زیادہ پانچ چھ ماہ قبل کی رجسٹری ہو سکتی ہے، چنانچہ موافق قول قاضی کے خلع کرانے والے نے کہا کہ صاحب یہ شخص کہتا ہے کہ میں نے بھادوں کے مہینہ میں طلاق دی ہے، تب قاضی نے بلا کسی سے پوچھے تین طلاق رجسٹری کر لی، ان لوگوں نے رجسٹری سے ایک روز بعد نکاح کر لیا، آیا شرعاً بیوی مذکورہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں اور نکاح کنندہ کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور شرکاء نکاح و نکاح خواں کا نکاح باطل ہوا یا نہیں۔

(جواب) اگر اس کاغذ پر شوہر کے دستخط ہو گئے یا نشان انگوٹھا ہو گیا غرض یہ کہ تصدیق اس مضمون طلاق کی شوہر کی طرف سے ہو گئی تو ہر سہ طلاق واقع ہو گئی۔ (۲) لیکن طلاق اسی وقت واقع ہوئی، جس وقت شوہر نے طلاق نامہ لکھوایا، زمانہ گذشتہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی، مثلاً شوہر اگر یہ کہے کہ میں نے ایک برس ہوا طلاق دے دی اور واقع میں طلاق نہیں دی تھی تو فی الحال طلاق واقع ہوئی ہے در مختار میں ہے ولو نکحها قبل امس وقع الآن لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال الخ قوله لان الا نشاء فی الماضیؔ انشاء فی الحال لانه ما اسنده الی حالة منا فية ولا يمكن تصحيحه اخباراً لكذبه وعدم قدرته على الا سناد فكان انشاءً فى الحال الخ شامی ج ۲ ص ٤٤۲ (۳) وفی الشامی ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأ تی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ، ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقها وقرأ ه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقرالزوج انه كتابه الخ (۴) ج ۲ ص ۴۲۹، اور جب کہ طلاق بوقت رجسٹری واقع ہوئی تو اس سے ایک روز بعد دوسرے شخص سے نکاح باطل ہے کیونکہ عدت میں نکاح باطل ہے، (۵) حاضرین مجلس و نکاح خواں کا نکاح باطل نہیں ہوا، لا نهم لم يرتدوا بهذه المعصيةؔ وفسخ النكاح فرع الا رتداد۔ فقط۔

(۱) واذا صافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری مصری بحث تعلیق ج ۱ ص ٤٥٠ ط. ماجدیه ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر.
(۲) وکذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقرانه کتابه ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲٤۷) ظفیر.
(۳) دیکھئے ردالمحتار باب الصریح مطلب اضافة الطلاق الی الزمان ج ۲ ص ٦۰۷ ط.س. ج۳ ص ۲٦٦. ۱۲ ظفیر.
(٤) دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲٤٦. ۱۲ ظفیر.
(۵) ورکنها حرمات ثابتة بها کحرمة تزوج (در مختار) ای تزوجها غیره فانها حرمة علیها ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج۳ ص ۵۰٤) ظفیر.

بغیر دستخط شوہر کا خط آیا، بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۲۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے پاس چھوڑ کر چلا گیا تھا، پانچ سال تک وہ گھر نہیں آیا مگر اس کی خبر گاہ بگاہ ملتی رہی ایک خط اس کی طرف سے خسر کے نام آیا کہ میرے آنے کی امید نہیں لہذا میری بیوی سے مہر معاف کرادو، اور بیوی کو میری طرف سے اجازت ہے، اس خط پر اس کے دستخط نہیں تھے، اس مضمون پر لوگوں نے فتویٰ دریافت کیا، جواب یہ ملا کہ اگر وہ گم شدہ ہے اور پانچ چار سال ہو گئے ہیں تو وہ عورت عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا عورت کو اطمینان ہو جائے کہ خط اسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے، خط کی خبر سن کر وہ آیا اور خط سے انکار کرتا ہے لوگوں نے فتویٰ دکھلا کر کہا کہ تمہاری بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اس نے جواب دیا کہ اگر شریعت اس پر طلاق کا فتویٰ لگاتی ہے تو مجھ کو بھی مطابق حکم شریعت انکار نہیں ہے، اس بیوی کا نکاح اسی وقت دوسری جگہ کر دیا، اس صورت میں نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق کا حکم کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور نکاح ثانی صحیح نہیں ہے، اول تو وہ شخص خط ہی سے انکار کرتا ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے، (۱) اور اگر اس کا خط ہونا تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس خط میں کوئی لفظ صریح طلاق کا نہیں ہے، اگر ہے تو کنایہ کا لفظ ہے، اور اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اور شوہر کو یہ تسلیم نہیں ہے، بہر حال وقوع طلاق کی کوئی وجہ اس میں نہیں ہے، اور مفقود ہونے کی صورت میں دعویٰ کے بعد چار برس گذارنا ضروری ہے دعویٰ سے پہلے جو مدت گذری اس کا اعتبار نہیں ہے، بلکہ جس وقت سے عورت کو مہلت دی جاوے اور قاضی یا جماعت مسلمین کی طرف سے چار برس کی مدت مقرر کی جاوے، اس وقت سے چار برس گذرنا ضروری ہے، بعد چار برس کے عورت عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے، جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کذا فی المدونة الکبریٰ للمالکیه (۲) اور اس شخص کا فتویٰ شرعی کو تسلیم کرنا طلاق ثابت نہیں کرتا، کیونکہ وہ فتویٰ جو طلاق کا دیا گیا صحیح نہ تھا، فقط۔

طلاق دینا ہے یہ کہہ کر طلاق نامہ لکھوایا پھر پھاڑ دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۲۸) زید نے بکر سے کہا کہ مجھے طلاق نامہ لکھ دو، بکر نے پوچھا کہ کس کا طلاق نامہ لکھواؤ گے، زید نے کہا مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، بکر نے لکھ دیا، بعد میں دوستوں کے سمجھانے سے طلاق نامہ چاک کر دیا، لہذا طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور زید نے زبان سے تین طلاق نہیں دی تھی۔

(جواب) زید کا یہ قول کہ مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینا ہے، اس پر دلالت کرتا ہے کہ زید نے ابھی طلاق نہیں دی بلکہ ارادہ طلاق دینے کا ہے، اور پھر اس نے وہ طلاق نامہ اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور نہ خود دیا، بلکہ اس کو پھاڑ دیا تو اس صورت میں موافق روایت شامی کی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی قال فی الشامی ولو استکتب

---

(۱) وان لم یقرانه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجه لا تطلق قضاءً ولا دیانةً ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص۲۴۷) ظفیر. (۲) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزه للتهانوی، زیر عنوان "حکم زوجه مفقود" مدونه کبریٰ کی عبارت یه هے قلت ارأیت امرأة المفقود اتعتدالا ربع سنین فی قول مالك بغیر امرالسلطان قال مالك لا وان اقامت عشرین سنة ثم رفعت امرها الی السلطان نظر فیها و کتب الی موضعه الذی خرج الیه فان یئس منه ضرب لها من تلك الساعة اربع سنین فقیل لمالك هل تعتد بعد الاربع سنین عدة الو فاة اربعة اشهرو عشر امن غیر ان یا مرها السلطان بذلك قال نعم الخ (المدونة الکبریٰ ماجاء فی ضرب اجل المرأة المفقود ج ۵ ص ۱۳۲) ظفیر.

من آخر کتاباً بطلا قها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به الیها فاتاها وقع ان اقرالزوج انه کتابه الخ وکذا کل کتاب لم یکتب بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق ما لم یقرانه کتابه الخ۔(۱) اور اگر ایک دوسری روایت کے مطابق جو کہ شامی میں ہے۔ (ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأ تی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب)(۲) یہ کہا جاوے کہ اس صورت میں زید کے اس کہنے سے کہ طلاق نامہ لکھ دے اقرار طلاق ہو گیا تو اولاً اس میں یہ بحث ہے کہ زید کے دوسرے کلام سے جس کو اوپر لکھا گیا ہے فی الحال طلاق دینا نہیں معلوم ہوتا بلکہ آئندہ کو ارادہ طلاق کا معلوم ہوتا ہے اور ثانیاً یہ کہ تین طلاق کا لفظ زید نے نہیں کہا، لہذا اگر اس صورت میں طلاق واقع بھی ہوئی تو رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بلا نکاح کے صحیح ہے، پس احوط یہ ہے کہ زید اس کو عدۃ کے اندر رجوع کرے تاکہ کچھ شبہ نہ رہے۔

طلاق نامہ لکھوایا اور دستخط بھی کیا تو طلاق ہو گئی

(سوال ۲۲۹) زید اشامپ بغرض طلاق دینے اپنی عورت کے خرید کر حوالہ کاتب کے کر کے کہا کہ اس کو میری طرف سے طلاق نامہ بنا کر پورا کریں، کاتب نے عرف عام کے موافق تین لکھ کر انگوٹھا زید کا اس پر لگوالیا مگر زید نے زبانی طلاق نہیں دی، آیا زید کے زوجہ پر اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) جب کہ زید اس طلاق نامہ کے متعلق یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ میری طرف سے ہے اور طلاق نامہ میں تین طلاق مکتوب ہیں تو اس کی بیوی پر تین طلاق واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب اس سے نکاح ثانی جائز نہیں، قال فی الشامی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرا ئتی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب الخ ۔(۳) اور جس وقت یہ طلاق نامہ لکھا گیا اس وقت سے عدت شمار ہو گی فقط۔

اشامپ خرید کر طلاق نامہ لکھا مگر دستخط نہیں ہوئے تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۳۰) زید کی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے ہوا، اور عمر کی ہمشیرہ کا نکاح زید سے، بہت مدت کے بعد نا اتفاقی کی وجہ سے زید و عمر دونوں طلاق دینے پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ اشامپ خرید اگیا اور مکمل طلاق نامہ لکھا گیا، گواہی وغیرہ ثبت ہو گئی، ابھی دستخط باقی تھے کسی وجہ سے یہ معاملہ رہ گیا اور اشامپ خزانہ میں واپس کر دیا گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

سائلہ کا بیان ہے کہ جس وقت عرضی نویس نے اشامپ لکھنا شروع کیا تھا اس وقت طلاق دہندہ سے پوچھ لیا تھا کہ طلاق نامہ لکھیں طلاق دہندہ نے کہا تھا لکھو، اس کے بعد عرضی نویس نے طلاق نامہ لکھا، جس میں تین طلاق لکھی، گواہی ثبت ہو گئی، طلاق دہندہ کا انگوٹھا لگنا باقی تھا کہ کسی وجہ سے ناراض ہو کر فریقین متفرق ہو گئے۔

(جواب) اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ جب شوہرین نے طلاق نامہ خود نہیں لکھا

---

(۱) (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲٤٦ ۱۲. ظفیر .
(۲) ایضاً ط.س. ج۳ ص ۲٤٦ . ظفیر .
(۳) ایضاً ط.س. ج۳ ص ۲٤٦ . ظفیر .

دوسرے سے لکھایا گیا تو جب تک اس تحریر پر شوہر کا اقرار نہ ہو، اور وہ یوں نہ کہے کہ یہ تحریر میری ہی طرف سے ہے طلاق واقع نہیں ہوئی، البتہ سائلہ کے بیان کے مطابق اگر امر بالطلاق ثابت ہو جائے یا شوہر خود اس کا اقرار کرے کہ میں نے امر بالطلاق کیا تھا تو یہ بھی طلاق اقرار سمجھا جائے گا اور طلاق واقع ہو جائے گی، شامی نے تاتارخانیہ سے نقل کیا ہے۔ ولو استکتب من اخر کتابا بطلاقها وقرأه علی الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنو نه الخ وقع ان اقر الزوج انه کتابه الخ و کذا کل کتاب لم یکتبه بخطه ولم یمله بنفسه لا یقع الطلاق مالم یقر انه کتابه الخ (۱) وفیه ایضاً ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقراراً بالطلاق۔ (۲) فقط۔

رخصتی سے پہلے طلاق در طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیج دیا طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۳۱) میری لڑکی نابالغہ مسماۃ امیر بیگم کا نکاح محمد یعقوب سے عرصہ تین سال کا ہوا جو مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجّل پر عقد ہوا تھا، مگر اب تک محمد یعقوب نے مہر معجّل ادا نہ کیا اور نہ رخصت کرائی ۹ / اکتوبر سن ۱۹۱۹ء کو بیرنگ خط میں طلاق در طلاق طلاق لکھ کر اس پر اپنی انگوٹھا کا نشان لگا کر مسماۃ امیر بیگم کے نام بھیج دیا، آیا طلاق ہوئی یا نہیں اور عدت واجب ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے مہر معجّل واجب رہا یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ محمد یعقوب کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور چونکہ طلاق قبل دخول واقع ہوئی (۳) اس لئے نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے۔ اور عدت واجب نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدو نها الایه۔ (۴) اور نیز ارشاد ہے۔ وان طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فریضةً فنصف ما فرضتم الایه (۵) فقط۔

طلاق نامہ شوہر نے لکھا اور زبان سے نہیں کہا تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۳۲) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا تھا مگر رخصت نہیں کی تھی کہ باہم تنازع ہو گیا، اس نے لڑکی کے شوہر کو بلا کر یہ کہا کہ تم طلاق نامہ لکھوا دو، اور میں لڑکی سے معافی مہر لکھواتا ہوں، شوہر نے کہا بہت اچھا، لیکن شوہر نے زبان سے کوئی لفظ طلاق کا نہیں کہا، اس کے سامنے طلاق نامہ لکھا گیا اور بخشش نامہ مہر کا عورت کی طرف سے لکھا گیا، لیکن اب وہ مرد کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ مجھے صرف مہر معاف کرانا تھا، اس صورت میں طلاق پڑی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں جب کہ اس شخص نے طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے اور بعوض مہر کے طلاق نامہ لکھوایا اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی اور مہر معاف ہو گیا بدون طلاق کے مہر معاف نہ ہو گا،

---

(۱) (ردالمحتار کتاب الطلاق مطلب الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص۲٤٦. ۱۲ ظفیر.
(۲) (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ . ظفیر.
(۳) فان قلت الکتابة من الصریح او من الکنایة قلت ان کانت علی وجه الرسم معنونة فهی صریح والا فکنایة (البحر الرائق کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۷۲ .ط.س.ج۳ص۲۵۳) واذا طلق الرجل امرأته ثلثا قبل الدخول وقعن علیها الخ فان فرق الطلاق بانت بالا ولی ولم تقع الثانیه والثالثة (هدایه فصل فی الطلاق قبل الدخول ص ۳۵۱) ظفیر.
(٤) سورة لا حزاب .٦. ظفیر. (۵)

کیونکہ پہلے گفتگو معافی مہر کے بعوض طلاق کے تھی، اسی بناء پر باجازت شوہر طلاق نامہ لکھا گیا اور معافی مہر کی ہوئی، لہذا طلاق ہوگئی اور مہر معاف ہوگیا۔(۱) فقط۔

کاتب سے کہا میری بیوی کے لئے طلاق لکھ دو، کاتب نے لکھا کہ بتول کو تین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۲۳۳) کسی نے جاکر کسی کاتب سے کہا کہ میری بیوی کو طلاق لکھ دو، اور کاتب نے یہ الفاظ لکھے از جانب محمد شبلی، ہم محمد شبلی خان ساکن موضع جھتی پور کے ہیں، ہم اپنی بیوی بتول کو تین طلاق دیتے ہیں، طلاق، طلاق، طلاق، شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے ،اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت مطلقہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر بعد صحبت وجماع کے وہ طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہوسکتا ہے، کذا فی کتب الفقه (۲) فقط۔

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے اس لکھنے سے طلاق ہوگئی

(سوال ۲۳۴) ایک شخص نے اپنی بیوی کو مار پیٹ کر اور زیور وغیرہ چھین کر گھر سے نکال دی یہ شخص فوجی ملازم تھا اس کی بیوی کا جو روپیہ فوج میں واجب تھا، اس نے یہ کہہ کر کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے روپیہ خود لے لیا، چنانچہ کمانڈر فوج کی تصدیق ہمراہ ہے، آیا طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگئی اور اس پر طلاق واقع ہوگئی، (۳) اور تصدیق کمانڈر فوج سے ثابت ہے، ۷ / ۲ اگست سن ۱۹۲۶ء کو طلاق لکھی گئی، لہذا اب کہ نوماہ طلاق کو ہوگئے، عدت اس کی گذر گئی، پس اس عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے۔ فقط۔

طلاق نامہ مکمل لکھوالیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۳۵) ایک شخص کسی کو کہتا ہے کہ طلاق نامہ لکھو، اس نے کہا کہ طلاق لکھوانے سے نہیں پڑتی زبان سے پڑتی ہے پھر اس محرر نے طلاق نامہ لکھا اور زوج کا یہ اعتقاد ہوگیا ہے کہ طلاق لکھوانے سے نہیں ہوتی زبان سے ہوتی ہے، اور زبان سے میں فلاں شرط پر دوں گا، پھر زوج نے طلاق لکھوا کر اپنا انگوٹھا لگا کر طلاق نامہ اپنے پاس رکھ لیا، عورت کے پاس نہیں بھیجا، پھر اس سے کہا گیا کہ طلاق دو تو جواب دیا کہ فلاں شرط پوری کرو تب طلاق دوں گا، اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

---

(۱) واذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (عالمگیری مصری تعليق الطلاق ج ۱ ص ۴۵۰ ط. ماجديه ج۱ ص ۴۲۰) ولو استكتب من آخر كتاباً بطلا قها او قرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶) ظفير.

(۲) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأ تى كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹) وان كان الطلاق ثلاثافى الحرة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها اويموت عنها (باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفير.

(۳) وان كانت مر سومة يقع الطلاق نوى او لم ينو الخ فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶) ظفير.

(جواب) مسئلہ یہ ہے کہ طلاق کتابت سے بھی پڑ جاتی ہے خواہ خود لکھے یا لکھوائے بشرطیکہ اقرار کرے کہ یہ میرا لکھا ہوا یا لکھوایا ہوا ہے یا دو گواہوں سے اس کا لکھنا یا لکھوانا یعنی حکم کرنا کتابت کا ثابت ہو جاوے شامی میں ہے ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأ تی کان اقراراً بالطلاق وان لم یکتب ، ولو استکتب من آخر کتاباً بطلاقھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ او قال للرجل ابعث بہ الیھا او قال لہ اکتب نسخۃً وابعث بھا الیھا وان لم یقرانہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الا مر علی وجہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ و لم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق ما لم یقرانہ کتابہ اھ ملخصاً شامی۔(۱) اس مجموعہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کہ شوہر نے اس طلاق نامہ کو لکھوا کر رکھوالیا اور اپنی زوجہ کے پاس نہیں بھیجا اور اس کی نیت بھی ابھی طلاق دینے کی نہ تھی بلکہ چند شرائط پر تھی تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۲)

غصہ میں طلاق نامہ لکھوالیا مگر دستخط نہیں کئے کیا حکم ہے

(سوال ۲۳۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کی کسی ناجائز حرکت سے ناراض ہو کر اسٹامپ خرید کر عرائض نویس سے کہا کہ طلاق نامہ لکھ دو، بیوی اور اس کے باپ کا نام بتلادیا، عرائض نویس نے طلاق نامہ تحریر کر دیا، اس اثناء میں غصہ فرو ہو گیا تھا، طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے اس کو لے کر جیب میں ڈال لیا، مکمل کر کے زوجہ کو نہیں دیا، گھر والوں نے اس کو لے کر چاک کر دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) عبارت کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی جیسا کہ شامی میں ہے ولو استکتب من آخر کتاباً بطلا قھا وقرأہ علی الزوج فاخذہ الزوج وختمہ وعنونہ وبعث بہ الیھا فاتاھا وقع ان اقر الزوج انہ کتابہ وان لم یقرانہ کتابہ ولم تقم بینۃ لکنہ وصف الا مر علی وجہ لا تطلق قضاءً ولا دیانۃً وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ لم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقرانہ کتابہ ا ہ ملخصاً (۳) فقط۔

ایک طلاق لکھنے کا حکم دیا اور یہی سمجھ کر اس نے دستخط کیا مگر کاتب نے تین لکھ دیئے کیا حکم ہے

(سوال ۲۳۷) زید کی والدہ اور بیوی میں تنازع ہوا جس کی وجہ سے زید نے ایک طلاق کے ارادہ سے اسٹامپ خریدا، اسٹام ایک ہندو ہے اسی سے زید نے طلاق نامہ لکھوایا، باوجود یہ کہ زید نے اس کو قبل از تحریر یہ کہہ دیا تھا کہ میری جانب سے ایک طلاق تحریر کر دینا مگر اس نے زید کے ایک دشمن کی اندرونی سازش سے بجائے ایک طلاق کے تین طلاق تحریر کر دی اور زید نے بوجہ حسن ظن کے بدون پڑھنے کے طلاق نامہ پر دستخط کر دیئے، زید کا بیان حلفی ہم رشتہ استفتاء ہے اس صورت میں ایک طلاق واقع ہو گی یا تین طلاق ہوں گی۔

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار للشامی کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶ . ظفیر.
(۲) واذا اضافہ الی الشرط یقع عقیب الشرط اتفاقاً عالمگیری مصری تعلیق الطلاق ج ۱ ص ۴۵۰ .ط ماجدیہ ج ۱ ص ۴۲۰) ظفیر. (۳)(ردالمحتار کتاب الطلاق ج۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶ (خاکسار کے خیال میں طلاق ہو گئی ولو قال للکاتب اکتب طلاق امرأتی کان اقرارا بالطلاق (ایضاً .ط.س. ج۳ص۲۴۶)ظفیر.

(جواب) اس صورت میں موافق بیان زید کے اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی تین واقع نہیں ہوئی، پس زید اپنی زوجہ کو عدت کے اندر بدون نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے اور اگر زید نے جھوٹ کہا اور در حقیقت اس نے تین طلاق لکھنے کو کہا تھا تو اس کا وبال اس پر ہے مگر موافق حکم شریعت کے زید کے بیان کے موافق اس صورت میں ایک طلاق رجعی کا حکم کیا جاوے گا۔ در مختار میں ہے ویقع بها ای بهذه الا لفاظ الخ واحدة رجعية الخ۔(۱) فقط۔

طلاق نامہ پر صرف انگوٹھا لگانے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۲۳۸) امی و ناخواندہ و نانویسندہ کی طلاق بصورت سکوت و عدم تلفظ و تکلم کسی لفظ و کسی کلام و حرکت لسانی کے طلاق نامہ معنونہ مستبینہ پر نشان یا انگوٹھا کرنے اور لگانے سے شرعاً طلاق واقع ہوگی یا نہیں جیسا کہ اس روزگار میں رواج ہے کہ ناخواندہ اور ان پڑھ کو ہر تحریر کے وقت نشانہ یا انگوٹھا کراتے ہیں، اسی طرح اگر نامہ تعلیق طلاق یا طلاق نامہ مطلقہ پر انگوٹھا یا نشانہ لس سے کرادیں وہ زبان سے کچھ نہ کہے ساکت رہ کر طلاق نامہ پر اپنی رضا سے بلا کسی اعتراض و انکار زبانی کے نشانہ یا انگوٹھا لگادے تو اس صورت میں اس کی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور اس کی طلاق تحریری میں تلفظ و تکلم اس کا ضروری ہے یا نہیں اور ساکت رہ کر نشانہ یا انگوٹھا لگانے سے بھی طلاق واقع ہوگی یا نہیں، تحریر معنون و مستبین پر مضمون مندرجہ بوضاحت تامہ شنیدہ و فہمیدہ و شنوانیدہ و فہمانیدہ ہونے کے بعد نشانہ و اثبات ایہام اس کے بارہ میں برابر نطق و تکلم ہو سکے یا نہ، فتویٰ کس پر ہے کاتب و غیر کاتب تحریری طلاق کے حکم میں برابر ہے یا امی کا تلفظ شرط ہے، نشانہ وغیرہ غیر کافی ہوگا۔

(جواب) کتب فقہ کی مختلف تصریحات و روایات سے ظاہر ہوتا ہے ہر چند کہ وقوع طلاق کے لئے تلفظ بالفاظ طلاق کرنا ضروری نہیں مگر اقرار بالفاظ کرنا یعنی یوں کہنا کہ جو کچھ اس تحریر میں لکھا گیا ہے بے شک وہ میری ہی ہے یا اسی کے قریب قریب کوئی اور لفظ کہنا ضروری ہے، بغیر کسی اقرار و اعتراف کے صرف مہر یا انگوٹھا لگا دینا کافی نہیں فی العالمگیریه رجل استكتب من رجل آخر الى امرأته كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه وطواه وختم وكتب في عنوانه الخ ان اقرا لزوج انه كتابه فان الطلاق يقع عليها و كذا لك لو قال الرجل ابعث بهذاالكتاب الخ وان لم يقرانه كتابه لكنه وصف الا مر على وجه فانه لا يلزمه الطلاق الخ(۲) وفي الشامي نقلا عن التتارخانيه ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقراراً بالطلاق وفيه ايضاً ولو استكتب من آخر الخ وقع ان اقرالزوج انه كتابه الخ(۳) ص ۴۲۹ فقط۔

---

(۱) الدر المختار على هامش ردا لمختار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ وج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۸. ۱۲ ظفیر.
(۲) عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابة ج ۱ ص ۴۰۴ .ط ماجدیه ج ۱ ص ۳۷۹. ظفیر.
(۳) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ مطلب الطلاق بالکتابة .ط.س. ج۳ ص ۲۴۶. ظفیر.

زبردستی شوہر سے طلاق نامہ پر کوئی انگوٹھا لگوالے تو اس سے طلاق نہ ہوگی

(سوال ۲۳۹)زید کی منشا اپنی زوجہ کو طلاق دینے کے بالکل نہ تھی، زبردستی اس سے طلاق نامہ پر انگوٹھا لگوالیا گیا، اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہوجاوے گی یا نہ۔

(جواب)طلاق نامہ پر زبردستی شوہر سے نشانی انگوٹھا لگوانے سے طلاق نہیں ہوئی، قال فی الدر المختار فلو اکرہ علی ان یکتب طلاق امرأتہ فکتب لا تطلق لان الکتابة اقیمت مقام العبارة باعتبار الحاجة و لا حاجة هنا کذا فی الخانیہ الخ(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

خسر کو لکھا کہ بروقت طلاق دختر آپ نے وعدہ فرمایا تھا، اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۴۰)عمر نے اپنے خسر زید کو نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ کے ذمہ میرا چھ سو ۶۰۰ روپیہ واجب تھا اور اس میں سے آپ نے مبلغ دو سو روپیہ تو میری زوجہ یعنی آپ کی دختر کے طلاق لینے کے وقت مہر میں وضع فرمائے الخ اس کے بعد دوسرا کارڈ بطریق نوٹس اس مضمون کا بھیجا کہ آپ نے بروقت طلاق دختر خود بمقام اجمیر روبرو گواہان وعدہ فرمایا تھا الخ اس صورت میں عمر کی زوجہ مسماۃ خالدہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، بصورت مطلقہ ہوجانے کے وہ شوہر خود سے نان و نفقہ کب تک بابت کی مستحق ہے۔

(جواب)اس صورت میں مسماۃ خالدہ کو طلاق موافق اقرار عمر کے واقع ہوگئی۔(۲)اور نفقہ عدت کا بذمہ شوہر واجب ہے۔(۳)فقط۔

شوہر نے کہا تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد میں طلاق نامہ پر دستخط نہیں کیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۴۱)زوجین میں جھگڑا تھا، زوجہ کے والد نے زوجہ سے کہا کہ اس جھگڑے سے بہتر ہے کہ فارغ خطی طلاق لکھ دو، خواص لوگ جمع ہوئے اور حاضرین نے زوج سے پوچھا کہ کیوں طلاق نامہ لکھا جائے، زوج نے کہا کہ تم لکھو میں دستخط کردوں گا بعد تحریر زوج نے طلاق نامہ پر دستخط نہیں کئے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(جواب)اس صورت میں ظاہر یہ ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ تو خود طلاق نامہ لکھا ہے نہ دوسرے کے لکھے ہوئے پر یہ اقرار کیا کہ یہ تحریر میری طرف سے ہے، حالانکہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ تحریر طلاق کا وقوع اس کے سواء متصور نہیں کہ شوہر خود لکھے یا دوسرے کے لکھے ہوئے کو اپنی طرف منسوب کرے اور یوں کہے کہ بے شک یہ تحریر میری طرف سے ہے، دوسرے کی تحریر پر صرف دستخط بھی اقرار کے بغیر سود مند نہیں، زوج کا یہ کہنا کہ تم لکھو میں دستخط کردوں گا، بے شبہ اقرار کا ایہام پیدا کرتا ہے مگر صرف ایہام پر کوئی حکم قطعی متفرع

---

(۱)(ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س.ج۳ص۲۳۶ ، نیز دیکھئے فتاویٰ قاضی خاں علی هامش فتاوی عالمگیری مصری الطلاق بالکتابة ج ۱ ص ۴۴۱ .ط.ماجدیه ج۱ص۴۷۲ . ظفیر.

(۲)و کذا لو اقربا لطلاق کاذبا اوھازلاً وقع قضاءً لا دیانة ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹) اور اگر اس نے صحیح خبر دی ہے تو طلاق دیانۃً اور قضاءً دونوں طرح واقع ہوچکی واللہ اعلم ظفیر.

(۳)وتجب المطلقة الرجعی والبائن النفقة والسکنی والکسوة (در مختار) کان علیه ابدال المطلقة بالمعتدة لا ن النفقة تابعة للعدة((ردالمحتار باب النفقه مطلب فی نفقة المطلقة ج ۲ ص ۹۲۱ .ط.س.ج۳ص۶۰۹) ظفیر.

نہیں ہو سکتا، یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ شوہر کا قصداً بھی طلاق کا نہیں، اپنے قصد یا اقرار کو آئندہ پر چھوڑتا ہے، پس جب کہ شوہر کی تحریر بھی نہیں، دوسروں کی تحریر پر اقرار نہیں اور تحریر سے پہلے ایسے قطعی الفاظ بھی ثابت نہیں کہ اقرار کے قائم مقام ہو سکیں تو پھر یہ موہم لفظ وقوع طلاق کے لئے کافی نہیں ہو سکتے، وكذلك كل كتاب لم يكتبه بخطه ولم يمله بنفسه لا يقع به الطلاق اذا لم يقر انه كتابه كذا في المحيط فتاویٰ عالمگیری۔(۱)

والدہ کو لکھا کہ دباؤ پڑے تو کہہ دو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دے دی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۲) زید نے اپنی بیوی کے بارے میں یہ الفاظ اپنے باپ کے پاس لکھ کر بھیجے، اگر محلّہ دہلیز سے کوئی کسی قسم کا دباؤ پڑے تو صاف صاف کہہ دو کہ ہمارے لڑکے نے طلاق دے دی ہے، ہم کو کچھ واسطہ نہیں ہے، زید کے والدین نے حصہ اس خط کے ہندہ کو اس کے والدین کے مکان پر بھیج دیا، اور بے تعلقی کہلا بھیجی، ہندہ عرصہ دس سال سے والدین کے مکان پر ہے، کیا ہندہ ایسی صورت میں دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، بعد عدت کے (جو کہ تین حیض ہیں) عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے، اور جب کہ طلاق کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔(۲) تو اگر عورت کو اس عرصہ میں تین حیض آچکے ہیں تو فوراً اس کو نکاح ثانی کرنا جائز ہے۔

بنت فلاں کو طلاق دینا لکھا تو بھی طلاق ہو گئی

(سوال ۲۴۳) میری دو لڑکیاں خراتی خاں کے دو لڑکوں کے عقد میں آئی تھیں، جس کو چار پانچ برس ہو گئے، اب ان لڑکوں نے بوجہ رنجش کے رجسٹری شدہ خط میں طلاق نامہ لکھ کر بھیجا ہے، اور لڑکیوں کا نام نہیں لکھا ہے، بنت فلاں کر کے لکھا ہے، اگر طلاق ہو گئی تو تین ماہ کا نفقہ ان پر واجب ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں ان دونوں پر طلاق واقع ہو گئی،(۳) عدت کے بعد دوسرے شخصوں سے نکاح ان کا صحیح ہے، اور نفقہ عدت کا ذمہ شوہر لازم ہے۔(۴)

طلاق نامہ لکھوا کر جب انگوٹھا کا نشان لگا دیا جس کے دو گواہ بھی موجود ہیں تو طلاق ہو گئی

(سوال ۲۴۴) زید نے چار سال ہوئے ہندہ سے نکاح پڑھایا، لیکن نان نفقہ دینے سے برابر جی چراتا رہا، چنانچہ اب تک ہندہ مجبورانہ حالت میں اپنے باپ کے گھر رہتی ہے، ہر چند زید سے نان نفقہ کی طالب ہوئی لیکن زید نے کچھ خیال نہ کیا، زیادہ اصرار کرنے پر ایک روز زید نے ایک طلاق نامہ لکھوا کر اور اپنے انگوٹھے کا نشان دے کر ایک

---

(۱) عالمگیری مصری فصل فی الطلاق بالکتابة ج ۱ ص ۴۰۵ ط. ماجدیه ج۱ ص۳۷۹. ظفیر.

(۲) وان كانت مستبينة لكنها غير مر سومة ان نوى الطلاق يقع والا فلا ، وان كانت مر سومة يقع الطلاق نوى او لم ينوثم المر سومة لا تخلو ان أرسل الطلاق بان كتب اما بعد فانت طالق فكما كتب هذا يقع الطلاق وتلزمها العدة من وقت الكتابة (عالمگیری مصری فصل سادس فی الطلاق بالکتابة ج ۱ ص ۴۰۳ ط. ماجدیه ج۱ ص۳۷۸) ظفیر.

(۳) بخلاف ما لو ذكر اسمها او اسم ابيها اوا سم امها او ولدها فقال عمرة طالق او بنت فلان طالق او بنت فلانة او ام فلان فقد صرحوابا نها تطلق وانه لو قال لم اعن امرأ تی لا يصدق قضاءً اذا كانت امرأ ته كما وصف ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ ص۲۴۸) ظفیر. (۴) وتجب لمطلقة الرجعي والبائن النفقة والسكنى والكسوة (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۳۱ ط.س. ج۳ ص۶۰۹) ظفیر.

شخص کی معرفت ہندہ کے پاس بھیج دیا، طلاق نامہ کے حاشیہ پر چار گواہ ہیں، منجملہ ان کے دو گواہ اور ایک کاتب تین اشخاص زید کے طلاق دینے اور انگوٹھے کے نشان کی تصدیق کرتے ہیں، اور دو گواہ حاشیہ طلاق نامہ کے اور خود زید طلاق دینے سے انکاری ہیں اور طلاق نامہ کو جعلی بتلاتے ہیں، لیکن زید کے انگوٹھے کا نشان بجنسہ ہے، ذرا بھی اشتباہ نہیں، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی هکذا فی کتب الفقه۔(۱)

شوہر نے لکھا کہ لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو حرام کرتا ہوں کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۵) شوہر نے بایں مضمون طلاق لکھ کر بھیجی کہ میں لفظ طلاق تین بار کہہ کر اپنی زوجہ کو اپنے اوپر حرام کرتا ہوں، وہ جہاں چاہے نکاح کرلے، اس میں دو آدمیوں کی گواہی بھی تھی طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) صورت مسئولہ میں تین طلاق عورت پر واقع ہو گئیں، بدون حلالہ اس کا نکاح درست نہیں ہے هکذا یفهم من کتب الفقه۔ فقط۔

---

(۱) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امر أتی كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب ولو استكتب من آخر كتابا بطلاقها وقرأه الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه الخ وقع ان اقرا لزوج انه كتابه ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ونصابها من الحقوق مالاً كان او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان الخ اورجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ۵۱۵ .ط.س. ج۵ص۴۶۵) ظفير.

باب سوم

طلاق صریح یعنی وہ الفاظ جن سے بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے

بلا اضافت طلاق دے گا تو بھی واقع ہو جاوے گی

(سوال ۲۴۶) زید بوقت خصومت باخسر خود گفت یک طلاق دادم دو طلاق دادم بغیر خطاب وبغیر اشارہ نہ زوجہ زید در آنجا حاضر بود ونہ اسم زوجہ گرفتہ ونہ اسم پدرش بر زبان راندہ دریں صورت بدون نیت زید طلاق بر زنش واقع شدیانہ، اگر زید در مجلس چنیں الفاظ گفت کہ ترجمہ آں این ست من از دختر عمر جدا گشتم، ایں الفاظ از کنایات است یانہ وازیں الفاظ طلاق واقع شود یانہ۔

(جواب) اقول و بالله التوفیق قال فی ردالمحتار ولا یلزم کون الاضافة صریحة فی کلامه کما فی البحر لو قال طالق فقیل له من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته الخ ثم قال ویؤیده ما فی البحر لو قال امرأة طلاق الخ وقال لم اعن امرأتی یصدق او ویفهم من انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته الخ انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها .(۱) الخ جلد ۲۔ پس ہر گاہ زید گفتہ است کہ ازیں لفظ طلاق، طلاق زوجہ ام مراد نیست زوجہ اش مطلقہ شود بدو طلاق وہر گاہ بعد ازاں دراں مجلس یا مجلس دیگر گفتہ کلمات یکہ ترجمہ اش این است کہ من از دختر عمر جدا گشتم، ازین لفظ یک طلاق بائنہ بر زوجہ اش واقع شد وآں زن مطلقہ ثلثہ شد۔ لان البائن یلحق الصریح کذا فی الدر المختار (۲) وازین کلام ملاعد ایں ہم واضح شد کہ مراد اولاً طلاق زوجہ خود بود، پس بدون حلالہ نکاح زید باآں دوبارہ جائز نباشد۔ فقط۔

بیوی کا نام لکھ کر تلاک، تلاک، تلاک کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۷) زید نے عمر کو یہ الفاظ لکھے عورت رسول تلاک، تلاک، تلاک، اور رسول زید کی زوجہ ہے، اس میں طلاق بوکالت عمر واقع ہوگی یا کیا، چونکہ عمر نے طلاق دینے کو رد کر دیا ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں بینوا توجروا۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور عمر کی وکالت اس میں نہیں ہے اور عمر کے رد کر دینے سے طلاق رد نہ ہوگی، در مختار میں ہے ویقع بهذه الالفاظ وما بمعناها من الصریح ویدخل نحو طلاغ و تلاغ وطلاك وتلاك الخ۔ (۳) فقط۔

کسی کے کہنے سے کہا طلاق دادم اور معنی نہ جانتا ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۸) زید نے عمر سے یوں کہلایا اپنی زوجہ کو طلاق دادم، اور عمر طلاق دادم کو نہیں سمجھتا، عمر کی زوجہ پر طلاق ہوگئی یا نہیں (۲) زید کی زوجہ زید کی والدہ کو بہت ستاتی ہے اور سمجھانے سے باز نہیں آتی تو زید اس کو طلاق دے دے یا نہیں۔

(جواب) (۱) محض طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔

---

(۱) (ردالمحتار للشامی باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ ص۲۴۸ . ۱۲ ظفیر.
(۲) الصریح یلحق الصریح وملحق البائن بشرط العدة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ .ط.س. ج۳ ص۳۰۶) ظفیر. (۳) ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ ص۲۴۹. ۱۲ ظفیر.

(۲) اس صورت میں زید کے ذمہ طلاق دینا ضروری نہیں ہے اول زوجہ کو تنبیہ کرے تاکہ وہ اس کی والدہ کی اطاعت کرے، اگر نہ مانے تو اس کو علیحدہ مکان میں رکھے۔

بائن طلاق دے کر بلا نکاح ساتھ رہا اس زمانہ کی طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۲۴۹) شخصے زن خود را یک طلاق بائن دادہ بلا عقد در خانہ خود باو اوقات بسری نمود وبعد انقضائے عدت ثانیاً اور ایک طلاق داد باز بنکاح خود درآورد بار دیگر یک طلاق داد دریں صورت بر زنش طلاق ثلاثہ واقع خواہد شد یا چہ۔

(جواب) دریں صورت زن مطلقہ ثلاثہ نشدہ است کہ طلاق ثانی کہ بعد انقضائے عدت دادہ است واقع نہ شدہ فی الدر المختار کتاب الطلاق و محله المنكوحة وفي الشامي اى ولو معتدة عن طلاق رجعي او بائن الخ(۱) وفي آخر الكنايات واما المعتدة للو طئ فلا يلحقها۔(۲) وتفصيل المسئلة في الشامي۔(۳)

میری طرف سے اس کو طلاق ہے میں آباد نہیں کرنا چاہتا طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۵۰) ایک لڑکی جس کی عمر سولہ ۱۶ سال کی ہے اس کا شوہر گم ہے لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ جس وقت وہ مجھ کو چھوڑ کر گیا تھا تو اس نے یہ الفاظ کہے تھے، تجھے میں اپنے گھر مین آباد نہیں کرنا چاہتا، میری طرف سے اس کو طلاق ہے، اس صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح صحیح ہے یا نہ۔

(جواب) اس مسماۃ پر طلاق واقع ہوگئی، بعد عدت کے وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت کی شمار اسی وقت سے ہوگی، جس وقت سے اس کا شوہر اس کو الفاظ مذکورہ کہہ کر گیا ہے، فقط۔

مرتد ہونے کے بعد بیوی کو جو تین طلاق دی وہ واقع نہ ہوگی

(سوال ۲۵۱) ایک شخص مرتد ہوگیا، اس کے بعد زوجہ کو تین طلاق دی تو یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر وہ تجدید اسلام کے بعد زوجہ کو رکھنا چاہے تو بلا حلالہ کے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) مرتد ہونے سے نکاح فوراً فسخ ہوگیا اس کے بعد جو اس مرتد نے اپنی زوجہ کو قبل تجدید اسلام تین طلاق دی وہ واقع نہیں ہوئی، پس بعد طلاق دینے کے اگر شوہر تجدید اسلام کرے اور اس مطلقہ سے نکاح کرنا چاہے تو بدوں حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے، كما في الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل فلا ينقص عدداً الخ (۴) فقط۔

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷٤ .ط.س.ج۳ص ۲۳۰ .۱۲ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٥٢ .ط.س.ج۳ص ۳۱٤ . ظفیر.
(۳) مثاله لو طلقها بائنا او خالعها ثم بعد مضی حیضتین من عدتها مثلا وطئها عالما بالحرمة فلزمها عدة ثانیة وتدا خلتا فاذا حاضت الثالثة فهی منهما ولزمها حیضتان ایضاً لا کمال الثانیة فلو طلقها فی الحیضتین الا خر تین لا یقع لا نها عدة وطئو لا طلاق افاده فی الذخیرة ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٥٢ .ط.س.ج۳ص ۳۱٤) ظفیر.
(٤) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ٥٣٩ .ط.س.ج۳ص ۱۹۳ . ۱۲ ظفیر.

بیوی کہتی ہے تین طلاق، شوہر ایک کہتا ہے، کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۲) زید اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو طلاق دے کر کہیں فرار ہو گیا، باستفسار مسماۃ ہندہ نے بیان کیا کہ مجھ کو بیک وقت تین طلاق دی ہے، جب زید واپس آیا تو بیان کیا کہ میں نے ایک طلاق دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) جب کہ زید تین طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس تین طلاق کے گواہ نہیں ہیں تو قول زید کا اس بارہ میں معتبر ہے اور ایک طلاق رجعی ثابت ہے اور عدت کے اندر زید اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے۔(۱)

بیوی کے متعلق کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے

(سوال ۲۵۳) ایک شخص نے غصہ میں اپنی زوجہ کو یوں کہا کہ اگر اس کے ہاتھ کی روٹی کھاؤں تو میری ماں بہن پر طلاق ہے، اور پھر دو چار روز کے بعد کہا کہ میری ماں بہن ہے، اور پھر ایک دفعہ فقط طلاق دینے کا لفظ زبان سے ادا کیا اور کچھ نہیں کہا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر کچھ گنجائش عورت کے رکھنے کی ہو تو بتلا دیں۔

(جواب) اول کے دو جملے تو لغو ہیں ان سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر پھر جو لفظ طلاق کا زوجہ کو مخاطب کر کے یا زوجہ پر غصہ کر کے زبان سے نکالا تو اس سے اس پر ایک طلاق واقع ہو گئی۔(۲) مگر صرف ایک دفعہ طلاق دینے سے رجعی طلاق ہوتی ہے، اس میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے درست ہے۔(۳) فقط

طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق ہو گئی

(سوال ۲۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مارا، وہ میکہ میں چلی آئی، لوگوں نے کہا کہ تمہاری جورو ہے تم اس کو بلاؤ، اس پر شوہر نے کہا کہ ہماری جورو ہوتی تو بلاتے اور جب گھر سے نکل گئی تو ہمارے رکھنے کے قابل نہیں ہے، اس سے پہلے ایک روز شوہر نے کہا کہ ہم طلاق دیتے ہیں تو طلاق ہوئی یا نہیں، عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر یہ الفاظ بھی شوہر نے کہے تھے کہ ہم طلاق دیتے ہیں، تو طلاق اس عورت پر واقع ہو گئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح درست ہے۔(۴) فقط

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك اولم ترض لقوله تعالىٰ فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) ظفير.

(۲) ولا يلزم كون الا ضافة صريحة فى كلامه لما فى البحر لو قال طالق فقال من عنيت فقال امرأتى طلقت امرأته ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س.ج۳ص۲۴۸) ظفير .

(۳) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله تعالىٰ فامسكوهن بمعروف من غير فصل (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) ظفير.

(۴) لان المضارع حقيقة فى الحال مجاز فى الا ستقبال كما هو احد المذاهب وقيل بالقلب وقيل مشترك بينهما وعلى الا شتراك يرجع هنا ارادة الحال بقرينة كونه اخباراً عن امرقائم فى الحال وذلك ممكن فى الا ختيار ردالمحتارباب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۷ .ط.س.ج۳ص۳۱۹) ظفير.

شوہر کہتا ہے کہ میں نے کہا طلاق دی اور گواہ کہتے ہیں کہ لفظ دی تین مرتبہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۵) خالد کی زوجہ زید کی دختر اپنے والدین کے گھر گئی، زید نے دو آدمی بلانے کو بھیجے مگر اس کے ساس نے نہیں بھیجی، آخر خالد خود گیا تب بھی ساس نے بھیجنے سے انکار کیا اور سخت گوئی سے پیش آئی، خالد نے غصہ میں آکر یہ کہا کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، بعض گواہوں کے بیانات میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، اور بعض گواہوں کے بیانات میں یہ ہے کہ زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی، دی، دی یعنی لفظ دی مکرر سکرر مذکور ہے تو اس صورت میں زید کی دختر خالد کی زوجہ پر کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

(جواب) اس صورت میں شوہر کے بیان میں صرف ایک دفعہ طلاق دی کا لفظ مذکور ہے اور باقی بیانات مختلف ہیں اور گواہی مخدوش ہے[1] اور بعض بیانات میں جو لفظ دی، دی کا تکرار ہے وہ تاکید پر بھی محمول ہو سکتا ہے۔ اگر خالد اس کا مدعی ہو، لہٰذا خالد کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی حسب بیان سائل واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ساتھ رجعت ہو سکتی ہے۔[2] فقط۔

طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ نہ بھی ہو، تو بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۲۵۶) شفیع محمد نے اپنی عورت کو طلاق دے کر طلاق نامہ لکھوادیا، اور طلاق نامہ میں فارغ خطی کا لفظ لکھوایا تو یہ طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں شفیع محمد کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی شامی میں ہے ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتی كان اقراراً بالطلاق وان لم يكتب. ولو استكتب من اخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه وعنونه وبعث به اليها فاتاها وقع ان اقرالزوج انه كتابه الخ شامی[3] ص ۴۲۹ جلد ثانی۔ فقط۔

دو میں سے ایک عورت سے لڑائی ہوئی اس نے کہا طلقتک ثلاثہ تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۷) رجل تنازع هی احدیٰ امرأته وقال يا طلقتك ثلاثة ولم تكن امرأ ته حاضرةً عنده ايضاً او قال طلقت منكوحةً طلاقا ثلاثاً .ثم قيل له من عنيت فقال لم اعن امرأ تی وله امرأ تا ن هل يقع عليهما او علیٰ احد هما .

(جواب) فی هذه الصورة تطلق امرأ ته التی تنازع معها لانه قال بحرف النداء يا طلقتك ثلاثا فالنادی هی المتنازعة و ان لم تكن موجودة حاضرة فانه لا اثر لعدم حضور المرأة اوقال طلقت منكوحة طلاقاً ثلاثا فقوله منكوحةً ان كان شاملا لا مرأتين لكن التنازع قرينة على ان المراد هی المتنازعة فتطلق طلاقا مغلظا ولم يصدق قوله لانه صرح بحرف النداء وكاف الخطاب او بقوله

---

(۱) وكذا تجب مطابقة الشهادتين لفظا و معنى بطريق الوضع (در مختار) قوله بطريق الوضع ای بمعنا ه المطابقی وهذا جعله الزيلعی تفسير اللموافقة فی اللفظ الخ ردالمحتارباب الا ختلاف فی الشهادة ج ٤ ص ٥٣٩ .ط.س. ج۵ص ٤٩٣) ظفير.

(۲) اذا طلق الرجل امرأ ته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فی عدتها رضيت بذلك او لم ترض (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) ظفير.

(۳) (ردالمحتار كتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالكتابة ج ۲ ص ٥٨٩ .ط.س.ج۳ص ۲٤٦ . ظفير.

منکوحة فکیف یصدق قوله لم اعن امرأته وقد قال فی الشامی ولا یلزم کون الا ضافة صریحة فی کلامه الخ فقط .(۱)

معافی مہر کے بعد طلاق دیتا ہوں کی تحریر سے کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۲۵۸) زید کا اپنی منکوحہ سے جھگڑا ہوا، عورت نے شوہر سے مفارقت چاہی، زید نے فوراً چار شخصوں کو بلالیا، اور اپنی عورت سے کہا کہ تم اپنا مہر معاف کردو تاکہ تم کو طلاق دوں عورت نے جواب دیا کہ بالعوض مہر کے اگر تم دونوں بچوں کو مجھ کو دو تو میں مہر معاف کردوں زید نے ایک تحریر بچوں سے لادعویٰ ہونے کی لکھ دی، عورت نے معافی مہر کے ایک تحریر لکھی اور زید نے طلاق نامہ لکھا اور کہا کہ قطعی علیحدگی چاہتا ہوں اور یہ الفاظ لکھے کہ میں اپنی عورت منکوحہ کو طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، رجعت درست ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگئی، (۲) رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے ہوسکتا، (۳) فقط۔

زبان سے نکلا طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۹) ایک روز ظہر کی سنت پڑھ کر جو بیٹھا تو کچھ وسواس دل میں آیا اور یہ لفظ زبان سے کہا طلاق دی، تو بعد کو خیال آیا، اور بہت پریشانی ہوئی کہ اب شادی نہیں کرسکتے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) صرف طلاق دی کہہ دینے سے طلاق واقع نہیں ہوئی، خصوصاً جس صورت میں کہ کہنے والے کا نکاح ہوا بھی نہ ہو، لہٰذا اگر صورت مسئولہ میں زوجہ موجود ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی، اور اگر نہیں ہے تو شادی بلاشبہ کرسکتا ہے۔ فقط۔

کہا گیا طلاق دی؟ شوہر نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۰) زید اور اس کی زوجہ میں رنجش ہوکر بیوی اپنے میکہ چلی گئی، زید نے یہ سمجھ کر طلاق دینے کے واسطے لفظ طلاق ہی ادا کرنے سے طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، زید نے اردو میں ایسے الفاظ استعمال کئے جس سے سامعین کو اس کی طلاق دینے کا شبہ ہوکر اس سے پوچھا گیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی، اس نے کہا ہاں ایسا ہی سمجھو، پھر پوچھتے کیا ہو، ایک عرصہ کے بعد بیوی کے رشتہ داروں سے کہا کہ وہ بیوی اپنے میکہ رہ جائے اور مجھ پر جو حق مہر اس کا ہے میں ادا کردیتا ہوں اور وہ میرے زیورات ادا کردے، لیکن پھر یہ معاملہ ناتمام رہا، اب چھ مہینہ گذرنے کے بعد میاں بیوی میں اتفاق ہوگیا، شرعاً جو حکم ہو تحریر فرمائیے۔

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار للشامی باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س.ج۳ص۲۴۸-۱۲۲ ظفیر.

(۲) وبالطلاق الصریح علی مال طلاق بائن (الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ .ط.س.ج۳ص ٤٤٤ . ظفیر. (۳) وینکح مبانتہ بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع ومنع غیره فیها لا شتباه النسب (در مختار) قوله بالا جماع راجع الی قوله فی العدة وهو جواب عن سوال هو ان قوله تعالی ولا تعزموا عقدة النکاح حتی یبلغ الکتاب اجله یعنی انقضاء العدة عام فکیف جاز للزوج تزوجها فی العدة والنص بعمومه یمنعه والجواب انه خص منه العدة من الزوج نفسه بالا جماع ردالمحتارباب الرجعة ج۲ ص ۷۳۸ .ط.س.ج۳ص۴۰۹) ظفیر.

(جواب)اس صورت میں زید کے ان الفاظ سے بجواب سوال سامعین کے، کہ تونے اپنی بی بی کو طلاق دی، ایسا ہی سمجھو الخ اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوگئی (۱)اور چونکہ خلع کا قصہ طے نہ ہوا، اس لئے وہ طلاق بائنہ نہیں ہوئی بلکہ وہ طلاق رجعی رہی، اس میں عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔(۲)فقط۔

جبر کی وجہ سے جب بلا اضافت یہ کہے کہ طلاق ہے تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۲۶۱)زید سے اس کی سسرال والوں نے اس کی زوجہ ہندہ کو بجبر طلاق دلانی چاہی زید نے مجبوراً...... کھڑے ہوکر صرف لفظ طلاق ہے، طلاق ہے، طلاق ہے کہا نہ تو ہندہ کا نام لیا اور نہ یہ کہا کہ میں نے طلاق دی نہ وہ طلاق دینا چاہتا تھا، اس صورت میں ایک طلاق ہوگی یا تین، سنا ہے کہ اگر ایک ہیئت سے ہزار بار طلاق دی تو ایک طلاق واقع ہوتی ہے، یہ صحیح ہے یا نہ۔

(جواب) یہ تو غلط ہے کہ ایک ہیئت سے ہزار بار بھی طلاق دے گا تو ایک طلاق ہوگی، بلکہ اگر ایک دفعہ ایک مجلس میں بھی کوئی مرد اپنی عورت کو تین طلاق یا زیادہ دے دے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، لیکن اس صورت مسئولہ میں وجہ طلاق واقع نہ ہونے کی دوسری ہے، وہ یہ ہے کہ اس نے طلاق کی نسبت اور اضافت اپنی زوجہ کی طرف نہیں کی اور نہ اس کا نام لیا نہ اشارہ کیا، اور اس کی نیت اور غرض بھی اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ تھی، لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق نہیں ہوئی۔ فقط۔(۳)

کہا کہ فلاں سے شادی کرے تو طلاق صحیح ورنہ نہیں کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۲)عزیز اللہ جو ولد محمد جو نے اپنی منکوحہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر وہ زوجہ کے علیاً کی ہمراہ شادی کرے تو میری طلاق صحیح اور واجب العمل ہوگی، اور اگر کسی دوسرے شخص سے اس کی والدین اس کا نکاح کریں تو میری طلاق غیر صحیح اور ناواجب العمل تصور کی جاوے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں عزیز اللہ جو کی منکوحہ پر طلاق واقع ہوگئی، اور یہ شرط لغو ہے کہ وہ مسمی علیاً سے نکاح کرے اور کسی سے نہ کرے بلکہ بعد طلاق کے مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے کہ جس سے چاہے نکاح کرے یا نہ کرے در مختار میں ہے وما يصح ولا يبطل بالشرط الفاسد الخ والنكاح والطلاق والخلع الخ قال في الشامي قوله والطلاق كطلقتك على ان لا تتزوجي غيري بحرو الظاهر انه اذا قال ان لم تتزوجي غيري فكذلك ويأتي بيانه الخ ص ۲۲۹ جلد رابع شامی۔(۴)باب المتفرقات . وفی اول باب التعليق سئل

---

(۱)ولو قيل له طلقت امرأتك فقال نعم او بلى بالهجاء طلقت واحدة رجعية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س. ج۳ص۲۴۹) ظفیر. (۲)اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض الخ (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) عدت گذر جانے کے بعد عورت بائنہ ہو جائے گی اس لئے نکاح جدید کی ضرورت ہوگی .(۳)صريحه مالم يستعمل الا فيه كطلقتك وانت طالق ومطلقة قيد بخطا بها لانه لو قال ان خرجت يقع الطلاق اولا تخرجي الاباذني فاني حلفت بالطلاق فخرجت لم يقع لتركه الا ضافة اليها (در مختار) اى المعنوية فانها الشرط والخطاب من الاضافة وكذا الاشارة نحو هذه طالق وكذا نحو امرأتي طالق وزينب طالق ردالمحتارباب الصريح ج ۲ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفیر. (۴)دیکھئے ردالمحتار باب المتفرقات ج ۴ ص ۳۱۶ و ج ۴ ص ۳۱۷ .ط.س. ج۵ص۲۴۷ . ظفیر.

عمن قال لزوجته انت طالق ان لم تتزوجی بفلان فاجاب لا خفاء فی ان مراد الزوج بهذا التعليق انما هو عدم تزوجها بفلان بعد زوال سلطانه عنها بالفصال العصمة والقضاء العدة وهی حينئذ فی غير ملكه فيكون لغواً فيلغو الشرط ويبقی قوله انت طالق فتطلق منجزاً الخ ص ٤٩٤ شامی جلد ثانی باب (۱) التعليق .

شوہر نے کہا چلنے کے دن طلاق دے چکا تھا اب عدت کب سے شمار ہوگی

(سوال ۲۶۳) ایک شخص نے ایک عورت سے اس معاہدہ پر نکاح کیا کہ اگر تجھ کو طلاق دوں گا تو پچاس روپیہ جرمانہ کے دوں گا، پھر اس نے دوسری عورت سے نکاح کر لیا، اور دوسری منکوحہ کو ہمراہ لے کر سفر میں چلا گیا، چار سال ہو چکے ہیں، تقریباً ۷ ماہ ہوئے کہ وہ شخص لکھنو کی طرف ایک معتبر شخص سے ملا، اس نے عورت کی بابت دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس کو طلاق اسی ہی روز دے چکا تھا جب وطن کو چھوڑ کر آیا تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے سفر میں جانے کے وقت اس پچاس روپیہ کے خوف سے بظاہر طلاق نہیں دی تھی، عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہو گیا نہیں۔

(جواب) اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو صرف ایک کی شہادت سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔(۲) البتہ اگر شوہر کو اس فقرہ کا جو اس نے اس معتبر شخص کے سامنے کہا ہے اقرار ہو تو طلاق اس وقت سے ثابت ہوگی جس وقت اس نے یہ لفظ کہا کہ میں تو اس کو طلاق اسی روز دے چکا تھا الخ اسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔(۳) اور عدت کے بعد عورت مذکورہ کو عقد ثانی کرنا جائز ہوگا۔ فقط۔

عدت کے بعد نکاح کیا اور مرنے سے دو تین دن پہلے طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۶٤) زید نے ہندہ مطلقہ سے بعد عدت کے نکاح کیا، بعد دس پندرہ یوم کے اندر بیمار ہو گیا، ہندہ چونکہ گھر کی نگرانی میں بے پرواہ اور چال چلن کی خراب تھی، زید نے بایں خوف کہ کوئی مہلک چیز نہ کھلا دے، بغرض احتیاط اپنے عزیزوں سے کہا کہ اتنے میں بیمار ہوں اس کو میرے سے الگ کر دو، اسی اثناء میں وہ حاملہ ہو گئی تھی، زید انکار کرتا تھا کہ یہ حمل میرا نہیں، ہندہ کہتی تھی کہ اسی کا ہے، بعد ازاں زید نے اس کو طلاق دے دی تیسرے دن زید کا انتقال ہو گیا، اس صورت میں زید کا نکاح درست ہو لیا نہیں، اور یہ طلاق معتبر ہے یا نہیں، اور ہندہ کو میراث پہنچے گی یا صرف مہر ہی کی مستحق ہے۔

(جواب) زید کا نکاح صحیح ہو گیا اور طلاق بھی واقع ہو گئی، مگر چونکہ زید نے اپنے مرض الموت میں ہندہ کو طلاق دی ہے، اس لئے ہندہ وارث ترکہ زید سے ہوگی اور مہر بھی پورا ملے گا۔(۴) فقط۔

---

(۱) (ردالمحتارباب التعليق ج ۲ ص ٦٧٩ .ط.س.ج۳ص ٣٤٣. ظفير.(۲) وماسوی ذلك من الحقوق يقبل فيها بشهادة رجلين او رجل و امرأ تين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق (هدايه كتاب الشهادة ج۳ ص ١٥٤) ظفير. (۳) ويلزم المرأة عند زوال النكاح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ٨٢٤ .ط.س.ج۳ص ٥٠٣) فالعدة من وقت الطلاق لا من وقت القضاء ج ۲ ص ٨٣٩ .ط.س.ج۳ص ٥٢٠) ظفير. (٤) من غالب حاله الهلاك بمرض الخ فلو ابا نها وهی من اهل الميراث طائعابلا رضا ها وهو كذلك ومات ورثت هی منه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق المريض ج ۲ ص ٧١٥ .ط.س.ج۳ص ٣٨٦،٣٨٤) ظفير.

لفظ طلاق پانچ مرتبہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۵) زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو پانچ مرتبہ یہ کلمہ کہا، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق، طلاق اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ ہوئی یا نہ۔

(جواب) اس صوت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، اور وہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، جیسا کہ شامی میں تصریح ہے وطلاق الغضبان واقع الخ(۱) اور بلکہ اکثر باعث طلاق کا غصہ ہی ہوتا ہے اور بعض کنایات میں فقہاء نے حالت غضب کو قرینہ وقوع طلاق کا فرمایا ہے اگرچہ نیت طلاق کی نہ ہو وھذا اوضح دلیل علی ان الغضب لاینا فی وقوع الطلاق۔ فقط۔

صرف سسر کے اس کہنے سے کہ میں نے سنا ہے طلاق دے دی، طلاق نہ ہو گی

(سوال ۲۶۶) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ میں نے اپنی منکوحہ کو طلاق نہیں دی۔ زید کا سسر کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی ہے، اور لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے اپنی منکوحہ زوجہ کو فارغ خطی نہیں دی۔

(جواب) اس صورت میں فارغ خطی شرعی طریق سے ثابت نہیں ہے لہذا عورت مذکورہ زید کے نکاح میں ہے، اسی کو ملے گی۔

جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق پھر کہا طلاق دے چکا ہوں اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۷) خاوند نے اپنا روپیہ گن کر کہا کہ میرا روپیہ تو نے نکالا ہے، میرا روپیہ دے، عورت نے کہا میرے پاس نہیں ہے، خاوند نے کہا جب تک میرا روپیہ ادا نہ کرے گی تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد جس شخص نے اس سے دریافت کیا کہ اپنی عورت کو کیا طلاق دے دی، اس نے کہا میں طلاق دے چکا ہوں، چند آدمیوں سے بھی کہا کہ میں دے چکا ہوں، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور وہ دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(جواب) شوہر نے لوگوں کے دریافت کرنے پر جو بار بار کہا کہ میں طلاق دے چکا ہوں، اگر اس سے خبر دینا اسی سابق طلاق کا تھا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق جو اول دی تھی واقع ہوئی، (۲) اب عورت سے جدید نکاح کر سکتا ہے۔

اگر فلاں کام کرو گی تو طلاق دے دوں گا پھر بتایا کہ بیوی کو شرطیہ طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۸) زید نے غصہ میں اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم فلاں کام کروں گی تو تمہیں طلاق دے دوں گا، اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا کہ لیجئے میں نے آپ کی خاطر اپنی بیوی کو شرطیہ طلاق دے دی، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں زید نے جو اپنی والدہ سے کہا کہ میں نے شرطیہ طلاق دے دی ہے اور اس سے مراد اس کی وہی شرطیہ طلاق ہے، جو اس نے اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو تجھ کو طلاق دے دوں گا، تو یہ

---

(۱) ویقع طلاق من غضب خلافا لا بن القیم ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷. ط.س. ج۳ ص ۲۴۴) ظفیر.

(۲) لو قال لها انت طالق طالق او انت طالق انت طالق او قال قد طلقتك قد طلقتك او قال انت طالق وقد طلقتك قد طلقتك او قال انت طالق وقد طلقتك تقع ثنتان اذا كانت المرأة مد خولا بها ولو قال عنيت بالثانی الا خبار عن الا ول لم یصدق فی القضاء ویصدق فیما بینه وبین الله (عالمگیری مصری باب ثانی ایقا ع الطلاق ج ۱ ص ۳۷۹. ط. ماجدیه ج ۱ ص ۳۵۵)

وعدہ ہے، اس سے شرط پائے جانے پر بھی طلاق واقع نہیں ہوئی بلکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زید طلاق دے گا تو واقع ہوگی ورنہ نہیں، لہٰذا زید کو کفارہ وغیرہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے، الفاظ مذکورہ سے بدون زید کے طلاق دینے کے طلاق واقع نہ ہوگی، اگرچہ ان کاموں میں سے اس کی عورت کوئی کام کرلے کما فی الهدایه (۱) وغیرہ من ان الطلاق بلفظ الاستقبال وعد۔ فقط۔

اگر نکاح کیا ہے تو طلاق سمجھو کہنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں

(سوال ۲۶۹) زید شوہر نے بحالت لڑائی زوجہ عابدہ کو یہ کہا کہ نکاح کیا اگر ہے بھی طلاق سمجھو، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اگر واقعی زید نے نکاح کر لیا تھا تو اس کے اس کہنے سے کہ اگر ہے تو طلاق سمجھو، عابدہ پر طلاق واقع ہوگئی، (۲) عدت کے بعد وہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

دو آدمی کے سامنے کہا کہ میں نے طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۰) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی نانی نے زید سے کر دیا، زید چھ سات برس سے کہیں باہر رہتا ہے اور ہندہ سے کسی طرح کا تعلق نہیں رکھتا حتی کہ اتنی ہی مدت سے نان و نفقہ بھی نہیں دیا، البتہ دو آدمیوں کے سامنے یہ کہا ہے کہ میں نے تو ہندہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

(جواب) جب کہ طلاق پر شرعی شہادت موجود ہے تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اس کو بعد عدت کے نکاح ثانی کا اختیار ہے۔ کما فی الهدایه وغیرہ وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل و امرأتین سواء کان الحق مالاً او غیر مال مثل النکاح والطلاق الخ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

شوہر ایک طلاق دینا بیان کرے اور گواہ سات تو کیا کیا جائے گا

(سوال ۲۷۱) ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ جھگڑا فساد کر کے گھر سے نکال دیا، شہر میں مشہور ہوگیا کہ فلاں شخص نے عورت کو طلاق دے دی، بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت کو اس نے سات طلاقیں دی، قاضی نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس نے سات طلاق سے انکار کیا، ایک طلاق کا اقرار کیا، قاضی نے پھر ان کا نکاح کر دیا، اب دو شخص کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے روبرو اقرار کیا تھا کہ میں نے اپنی عورت کو سات طلاق دی ہیں، تو اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہوگا۔

(جواب) اگر وہ دو شخص عادل جو یہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اقرار سات طلاق کا ہے تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ تین طلاق سے زیادہ شریعت میں لغو ہو جاتی ہیں اور تین طلاق سے عورت حرام مغلظہ ہو جاتی ہے، اور بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا، لہٰذا قاضی نے جو نکاح ان کا بدون حلالہ کے کر دیا وہ صحیح نہیں ہے اور شوہر کا اقرار کرنا بعد اقرار مذکورہ کے معتبر نہیں ہے، البتہ اگر وہ دو گواہ اقرار کے

---

(۱) اوانا اطلق نفسی لم یقع لا نه وعد (در مختار) وعبارة الجوهرة وان قال طلقی نفسك فقالت انا اطلق لم یقع قیاساً و استحسانا اھ ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٨. ط.س. ج۳ص۳۱۹) ظفیر.

(۲) ویقع طلاق کل عاقل بالغ الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر.

(۳) هدایه کتاب الشهادة ج ۳ ص ١٥٤ و ج ۳ ص ۱۵۵ . ظفیر.

عادل ومعتبر نہ ہوں اور شوہر سات طلاق کا لفظ کہنے سے انکار کردے تو پھر بموجب اس اقرار کے جو قاضی کے سامنے کیا ہے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوبارہ نکاح صحیح ہو گیا قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان الیٰ قوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره۔(۱) فقط۔

پہلے طلاق کا شوہر اقرار کرتا رہا اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۲) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دی اور لوگوں کے دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، اب زید طلاق سے انکار کرتا ہے، یہ انکار معتبر ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر دو گواہ عادل یعنی نمازی پرہیزگار طلاق کے گواہ ہیں یعنی جن کے سامنے زید نے یہ کہا کہ میں تو چند مرتبہ طلاق دے چکا ہوں، ان میں اگر دو گواہ بھی عادل وثقہ ہیں، اس صورت میں طلاق ثلاث ہو گئی، اور زید کا انکار معتبر نہیں ہے،(۲) فقط۔

ذیل کی صورت میں دونوں بیویوں کو طلاق پڑی یا ایک کو اور کتنی پڑی

(سوال ۲۷۳) شخص دوزن دارد، باہر دوزن در امور خانگی منازعت شدہ درامیاں گفت شمار ایک طلاق دادم، کسے گفت ایں چہ طلاق دادی، طلاق نہ شدہ است...... گفت شمار ایک طلاق، دو طلاق، سہ طلاق دادم، دریں صورت ہر دوزن مطلقہ بسہ طلاق گردد یا چگونہ۔

(جواب) دریں صورت بہ ہر یک زن او سہ طلاق واقع شد قال فی الدر المختار قال لنسائه الا ربع بینکن تطلیقة طلقت كل واحدة تطليقةً وكذا لو قال بينكن تطليقتان اوثلث اواربع الا ان ينوى قسمة كل واحدة بينهن فتطلق كل واحدة ثلاثا الخ در مختار قوله فتطلق كل واحدة ثلاثا اى الا فى التطليقتين فيقع على كل واحدة منهن طلقتان كذا فى كافى الحاكم الشهيد و مثله فى الفتح والبحر شامی جلد ۲ ص ۵۹۴۔(۳)

تجھ کو طلاق ہے چلی جا کہنے سے کون طلاق واقع ہوئی

(سوال ۲۷۴) رمضانی نے اپنی زوجہ کو کسی قصور پر یہ کہا تجھ کو طلاق ہے تو چلی جا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں رمضانی کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔(۴)

(۱) سورۃ البقرہ . ۲۹ . ظفیر.

(۲) وما سوىٰ ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين اورجل و امرأتين (هدايه ج ۲ ص ۱۵٤) ظفیر.

(۳) (ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ٦۳۱ و ج۲ ص ٦۳۲. ظفیر.

(٤) ويقع طلاق كل عاقل بالغ الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط.س. ج۳ص ۲۳۵) الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة (در مختار) واذا لحق الصريح البائن كان بائنا ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥. ط.س. ج۳ص ۳۰٦) ظفیر.

بیوی سے کہا کہ مجھے تم سے تعلق نہیں طلاق دے دی پھر خط کے ذریعہ دادا کو اطلاع دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۵) محمود نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ مجھے تم سے کچھ تعلق نہیں، میں نے تمہیں طلاق دے دی، اس کے بعد ایک پرچہ اپنے دادا کو لکھا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں طلاق بائن واقع ہوئی یا مغلظہ۔

(جواب) اس صورت میں محمود کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی، (۱) بشرطیکہ اس پرچہ میں جو باپ کے پاس طلاق کے بارے میں بھیجا ہے، اس سے مراد اسے طلاق زبانی کی خبر دینا ہو تو اس صورت میں تین طلاق نہ ہوں گی، اور بدون حلالہ کے محمود اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بدون نکاح کے رجعت صحیح نہیں ہے، در مختار وغیرہ۔ فقط۔

طلاق و حلف کے ساتھ سچ کہنے کو کہا گیا مگر پھر بھی جھوٹ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۶) ایک شخص کو حلف و طلاق کی نسبت کہا گیا فلاں بات سچ کہنا حلف اٹھا کر جھوٹ کہہ گیا، طلاق کی نسبت اس نے یہ کہا کہ اب میں بوڑھا ہوں عورت میرے سے طلاق ہی ہے، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) شامی جلد ثانی ص ۶۲۹ باب الصریح میں ہے فقال انی حلفت بالطلاق انی لا اشرب و کان کاذبا فیه ثم شرب طلقت الخ۔ (۲) پس اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں اگر اس نے جھوٹا حلف اٹھایا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔ فقط۔

طلاق کے بعد شوہر کے پاس جا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۷) عرصہ چھ سال کا ہوا، ایک عورت کو اس کے خاوند نے بر سر عدالت طلاق دے دی، اور اس عورت کے ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی، اب وہ یہ کہتی ہے کہ میں خاوند کے یہاں جاؤں گی اور اس بات پر رضا مند ہیں کہ یہ ہی عورت آجاوے تو بہتر ہے، اس کے خاوند کی بھی یہ ہی صلاح ہے، سو جیسے حکم شریعت کا ہو اس کے مطابق نکاح کیا جاوے۔

(جواب) اگر تین طلاق اس کے شوہر نے نہیں دی تھی تو بلا حلالہ کے اس عورت کا نکاح شوہر اول سے درست ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

طلاق بائن دیا اور تین مرتبہ کہا مگر تاکید کی نیت سے کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو زوجہ کی غیبت میں ایک شخص کے سامنے طلاق دی، اور مطلق یعنی طلاق دینے والا کہتا ہے کہ میں نے طلاق بائن، طلاق بائن، طلاق بائن، کہا اور میری نیت اس تکرار سے تین طلاق کی نہ تھی فقط طلاق بائن کی تاکید کا ارادہ تھا، یہ حلفیہ اور یمین سے بیان کرتا ہے اور زید کے سوا کوئی دوسرا گواہ نہیں

---

(۱) اذا لحق الصریح البائن کان بائناً لان البینونة السابقة علیه تمنع الرجعة (ایضا. ط.س. ج۳ ص ۳۰۶) ظفیر.
(۲) (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ ص ۲۴۸ . ظفیر.
(۳) وینکح مبا نته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع ومنع غیره منها لا شتباه النسب (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ ص ۴۰۹) ظفیر.

ہے، کیا حکم ہے۔

(جواب) شوہر کے بیان کے موافق...... اس صورت میں بھی قضاءً تین طلاق بائن (مغلظہ) واقع ہوئی، کما فی ردالمحتار فی قوله وان نوی التا کید دین الخ ای وقع الکل قضاءً (۱) وفی باب الکنایات الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة الخ۔ (۲) پس صریح الفاظ میں جو طلاق بائن دی جاوے، اس کو دوسرے اور تیسرے طلاق بائن لاحق ہو سکتی ہے، لہٰذا اس صورت میں قاضی تصدیق نہ کرے گا اس امر کی کہ شوہر کا ارادہ تاکید طلاق بائن کا تھا، پس اس حالت میں کسی گواہ کی ضرورت نہیں ہے، اور قضاءً حکم تین طلاق کا ہوگا، اور چونکہ فقہاء تصریح فرماتے ہیں، المرء ة کالقاضی کذافی الشامی۔ (۳) لہٰذا عورت کو جب کہ ان الفاظ کی خبر پہنچے گی تو وہ اس کو طلاق مغلظہ ہی سمجھے گی وفی الفتح والتاکید خلاف الظاهر و علمت ان المرأة کالقاضی لا یحل لها ان تمکنه اذا علمت منه ماظاهره خلاف مدعاه ا ه شامی۔ (۴) فقط۔

طلاق دے دی مندرجہ گواہی سے طلاق ثابت ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۷۹) زید نے ناراض ہو کر اپنی زوجہ کو مجمع عام میں طلاق دے دی، اور پے در پے تین بار طلاق کے الفاظ ادا کئے کہ تجھ کو میں نے چھوڑ دی اور طلاق دے چکا تجھ سے کوئی سروکار نہیں جس کے ثبوت میں گواہوں کے بیان بھیجے جاتے ہیں، اس پر طلاق ثابت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہوں عادل کی شہادت سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور صورت مسئولہ میں جو شہادت ہم رشتہ ہے وہ شرعی شہادت پوری نہیں ہے، لہٰذا بدون شرعی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہوگی۔ (۵) فقط۔

تین لکیر کھینچی تیسرے پر کہا طلاق ہے، پھر کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۲۸۰) احمد نے اپنے والد کا ہاتھ پکڑ کر تین لکیر کھینچی اور تیسری لکیر کے متصل کہا کہ طلاق ہے بعد اس کے متصل کہا مجھ پر میری عورت حرام، حرام، حرام اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) درمختار میں ہے انت طالق هکذا مشیراً بالا صابع المنشورة وقع بعدده بخلاف مثل هذا فانه ان نوی ثلاثاً وقعن والا فواحدة الخ (۶) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں بھی اگر شوہر کی نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی ورنہ ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہوئی اور دوسری طلاق لفظ حرام

---

(۱) (ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۳۲ .ط.س.ج۳ص ۲۹۳. ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ .ط.س.ج۳ص ۳۰۶. ظفیر.
(۳) (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ .ط.س.ج۳ص ۲۵۱ اس کے آگے یہ بھی ہے اذاسمعته او اخبر ها عدل لا یحل تمکینه (ایضاً) ظفیر.
(۴) .ط.س.ج۳ص ۲۵۱ (۵) وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل و امرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق (هدایه کتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۵۴) ظفیر.
(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ج۲ ص ۶۵۱ .ط.س.ج۳ص ۲۷۴. ظفیر.

سے واقع ہو کر عورت مطلقہ بائنہ ہوگئی اور باقی دو دفعہ لفظ حرام کہنا لغو ہوا، در مختار میں ہے۔ والصریح یلحق الصریح والبائن والبائن یلحق الصریح لا البائن الخ۔(۱) فقط۔

طلاق کا انکار کیا پھر کہا اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۱) ہندہ کا بیان ہے کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو طلاق دی، دریافت کرنے پر زید نے اول تو انکار کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ اگر طلاق نہیں دی تب بھی دی، اور یہ کلمہ ایک مرتبہ کہا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔
(جواب) زید کے اس کلمہ سے کہ "اگر طلاق نہیں دی تب دی" ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اس میں حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بدون نکاح کے رجوع کر سکتا ہے کذا فی کتب الفقه۔(۲) فقط۔

دوسرے سے کہا کہ اس کو طلاق دے چکا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۸۲) ایک شخص بحالت غصہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اپنی والدہ کی طرف مخاطب ہو کر یہ کہا کہ اس کو طلاق دے چکا، شرعاً طلاق ہوئی یا نہیں، کیونکہ بیوی سے مخاطب ہو کر طلاق نہیں دی، اس صورت میں شوہر پھر زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔
(جواب) اس صورت میں شرعاً طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، لیکن اگر صرف ایک طلاق غصہ میں دی ہے تو عدت کے اندر اس عورت کو پھر لوٹا سکتا ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے۔

عورت نے کہا شوہر نے طلاق دے دی اور عرصہ سے مجھے الگ کر رکھا ہے چنانچہ دوسرا نکاح کر لیا۔ شوہر اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۳) ایک عورت کا بیان ہے کہ میرے خاوند نے مجھ کو طلاق دے دی اور عرصہ دراز سے وہ میرا کفیل نہیں ہے، یہ بیان کر کے اس نے اپنا نکاح ایک شخص سے پڑھا لیا ہے، جب اس کے نکاح کی خبر شوہر سابق کو ہوئی اس نے یہ عذر کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایسی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔
(جواب) جب کہ عورت کے دعوے طلاق پر دو گواہ شرعی نہیں ہیں، اور شوہر طلاق سے منکر ہے تو طلاق ثابت نہیں ہے اور نکاح ثانی اس عورت کا صحیح نہیں ہوا، اب شوہر اول سے کہا جاوے کہ یا وہ طلاق دے دیوے یا نان ونفقہ کی خبر گیری کرے۔ فقط۔

جن کے سامنے طلاق کا اقرار کیا ہے ان کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں

(سوال ۲۸۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، تین چار شخص موجود تھے پھر شخص مذکور سے اور لوگوں نے دریافت کیا تو اس نے اقرار کیا کہ میں نے طلاق دے دی ہے اس کے بعد شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو جن

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س. ج۳ ص ۳۰٦. ظفیر.
(۲) الرجعة هی استدامة الملك القائم فی العدة بنحور اجعتك ورد تك ومسكتك بلا نية لانه صريح بكل ما يوجب حرمت المصا هرة كمس وبتزوجها فی العدة ان لم يطلق بائنا فان ابا نها فلا وان ابت (در مختار) قوله ان لم يطلق بائنا هذا بيان لشرط الرجعة ولها شروط خمس قلت وهی ان لا يكون الطلاق ثلاثا الخ ولا واحدة مقتر نة بعوض مالی ولا بصفة تبنئی عن البينونة الخ والا مشبهة كطلقة مثل الجبل ولا كناية يقع بها بائن ردالمحتارباب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۷ وج ۲ ص ۷۳۰ .ط.س. ج۳ ص ۳۹۷) وينكح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع (ايضا ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س. ج۳ ص ٤٠٩) ظفير.

لوگوں کے سامنے طلاق دی تھی وہ لاپتہ ہیں، لیکن جن لوگوں کے سامنے اقرار طلاق کا کیا تھا وہ موجود ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا تھا، اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) اگر ان لوگوں میں سے جن کے سامنے اس شخص نے طلاق کا اقرار کیا دو شخص بھی عادل و نمازی ہیں تو طلاق ثابت ہوگئی اور انکار کرنا اس کا معتبر نہ ہوگا، کذا فی کتب الفقه۔(۱) فقط۔

دو طلاق بائن کے بعد تجدید نکاح کیا پھر چند ماہ بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۵) زید نے ہندہ کو دو طلاق بائن دی پھر باہم راضی ہو کر نکاح پڑھالیا، پھر چار ماہ بعد دو طلاق بائن دیا اس صورت میں حسب مذہب حنفی تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) پہلی صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے، کیونکہ طلاق بائنہ کے بعد طلاق بائنہ جدید واقع نہیں ہوتی اور نیز عدت کے بعد طلاق دینے سے وہ طلاق ما قبل کی طلاق کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔(۲)

دو طلاق بائن کے بعد نکاح جدید کیا پھر چند دن بعد دو طلاق دی اب کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۶) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو طلاق بائن دے دی، پھر نکاح پڑھالیا، پھر چند روز کے بعد دو طلاق دی، اب ہندہ پر کتنی طلاق واقع ہوگی۔

(جواب) اگر طلاق سابق کی عدت گذر گئی تھی تو بعد کی دو طلاق سے تین طلاق نہ ہوں گی اور اگر عدت کے اندر دو طلاق کے بعد پھر دو طلاق دی تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی۔(۳) فقط۔

بیوی کو تلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۷) لفظ طلاک، طلاع، طلاخ، تلاک، تلاق، تلاک کو فقہاء نے صریح طلاق میں داخل کیا ہے، اگر کسی نے تلاک یا تیلاک یا انت مطلقہ بسکون طاء کہا تو حکم صریح طلاق کا ہوگا یا کنایہ کا۔

(جواب) تلاک اور تیلاک بحکم صریح ہے، ان الفاظ سے بدون نیت کے طلاق واقع ہو جاوے گی، اور انت مطلقہ بالتخفیف کنایات میں سے ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہوگی تو ایک طلاق رجعی واقع ہوگی کذا فی الشامی در مختار میں ہے وانت طالق ومطلقہ بالتشدید الخ اور شامی میں ہے قوله بالتشدید ای تشدید اللا م فی مطلقة اما بالتخفیف فیلحق بالکنایة(۴) بحرو فی الدر المختار ایضاً ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك الخ (۵)

---

(۱) وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین اورجل و امرأ تین سواء کان الحق مالا او غیر ما ل مثلا النکاح والطلاق (هدایه کتاب الشهادة ج ۳ ص ۱٥٤) ظفیر۔

(۲) وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س. ج۳ص٤٠٩) لا یلحق البائن البائن (ایضاً باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س. ج۳ص۳٠۸) ظفیر۔

(۳) الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (در مختار) قوله بشرط العدة هذاالشرط لا بدمنه فی جمیع صور اللحاق فالا ولی تاخیره عنها ردالمحتارباب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س. ج۳ص۳٠٦) ظفیر۔

(٤) (ردالمحتارباب الصریح ج ۲ ص ٥٩٠ .ط.س. ج۳ص۲٤۸. ظفیر۔

(٥) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ٥٩١ .ط.س. ج۳ص۲٤٩. ۱۲ ظفیر۔

ایک عورت بحیثیت گواہ تین طلاق بتاتی ہے بقیہ ایک کیا کیا جائے

(سوال ۲۸۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو چند عورتوں اور ایک مرد کی موجودگی میں طلاق دی اب وہ مرد اور طلاق دہندہ اور اس کی زوجہ اور دو عورتیں یہ کہتے ہیں کہ ایک طلاق دی ہے لیکن ایک عورت یہ کہتی ہے کہ تین طلاق دی ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق کا حکم ہوگا، تین طلاق کا حکم نہ ہوگا۔(۱) فقط۔

میاں بیوی ایک طلاق دینا بتاتے ہیں اور دو گواہ تین طلاق کیا کیا جائے

(سوال ۲۸۹) امانت اللہ نے اپنی زوجہ مسماۃ اقلیمہ کو ایک مرتبہ طلاق دیا، دونوں کا یہی بیان ہے، لیکن دوسرے دو شخص بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سنا کہ امانت اللہ نے تین مرتبہ طلاق دیا، لیکن جس جگہ شوہر نے طلاق دیا، اس جگہ یہ دونوں شخص موجود نہ تھے درمیان میں دیوار حائل ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے، زوج کہتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ طلاق دی اور زوجہ بھی یہ ہی بیان کرتی ہے، البتہ گواہ سماعی شہادت تین طلاق کی دیتے ہیں، امانت اللہ نے عدت میں زوجہ کو رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں زوج کا قول معتبر ہے اور تین طلاق ثابت نہ ہوں گی، کیونکہ تین طلاق کے گواہ خود کہتے ہیں اور مقر ہیں کہ ہم اس مکان میں موجود نہ تھے اور دیوار درمیان میں حائل تھی اور ہماری شہادت سماعی ہے، لہذا ایسی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہے،(۲) پس رجوع کرنا امانت اللہ کا عدت کے اندر بحالت مذکورہ اپنی زوجہ کو صحیح ہے اور وہ دونوں باہم زن و شو ہیں، نکاح ان کا قائم ہے،(۳) فقط۔

کئی طلاق دی مگر یاد نہیں انکار کرتا ہے ایک شخص گواہ ہے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۹۰) ایک شخص حالت بیماری میں کچھ ناخوش ہو کر دوسری جگہ چلا گیا، اس کا بڑا بھائی اس کے پاس گیا اور کہا کہ اپنی بیوی کو بھی اپنے پاس رکھ، اور بھی کچھ گفتگو ناراضی کی دونوں بھائیوں میں ہوئی، اسے حالت مرض میں اس نے کئی مرتبہ لفظ طلاق کہا، اس وقت سے اس کی بیوی اپنے ماں باپ کے پاس ہے، بعد آرام ہو جانے کے وہ شخص مکان پر آگیا اور بڑے بھائی سے کہا کہ اب میں اپنی بیوی کو لینے جاتا ہوں، بڑے بھائی نے جواب دیا کہ تو طلاق دے چکا ہے، اس نے کہا میں نے ہرگز طلاق نہیں دی نہ مجھ کو کچھ خبر ہے اور وہ قسم کھاتا ہے کہ مجھ کو مطلق خبر نہیں، حکیم صاحب یہ کہتے اور لکھتے ہیں کہ یہ مرض ایسا ہی تھا کہ اس میں عقل و حواس درست نہیں رہتے، اس پر ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی، آیا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) ایسی حالت میں شوہر کا قول معتبر ہے، طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نہ دو گواہ طلاق کے ہیں اور نہ شوہر مقر ہے طلاق کا اور اس کو کچھ یاد نہیں ہے۔ لہذا حکم طلاق کا اس صورت میں نہیں ہوا،(۴) فقط۔

---

(۱) وما سوی ذلك من الحقوق تقبل فيه شهادة رجلين او رجل و امرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق (هدايه كتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۵٤) ظفير. (۲) ولا يشهد على محجب بسماعه منه الا اذا تبين القائل بان لم يكن فى البيت غيره لكن لو كان لا تقبل (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ۵۱۸) ولا يشهد احد بمالم يعائنه بالا جماع (ايضاً ج ٤ ص ۵۲۰ .ط.س. ج۵ ٤٦٨) ظفير. (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك اولم ترض (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷٤) ظفير.

(۴) ونصابها لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان اورجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ۵۱۵ .ط.س. ج۵ص ٤٦۵) ظفير.

میں نے کل طلاق دے دی اس کے بعد تین مرتبہ کہا تمہاری صفائی دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۱) زید نے اپنی بی بی سے جھگڑا کیا، بعد ازاں بی بی نے زید سے کہا کہ کھانا کھالو، زید نے انکار کیا تب بی بی نے کہا کہ کھانا نہ کھاؤ گے تو طلاق دے دو، زید نے کہا کہ طلاق تو میں نے کل دے دی، اور دو گواہوں سے ثابت ہوا کہ ایک طلاق زید نے اپنی بی بی کو دی اس کے بعد تین مرتبہ زید نے کہا کہ تمہاری صفائی دیا، لہذا کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق صریح پہلے ثابت ہوئی اور لفظ صفائی دیا جو کہ کنایہ ہے اس سے بوجہ دلالت حال دوسری طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور تکرار لفظ کنایہ سے ایک ہی طلاق رہتی ہے، لہذا زید کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوگئی در مختار میں ہے وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الاول(۱) فقط وفیه والبائن یلحق الصریح الخ لا یلحق البائن البائن الخ۔(۲)

تین بار جواب دیا کہنے سے کون سی طلاق ہوگی

(سوال ۲۹۲) صغیرہ منکوحہ غیر مدخولہ کے شوہر اور والد میں کچھ نا اتفاقی ہوئی، صغیرہ کے والد نے اس کے شوہر کو کہا کہ تم صغیرہ کو جواب دو، اس نے منظور کر لیا، مجلس میں سے ایک شخص نے شوہر صغیرہ کو کہا کہ تم نے اپنی منکوحہ فلاں کو جواب دیا، اس نے کہا کہ میں نے جواب دیا، اسی طرح اس کو تین بار کہا، اس نے بھی تین ہی بار کہا کہ میں نے جواب دیا، اور سندھ کے محاورہ میں جواب کا لفظ بجائے طلاق کے مستعمل ہے تو اس صورت میں صغیرہ مذکورہ پر ایک طلاق واقع ہوئی یا تین۔

(جواب) شامی میں ہے بخلاف فارسية قوله سر حتك وهو رها كردم لا نه صار صريحاً فى العرف الى ان قال فاذا قال رها كردم اى سرحتك يقع به الرجعى مع ان اصله كناية ايضاً وما ذاك الا لانه غلب فى عرف الفرس استعماله فى الطلاق الخ۔(۳) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں چونکہ لفظ جواب عرف میں طلاق کے معنی میں مستعمل ہے، لہذا عورت مذکورہ مطلقہ ہوگئی، اور جب کہ وہ صغیرہ غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق سے بائنہ ہوگئی دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہ ہوگی كما هو مسلم و مصرح فى كتب الفقه۔(۴)

میں نے طلاق دی جہاں چاہے چلی جا کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۳) مولا بخش نے بوجہ دھمکی دینے اپنے بیٹے کے کہ جان سے ماردوں گا اپنی بیوی کو طلاق دے دی، ایک مرتبہ مولا بخش نے اپنی زبان سے یہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی، جہاں اس کی مرضی ہو چلی جائے، ایک راہون کے مولوی صاحب نے یہ کہا کہ بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، تین ماہ کے بعد مولا بخش اپنی بیوی کو اور

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٠. ط.س. ج۳ ص ۳۰۱. ظفير.
(۲) ايضاً ج ۲ ص ٦٤٥ و ج ۲ ص ٦٤٦. ط.س. ج۳ ص ۳۰٦. ظفير.
(۳) ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٨. ط.س. ج۳ ص ۲۹۹. ظفير.
(٤) وان فرق بانت بالا ولى ولذا لم تقع الثانية بخلاف الموطوٴة حيث يقع الكل وكذا انت طالق ثلاثا متفرقات (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الصريح. ج ۲ ص ٦٢٦. ط.س. ج۳ ص ۲۸٦) ظفير.

طلاق دے پھر دوسرے سے نکاح کرے، جب وہاں تین ماہ رہے پھر مولا بخش کے ساتھ نکاح کرے، اس درمیان مولانا بخش کا حقہ پانی بند رکھا جائے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں مولا بخش کی زوجہ پر دو طلاق بائن واقع ہو گئی، اگر مولا بخش اس کو رکھنا چاہے تو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح بدون حلالہ کے کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، (۱) اور راہون والے مولوی صاحب نے جو طریقہ بتلایا ہے اس بناء پر اہل برادری کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مولا بخش کو دق کریں اور برادری سے خارج کریں اور اس کا حقہ پانی بند کریں، بلکہ مولا بخش کا بیٹا اس سزا کا مستحق ہے، کیونکہ اس نے اپنے باپ کو سب وشتم کر کے جان سے مارنے کی دھمکی دی ہے اور اس کو مجبور کر کے طلاق دلائی ہے اور اپنی ماں کو بھی خوب زدوکوب کیا ہے اور سب وشتم کیا ہے، اس لئے اہل برادری کو لازم ہے کہ مولا بخش کے بیٹے کو برادری سے علیحدہ کر دیں اور جملہ تعلقات اس سے قطع کر لیں جب تک وہ توبہ نہ کرے اور والدین سے قصور معاف نہ کراوے اور ان کو راضی نہ کرے اور ان کی خدمت واطاعت کا وعدہ نہ کرے اس وقت تک اس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا روا نہیں ہے، والدین کی اطاعت فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی بہت تاکید اور حکم فرمایا ہے **فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما الایہ** فقط۔

جواب صحیح ہے، یہ عورت مطلقہ ہو گئی ہے، مگر مولانا بخش اس سے نکاح کر سکتا ہے، مولوی صاحب نے جو یہ صورت تجویز کی ہے وہ ان کی جہالت کو ظاہر کرتی ہے۔

نیچے لکھی ہوئی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۹٤) ایک شخص نے حالت غصہ میں اپنی زوجہ کو تین طلاق دی، اس وقت وہاں ایک عورت مرد کے رشتہ داروں سے موجود تھی، نیز قریب کے مکان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی تینوں طلاق سنی، نیز دوسرے مکان میں ایک عورت نے بھی یہ الفاظ طلاق کے سنے اس عورت نے اپنے قریب والی عورتوں سے کہا کہ فلاں شخص نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دی، محلّہ کے لوگ یہ سنتے ہی اس شخص کے مکان میں گئے، عورت مطلقہ نے کہا کہ میرے اسباب دلاؤ، شوہر نے کہا کہ جو اسباب تمہارا ہے لے لو، مجمع کثیر میں عورت اپنا اسباب لے کر رشتہ داروں میں چلی گئی، اس کے بعد لوگوں کی ملامت کرنے پر شوہر کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اس پر دوسرے شخص نے کہا کہ ایسا مت کہو، اگر اس کے رشتہ دار سنیں گے تو تمہاری خبر لیں گے اس نے کہا بے شک میں نے تین طلاق اپنی زوجہ کو دی، لیکن کوئی گواہ بھی تو پیش کریں گے اس وقت بجز ایک عورت کے اور کوئی موجود نہ تھا اور وہ عند الشرع معتبر نہیں اب وہ شخص طلاق سے ابا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس کو طلاق نہیں دی، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ اضافت طلاق کی زوجہ کی طرف نہیں، اور گواہ نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق کا سنا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

---

(۱) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها لان حل المحلية باق لان زواله معلق بالطلقة الثالثة فينعدم قبله و منع الغير فى العدة لا شتباه النسب ولا اشتباه فى اطلاقه (هدايه باب الرجعة فصل فيها تحل به المطلقه ج ۲ ص ۳۷۹) ظفير. (۲) سورة الا سراء ركوع . ظفير.

(جواب)اقول و باللہ التوفیق اضافت کے متعلق شامی میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ اضافت کا صراحۃً ہونا شرط نہیں ہے قرائن بھی کافی ہیں حیث قال ولا یلزم کون الا ضافة صریحة فی کلامه الی ان قال ویؤیده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثاً وقال لم اعن امرأ تی یصدق ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها ما لم یرد غیرها الخ۔(۱)اور دربارہ شہادت علی المحجب در مختار میں ہے ولا یشهد علی محجب بسماعه منه الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیره الخ(۲)اس سے معلوم ہوا کہ جب اس امر کا یقین ہو کہ یہ بولنے والا شخص ہے تو سننے والا گواہی دے سکتا ہے لیکن اگر قاضی کے سامنے اس امر کو ظاہر کر دے گا کہ میں نے غائبانہ سن کر گواہی دے رہا ہوں تو قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، بہر حال یہ امور قاضی کے متعلق ہیں، مفتی تو ایسی حالت میں یہ فتویٰ دے سکتا ہے کہ طلاق وقع ہو گئی، کیونکہ اضافت الی الزوجہ اگرچہ صراحۃً نہ ہو، مگر قرائن اس کے ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو کہہ رہا ہے خصوصاً جب کہ کلام اس سے ہو رہا ہو، اور وہ مخاطب ہو تو ایسی حالت میں اگر کہا جاوے گا طلاق ہے تو مراد زوجہ کو طلاق دینا ہو گا اور گواہ جو دوسرے مکان سے سن رہا ہے اور جانتا ہے کہ طلاق دینے والا فلاں شخص ہے تو وہ گواہی طلاق کی دے سکتا ہے اور اگر یہ بیان نہ کرے کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو اس کی گواہی معتبر ہو سکتی ہے، البتہ اگر یہ ظاہر کر دیوے گا کہ میں دوسرے مکان میں تھا تو پھر قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا، علاوہ بریں ایک دوسرے مرد کے سامنے بھی اس نے اقرار کیا ہے کہ میں نے بے شک تین طلاق دی ہیں، لیکن وہ گواہ کس کو پیش کریں گے وہاں سوائے ایک عورت کے کوئی اور موجود نہ تھا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوہر کو یہ خیال ہے کہ بدوں گواہوں کے موجود ہوئے طلاق ہی نہیں پڑتی، حالانکہ طلاق تنہائی میں بھی واقع ہو جاتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص صرف تنہائی میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو وہ بھی واقع ہو جاتی ہے، گواہوں کا ہونا صرف اس وقت ضروری ہے کہ شوہر منکر ہو تو عورت بذریعہ گواہوں کے طلاق ثابت کر سکتی ہے اور اگر شوہر کو اقرار ہو کہ بے شک میں نے طلاق دی ہے مگر وہاں کوئی موجود نہ تھا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس اقرار سے بھی انکار کرے تو البتہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے وہ اقرار ثابت ہو گا اور حکم طلاق کا کیا جاوے گا۔ بہر حال اگر شوہر طلاق سے بالکل انکار کرتا ہے اور اس دوسرے شخص کے سامنے جو اقرار کیا تھا اس سے بھی منکر ہے اور وہ اقرار کا سننے والا صرف ایک مرد ہے دوسرا شخص وہاں کوئی نہ تھا اور اصل طلاق دینے کے وقت بھی اس مکان میں صرف ایک عورت تھی اور باقی گواہ یہ بیان کریں کہ ہم دوسرے مکان میں تھے ہم نے دیوار کے پیچھے سے لفظ طلاق سنا ہے تو ایسی حالت میں بے شک حکم طلاق کا نہ کیا جاوے گا۔

---

(۱)ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۵۹۱ ط.س. ج۳ص۲۴۸. ظفیر.
(۲)الدر المختار علی هامش ردالمختار کتاب الشهادات ج ۲ ص ۵۱۸ ط.س. ج۵ص۴۶۸. ۱۲ ظفیر.

دو طلاق بائنہ کے بعد وطی حرام ہوئی اور عدت کے بعد تیسری طلاق واقع نہیں ہوئی دوبارہ نکاح کر سکتا ہے خواہ حمل ہو

(سوال ۲۹۵) ایک شخص عاقل بالغ نے اپنی عورت کو بوجہ نافرمانی کے غصہ کی حالت میں مارا، اور مکان سے باہر کر دیا اور زیور نکال کر کہا کہ تو میرے مکان سے چلی جا تم کو بالکل نہیں رکھتا ہوں طلاق دی جہاں چاہے چلی جا، تو نے میرے کپڑے نماز پڑھنے کے کیوں نہیں دھوئے میرا کہنا کیوں نہیں مانا، مرد کچھ روز تک مکان پر رہا اور عورت بھی مکان پر رہی کچھ عرصہ کے بعد مرد پردیس کو کہیں چلا گیا، ایک عرصہ کے بعد مکان پر واپس آیا اور عورت سے علیٰحدہ رہا، عورت اس کے پاس آتی رہی وہ صحبت سے باز رہا، جب عورت برابر آتی جاتی رہی تو ایک روز عورت کے اوپر رحم آیا اور شہوت کی وجہ سے صحبت کر لی، پھر بعد کو صحبت کرتا رہا بلا نکاح کے اور عدت کی گنتی وغیرہ کے کچھ پرواہ نہیں کی، اسی حالت میں اب پھر اس مرد نے دوسری مرتبہ طلاق پرچہ پر لکھ کر عورت کو دے دی، عورت کو کہہ دیا تم چلی جاؤ، وہ اپنے والدین کے یہاں چلی گئی، کچھ روز کے بعد پھر آگئی اور اسی مرد کے گھر پر رہنے لگی اور کسی کے گھر نہیں جاتی، اب یہ مرد جس کا وہ حمل ہے چار مہینے بعد اسی عورت سے نکاح حمل کی حالت میں کر لیا ہے، ابھی بچہ پیٹ میں ہے، اب فرمایئے کہ یہ نکاح حلال ہوا یا حرام اسی مرد سے نکاح ہوا ہے جس کی وہ عورت ہے اور جس کا حمل ہے اسی مرد سے نکاح ہوا ہے، اب چند لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ حالت حمل میں نکاح حلال نہیں ہے حرام ہوا ہے، نکاح نہیں ہوا، کوئی عالم اس نکاح کو حلال نہیں کر سکتا ہے، مگر ہم لوگوں میں کوئی عالم نہیں ہے، فقط۔

(جواب) پہلے جب مرد نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تو اس وقت دو طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی ایک الفاظ کنایہ سے اور ایک صریح لفظ طلاق سے، اس میں نکاح ثانی شوہر اول سے عدت میں اور بعد عدت کے درست ہی ہے، (۱) جب کہ عرصہ کے بعد شوہر مکان پر واپس آیا اور بدون نکاح ثانی کے صحبت کی یہ حرام ہوا، اور اگر اس عرصہ میں عدت طلاق سابق کی گذر چکی تھی تو دوبارہ جو پرچہ طلاق کا لکھا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، (۲) لہذا نکاح شوہر اول کا بلا حلالہ کے اس عورت سے صحیح ہے اور حالت حمل میں بھی نکاح صحیح ہے (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

مندرجہ ذیل صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۹۶) زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق نہیں دی اور ہندہ حلفیہ بیان کرتی ہے کہ میرے زوج زید نے طلاق دے دی ہے، آیا ہندہ پر طلاق پڑ گئی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر عورت کے پاس دو گواہ عادل طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو طلاق ثابت نہیں ہوگی۔ فقط۔

---

(۱) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضا ئها لان المحلية باق لان زواله معلق بالطلقة الثلاثة (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفير. (۲) الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة والبائن يلحق الصريح (در مختار) قوله بشرط العدة هذا الشرط لا بد منه فى جميع صور اللحاق فلا ولى تاخيره عنها (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س. ج۳ص۳۰٦) ظفير. (۳) وصح نكاح حبلى (الدر المختار على هامش ردالمحتار فصل فى المحرمات ج ۲ ص ٤٠١ .ط.س. ج۳ص٤٨) ظفير.

بلا اضافت کے کسی کو لکھا کہ چھوڑتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق، نیت کچھ نہ تھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کے سواء کسی غیر شخص کو کسی کی طرف اضافت وخطاب کئے بغیر یہ لکھ بھیجا ہے کہ اب میں چھوڑتا ہوں، طلاق، طلاق، طلاق، بعد اس کے لوگوں نے اس کاتب سے پوچھا کہ اس لکھنے سے تمہاری کیا نیت تھی، کاتب نے کہا میری کوئی نیت نہ تھی، آیا اس کی بیوی پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) شامی جلد ثانی باب الصریح میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثاً وقال لم اعن امرأتی یصدق ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لابطلاق غیرها فقوله انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها ما لم یرد غیرها الخ(۱) اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس شخص نے یہ کہا کہ ان الفاظ سے میری مراد میری زوجہ نہ تھی تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی، اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، اور اگر وہ یہ نہ کہتا تو بظاہر حال اس کی زوجہ مطلقہ ہوجاتی، جیسا کہ اس عبارت سے مستفاد ہے۔ لان العادة من له امرأة الخ۔

بیوی سے کہا چھوڑدیا، اب انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۸) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑدیا اور چھوڑدوں گا اور طلاق کا بھی ذکر آیا بے حد غصہ میں، اب شوہر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کہتی ہے کہ طلاق دے دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اگر لڑکا طلاق دینے والا بالغ تھا اور دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں تو طلاق واقع ہوگئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے اور اگر دو گواہ عادل طلاق کے نہیں ہیں تو طلاق کے انکار کی صورت میں طلاق ثابت نہ ہوگی۔(۲)

عورت کئی طلاق دینا بیان کرتی ہے اور شوہر صرف ایک کا اقرار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۹) مسماۃ ہندہ کا بیان ہے کہ اس کو اس کے شوہر زید نے تین چار سال ہوئے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے بھی دو طلاقیں دے دی تھی، اس پر ہندہ نے کہا کہ تو نے کبھی ایسا نہیں کہا، اس پر شوہر نے کہا کہ جب نہیں دی تو اب دو طلاق دے دی، اب تین چار سال کے بعد یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں، اگر آئندہ تو میرا کہنا نہیں مانے گی تو تین ماہ کے بعد دوسری اور اس کے تین ماہ کے بعد تیسری طلاق دے دوں گا، مذکورہ بالا الفاظ میرے شوہر نے حالت غیض وغضب میں کہے ہیں اور بالکل تنہائی میں کہے ہیں، کوئی گواہ نہیں ہے، ہندہ کا شوہر ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے قطعی یاد نہیں کہ میں نے اس کو کبھی یہ الفاظ کہے ہیں کہ جب دو طلاقیں نہیں دی تو اب دو طلاق دے دیں، البتہ اب صرف ایک مرتبہ یہ الفاظ کہے ہیں کہ میں تجھ کو ایک طلاق دیتا ہوں الخ لیکن میری نیت نہ پہلے کبھی ہندہ کو چھوڑنے کی ہوئی اور نہ اس ارادہ سے میں نے

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص۲۴۸ ۱۲ ظفیر.
(۲) ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلا بالغا (ہدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷) و نصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل و امراتان (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار کتاب الشهادات ج ۲ ص ۵۱۵ و ج ۲ ص ۵۱۶ .ط.س. ج۳ص۴۶۵ . ظفیر.

لفظ طلاق اس کو کہا بلکہ صرف تادیباً لفظ طلاق کی اہمیت کو نہ سمجھ کر سخت غصہ کی حالت میں بے ساختہ ایک دفعہ زبان سے نکل گیا، اس صورت میں ہندہ زید کی زوجیت میں ہے یا خارج ہو گئی اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) شوہر جب کہ ہندہ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے، اور گواہ کوئی موجود نہیں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہوگا، (۱) اور ایک طلاق جو اس نے اب دی ہے وہ واقع ہو جاوے گی، اور یہ ایک طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر اس میں بلا نکاح کے رجعت صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجعت ہو سکتی ہے۔ (۲) لیکن ہندہ کو اگر یقین ہے کہ اس کے شوہر نے الفاظ مذکورہ بالا کہے تھے تو اس کے حق میں حرمت ثابت ہو گئی، اس کو چاہئے کہ شوہر سے علیٰحدہ رہے اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح نہ کرے۔ کیونکہ المرأۃ کالقاضی (۳) کتب فقہ میں مذکور ہے۔

اگر فلاں کام کروں تو بیوی پر تین طلاق، اس کام کے کرنے سے پہلے اگر وہ بیوی کو ایک طلاق دے دے اور عدت ختم کے بعد کام کرے پھر نکاح کرے کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۰) زید نے اپنی ساس سے نزاع کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر میں تمہارے گھر آؤں یا تمہارا کام کروں تو ہماری عورت پر تین طلاق، زید اگر قبل کام کرنے یا گھر آنے اپنی ساس کے اپنی عورت کو ایک طلاق دے دے اور بعد انقضائے عدت کے اپنی ساس کا اس کے کہنے سے کام کر دے۔ پھر اپنی عورت سے نکاح کر لیا، یہ امر جائز ہے یا نہ۔ اور حلف سے بری الذمہ ہو جاوے گا یا نہ۔

(جواب) قال فی الدر المختار و تنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملك طلقت وعتق والا لا فحیلة من علق الثلث بد خول الدار ان یطلقها واحدةً ثم بعد العدة تد خلها فتنحل الیمین فینکحها الخ۔ (۴) پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس عورت سے بلا حلالہ نکاح کر سکتا ہے اور حلف سے بری الذمہ ہو جاوے گا۔

طلاق تو دی تھی دو مگر بیان میں جھوٹ تین کہہ دی کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۳۰۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق دی تھی چند ایام کے بعد ایک مولوی صاحب اس معاملہ کے فیصلہ کے لئے تشریف لائے اور مجمع عام میں اس مرد مطلق سے دریافت کیا کہ تم نے اپنی زوجہ کو کے طلاق دی، اس مرد نے کہا کہ تین طلاق مغلظہ، پھر دو چار یوم کے بعد وہ مرد کہنے لگا کہ میں نے دراصل دو طلاق دی تھی، دو گواہ بھی موجود تھے، میں جھوٹ بول کر تین کہہ دی، آیا دو طلاق ہوں گی یا نہیں۔

(جواب) جب کہ اس مرد نے بجواب سوال مذکور یہ کہا کہ تین طلاق مغلظہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی اور رجوع کرنا اس کلام سے صحیح نہیں ہے، فی الدر المختار . ولو نکحها قبل امس وقع الآن (ای فی قوله

---

(۱) حدیث نبوی ہے " البینة علی المدعی والیمین علی من انکر " عورت مدعی ہے اور شوہر منکر گواہ کی فراہمی عورت کے ذمہ تھی، جب وہ ثبوت فراہم نہ کر سکی تو شوہر کے قول پر فیصلہ ہوگا ۱۲ ظفیر۔ (۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یر اجعها فی عدتسها رضیت بذلك او لم ترض الخ واذا کان الطاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایہ باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ وج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر. (۳) والمرأ ة کالقاضی اذا سمعته او اخبرها عدل لا یحل لها تمکینه والفتوی انه لیس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدی نفسها بمال او تهر ب (ردالمحتار کتاب الطلا ق باب الصریح ج ۲ ص ۵۸٤ .ط.س.ج۳ص ۲۵۱) ظفیر.

(٤) الدر المختار علیه هامش ردالمحتار باب التعلیق ج ۲ ص ٦۹۰ .ط.س.ج۳ص ۳۵۵.۱۲ ظفیر.

انت طالق امس) لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال الخ(۱) وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن وهز لهن جد الحدیث۔(۲) فقط۔

طلاق طلب کرنے پر کہا طلاق ہی سی ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۰۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو عرصہ تک چھوڑ رکھا، بہت عرصہ کے بعد عورت نے اپنے شوہر کو کہلا کر بھیجا کہ مجھ کو لے جاؤ، اس نے انکار کیا، پھر عورت نے طلاق طلب کی اس نے یہ لفظ کہا طلاق ہی سی ہے، پھر دوبارہ بھی یہ ہی لفظ کہا تو ہر دو لفظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں عورت پر طلاق رجعی واقع ہو گئی، فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے سئل نجم الدین عمن قالت له امرأ ته طلقنی فقال نہ ترا طلاق ماندہ است نہ نکاح بر خیز و رہ گیر، قال هذا اقرار انه قد طلقها ثلثا کذا فی المحیط۔(۳) عبارت مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے الفاظ کے کہنے سے بھی اقرار بالطلاق ہو جاتا ہے، فقط۔

دو شخصوں نے بیوی کے بدلنے کا مصمم ارادہ کر لیا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۰۳) دو شخصوں نے باہم مصمم یہ ارادہ کیا کہ ایک دوسرے کی عورت سے اپنی عورت تبدیل کرے، جب گھروں میں جا کر ذکر کیا تو عورتوں نے منظور نہ کیا، آیا اس وعدہ سے ان کی عورتوں پر طلاق پڑ چکی ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں ان عورتوں پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط۔

طلاق دی، طلاق دی تین مرتبہ کہا اور کہنے والا کہتا ہے کہ مراد تاکید تھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۴) زید نے اپنی بیوی کو حالت غصہ میں تین طلاق دیں ساتھ الفاظ متفرقہ اور صریحہ کے وہ الفاظ یہ ہیں کہ تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے پھر زید کہتا ہے کہ مراد ہماری ان الفاظ سے تاکید ہے، لہٰذا ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عمر کہتا ہے کہ یہ طلاق صریح ہے، نیت کی ضرورت نہیں ہے۔

(جواب) در مختار میں ہے کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین الخ قوله وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاءً الخ شامی)(۴) اس سے معلوم ہوا کہ قاضی اس کا اعتبار نہ کرے گا اور دیانۃً اس کی نیت معتبر ہے

شوہر سے کہا گیا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو طلاق دی اس نے جواب میں کہا ہم نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۵) ہندہ زید کے نکاح میں دس سال سے ہے، عرصہ ایک ماہ کا ہوا کہ ہندہ آٹھ دس آدمی لے کر گھر گئی، اور ان لوگوں کے سامنے ہندہ نے کہا کہ زید نامرد ہے، مجھ کو طلاق دلوا دیجئے، زید نے کہا کہ میں نامرد نہیں ہوں، مجھ کو یہ اپنے قریب نہیں آنے دیتی، لوگوں نے کہا کہ ہندہ تو چند روز اور رہ کر ہم لوگ تجربہ کر لیویں تب ہندہ نے کہا کہ میں ایک ساعت نہیں رہ سکتی ہوں، تب لوگوں نے زید کو ڈانٹا اور کہا کہ جب ہندہ نہیں رہے گی تو تم

---

(۱) ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۷ .ط.س.ج۳ص۲۶۶ . ظفیر.
(۲) مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص . ظفیر.
(۳) عالمگیری مصری فصل سابع فی الطلاق بالالفاظ الفارسیہ ج ۱ ص ۴۰۷ .ط.ماجدیه . ج۱ص ۳۸۱ . ظفیر.
(۴) ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۳۲ .ط.س.ج۳ص ۱۲،۲۹۳ ظفیر.

طلاق دے دو، زید خاموش ہوگیا، ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ تو کہہ کہ فلاں کی لڑکی کو ہم نے طلاق دیا، زید نے بسبب دہشت کے مجبور ہو کر کہا کہ ہم نے قبول کیا، لفظ طلاق وغیرہ کا کچھ بھی زبان پر نہیں لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) در مختار میں ہے **قالت لزوجها طلقني فقال فعلت طلقت وفي الشامي قوله فقال فعلت اى طلقت بقرينة الطلب**(۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ میں شوہر کا یہ کہنا کہ ہم نے قبول کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے طلاق دے دی، لہذا ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی مگر طلاق رجعی ہے، عدت کے اندر زید اس کو رجوع کر سکتا ہے، اگر ہندہ مدخولہ ہے، اور اگر غیر مدخولہ ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی، اس میں رجعت درست نہیں ہے۔

طلاق دی، دی، دی، کہا تو کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۰۶) ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے طلاق دے دو، طلاق دے دو، شوہر نے کہا میں نے تجھے طلاق دی، دی، دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی، اور نکاح ثانی کی ضرورت ہوگی یا نہ۔

(جواب) ظاہر امراد شوہر کے تکرار سے لفظ دی تاکید طلاق کی ہے اس لئے اس صورت میں اس کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں بدون نکاح کے اس سے رجعت کر سکتا ہے، یعنی یہ کہہ لے کہ میں نے تجھ کو پھر لوٹا لیا، اس کہنے سے نکاح سابق قائم رہے گا۔(۲) فقط۔

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۷) عبد اللہ نے اپنی بی بی کو ایک طلاق رجعی دے کر اسی دن رجعت کر لی، پھر تھوڑے زمانہ کے بعد عبد اللہ نے اپنی بی بی سے کہا کہ میں تم کو ایک ترکیب بتاتا ہوں کہ جب تو چاہے خود طلاق لے لے وہ یہ کہ فلاں شاخ درخت بیلے کی تو اپنے ہاتھ سے توڑ دے تو تجھے طلاق، چنانچہ عبد اللہ کی عورت نے مذاقاً اپنے بھائی سے اس شاخ کو تڑوا کر اپنے شوہر کے پاس بھیج دیا، اس کے بعد پھر عبد اللہ نے ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کی، آیا عورت عبد اللہ پر حرام تو نہیں ہوئی اور اب عبد اللہ کو کیا کرنا چاہئے۔

(جواب) ابھی تک تو عبد اللہ کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، کیونکہ دو طلاق رجعی اس پر واقع ہوئی تھی اور دونوں کے بعد رجعت ہوگئی، لہذا وہ عورت عبد اللہ کے لئے حلال ہے اور شاخ توڑنے پر جو طلاق معلق تھی وہ واقع نہیں ہوئی (کیونکہ شرط نہیں پائی گئی، ظفیر) اس لئے دو ہی طلاق رہی، جس میں رجعت صحیح ہے،(۳) البتہ اگر عبد اللہ آئندہ طلاق دے گا تو پھر رجعت صحیح نہ ہوگی اور بدون حلالہ کے نکاح درست نہ ہوگا، کیونکہ آئندہ طلاق دینے پر

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۱ ص ۶۳۳ و ج ۲ ص ۶۳۴ ط.س. ج۳ص ۲۹۴. ظفیر.

(۲) لو قالت طلقني طلقني طلقني فقال طلقت فواحدة ان لم ينوا لثلاث ولو عطفت بالواوفثلاث (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۳۴ ط.س. ج۳ص ۲۹۴) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) ظفير.

(۳) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك ام لم ترض (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۴) ظفير.

اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی کذا فی کتب الفقه۔ فقط۔

طلاق اور دوسری شادی کے بعد بلوغ وعدم بلوغ میں اختلاف

(سوال ۳۰۸) مسمی شیر نے اپنی منکوحہ مسماۃ بسان کو طلاق دے دی اور مسماۃ مذکورہ نے بعد انقضائے ایام عدت مسمی اسماعیل سے نکاح کر لیا، اب یہ تنازعہ ہے متعلقان مسمی شیر کہتے ہیں کہ شیر نابالغ ہے جس کی نسبت ایک عالم صاحب کے پاس شہادت گزرانی کہ شیر گیارہ سال کا ہے، عالم صاحب مذکور نے بلا حضور اسماعیل ناکح ثانی و مسماۃ بسان حکم عدم بلوغ شیر کا دے کر نکاح مسمی شیر، اسماعیل نے دوبارہ روبرو چند علماء و معزز اشخاص وغیرہ کے عام مجلس میں دو گواہ پیش کئے جس مجلس میں مسمی شیر اور اس کے متعلقان بھی موجود تھے، شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ شیر اٹھارہ سال کا ہے اور یہ شہادت بھی حلفیہ ہے، اور ظاہر علامات بلوغ نظر نہیں آتیں، صرف اس کی بلوغت سالوں کے گزرنے سے ہو سکتی ہے، اس صورت میں بینہ کس کے معتبر ہیں بلوغ کے یا عدم بلوغ کے۔

(جواب) اگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر مرد یا عورت کی ہو جانے پر حکم بلوغ کا کر دیا جاتا ہے، پس جب کہ عمر اس لڑکے کی اٹھارہ سال کی ثابت ہے تو طلاق اس کی واقع ہو گئی قال فی الدر المختار وان لم يوجد فيهما شيء فحتي يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتي[1] اور طلاق بالغ کی واقع ہوتی ہے، نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار ويقع طلاق كل زوج عاقل بالغ الخ ولا يقع طلاق المولیٰ علی امرأة عبده الخ والصبی الخ۔[2] اور دونوں شہادتوں میں چونکہ اختلاف ہوا شیر کی عمر میں لہذا دونوں ساقط ہیں، اور عالم بلا تحکیم کے قائم مقام قاضی کے نہیں ہوتا، اور غیر قاضی کے سامنے شہادت پیش ہونا معتبر نہیں ہے۔[3] پس اس امر کی تحقیق از سر نو ہونی چاہئے کہ مسمی شیر کس دن اور تاریخ اور سنہ میں پیدا ہوا تھا، اس سے اس کی عمر معلوم ہو جاوے گی تاریخ ولادت وغیرہ کاغذات سرکاری میں درج ہوتی ہے اس سے حال معلوم ہو سکتا ہے کہ شیر باعتبار عمر کے بالغ ہے یا نہیں، خلاصہ یہ ہے کہ اگر بلوغ اس کا بوقت طلاق محقق ہو گیا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔

میاں بیوی طلاق کے منکر ہیں اور تین ماہ بعد گواہی دی جاتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۹) مدعیہ و مدعی علیہ ہر دو منکر طلاقند کدام مفتی یا طالب علم رہ بلا سبب شہادۃ یعنی طلب مدعیہ اولاً گواہاں را حاضر ساختہ بعد صرف مدعی علیہ را پیش آوردہ بعد اثبات شہادۃ بلا جرح و تعدیل حکم وقوع طلاق مغلظہ در جماعت عامہ دادن جائز است یا نہ و طلاق مغلظہ واقع است یا نہ، و دعویٰ مدعی علیہ بایں دلیل کہ مفتی و ہر دو شاہدان باوجود ملاقات و ہمسائیگی دریں سہ ماہ تا ایں وقت چرا اطلاع نداوندو مفتی را بامن دشمنی سابقہ است وغیرہا شرعاً مسموع است یا نہ۔

(جواب) در مختار میں ہے والذی تقبل فیه الشهادة حسبةً بدون الدعویٰ اربع عشر منها الوقف الخ قال

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج۶ ص ۱۵۳ . ۱۲ ظفير.
(۲) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ و ج ۲ ص ۵۸۰ ط.س. ج۳ ص ۲۳۵ . ۱۲ ظفير.
(۳) و كذا تجب مطابقة الشهاد تين لفظا ومعنى الخ بطريق الو ضع (در مختار) حتى لوادعي رجل مائة درهم فشهدشاهد بدرهم و اخر بدر همين الخ لم تقبل عند ابی حنيفة (ردالمحتار باب الا ختلاف فی الشهادة ج ٤ ص ٥٣٨ ط.س. ج۵ ص ٤٩٣) ظفير.

فی ردالمحتار وھی الوقف وطلاق الزوجة الخ و ایضاً فی ردالمحتار شاھد الحسبة اذا اخبرھا بغیر عذر لا تقبل لفسقہٖ اشباہ عن القنیة۔(۱) پس معلوم ہوا کہ اگر بلا عذر تاخیر شاہد حسبہ از ادائے شہادت ثابت ہو جائے تو عدم قبول شہادت ضروری ہے۔(۲) فقط۔

طلاق دینے کے بعد بیوی سے مل گیا کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۰) زید نے کسی خانگی جھگڑے کی بنا پر اپنی منکوحہ کو طلاق دے دیا، تیسرے، چوتھے روز ایک شخص نے کوشش کی کہ زید اور اس کی بی بی میں پھر ملاپ ہو جائے ایک مقامی عالم نے فتویٰ دیا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی، اس لئے میاں بی بی بحالہ مل سکتے ہیں اس کے بعد زید نے چند آدمیوں کے روبرو اپنی بی بی کو بلا کر اپنے مکان میں داخل کر لیا، شرعاً زید کی زوجہ پر طلاق عائد ہوئی اس صورت میں یا نہیں۔

(جواب) اگر زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاق نہ دی تھی بلکہ ایک یا دو طلاق دی تھی تو عدۃ کے اندر زید اپنی زوجہ کو بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور رجوع کرنا اپنی زوجہ کو صحیح ہے (۳) اور اگر زید نے تین طلاق دے دی تھی تو پھر کوئی صورت رجوع کرنے کی بدون حلالہ کے نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان۔(۴) یعنی طلاق رجعی دو طلاق تک ہے، پھر فرمایا فان طلقھا فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیرہ،(۵) پس اگر شوہر نے تیسری طلاق دے دی تو پھر وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے، جب تک کہ دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، یعنی پھر وہ دوسرا مرد بعد صحبت کے طلاق دے اور اس کی عدت گذر جاوے اس وقت شوہر اول اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے، فقط۔

دو طلاق دی اور بطور اطلاع باپ سے کہا طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دوبار طلاق دی، بعد کو اپنے باپ سے کہا کہ میں نے طلاق دے دی، باپ نے خوشامد کی اور تین دن کے بعد نکاح پڑھوا دیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اگر باپ سے کہنے سے مطلب اس کا خبر دینا تھا اسی طلاق سابق کی اور جدید طلاق دینا مقصود نہ تھا تو وہی طلاق جو پہلے دی تھی واقع ہوئی اور وہ دو طلاق رجعی ہیں، ان میں عدت کے اندر رجوع کرنا بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح بدون حلالہ کے جائز ہے،(۶) اور اگر غرض و نیت اس کی باپ سے

---

(۱) دیکھئے ردالمحتار کتاب الوقف مطلب المواضع التی تقبل فیھا الشھادة حسبة بلا دعویٰ ج ۳ ص ۵۵۵.ط.س.ج۴ص۴۰۹، ظفیر.

(۲) ویجب الا داء بلا طلب لو الشھادة فی حقوق اللہ تعالیٰ وھی کثیرة عد منھا فی الا شباہ اربعة عشر قال ومتی اخر شاھد الحسبة شھادة بلا عذر فسق فترد کطلاق امرأة (در مختار) قال فی الا شباہ تقبل شھادة الحسبة بلا دعویٰ فی طلاق المرأة الخ (ردالمحتار کتاب الشھادات ج ٤ ص ٥١٤ .ط.س.ج٥ص٤٦٣) ظفیر.

(۳) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعھا رضیت ام لم ترض (ھدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷٤) ظفیر.

(٤) سورة البقر رکوع ۲۹. ظفیر.

(٥) ایضاً، ظفیر.

(٦) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعھا الخ (ھدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷٤) واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجھا فی العدة وبعد انقضائھا (ایضاً ص ۳۷۸) ظفیر.

کہنے میں ایک اور طلاق دینے کی تھی تو اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اگرچہ زوجہ اس کی وہاں موجود نہ ہو، پس اس صورت میں بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا ھکذا فی کتب الفقہ۔ فقط۔

کئی دفعہ طلاق دے چکا مگر شوہر انکار کرتا ہے بیوی کیا کرے

(سوال ۳۱۲)(۱) زید اپنی خلوت میں سونے کے لئے گیا، ہندہ کا بیان ہے کہ میں جس وقت اس کے پاس خلوت میں گئی تو زید نے مجھ سے یہ کہا کہ اب میرے گھر چلو، میں نے کہا کہ ماں باپ تو مجھے پہلے ہی گھر سے نکال چکے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے ہیں اور ہر وقت برا بھلا کہتے ہیں، غرض زید نے یہ سب کلام سن کر یہ کہا کہ میرے ماں باپ جو کچھ تجھ کو کہیں گے وہ سب سننا ہوگا، مجھ سے تیرا کھانا کپڑا نہیں ہو سکتا میں نے تجھ کو طلاق دی، طلاق دی، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اور میں تجھ کو طلاق دے کر جاتا ہوں اور تجھ کو اجازت دیتا ہوں کہ تو جس سے دل چاہے اپنا نکاح کرلے، ہندہ زید کا یہ کلام سن کر اپنی والدہ کے پاس گئی، اس کی والدہ نے اس کو کہا کہ اب جا اسی کے پاس سو جا، صبح کو دیکھا جاوے گا، صبح کو جب زید سے استفسار کیا گیا تو وہ منکر ہو گیا اور یہ کہا کہ میں نے مذاقاً یہ کہا تھا کہ تجھ کو تیری بہن سے بدل لوں یا تیری بھاوج سے بدل لوں، ہندہ کا بیان ہے کہ اس سے قبل بھی کئی بار مجھے اسی طرح تین طلاق دے چکا ہے، میں اس کو نہایت وثوق سے کہتی ہوں۔

(۲) ایسی حالت میں ہندہ کو زید سے علیحدہ رہنا چاہئے یا نہیں۔

(۳) اگر زید جبراً اپنے پاس رکھے تو کیا کرے۔

(جواب)(۱،۲) ایسی حالت میں ہندہ حتی الوسع زید سے علیحدہ رہے اگر ہندہ اس پر قادر نہیں تو گناہ زید کے ذمہ ہے ہندہ بری ہے عند اللہ، شامی جلد ۲ ص ۳۲۴ باب الصریح میں ہے والمرأۃ کالقاضی اذا سمعتہ او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینہ والفتویٰ علیٰ انہ لیس لھا قتلہ ولا تقتل نفسھا بل تفدی نفسھا بما ل او تھرب الخ وفی البزازیہ عن الاوز جندی انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالا ثم علیہ۔(۱) فقط۔

(۳) اس صورت میں مفتی ہندہ کو یہ فتوی دے گا کہ جب کہ علم میں تیرا شوہر بالیقین تجھ کو طلاق ثلثہ دے چکا ہے تو تجھ کو زید کے پاس رہنا اور جانا درست نہیں ہے لیکن اگر قاضی وحاکم بسبب نہ ہونے دو گواہوں کے ہندہ کو اس کے شوہر کے سپرد کردے جیسا کہ حکم قضاء کا ہے تو گناہ زید پر ہوگا نہ ہندہ پر کما مر من انھا ترفع الامر للقاضی فان حلف ولا بینۃ لھا فالا ثم علیہ . ردالمحتار۔(۲)

بلا ارادہ طلاق کہا اچھا حرام اچھا طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۳) عمر نے بکر کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے، بار بار مجبور کرنے پر جان چھڑانے کے لئے بکر نے بلا ارادہ طلاق کہا، اچھا حرام، اچھا طلاق، بلا اضافت کے صرف اتنا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو عبارت اذا لم یسم المرأۃ ولم یضف الیھا الطلاق لم یقع کا کیا مطلب ہوگا، اگر طلاق پڑی تو

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹٤ ط.س. ج۳ ص ۲۵۱ . ۱۲ ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹٤ . ظفیر. ط.س. ج ۳ ص ۲۵۱ .

کون سی بائن یا ثلاثہ۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقعہ ہوں گی جیسا کہ شامی میں تصریح کی ہے کہ صراحۃً اضافت کی ضرورت نہیں ہے لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها فقوله انى حلفت بالطلاق ينصرف اليها ما لم يرد غيرها الخ وسيذ كر قريبا ان من الا لفاظ المستعملة الطلاق يلزمنى والحرام يلزمنى و على الطلاق وعلى الحرام فيقع بلا نية للعرف الخ فاوقعو به الطلاق مع انه ليس فيه اضافة الطلاق اليها صريحا فهذا مؤيد لما فى القنية وظاهره انه لا يصدق فى انه لم يريد امرأته للعرف والله اعلم شامی۔(۱) علاوہ بریں اس صورت میں یہ مذکور ہے کہ عمر نے اس کو مجبور کیا کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دے وے پس اس کے جواب میں اس کا یہ کہنا اچھا حرام اچھا طلاق صاف دلیل ہے اس کی کہ جس کے لئے عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور حکم کیا ہے اسی پر طلاق واقع ہو گی اور عمر کے قول میں اضافت موجود ہے، پس بکر کا قول بھی اسی کی طرف منصرف ہو گا، جیسا کہ فقہاء نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مرد سے کہا کہ کیا تو نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی ہے اور اس نے کہا ہاں تو اس میں طلاق واقع ہو جاتی ہے حالانکہ شوہر کے کلام میں نہ لفظ طلاق مذکور ہے اور نہ اضافت موجود ہے، پس سوال عمر کا قرینہ تو یہ ہے اس پر کہ مراد طلاق دینا اسی کو ہے جس کے متعلق عمر نے اس کو مجبور کیا ہے اور صریح لفظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، اور اسی طرح بعض الفاظ کنایہ میں جب کہ دلالت حال موجود ہو، پس عبارت جواہر کا یہ مطلب لیا جاوے گا کہ جب کہ کوئی قرینہ بھی اضافۃ الی الزوجہ کا موجود نہ ہو، یا وہ قول خلاف اصح ہے، فقط۔

بیوی کو طلاقن کر کے خطاب کرنے سے طلاق ہو گی یا نہیں

(سوال ۳۱٤) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا اے طلاقن تو نے میرے لئے بچھونا کیوں نہیں بچھایا، اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی یا نہیں، اس لفظ سے طلاق دینا مقصود نہیں ہوتا۔

(جواب) اس لفظ کے کہنے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی اور صریح لفظ طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر یہ لفظ ایک دفعہ ہی کہا ہے تو ایک طلاق رجعی ہوئی اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے۔(۲) فقط۔

عورت کہتی ہے پانچ چھ مرتبہ طلاق دی اور شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۵) زید اور ہندہ زوجین میں بعض امور خانگی پر رنجش ہو کر نوبت بطلاق پہنچی مگر فریقین میں حسب ذیل اختلاف ہے، ہندہ کہتی ہے کہ میرے شوہر نے شب کے وقت آکر زیور طلب کیا، میں نے جواب دیا کہ زیور دور ہے تم کھانا کھالو جواب زید نے یہ دیا کہ کھانا تو کھا چکا، ہندہ نے کہا کہ اناج بھی ہو چکا تم لا دینا، زید نے کہا کہ فلاں فلاں زیور مجھ کو دے دو ضرورت ہے، زیور لے کر کہا کہ اناج تو جو آنا تھا آچکا۔ اور میں نے تجھ کو طلاق دی، ہندہ نے کہا کہ خبر دار سنبھل کر کہو کیا کہتے ہو، زید نے چھ مرتبہ وہی الفاظ طلاق کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، پھر

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س.ج۳ص۲۴۸. ظفیر.
(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية الخ فله ان يراجعها (هدايه باب الرجعة ص ۳۷٤) ظفير.

اعادہ کر دیئے زید سے پوچھا گیا، زید کہتا ہے کہ میں نے مکان پر جاکر ہندہ سے کہا کہ میرے والد کے مکان پر چلو، ہندہ نے جواب دیا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لے جاوے، زید نے کہا کہ خدا مجھ کو اس دہلی پر نہ لاوے، یہ بیانات فریقین کے حلفی ہیں اور شہادت موجود نہیں ، اس صورت میں عند اللہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور ہندہ کو جب کہ اس کے روبرو یہ الفاظ طلاق کے کہے اور وہ ان کا یقین رکھتی ہے، ایسی حالت میں زید شوہر کے ساتھ تعلقات زن و شو رکھنے کا کیا حکم ہے۔

(جواب) جب کہ دو گواہ شرعی طلاق کے نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو حسب قاعدہ شرعیہ قول شوہر کا محلف معتبر ہے، البتہ اگر شوہر کے اقرار طلاق کے دو گواہ بھی موجود ہوں اور وہ شہادت اقرار شوہر کے دیتے ہوں تب بھی طلاق ثابت ہو جاتی ہے، لیکن جب کہ کوئی شہادت طلاق کی یا اقرار شوہر کی نہ ہو تو پھر قول شوہر کا معتبر ہوگا۔(۱) اور عورت کے بارے میں بے شک یہ حکم ہے کہ اگر اس کو یقین طلاق مغلظہ یا بائنہ کا ہے تو جہاں تک اس سے ہو سکے وہ اس مرد سے علیٰحدہ رہے اور اگر اس کو اس پر قدرت نہ ہو اور مجبور ہو تو اس پر مواخذہ نہیں گناہ شوہر پر ہے در مختار میں ہے **سمعت عن زوجها انه طلقها ولاتقدرعلی منعه من نفسها فلا اثم علیه انتها ملخصا۔**(۲)

میں نے بیوی کو طلاق دے دی لوگوں کے پوچھنے پر اس جملہ کو دہراتا رہا کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۶) زید نے بطور تذکرہ آپ سے آپ چند آدمیوں کے روبرو بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور چونکہ زید ایک لغو گو اور فضول گو آدمی ہے اس واسطے حاضرین نے جھوٹ سمجھا، بطور تصدیق کے مکرر پوچھا فی الحقیقت تم نے طلاق دی تو زید نے مکرر سکرر کہا کہ ہاں میں نے طلاق دی اور ایک تحریر لکھ کر ڈاک سے عمر کے نام روانہ کر دی ہے کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق دے دی مگر تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید نے کوئی تحریر عمر کے نام نہیں بھیجی اور نہ اپنی جورو کے سامنے یا اس کی اعزاء کے سامنے جاکر طلاق دی ہے، صرف اس مجمع میں اس نے مذکورہ بالا طریقہ پر طلاق کا دینا بیان کیا، اور زید کی بیوی عمر کے یہاں بوجہ تکلیف خورونوش کے بطور خادمہ کے کام کرنے لگی تھی کہ کھانے پینے کا سہارا ہو، یہ امر زید کو ناگوار تھا، وہ چاہتا تھا کہ عمر کے یہاں اس کی بی بی نہ رہے اور زید کہتا ہے کہ میں نے اس وجہ سے ایسا بیان کیا کہ میری بی بی کے کانوں تک یہ خبر پہنچے اور وہ عمر کے یہاں کار ہنا ترک کر دے، اور میری نیت ہر گز طلاق دینے کی نہ تھی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہو گئی تو اب کس طریقہ سے وہ عورت زید کی زوجیت میں آسکتی ہے اس واقعہ کو ڈیڑھ مہینہ ہوا ہے۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ اگر جھوٹ بھی ایسا کہہ دیا جاوے اور نیت بھی نہ ہو

---

(۱) ونصا بها لغيرها من الحقوق الخ رجلان او رجل و امرأتان (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ٥١٤ .ط.س. ج٥ص ٤٦٥) ظفير.

(۲) والمرأة كالقاضي اذاسمعته اواخبر ها عدل لا يحل لها تمكينه والفتوىٰ علىٰ انه ليس لها قتله ولا تقتل نفسها بل تفدى نفسها بمال او تهرب الخ وفى البزازية من الا وزجندى انها ترفع الامر للقاضى فان حلف ولا بينة لها فالا ثم عليه (رد المحتا باب الصريح ج ٢ ص ٥٩٤ .ط.س. ج٣ص ٢٥١) ظفير.

تب بھی اس لفظ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے ،(۱) البتہ اگر ایک دفعہ کے بعد جو لوگوں کے دریافت کرنے پر مکرر یعنی کرر طلاق دینا بیان کیا اس میں اگر جدید طلاق کی نیت نہ ہو اور اسی طلاق سابق سے خبر دینے کا خیال ہو تو ایک طلاق ہی رہے گی ، زیادہ طلاقیں نہ پڑیں گی۔ جس میں حلالہ کی ضرورت ہو ، اور ایک طلاق میں عدت کے اندر شوہر بدون نکاح جدید کے اپنی زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یعنی یہ کہہ دیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو لوٹا لیا اور چونکہ ابھی طلاق کو ڈیڑھ ماہ گذرا ہے ، اس لئے غالباً تین حیض نہ آئے ہوں گے اور ابھی عدت باقی ہے رجوع کر سکتا ہے۔ فقط۔

صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۱۷) شریف الدین اخبار می کند کہ حسن شاہ اظہار کرد کہ از دور تخمیناً صد گز شنیدم کہ نبر جو در حالت جنگ وجدل آواز داد کہ خواہر خود را بخانہ ببر کہ او را سہ طلاق است فقط شریف الدین تلاش نمود کہ شاہد دیگر باید، حبیب ملا نزد کساں دیگر سوائے شریف الدین بیان نمود کہ مرا ہم خبر است ، لیکن مرا ذمہ چیست کہ اظہار کنم کہ لحاظ ہمسائیگی است شریف الدین بعد سہ ماہ تقریباً از حاضران مجلس خصومت نبر جو استفسار لفظ سہ طلاق نمودہ و وعید کتمان شہادت ساختہ ایشاں گفتند کہ ہر گز لفظ طلاق نشنیدیم حبیب ملا ہم دریں مجلس حاضر بودہ ساکت ماند، بعد سہ چہار روز شریف الدین شہادت حسن شاہ و ایں حبیب ملا مذکورہ را گرفتہ حکم بوقوع طلاق داد ، مفتی حسام الدین شہادت حبیب ملا را بنابر تاخیر شہادت رد نمودہ حکم بعدم وقوع طلاق دادہ است ، دریں صورت حسب قانون شریعت غراء سہ طلاق واقع است یا نہ ، و معنی تاخیر شہادت در عرف فقہاء چیست و عذر تاخیر شہادت در شرع چگونہ معتبر است فقط۔

(جواب) در مختار میں ہے ومتی اخر شاھد الحسبة شھادۃ بلا عذر فسق فترد الخ ۔(۲) وھکذا فی ردالمحتار والا شباہ والنظائر و عذر ایں است کہ قاضی عادل موجود نباشد و مکانش قریب نباشد وغیرہ در المختار میں ہے لکن وجوبه الا داء لشروط سبعة مبسوطة فی البحر وغیرہ عدالة قاض وقرب مکانه وعلمه لقبوله وبکونه السرع قبولاً وطلب المدعی الخ لکن در شہادت حسبہ طلب مدعی شرط نیست ، پس ہر گاہ شاہد حسبہ طلاق محض از لحاظ ہمسائیگی در اداء شہادۃ تاخیر کند فسق او ظاہر است و شہادتش نامقبول است و طلاق از شہادت او ثابت نشود۔ فقط۔

طلاق کا لفظ کہا مگر تعداد یاد نہیں ، سننے والے کہتے ہیں ایک دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۸) زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو مار پیٹ کیا اور اسی حالت غضب میں الفاظ طلاق کے کہے ، اب زید سے دریافت کیا کہ تو نے کتنے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا ، اس نے جوب دیا کہ مجھے غصہ سخت تھا ، مجھے یاد نہیں ، جو لوگ ہنگامہ میں موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے لفظ طلاق دو ایک بار سے زیادہ نہیں سنا ، عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ یاد نہیں ، مگر لفظ طلاق کا ایک دو بار میں نے سنا تھا ، جو حکم شریعت ہو مطلع فرمائیے۔

---

(۱) ثلث جدھن جدو ھزلھن جدا لنکاح والطلاق والرجعة رواہ الترمذی (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴) ظفیر۔
(۲) ردالمحتار کتاب الشھادات ج ٤ ص ٥١٤ ط.س. ج۵ص ۴۶۳. ۱۲ ظفیر.

(جواب)در مختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة او اكثر يبنىٰ على الا قل الخ قال فى ردالمحتار الا ان يستيقن بالا كثر او يكون اكبر ظنه وعن الا مام الثانى اذا كان لايدرى اثلث ام اقل يتحرى وان استويا عمل با شد ذلك عليه اشباه۔(۱) پس اگر حاضرین مجلس کا گمان غالب یہ ہی ہے کہ ایک دو سے زیادہ لفظ طلاق نہیں کہا ہے تو اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی، اور حکم اس میں یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے، البتہ اگر غالب گمان تین طلاق کا ہو، یا مساوی ہو تو پھر احوط یہ ہے کہ تین طلاق سمجھی جاویں اور بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہ ہوگا کما مر عن الشامى من قوله عمل باشد ذلك عليه فقط۔

عدت کے بعد رجعی بائن ہو جاتی ہے

(سوال ۳۱۹) طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد یانہ۔

(جواب) طلاق رجعی بعد انقضائے عدت بائنہ گردد۔(۲)

ایک دو تین طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۲۰) تم کو ایک طلاق دی، دو طلاق دی، یا ایک طلاق دو طلاق دی، اس کہنے سے آیا دو طلاق واقع ہوں گی یا تین جمع کر کے؟

(جواب) اس صورت میں جمع ہو کر تین طلاق ہو جائیں گی۔(۳)

طلاق کی کتنی قسمیں ہیں

(سوال ۳۲۱) طلاق کی کتنی قسمیں ہیں، اور ان میں ہر ایک کے واسطے کیا حکم ہے۔

(جواب) طلاق کی دو قسمیں ہیں، رجعی اور بائنہ، پھر بائنہ دو طرح ہے مغلظہ اور غیر مغلظہ، رجعی میں رجعت اندر عدت کے درست ہے، اور بائنہ غیر مغلظہ میں نکاح جدید کی ضرورت ہے اور مغلظہ یعنی طلاق ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت ہے،(۴) فقط۔

ذیل کے منتر پڑھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۲۲) زید اور اس کی زوجہ کے درمیان بوجہ شرارت اولیاء زوجہ کچھ بد معالگی تھی، لہٰذا زید اپنی زوجہ کو بدستور گھر میں لانے سے مجبور تھا، اس اثناء میں بکر نے زید کو منتر ذیل سکھلائے اور کہا کہ تم اس کو ایک خاص کوٹھری میں سوتے وقت اپنی زوجہ کی صورت خیال کر کے سات رات برابر پڑھو، انشاء اللہ تمہاری زوجہ بلا اذن اولیاء خود آجائے گی، منتر مذکور یہ ہے، آکو کورو آکو کورو آکو یار حمان، جاکہ جاکہ کرے ساتہ، بیری کے میرے

(۱) ردالمحتار قبیل باب طلاق غیر المد خول بها ج ۲ ص ٦٢٤. ط.س. ج۳ص ۲۸۳. ظفیر.
(۲) فاذا انقضت العدة ولم يرا جعها بانت عنه افقه السنه (ج ۸ ص ۷۹) ظفير.
(۳) والطلاق يقع بعد دقرن به (در مختار) اى متى قرن الطلاق بالعدد كان الوقوع بالعدد (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ٦٢٧. ط.س. ج۳ص ۲۸۷) ظفير.
(٤) وينكح مبانته، بمادون الثلاث فى العدة وبعدها بالا جماع الخ لا ينكح بها اى بالثلاث الخ حتىٰ يطا ها غيرها بنكاح (ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ص ٤٠٩) ظفير.

شیطان شوء کے، دن سوئے جاجا کے، زوجہ کا نام لاگتا نہیں، لاگے تو تیرے نی ہیں، جی سے تین طلاق تین طلاق تین طلاق، اس صورت میں یہ وہم ہوتا ہے کہ زوجہ پر طلاق تو واقع...... ہوئی، حالانکہ اس عبارت کے پڑھنے سے ایقاع طلاق منظور نہ تھا۔

(جواب) یہ ظاہر ہے کہ بدون معلوم ہونے معنی عبارت مذکور کے کچھ حکم قطعاً نہیں ہو سکتا، لیکن جو کچھ گمان غالب صورت مسئولہ میں ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر محض ایک عبارت معلّمہ کی نقل کررہا ہے بغرض عمل نہ بغرض ایقاع وانشاء طلاق، پس تو ہم کو دور کریں، اور جب کہ شوہر نے اس عبارت کو بغرض ایقاع طلاق نہیں پڑھا تو وہ اطمینان کرلے کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، اور یہ فیصلہ فقہاء کا پیش رکھیں کہ شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۱)

اس وعدہ پر نکاح کیا کہ تیرے گھر نہ رہوں تو نکاح درست نہ رہے گا خلاف ورزی پر کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۳) مسماۃ فاطمہ سے نبی بخش نے اس وعدہ پر اور اقرار پر نکاح کیا کہ اگر میں تیرے گھر نہ رہوں اور تیری بلا اجازت اور کسی جگہ جاؤں یار ہوں تو میرا نکاح تیرے ساتھ درست نہ رہے گا۔ بعد نکاح ایک رات مسماۃ کے گھر رہ کر پھر جس موضع کا تھا وہیں چلا گیا، پھر مسماۃ فاطمہ کے گھر آکر نہیں رہا اور نہ اس کو خرچ دیا، اس صورت میں مسماۃ مذکورہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں،

(جواب) الفاظ مذکورہ سے صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مسماۃ فاطمہ بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کرسکتی، بلکہ اول شوہر سے طلاق لی جاوے پھر بعد گزرنے عدت کے دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

یہ ثابت ہو جائے تو گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۴) زید نے اپنی ہمشیرہ کا عقد بکر سے بایں خیال کردیا کہ بکر نا کتخدا ہے اور بکر نے بھی اپنے آپ کو نا کتخدا ہونا ظاہر کیا، مگر قبل از رخصت زید کو دریافت ہو گیا کہ بکر نے اپنے ازدواج کو مخفی رکھا اور متزوج صاحب اولاد ہے، اس پر زید نے ہندہ کو رخصت کرنے سے انکار کردیا کہ بشرط نا کتخدا ہونے بکر کے نکاح کردیا تھا، چونکہ اس کے خلاف ظاہر ہوا، اب ہم رخصت نہیں کرتے، اور زید نے بکر سے خلع چاہا مگر بکر نے خلع منظور نہیں کیا بلکہ اس وقت تک سابق نکاح کو مخفی کرتا رہا، پھر اسی تنازع میں بکر نے کہا کہ اگر میرا نکاح اور اولاد ہونا ثابت ہو جاوے تو میرے گولی مار دینا اور یہی فیصلہ طلاق ہے۔

فیصلہ یہاں ایسے تنازعات میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے، اب زید کہتا ہے کہ ہندہ کو طلاق ہوگئی، اور زید نے شہادت صحیحہ سے ان الفاظ کو ثابت کردیا، اور بکر ان الفاظ کے کہنے سے قطعی انکار کرتا ہے، اب یہ دریافت طلب ہے کہ صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں بظاہر الفاظ اضافت طلاق کسی کی جانب نہیں، لیکن باعتبار محل نزاع وتبادر کلام اضافت طلاق بطرف ہندہ دریافت ہوتی ہے۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی کما حققه الشامی من انه لا یلزم کون الا ضافة صریحة فی

---

(۱) علم انه حلف ولم یدر بطلاق او غیره لغا کما لو شك اطلق ام لا (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳. ط.س. ج۳ص ۲۸۳) ظفیر.

كلامه وقال فهذا يدل على وقوعه وان لم يضفه الى المرأة صريحاً وقال لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها الخ۔(۱)اور چونکہ تذکرہ اور واقعہ ہمشیرہ زید کے متعلق تھا، لہذا اسی پر طلاق واقع ہو گی۔

لکھا کہ طلاق مسنونہ سے آزاد کر دیا اور یہ بھی کہ جہاں چاہے شادی کر لے اب اس کو رجوع کا حق ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۵)جو ایک شخص کتب درسیہ دینیہ سے واقف اور متدین ہے، اہل برادری کو فہمائش کرتا ہے کہ شرعاً طلاق بدعت ممنوع ہے، میں ایک فارغ خطی موافق سنت تحریر کر دیتا ہوں تم اس پر عمل کرو، بعد ش عزم بالجزم میں اگرچہ ایک ہی مسنونہ احسن بلا عوض پورا حق مہر اپنی منکوحہ مدخولہ کو دے کر طلاق دے، لیکن بظاہر اسی ایکہ ہی طلاق کی بنا پر مضمون ذیل سے تمسک کر کے ایک کاغذ تحریر کر دیا، جس میں عدد ایک طلاق مسنونہ کی تصریح نہ ہو سکی اور لکھ دیا کہ میں نے اس کو طلاق مسنونہ دے کر حق زوجیت سے آزاد کر دیا، بعد گزرنے عدت کے جہاں جی چاہے نکاح کر لے، مجھے اس کے ساتھ کسی قسم کی مزاحمت نہ ہو گی۔

خلاصہ فقط سوال کا یہ ہے کہ کیا یہ شخص اپنی مطلقہ واحد کی طرف عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے یا نہیں، دوم یہ کہ کیا طلاق مسنونہ واحدہ بوقت تحریر کاغذیا بجرد تقریر لسانی مثل بدعی کے واقع ہو جاتی ہے یا طلاق مسنونہ واحدہ مثل بدعیات کے نہیں ہے، مقید بطہر بلا جماع ہے، سوم کیا کاغذ کے باقی الفاظ مندرجہ فارغ خطی یعنی (اپنے حق زوجیت سے ازاد کر دیا وغیرہ) طلاق مسنونہ واحدہ شرعیہ کو بلا عزم بائن بنا سکتے ہیں یا نہ۔

(جواب) مطلق کی نیت اگر اسی وقت طلاق دینے کی تھی تو فی الحال واقع ہو جائے گی، کما فی الدر المختار وان نوى ان تقع الثلاث الساعة الخ صحت نيته الخ۔(۲)اور یہ طلاق مع بعد کے بائنہ ہو گی بوجہ زیادتی مابعد کے، دوم یہ کہ شوہر کا لفظ (اپنے حق زوجیت سے آزاد کر دیا) ترجمہ ہے انت حرة کا جو ان کنایات میں سے ہے جس سے بوقت مذاکرہ طلاق واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار،(۳) پس اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ فی الحال واقع ہو جائے گی، اگرچہ بوجہ عدم نیت اول لفظ صریح سے طلاق واقع نہ ہو گی۔

بیوی طلاق کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے کیا کیا جائے

(سوال ۳۲۶)کلونے اپنی زوجہ زینب کو چار سال تک اپنے سے علیٰحدہ رکھا، اور چار سال تک وہ کبھی ملا بھی نہیں، زینب کہتی ہے کہ کلونے مجھ کو طلاق دے دی اور مصنوعی چار اشخاص کے نام بتا کر کہتی ہے کہ ان کے سامنے دی ہے میرے روبرو نہیں دی، حالانکہ چار سال سے کلو اس سے ملا بھی نہیں، آیا اس صورت میں طلاق

(۱)ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱.ط.س.ج۳ص۲۴۸.۱۲ ظفیر.
(۲)الدر المختار علی ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۸ اس سے پہلے کی عبارت یہ ہے قال لموطوئته وهي ممن تحيض انت طالق ثلاثا للسنة وقع عند كل طهر طلقة الخ وان نوى ان تقع الثلاث الساعة (ايضاً).ط.س.ج۳ص۲۳۵ ظفیر
(۳)ونحوا عتدی واستبرئی رحمك انت واحدة انت حرة الخ لا يحتمل السب والرد (وهذا القسم ثالث) وفي مذاكرة الطلاق يتوقف الاول فقط ويقع بالاخيرين وان لم ينو (در مختار) قوله الاول اى ما يصلح للردو الجواب (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۰.ط.س.ج۳ص۳۰۰......۳۰۱) ظفیر.

ہو جاوے گی یا نہیں۔

(جواب) طلاق ہو جاوے گی، طلاق واقع ہونے کے لئے عورت کے سامنے موجود ہونا ضروری وشرط نہیں ہے، اگر دو گواہ عادل یا زیادہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔(۱)

کسی نے بیوی سے کہا طلاق دی طلاق بائن دی بعد میں انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۷) سہ مرد عاقل بالغ گفتند کہ زید بحق زوجہ موطوءۂ خود گفت ترا طلاق دادم ترا طلاق بائن دادم، صرف ایں الفاظ شنیدہ ایم، وزید می گوید کہ نہ طلاق دادم نہ بائن گفتم، دریں صورت طلاق واقع شد یا نہ اگر واقع شد کدام طلاق شد۔

(جواب) اگر شہود عدول وثقہ ہستند انکار شوہر معتبر نیست، پس دو طلاق بائن بر زوجہ اش واقع خواہد شد و **یقع بقوله انت طالق بائن الخ واحدة بائنة فی الکل لا نه وصف الطلاق بما یحتمله الخ در مختار . قوله لا نه وصف الخ وهو البینو نة الخ** شامی۔(۲)

بغیر خطاب تین بار طلاق دی تو کون سی طلاق واقع ہوئی......

(سوال ۳۲۸) ایک شخص نے غصہ ہو کر لفظ طلاق کو تکرار کیا یعنی تین مرتبہ سے زیادہ بولا بغیر خطاب کے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوئی تو کونسی، آیا بلا حلالہ اس کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) قرینہ یہ ہے کہ اس نے اپنی زوجہ ہی کو طلاق دی ہے، کیونکہ محل طلاق وہی ہے، اور فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ عادۃً جس کی زوجہ ہوتی ہے وہ اسی کی طلاق پر حلف کرتا ہے **فی الشامی لا ن العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها الخ** ۔(۳) ج ۲ ص ۴۳۰ شامی اور اس صورت میں چونکہ تین طلاق ہوئی، لہذا بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی۔(۴)

خسر نے داماد سے اپنی لڑکی کو طلاق دلوائی مگر لڑکی شوہر اول کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۹) خسر نے تکرار کی وجہ سے داماد سے اپنی دختر کو طلاق دلوائی اور بوقت طلاق عورت وہاں موجود نہیں تھی، عورت دو سال تک باپ کے گھر رہی، اس کے باپ نے چند جگہ نکاح کی تجویز کی مگر عورت نے منظور نہیں کیا اور شوہر اول کے یہاں جانا چاہتی ہے اس بارہ میں جو کچھ حکم شریعت کا ہو تحریر فرماویں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، اگر ایک یا دو طلاق دلوائی تھی تو اس عورت کا شوہر اول سے دوسرا

---

(۱) وما سوی ذلك من الحقوق تقبل شهادة رجلین او رجل و امرأتین کان الحق مالا او غیر مال کنکاح وطلاق (هدایه کتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۵٤) ظفیر.

(۲) دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۲۱۷ و ج ۲ ص ٦۱۸ .ط.س. ج۳ص۲۷٦......۲۷۷. ۱۲ ظفیر.

(۳) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفیر.

(٤) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا وید خل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

نکاح ہو سکتا ہے، پس ان کا پھر نکاح کرادیا جاوے (۱) اور اگر تین طلاق دی تھی تو حلالہ کے بعد شوہر اول سے نکاح ہو سکے گا۔(۲)

طلاق دے چکا کہنے سے طلاق ہو گئی

(سوال ۳۳۰) کوئی اپنی زوجہ کو اس طرح طلاق دے کہ میں طلاق دے چکا، مگر بوجہ مہر کے ظاہر نہیں کیا، بغیر گواہ کے اپنے دل سے کہہ دیا، تو یہ طلاق ہوئی یا نہیں، اور پھر وہ عورت اپنا نکاح غیر سے کر لے تو درست ہے یا نہیں، اگر ظاہراً طلاق دے تو مہر دینا پڑتا ہے، اور نہ گواہ ہیں طلاق کے، مگر عورت بد چلن ہے۔

(جواب) جب شوہر نے یہ لفظ کہا کہ میں طلاق دے چکا تو طلاق واقع ہو گئی، (۳) گواہ ہوں یا نہ ہوں، اور عورت مہر وصول کر سکتی ہے لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرے تو بدوں دو گواہوں کے طلاق ثابت نہ ہو گی، اور جب کہ شوہر کو اقرار طلاق کا ہے تو طلاق ثابت ہے، اور بعد عدت کے عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔(۴)

صرف ایک شخص کے کہنے سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۳۳۱) زید کی زوجہ مسماۃ ہندہ سے بکر نے ناجائز تعلق کر کے ہندہ کو اپنے خانہ انداز کر لیا، زید نے بکر کی نسبت عدالت میں استغاثہ کر کے ہندہ و بکر کو گرفتار کر لیا، وقت گرفتاری ہندہ بکر کے گھر میں برآمد ہوئی، مگر بکر نے مقدمہ سے اپنی برأت اور ہندہ کو اپنی خانہ انداز رکھنے کی غرض سے زید کا ہندہ کو ایک ہی وقت میں تین دفعہ طلاق دینا ظاہر کر کے ہندہ کا زید کے نکاح سے باہر ہو جانا بیان کیا، زید طلاق سے حلفاً انکار کرتا ہے، کیا ایسی صورت میں طلاق ثابت ہو گی یا نہیں۔

(جواب) طلاق کا ثبوت شرعاً دو گواہان عادل معتبر کی شہادت سے ہوتا ہے اگر دو گواہ متقی و پرہیز گار نمازی گواہ طلاق کے نہیں ہیں تو بصورت انکار زید طلاق ثابت نہ ہو گی۔(۵)

کہا کہ جب گھر سے نکال چکا تو پھر طلاق ہے طلاق دے چکا کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۲) شوہر اور زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر کے چچا نے یہ کہا کہ اگر تجھ کو روٹی، کپڑا دینا منظور نہیں ہے تو اس کو طلاق دے دے، اس پر یہ جواب دیا کہ جب میں گھر سے نکال چکا ہوں تو پھر طلاق ہے، طلاق دے چکا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) جب کہ شوہر نے یہ لفظ کہہ دیا کہ تو پھر طلاق ہے اور طلاق دے چکا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها الخ (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) وينكح مبانته بما دون الثلث فى العدة وبعد ها بالا جماع (الدرا لمختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ص۴۰۹) ظفير. (۲) وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة فيما تحل به المطلقة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

(۳) صريحه مالم يستعمل الا فيه الخ كطلقتك (در مختار) فما لا يستعمل فيها الا فى الطلاق فهو صريح يقع بلا نية (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفير.

(۴) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان الخ اورجل و امرأتان (ايضاً كتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵. ط.س. ج۵ص۴۶۵) ظفير.

(۵) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان الخ اورجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵) ظفير.

طلاق واقع ہو گئی،(۱)بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے،

بیوی سے کہا تجھ کو طلاق دیا تو مثل ماں کے ہے، یہ تین مرتبہ کہا کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۳۳)اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تجھ کو طلاق دیا اور تو مثل میری ماں بہن کے ہے اگر تو میرے ساتھ گھر کرے گی تو گویا اپنے باپ کو لے کر گھر کرے گی، یہ جملہ بتمامہا اس نے تین بار کہا، پس اس سے عورت پر طلاق مغلظہ واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب)اس کی عورت پر ایک طلاق صریح لفظ سے واقع ہو گی، اور مثل ماں بہن کہنے میں بھی اگر نیت طلاق ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہو کر کل دو طلاق بائنہ ہو گئیں، تیسرے لفظ سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی، لہذا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ نہیں ہوئی۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته ووقع ما نواه لانه کنایة والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ (۲)اور علامہ شامیؒ نے اس موقعہ پر یہ بھی نقل فرمایا ہے وینبغی ان لا یصدق قضاءً فی ارادة البراذ اکان فی حال المشاجرة وذکر الطلاق الخ ۔(۳)اس اخیر عبارت شامی سے یہ بھی واضح ہوا کہ مذاکرہ طلاق کے وقت انت علی مثل امی سے قضاءً بلا نیت بھی طلاق بائنہ کا حکم ہو گا، اور چونکہ قاعدہ فقہاء کا ہے البائن لایلحق البائن،(۴)اس لئے اس بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہ ہو گی، پس کل دو طلاق رہی اور دونوں بائنہ ہو گی۔

شوہر نے طلاق دی تھی مگر اب انکار کرتا ہے تو طلاق ہو گی یا نہیں

(سوال ۳۳٤)زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس کے باپ عمر کے سامنے طلاق بائنہ مغلظہ دی، اس طلاق کے اندازاً ایک سال بعد زید نے کسی طرح پر ہندہ کو بھکا کر یہ کہلا دیا کہ مجھے طلاق نہیں ہوئی اور زید بھی طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، کیا عمر قاضی کے سامنے دعویٰ کر کے استقرار طلاق کی ڈگری لے سکتا ہے یا نہیں اور اپنی دختر ہندہ کو زید کے قبضہ سے نکال سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)جب کہ زید طلاق سے انکار کرتا ہے تو بدون دو عادل گواہوں کی شہادت کے طلاق ثابت نہ ہو گی اور قاضی حکم طلاق کا نہ کرے گا، اور جب کہ حکم طلاق کا بدون دو گواہوں کی گواہی کے نہیں ہو سکتا تو ہندہ زید کے نکاح اور قبضہ سے نہیں نکل سکتی۔(۵)

(۱)وهو کانت طالق ومطلقة وطلقتك وتقع واحدة رجعية وان نوى الاكثر او لا بانة او لم ينو شيئاً (عالمگیری الباب الثانی فی ایقاع الطلاق ج ۱ ص ۳۷۸ .ط.س.ج۱ص۳۵٤) ظفیر.
(۲)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط.س.ج۳ص ٤۷۰ . ۱۲ ظفیر.
(۳)ایضاً .ط.س.ج۳ص ٤۷۰.۱۲ ظفیر.
(٤)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۷......۳۰۸.۱۲ ظفیر.
(۵)ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیر مال کنکاح وطلاق الخ رجلان الخ او رجل و امرأتان (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الشهادة ج ٤ ص ۵۱۵ .ط.س.ج۵ص٤٦۵) ظفیر.

بغیر اضافت کسی کے زور دینے سے لفظ طلاق کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۳۵) ایک شخص کا اپنے باپ کے ساتھ جھگڑا ہوا، باپ نے کہا بیٹے کو کہ زوجہ کو طلاق دے دے، بیٹے نے کئی دفعہ انکار کیا کہ میں طلاق نہیں دیتا، باپ نے بیٹے کو بہت زور دے کر کہا کہ لفظ طلاق کہہ بیٹے نے لفظ طلاق بلا اضافت کہہ دیا، تو اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔

(جواب) شامی میں یہ لکھا ہے ولا یلزم کون الا ضافة صریحة فی کلامه۔(۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ طلاق واقع ہونے کے لئے صراحۃً نسبت کرنا زوجہ کی طرف ضروری نہیں ہے بلکہ جب کہ قرائن موجود ہوں کہ یہ شخص اپنی زوجہ ہی کو یہ لفظ کہہ رہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی، مگر صورت مسئولہ میں چونکہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سائل کو اپنی زوجہ کو طلاق دینا منظور نہ تھا اور باپ نے جب یہ کہا کہ لفظ طلاق کا کہہ تو اس نے لفظ طلاق کا بلا اضافت کہہ دیا اور دل میں اس کے اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نیت نہ تھی تو اس طرح اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، جیسا کہ شامی میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأ ة ثلثاً وقال لم اعن امرأ تی یصدق ٥ ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلا قها لا بطلاق غیرها الخ۔(۲)

شوہر طلاق کا اقرار کرے مگر لوگوں کے دباؤ کی وجہ سے سکوت اختیار کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۶) زید کے نکاح میں دو عورتیں ہیں، ایک کو موافق شرع شریف کے رکھتا ہے۔ اور دوسری نہایت ذلیل وخوار والدین کے مکان پر رہتی ہے، نہ پورے طور سے نان نفقہ دیتا ہے نہ حسن سلوک کرتا ہے، زید خود بھی اگرچہ طلاق دینے کا مقر ہے لیکن چند اشخاص کے بھکانے کی وجہ سے ساکت ہے تو اس مسئلہ میں کیا حکم ہے۔

(جواب) قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان (۳) اور فرمایا فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة الایه (۴) پس جب کہ زید عدل اور مساوات دونوں زوجہ میں نہیں کرتا تو اس کو چاہئے کہ جس کی طرف رغبت نہیں اس کو طلاق دے دے اور جب کہ زید خود اقرار کرتا ہے طلاق کا، تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی، عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا درست ہے، اس لئے کہ اقرار طلاق بھی طلاق ہے، کذا فی کتب الفقہ۔

غصہ میں طلاق دی مگر یہ یاد نہیں کہ دو دی یا تین تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۷) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی لیکن اس کو یہ یاد نہیں کہ دو مرتبہ دی یا تین مرتبہ اب اپنی بیوی کو رکھنا چاہتا ہے رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، لیکن اگر دو یا تین میں شک ہے تو دو طلاق سمجھی جاویں گی، اور دو طلاق صریح میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے حلالہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، (۵) در مختار میں ہے

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح (ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ ص۲٤۸) ظفیر.
(۲) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ ص۲٤۸. ۱۲ ظفیر.
(۳) سورة البقره رکوع ۲۹. ظفیر. (٤) سورة النساء رکوع ۱. (۵) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقین فله ان یراجعها رضیت اولم ترض (هدایه باب الرجعة ج۲ ص ۳۷٤) ظفیر.

ولو شك اطلق واحدةً او اکثر بنی علی الا قل الخ۔(۱)

چھوڑنا صریح ہے یا کنایہ

(سوال ۲۳۸) لفظ چھوڑی کا بلغت ہندی صریح ہے یا کنائی۔

(جواب) چھوڑنا اور چھوڑے رکھنا جیسا کہ اردو میں طلاق میں مستعمل ہوتا ہے اسی طرح زوجہ کی خبر گیری نہ کرنے اور حقوق ادا نہ کرنے اور معلق چھوڑنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے پس کنایہ ہونا اس لفظ کا اردو ترجمہ میں بھی باقی ہے اور قرائن و دلالۃ الحال سے طلاق اس میں واقع ہو جاوے گی، کما فی بعض الکنایات۔(۲)

چار بیوی والے نے رات میں کسی کو دیکھ کر کہا کہ تجھ پر طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۲۳۹) ایک شخص کے چار بیویاں ہیں، اس نے اندھیرے میں رات کو لا علی التعیین ایک سے پانی مانگا، ایک انہیں سے پانی لے کر آئی مگر چونکہ اس کے پانی لانے میں دیر ہوگئی تھی، اس وجہ سے شوہر نے خفا ہو کر یہ کہہ دیا کہ تجھ پر طلاق ہے، اب صبح کو کوئی اقرار نہیں کرتی کہ میں پانی لے کر گئی تھی اور نہ شوہر پہچان سکتا ہے کہ کون تھی، تو در صورت مذکورہ کس پر طلاق واقع ہوگی۔

(جواب) در مختار میں ہے ولو قال امرأتی طالق وله امرأتان او ثلاث تطلق واحدة منهن وله خیار التعین، (۳) اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر شوہر یہ لفظ کہے امرأتی طالق اور اس کی دو زوجہ ہیں یا تین تو ایک زوجہ پر طلاق واقع ہوگی، اور اختیار معین کرنے کا شوہر کو ہے اور دوسری روایت در مختار میں یہ ہے علم انه حلف ولم یدر بطلاق اوغیرہ لغا کما لو شك اطلق ام لا ۔(۴) اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ شک کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوتی، پس صورت مسئولہ میں بھی چونکہ کوئی زوجہ پانی دینے کا اقرار نہیں کرتی اور شوہر کو بھی معلوم نہیں کہ وہ کون سی تھی اور وہ زوجہ تھی یا کوئی غیر عورت، لہذا اس صورت میں وقوع طلاق میں شک ہے اور شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس روایت ثانیہ زیادہ مناسب ہے صورت مسئولہ کے، اور روایت اولیٰ اس کے مناسب نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں اس کی کسی زوجہ کا مطلقہ ہونا صریح اور یقینی ہے صرف تعیین کا اختیار ہے، اور صورت مسئولہ میں یہی معلوم نہیں کہ جس کو خطاب کیا ہے اور اس لفظ سے کہ تجھ پر طلاق ہے، وہ کون عورت تھی، کیونکہ نہ شوہر کسی زوجہ کے متعلق اقرار کرتا ہے کہ فلاں زوجہ تھی اور نہ کوئی زوجہ اقرار پانی لے جانے کا کرتی ہے لہذا یہ صورت شک میں داخل ہے، اور شک میں عدم وقوع طلاق کا حکم ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ص ۶۲۳ و ص ۶۲۴ ط.س. ج۳ص ۲۸۳، ظفیر.
(۲) سر حتك فارقتك لا یحتمل الرد و السب الخ وفی مذاکرة الطلاق یتوقف الا ول فقط ویقع بالا خیرین وان لم ینو لان مع الد لالة لا یصدق قضاءً فی نفی النیة (در مختار) قوله سرحتك من السراحة وهو الا رسال (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۹ ط.س. ج۳ص ۳۰۰......۳۰۱) و اذا قال هشتم تراولم یقل ازز نے فان کان فی حالة غضب او مذاکرة الطلاق فواحدة یملك الرجعة وان نویٰ بائنا او ثلاثا فهو کما نویٰ (عالمگیری مصری ج۱ ص ۴۰۵) ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول ج ۲ ص ۶۲۹ ط.س. ج۳ص ۲۹۰. ۱۲ ظفیر.
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ص ۲۸۳. ۱۲ ظفیر.

طلاق دی مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۰) شخصے زنے خودرا سہ طلاق گفت واضافت بسوئے زوجہ نہ کرد، چہ حکم است۔

(جواب) درصورت مسئولہ سہ طلاق بر زوجہ او واقع شد فانه لا يشترط ان يكون الاضافة صريحة كما حققه في الشامي.

باضابطہ طلاق نامہ کا جب تک شوہر انکار نہ کرے طلاق ہوگی

(سوال ۲۴۱) ایک طلاق نامہ سرکاری کاغذ پر ایک شخص نے دیکھ کر اور سن کر مطلقہ عورت کا نکاح ایک شخص سے کرادیا، بعد میں بعض اشخاص نے شور برپا کیا کہ طلاق نامہ جعلی تھا اس پر کیوں نکاح کیا گیا، اس پر نکاح خواں نے خدا کے خوف سے توبہ کر کے اپنے نکاح کی تجدید کرلی اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے اور عورت کا نکاح صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب) صرف بعض اشخاص کے شور پر اس طلاق نامہ کو غلط سمجھنے اور نکاح ثانی کو ناجائز سمجھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق سے انکار کرے اور دو گواہ معتبر طلاق کے نہ ہوں تو پھر طلاق ثابت نہ ہوگی اور نکاح ثانی صحیح نہ ہوگا، بدون انکار شوہر کے اور باوجود پائے جانے شہادت معتبرہ کے نکاح ثانی کو ناجائز کہنا صحیح نہیں ہے اور جب کہ طلاق گواہوں سے ثابت ہے یا شوہر مقر طلاق کا ہے، تو نکاح ثانی جو بعد عدت کے ہوا صحیح ہوا، (۲) نکاح خواہ کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، اور عاقدین کے نکاح کو ناجائز قرار دینا صحیح نہیں ہے اور نکاح خواں کو تو تجدید اپنے نکاح کی اس وقت بھی ضرورت نہ تھی، کہ اس کو دھوکہ دے کر نکاح پڑھوالیا ہو، کیونکہ اس کا کچھ قصور نہیں، اور وہ عند اللہ ماخوذ نہیں ہے۔

بیوی طلاق کا دعوی کرے اور گواہ پیش کرے اور شوہر انکار کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۲) مسماۃ نور احمدی کہتی ہے کہ میرے شوہر محمد عمر نے مجھے طلاق دی ہے اور محمد عمر اس سے قطعی انکار کرتا ہے، اپنے ثبوت میں مسماۃ نور احمدی سراج احمد اور برکات احمد کو پیش کرتی ہے، یہ دونوں اپنے بیانات میں طلاق کے متعلق نور احمد کے بیان کی تائید نہیں کرتے ہیں، اور دو شخص عبد الظاہر اور عزیز اللہ کے متعلق نور احمدی نے بیان کیا کہ ان دونوں سے میرے شوہر نے بعد طلاق کے تذکرہ کیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی متوخر الذکر دونوں شخص مسماۃ نور احمدی کی تائید کرتے ہیں، صورت مذکورہ میں جو حکم دربارہ طلاق ہونے یا نہ ہونے کا موافق شریعت مطہرہ کے ہو اس سے مطلع فرمائیے۔

(جواب) اگر عبد الظاہر اور عزیز اللہ پابند صوم و صلوٰۃ و معتبر و ثقہ آدمی ہیں تو ان کے اس بیان سے کہ "ہمارے سامنے محمد عمر نے طلاق دینے کا اقرار کیا" طلاق ثابت ہو جاتی ہے، محمد عمر کا انکار اس حالت میں معتبر نہیں ہے (۳)

---

(۱) ولا يلزم كون الاضافة صريحة فى كلامه (ردالمحتار باب الصريح ج۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص۲۴۸) ظفير.

(۲) ونصابها اى الشهادة لغير من الحقوق الخ كنكاح وطلاق رجلان او رجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج٥ص٤٦٥) ظفير. (۳) ونصابها لغيرها من الحقوق الخ كنكاح وطلاق رجلان اورجل وامرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج٥ص٤٦٥) ظفير.

دو طلاق دی اس کے بعد اس کا تذکرہ کیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین عورتوں کے سامنے طلاق دے دی، اسی وقت باہر آکر ایک شخص کے سامنے بیان کیا کہ آج مجھ سے بہت سخت غلطی ہوگئی، میں نے غصہ میں اپنی بیوی کو دو دفعہ طلاق دے دی، پھر اپنے والد کے سامنے ذکر کیا، والد نے شہرت کرنے سے منع کیا، اس پر خاوند بالکل انکاری ہوگیا، اس کو اپنی زوجیت میں رکھنا چاہتا ہے مگر بیوی رہنا نہیں چاہتی اور دو عورتیں بھی شہادت نہیں دیتی، ایک مرد اور ایک عورت شاہد ہیں اس صورت میں طلاق پڑگئی یا نہیں، اور شوہر کا انکار معتبر ہے یا نہیں۔

(جواب) ایک مرد اور ایک عورت کی شہادت سے شرعاً طلاق ثابت نہیں ہوتی بلکہ دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے۔ پس جب کہ شوہر طلاق سے منکر ہے اور شہادت شرعیہ موجود نہیں ہے تو طلاق ثابت نہ ہوگی پھر اگر درحقیقت مرد طلاق دے چکا ہے اور عورت بوجہ عدم ثبوت طلاق کے مجبوری اس کے پاس رہے اور مجامعت ہو تو گناہ شوہر پر ہے، عورت گنہگار نہ ہوگی حتی الوسع عورت علیحدگی اختیار کرے جب کہ اس کو یقین ہے طلاق کا، اور مجبوری گناہ مرد پر ہے، عورت پر گناہ نہ ہوگا۔(۱)

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۴) ایک شخص کی شادی کو عرصہ بیس سال کا ہوتا ہے لیکن اس کو آوارگی اور بداخلاقی نے اس حد تک پہنچادیا کہ وہ تین مرتبہ جیل جاچکا ہے اس نے اپنی بیوی کی خادمہ کی نابالغہ لڑکی سے ناجائز تعلق پیدا کرنا چاہا جس کی عمر مشکل سے دس برس ہوگی، اس کی بیوی مانع ہوئی تو اپنی عورت پر بہتان باندھا کہ تم سے فلاں شخص کا ناجائز تعلق ہے، اور پھر مرعوب کرنے کے لئے اس کو بے انتہا زدوکوب کیا، بیوی نے قسم کھاکر یقین دلایا کہ یہ محض بہتان ہے اس کی اصلیت کچھ نہیں ہے۔

بالآخر شوہر نے ایک دن موقعہ پاکر اس نابالغ معصوم لڑکی سے زنا بالجبر کیا جس کے لئے عاقلین بالغین کی شہادت اور ڈاکٹر کے سارٹیفکٹ عند الطلب پیش کئے جاسکتے ہیں، جب اس امر کی اطلاع شوہر کی ہمشیرہ کو ہوئی تو وہ فوراً لونڈی کو اپنے یہاں لے گئی لیکن وہ کسی طریقہ پر لونڈی کو اپنی ہمشیرہ کے یہاں سے لے آیا اور آکر اپنی بیوی کو ایک مکان میں مقفل کردیا اور فاقہ سے رکھا اور اس لونڈی سے ناجائز تعلق قائم رکھا، عورت نے مجبور ہوکر اپنے اور بعد بخت شوہر کے خویش واقارب سے التجا کی کہ مجھے اس عذاب سے نجات دلائیں۔ چنانچہ شوہر کی ہمشیرہ دوبارہ جاکر اس کی بیوی اور لونڈی کو اپنے یہاں لاکر رکھتی ہے اور اس لونڈی کا علاج کراتی ہے، اس سے وہ غضبناک ہوکر اپنے احباب سے کہتا ہے کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دے گا، کیونکہ وہ بغیر رضا واطلاع دوسرے گھر چلی گئی ہے، اسی شب کو مع چند احباب کے اپنی ہمشیرہ کے گھر آکر بیوی سے دریافت کرتا ہے کہ وہ جانا چاہتی ہے یا نہیں، عورت جانے سے انکار کردیتی ہے تو وہ یہ کہتا ہوا چلا جاتا ہے کہ اگر تم آج شب کو ہمارے گھر نہیں آئی تو مطلقہ ہوگئی، اس شب کو عورت نہیں گئی بلکہ اب تک اس کی ہمشیرہ کے یہاں ہے، اس واقعہ کے تیسرے روز مع

---

(۱) والمرأة كالقاضى اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه الخ وفى البزازية عن الاوزجندى انها ترفع الامر للقاضى فان حلف ولا بينة لها فالاثم عليه (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۴ .ط.س. ج۳ ص ۲۵۱) ظفير.

چند احباب کے پھر آیا اور کچھ نرمی اور سختی سے اپنے بیوی کو لے جانا چاہا مگر جب وہ کسی طرح راضی نہیں ہوئی تو چھ سات آدمیوں کے سامنے یہ کہتا ہوا اپنے لڑکے کو لے کر چلا جاتا ہے کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دیا، بلکہ میں نے طلاق نامہ بذریعہ رجسٹری بھیج بھی دیا غالباً تم کو کل تک مل جائے گا، چنانچہ دوسرے روز ایک طلاق نامہ انگریزی میں اس کی بیوی کے نام سے آیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مسماۃ فلاں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کو میں نے اس بناء پر طلاق دیا کہ جس جگہ میں نے اس کو رکھا تھا، وہاں سے بغیر میری رضا و اطلاع کے دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہے، جس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب اس کے اخلاق بد ہو گئے ہیں، اس کی اس حرکت سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ گذشتہ اپریل کو جو اس نے حلف اٹھا کر اپنی عصمت کا یقین دلایا تھا سراسر غلط اور جھوٹ تھا، بنابریں تمہاری عدت کے زمانہ میں جو شرع شریف کے مطابق کچھ دن گزارنے پڑتی ہیں، میں تمہارے خورو پوش کا کسی طرح ذمہ دار نہیں ہوں اور نہ مہر کا ذمہ دار ہوں، میرا لڑکا اس وقت قریب بارہ برس کے ہے اس کی تعلیم وتربیت نہایت ضروری ہے اور وہ اب میری زیر نگرانی تعلیم حاصل کرے گا، اور جہاں میں رکھوں گا وہیں رہے گا، میں اس کے لئے بشپ کالج تجویز کرتا ہوں، جہاں وہ بحیثیت بورڈر کے رہے گا (جو جگہ صرف عیسائی لڑکوں کے لئے مخصوص ہے) ان وجوہات کی بنا پر میں مسماۃ فلاں کو کہتا ہوں کہ وہ فوراً میرا لڑکا میرے پاس بھیج دے تاکہ آئندہ کوئی کارروائی ایسی نہ کرنی پڑے جو باعث رنج وتکلیف ہو۔"

جب لوگوں نے اس کو اس بنا پر بہت ہی لعنت، ملامت کیا تو ان لوگوں سے یہ کہا کہ خیر ابھی طلاق واپس لیتا ہوں، پھر عدالت میں جا کر باقاعدہ طلاق دوں گا۔" چنانچہ طلاق نامہ بھیجنے کے ایک ہفتہ بعد اپنی مطلقہ بیوی کے نام انگریزی میں بذریعہ رجسٹری ایک خط بھیجتا ہے، جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

تم جو میرے گھر سے بغیر میری رضا و اطلاع دوسروں کے اشتعال سے چلی گئی ہو تو میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہمراہ تم کو لانے گیا تھا، تم نے آنے سے انکار کر دیا تھا، اس وجہ سے میں نے ایک پرزہ لکھ کر وہی طلاق نامہ تمہارے پاس بھیج دیا تھا، تاکہ تم طلاق کی دھمکی سے مرعوب ہو جاؤ، ورنہ میرا ارادہ طلاق دینے کا کبھی بھی نہ تھا نہ اب ہے، میں نے کوشش کی تھی کہ اس پرزہ کو واپس لے لوں، مگر وہ میرے ہاتھ سے باہر ہو چکا تھا، میری خواہش تھی کہ اس پرزہ کو تم تک نہ پہنچنے دوں، اس وجہ سے میں نے ڈاک خانہ میں بھی اطلاع دی تھی کہ وہ پرزہ اب تم کو نہ دیا جائے، اگر وہ پرزہ تم تک پہنچ گیا ہو تو کچھ خیال نہ کرنا، کیونکہ میرا مقصد تم کو کسی حالت میں بھی منقطع کرنے کا نہ تھا نہ اب ہے، تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں فلاں اور فلاں کے ساتھ پندرہ تاریخ کو تم کو لانے گیا تھا تو تم نے میرے لڑکے کو آنے کی اجازت دی اور یہ وعدہ کیا کہ ایک دو روز میں تم بھی چلی آؤ گی، مگر افسوس ہے کہ تم نے اب تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اس وجہ سے میں چاہتا ہوں کہ تم بغیر کسی تاخیر کی چلی آؤ، کیونکہ میں تمہاری غیر حاضری کو بے طرح محسوس کر رہا ہوں، اب مجھے یہ اطلاع دو کہ میں تم کو کب لینے آؤں۔

یہ دوسرا خط واقعہ سے بالکل مختلف ہے، اس عورت نے کبھی بھی جانے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا نہ وہ اپنا لڑکا دینے پر رضامند تھی بلکہ زبردستی لے گیا ہے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ صرف پہلے خط کی بناء پر طلاق

واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوتی ہے تو کون سی طلاق، اور اگر واقع نہیں ہوتی تو مذکورہ بالا واقعات سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور عدت کے زمانہ کے خورونوش اور مہر کا ذمہ دار شوہر ہوگا یا نہیں، شخص مذکور اسلامی تعلیم سے اس قدر بعید ہے کہ کس طریقہ سے اور کس حالت میں طلاق دینے طلاق واقع ہوتی ہے مطلق شعور نہیں، لہذا وقوع طلاق کے متعلق رائے قائم کرتے وقت اس کا خیال ضرور کیا جائے کہ ایسے مطلق طلاق کے معنی ہمیشہ منقطع کرنے کے سمجھتے ہیں، عورت طلاق سے بے انتہا خوش ہے، اگر کسی حیلہ شرعی سے بھی اس کو مجبور کیا جائے تو اس پر ظلم ہوگا، چونکہ وہ اب کسی طرح بھی راضی ہونے والی نہیں ہے، شخص مذکور صرف ہوس دولت کی وجہ سے تعلق منقطع کرنا نہیں چاہتا، خواہ یہ تعلق شرعاً ممنوع وحرام ہو، اس کو اپنی بیوی سے نہ کبھی صحیح معنوں میں الفت تھی نہ اب ہے جیسا کہ گذشتہ واقعات سے ثابت ہو چکا جو عند الضرورت بالتفصیل پیش کئے جا سکتے ہیں،

(جواب) قال اللہ تعالیٰ الطلاق مر تان فامساك بمعروف او تسريح باحسان (۱) الايه قال فى التفسير الاحمدى يعنى ان الطلاق الرجعى الذى يتعلق به الرجعة مر تان اى اثنان لا زائد تان فبعد ذلك امساكها بمعروف او تسريحها كذلك وهذا امر بصيغة الخبر كانه قيل طلقوا الرجعى مر تين الخ ص ٦٥، پس معلوم ہوا کہ دو طلاق تک شوہر کو عدت کے اندر رجعت کا اختیار ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے، اور اگر تیسری طلاق بھی شوہر دے دے تو پھر رجعت درست نہیں اور بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتىٰ تنكح زوجا غيره الاية۔ (۲) اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ عورت مطلقہ ثلاثہ عدت کے بعد جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں کما قال اللہ تعالیٰ والمطلقت يتربصن بانفسهن ثلثة قرو ءٍ الايه (۳) دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ یعنی شوہر ثانی دخول کے بعد طلاق دیوے پھر اس کی عدت بھی گزر جائے، اس وقت اگر وہ چاہے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے، پس صورت مسئولہ میں علاوہ طلاق نامہ تحریری کے دو طلاق مذکور ہیں، ایک طلاق معلق کہ جو اس کی زوجہ کے اس شب کو شوہر کے گھر نہ آنے پر معلق تھی اور دوسری طلاق غیر معلق جو شوہر نے ان الفاظ سے دی کہ جاؤ میں نے تم کو طلاق دی، پھر چونکہ اس کی زوجہ اس شب کو اس کے گھر نہیں آئی تو وہ طلاق معلق واقع ہوگئی کما هو حكم التعاليق۔ (۴) وصرح به فى كتب الفقه اور دوسری طلاق جو فی الحال دی تھی وہ بھی واقع ہوگئی، رہی تیسری طلاق جو بذریعہ طلاق نامہ دی گئی تو اگر اس تحریری طلاق سے غرض خبر دینا اسی طلاق سابق کی تھی تب تو دو طلاق ہی رہی اور اگر اس تحریری طلاق سے غرض جدید طلاق دینا تھا، تو تیسری طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، پہلی صورت میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے بلا حلالہ کے نکاح درست ہے اور دوسری صورت میں عورت مطلقہ ثلاثہ ہو کر حرام مغلظہ ہوگئی، اس حالت میں بدون حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا، در مختار میں ہے كرر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد ديّن الخ قوله وان نوى التا كيد دين اى وقع الكل

(۱) سورة البقره ركوع ۲۹. ظفير، (۲) سورة البقره ركوع ۲۹. ظفير. (۳) سورة البقره ركوع ۲۸. ظفير.
(٤) اذا وجد السرط انحلت اليمين (عالمگیری مصری ج ۱ ص ٤٤٥. ط. ماجدیه ج۱ ص ٤١٥) ظفير.

قضاءً وكذا اذا اطلق اشباه اى بان لم ينو استينافا ولا تاكيداً لان الا صل عدم التا كيد الخ شامي ۔(۱)

غصہ میں دفعۃً تین طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۲۴۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ کی حالت میں آن واحد میں تین طلاق دیں، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت درست ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئیں، اور وہ عورت مطلقہ اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہو گئی بدون حلالہ کے شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی اور رجعت درست نہیں ہے۔(۲)

زوجین طلاق کا انکار کریں اور تین شخص عداوۃً گواہی دیں تو کیا کیا جائے

(سوال ۲۴۶) زوجین طلاق کا اقرار نہیں کرتے بلکہ منکر ہیں، لیکن تین شخص عداوت کی وجہ سے گواہی دیتے ہیں کہ زوج نے طلاق دی تو بتایئے طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اگر ان گواہوں کی عداوت اس شخص سے دنیاوی معاملات کی وجہ سے ہے تو دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہے طلاق ثابت نہ ہو گی۔(۳)

مندرجہ صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۴۷) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر اسی زوجہ کو لے کر دس بارہ سال تک گذران کیا، اس اثناء میں تین لڑکے پیدا ہوئے، اب محلّہ والوں نے اس کی گرفت کی تب زید نے مجبور ہو کر مجمع عام میں یہ اقرار کیا کہ ایک طلاق دینی سے دیانہ دینی سے دیا، دو طلاق دینی سے دیانہ دینی سے دیا، تین طلاق دینی سے دیانہ دینی سے دیا، طلاق ہوئی یا نہ اور اولاد ولد الحرام ہے یا حلال ہے۔

(جواب) ان الفاظ سے طلاق واقع ہو گئی، تین طلاق کے بعد نکاح بالکل ٹوٹ جاتا ہے اور بلا حلالہ کے دوبارہ اس سے نکاح نہیں ہو سکتا، (۴) پس بعد طلقات ثلاثہ بلا حلالہ وبلا نکاح جو وطی ہوئی وہ زنا ہے اور اولاد ولد الحرام ہے۔

خلاف عہد سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۴۸) شیخ فدا حسین نے مسماۃ ویسن کے ساتھ عقد کیا اور قبل عقد یہ اقرار لکھ دیا کہ شیخ فدا حسین بعد شادی ہونے کے مع اپنی زوجہ کے بہ ترک مسکن سابق مدۃ العمر رہوں گا اور جو کچھ آمدنی ہو گی وہ سب شیخ وزیر اپنے خسر کو دوں گا وغیرہ، اگر اقرار کے خلاف کروں گا تو میرے خسر کو اختیار ہو گا کہ مسماۃ ویسن اپنی دختر کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ کر دیویں مجھ کو کچھ عذر نہ ہو گا، اب خلاف عہد کرنے سے فدا حسین کی زوجہ کا نکاح ثانی

---

(۱) ردالمحتار باب الصريح ج۲ ص ۶۳۲ . ط.س. ج۳ص ۲۹۳ . ظفير.

(۲) والبدعى ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين فى طهر واحد لا رجعة فيه (در مختار) ثلاث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالا ولى الخ ذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعد هم من ائمة المسلمين الىٰ انه يقع ثلاث (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س. ج۳ص ۲۳۲......۲۳۳) ويقع طلاق من غضب خلافا لا بن القيم (ايضاً ج ۲ ص ۵۸۷ .ط.س. ج۳ص ۲۴۴) ظفير. (۳) ولو العدواة للدنيا لا تقبل سواء شهد علىٰ عدوه او غيره (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب القبول وعدمه ج ۴ ص ۵۲۸) ظفير. (۴) لا ينكح مطلقه من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث الخ حتى يطأ ها غيره بنكاح نافذو تمضى عدة الثانى (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفير.

جائز ہوگایانہ ؟

(جواب) یہ اقرار شیخ فدا حسین کا موجب طلاق اس کی زوجہ کا نہیں ہے لہذا اس صورت میں خلاف عہد وپیمان کرنے سے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، اور دوسرا نکاح مسماۃ ویسن کا بدون طلاق دینے شیخ فدا حسین کے اور بدون گذرنے عدت کے صحیح نہیں ہوگا۔(۱) فقط۔

پندرہ برس کی عمر میں طلاق دینے سے واقع ہو جاتی ہے

(سوال ۲٤۹) اکبر علی نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک شخص سے کردیا اور لڑکا پندرہ برس کا ہو چکا ہے، اس لڑکے کا باپ کہتا ہے کہ یہ نابالغ ہے اور شوہر نے اس لڑکی کو طلاق دے دی طلاق واقع ہوئی یانہ، اور لڑکی اس نکاح کو فسخ کرسکتی ہے یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہیں۔

(جواب) اول تو باپ کا کیا ہوا نکاح لڑکی بعد بلوغ فسخ نہیں کراسکتی، جیسا کہ کتب فقہ میں مسطور ہے، علاوہ ازیں...... فسخ نکاح کے لئے قاضی کا فسخ کرنا ضروری ہے،(۲) صرف عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا، جس وقت شوہر بالغ ہو جاوے اور طلاق دیوے طلاق واقع ہوگی، اگر اس وقت شوہر بالغ ہے اور پندرہ برس کی عمر پوری ہوگئی ہے اور اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہوگئی،(۳) شوہر اگر پندرہ برس کا ہے تو اس کے باپ کہنے سے کہ وہ ابھی بالغ نہیں ہوا کچھ نہیں ہوتا، شرعاً پندرہ برس کی عمر میں بالغ شمار ہوتا ہے خواہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو۔(۴) فقط۔

طلاق ہے نکل جا کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۲۵۰) ایک عورت کا بچہ بہت دیر تک روتا رہا خاوند نے اس کے رونے کو ناگواری کی وجہ سے منع کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو چپ کرے، پھر دوبارہ منع کیا، جب بچہ چپ نہ ہوا تو خاوند نے بحالت غصہ اپنی بیوی سے کہا کہ تجھ کو گھر سے باہر نکال دینا چاہئے، عورت نے جواب میں کہا کہ نکال دو، اس وقت شوہر نے غصہ میں عورت کو گھر سے باہر نکالنے کی قسم کھانے کی غرض سے کہا کہ تجھے طلاق ہے نکل جا مگر یہ کہنا اس کا ارادتاً نہ تھا اور طلاق بھی صرف ایک دفعہ دی، ایسی صورت میں کیا حکم ہے، بینوا توجروا۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقعہ ہوگئی، رجعت صحیح نہیں ہے، البتہ نکاح عدت کے اندر اور عدت کے بعد بدون حلالہ کے ہوسکتا ہے، پس شوہر کو اگر اس عورت کو نکاح میں لانا منظور ہے اور عورت اس پر راضی ہے تو دوبارہ بمہر جدید بحضور شاہدین اس سے نکاح کرلیوے، یہی کفارہ ہے اور کچھ کفارہ نہیں، هكذا فی کتب الفقه(۵)

---

(۱) إما نكاح منكوحة الغير و معتدته (الى قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٨٢) ظفير، (۲) وحاصله انه اذا كان المزوج الصغير و الصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (ردالمحتار ج ۲ ص ٤٢١ ط.س. ج۳ ص ۷۰).

(۳) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل و لو تقديرا (در مختار على هامش ردالمحتار ج (ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ ص ۲۳۵) ظفير. (٤) بلوغ الغلام بالا حتلام والاحبال والا نزال (الى قوله) فان لم يوجد فيهما شئى منها فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (در مختار ج ۲ ص ۱۹۹ درمختار بغیر شامی کے کتاب الحجر فصل ص ۲ ج ۱۹۹ شامی کے ساتھ ایچ، ایم سعید ج٦ ص ۱۵۳) ظفير.

(۵) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (هدايه ج۲ ص ۳۷۸) ظفير.

غلط فہمی سے طلاق دی تو وہ بھی واقع ہوگئی

(سوال ۲۵۱) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا، چند یوم کے بعد عورت بیماری میں مبتلا ہوگئی، اور اس کے شکم پر سوجن کے آثار پائے گئے اور ہر چند علاج کیا گیا کچھ افاقہ نہ ہوا، اور بعد چار ماہ کے دفعتاً تمام برادری میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ عورت مذکورہ کو شادی سے پہلے کا حمل ہے، ڈاکٹروں نے بھی دیکھ کر یہی کہا کہ شادی سے پہلے کا حمل ہے، اس پر شوہر نے اس کو تین طلاقیں دے دی، لیکن ڈاکٹروں کے قول کے موافق طلاق سے دو ماہ بعد وضع حمل ہو جانا چاہئے تھا، دو ماہ کے بعد معلوم ہوا کہ حمل شادی کے بعد کا ہے یعنی شوہر کا ہے، یہ بات غلط فہمی سے واقع ہوئی، اس عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر واقع ہوگئی تو اب کس طرح زوجیت میں شوہر مذکور کے آسکتی ہے۔

(جواب) اگر نکاح سے چھ ماہ کے پورا ہونے پر وضع حمل ہوگا تو شرعاً وہ حمل شوہر کا ہے اور نسب اس بچہ کا اس سے ثابت ہے،(۱) مگر چونکہ شوہر نے غلط فہمی سے تین طلاقیں دے دی تو تین طلاق اس پر واقع ہوگئی، اگر دوبارہ اس کو نکاح میں لانا چاہے تو بدون حلالہ کے شوہر اول سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا،(۲) اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ عدت گذرنے کے بعد یعنی وضع حمل کے بعد وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ مرد بعد صحبت اور وطی کے اس کو طلاق دیوے، پھر عدت یعنی تین حیض گذر جاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے،

ایک طلاق دے کر رجعت کرلی پھر بقول خود ایک طلاق دی اور بقول دیگر دو تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۲) زید نے اپنی زوجہ زینب کو ایک طلاق رجعی دے کر رجوع کر لیا، ایک عرصہ کے بعد رات کو زید اپنے گھر میں آیا اور اپنی زوجہ کو کہا کہ دروازہ کھول عورت نے دروازہ نہ کھولا، زید نے غصہ میں بہ نیت طلاق رجعی پھر کہا کہ اے فلانی بنت فلاں تجھ کو طلاق، زید کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ ایک بار کہے اور اس کا والد کہتا ہے کہ تم نے دوبار یہ الفاظ کہے، اس صورت میں نکاح جدید کافی ہے یا حلالہ کی ضرورت ہوگی۔

(جواب) جو کچھ زید کہتا ہے اور زید کو یاد ہے اسی کا اعتبار ہے، پس ایک طلاق رجعی پہلے دی تھی جس کے بعد اس کو رجوع کر لیا، اب یہ دوسری طلاق ہوگی، لہذا اب بھی وہ طلاق رجعی ہی ہے، کیونکہ دو طلاق تک رجعی ہی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان(۳) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں اور پچھلی مرتبہ کی طلاق کو دو طلاق تسلیم کیا جاوے جیسا کہ زید کا والد کہتا ہے تو پھر تین طلاق ہو جاویں گی اور حلالہ کی ضرورت ہوگی بلا حلالہ کے پھر وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی، لیکن شرعاً دو گواہوں سے کم کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، پس جب کہ زید کو اگر ایک ہی طلاق دینا یاد ہے تو اسی کا اعتبار ہے، اس حالت میں بلا نکاح زید اپنی زوجہ کو عدۃ کے اندر

---

(۱) ومن قال ان تزوجت فلانة فهى طالق فتزوجها فولدت ولداً لستة اشهر من يوم تزوجها فهو ابنه (هدايه باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۴۰۸) ظفير.

(۲) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة او ثنتين فى الا مة لم تحل له حتى تنكح زوجاً غيره نكاحا صحيحا ويد خل بهاثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

(۳) سورة البقره ع ص ۲۸. ظفير.

رجوع کر سکتا ہے،(۱) فقط۔

شوہر نے طلاق دی ہے مگر گواہ نہیں ہیں عورت کیا کرے

(سوال ۲۵۳) جس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق مغلظہ دے دی اور وہ عورت بینہ سے طلاق کو ثابت نہ کر سکے اور زوج بحلف منکر طلاق ہو، اور عورت یقیناً اپنا صدق اور زوج کا کذب ثابت نہ کر سکے باوجود علم کے، تو ایسی عورت کو کیا شوہر کے پاس رہنا جائز ہے یا نہیں، اور بعد عدت کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، کیا وقوع طلاق کے واسطے شاہدوں کا ہونا شرط ہے اور اگر عقد ثانی شرعاً نہ کر سکے تو کیا تدبیر کرے۔

(جواب) صورت مسئولہ میں عورت کو دیانۃً مرد کے پاس رہنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے (۲) اور بعد انقضائے عدت دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے اور وقوع طلاق کے لئے وجود شہداء ضروری شرط نہیں ہے، لیکن عقد ثانی کا خلاف مصلحت ہونا دیکھ لے، کبھی بوجہ بینہ نہ ہونے کے کوئی فتنہ نہ ہو جاوے۔

میں نے طلاق دی کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۴) ایک شخص عمر ۳۵ سالہ نے اپنی زوجہ کو بحالت غصہ یہ کہا کہ جا میں نے تجھ کو طلاق دی، یہ فقرہ ایک مرتبہ ادا کیا گیا، یہ طلاق صحیح ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں دو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اب رجعت نہیں ہو سکتی دوبارہ نکاح کر سکتا ہے، بشرطیکہ تین دفعہ یہ لفظ نہ کہا گیا ہو۔(۳)

طلاق دی کہنا ایک مرتبہ یاد ہے دو عورتیں تین کی گواہی دیتی ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۵) زید نے ہندہ کو طلاق بدیں طریق دی، عورت نے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو تو مجھ کو چھوڑ دو، تو زید نے کہا طلاق دی، لیکن غصہ کی وجہ سے ہوش و حواس غائب تھے، لہذا یاد نہیں کہ کتنی مرتبہ دی، دو عورتیں وہاں موجود تھیں، وہ کہتی ہیں کہ تین طلاق دیں۔

(جواب) اس صورت میں نصاب شہادت نہ ہونے سے موافق اقرار زید کے ایک طلاق واقع ہوگی، فقط واللہ اعلم۔

اقرار سے طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۲۵۶) ایک شخص نے دو گواہوں کے سامنے بیوی کو طلاق دی، پھر قاضی کے سامنے اقرار کیا کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی، عورت بھی اقرار کرتی ہے کہ چھ ماہ ہوئے میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے، اب جس نے اس عورت سے نئی شادی کی ہے، برادری نے اس کا حقہ پانی بند کر دیا اور میاں جی کفارہ بتاتے ہیں کہ ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اور چالیس وقت کی نماز پڑھو، اور پنچائت نے پانچ روپیہ جرمانہ کیا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت بذلك او لم ترض (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير. (۲) والمرأة كا لقاضى اذا سمعته او اخبرها عدول لا يحل لها تمكينه (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹٤ .ط.س. ج۳ص ۲۵۱) ظفير. (۳) والبائن يلحق الصريح والصريح ما لا يحتاج الىٰ نية بائنا كان الواقع به او رجعيا (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س. ج۳ص ۳۰٦) وينكح مبانته بما دون الثلاث فى العدة وبعد ها بالا جماع (ايضاً ج ۲ ص ۵۳۸ .ط.س. ج۳ص ٤۰۹) ظفير.

(جواب) جب کہ شوہر اقرار کرتا ہے کہ چھ ماہ ہوئے میں نے طلاق دی ہے اور عورت بھی یہی اقرار کرتی ہے تو اب کسی گواہ کی ضرورت نہیں، دونوں کے قول کے موافق چھ ماہ سے طلاق ثابت ہو جاوے گی اور چھ ماہ کے اندر عورت کو تین حیض آچکے ہیں تو اس کی عدت گذر گئی، بعد عدت عورت نے دوسرا نکاح کیا وہ صحیح ہے، اس میں کسی پر کچھ الزام لگانا اور حقہ پانی بند کرنا اور جرمانہ کرنا جائز نہیں، میاں جی نے جو کچھ کفارہ بتلایا یا برادری نے جو کچھ جرمانہ کیا یہ سب ناجائز اور غلط ہے۔

عداوت سے گواہی دے کر طلاق دی ہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی، لیکن تین آدمیوں نے دشمنی سے یہ کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی چونکہ شخص مذکور نے ان تینوں کے ساتھ مقدمہ کیا ہے، اس وجہ سے دشمنی ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اگر دو مرد ثقہ عادل طلاق کی گواہی دیں تو طلاق ثابت ہو جاتی ہے لیکن دشمن کی گواہی معتبر نہیں ہوتی، اگر وہ دو یا تین مرد جو گواہی دیتے ہیں، شوہر سے ان کو دنیاوی معاملہ میں عداوت ہے تو انکی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہو گی۔(۱) فقط۔

گواہ جب موجود ہوں تو انکار سے کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۲۵۸) ایک شخص اپنی بیوی کو چند آدمیوں کے روبرو طلاق دے دی اور اپنا دیا ہوا زیور واپس لے لیا، دوسرا نکاح بھی کر لیا جب عورت نے مہر کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو شوہر طلاق سے منکر ہو گیا اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں جب کہ طلاق کے گواہ موجود ہیں طلاق ثابت ہو گئی، شوہر کا انکار معتبر نہیں، دو عادل گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاتی ہے، (۲) تحریر کی ضرورت نہیں، بعد گذرنے عدت کے مطلقہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

جب شوہر کئی دفعہ کہے کہ ابھی طلاق دیتا ہوں تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۵۹) زید اپنی بیوی کو گالیاں دیتا ہے، کئی دفعہ کہہ چکا کہ اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے، عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) شوہر کا یہ قول کہ میں اس کو ابھی طلاق دیتا ہوں اور اس کو بجائے ماں بہن سمجھوں گا موجب طلاق ہے، اور اگر یہ لفظ تین بار یا زیادہ کہا ہے تو حرمت مغلظہ ثابت ہو گئی اور بدون حلالہ کے اب وہ عورت شوہر اول کے نکاح میں نہیں آسکتی قال فی الدر المختار ای مثل ما سیذکرہ من نحو کونی طالقا او اطلق ویا مطلقة

---

(۱) وعد وبسبب الدنيا (در مختار) فتحصل من ذلك ان شهادة العدو على عدوه لا تقبل (ردالمحتار كتاب الشهادة باب القبول وعدمه ج ٤ ص ٥٢٨. ط.س. ج٥ص ٤٨٠) ظفير.

(۲) ونصابها لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (ايضا كتاب الشهادة ج ٤ ص ٥١٥. ط.س. ج٥ص ٤٦٥) ظفير.

بالتشدید و کذا المضارع اذا غلب فی الحال مثل اطلقك فی البحر۔(۱) اور جب کہ زوجہ زید پر طلاق واقع ہو گئی تو بعد عدت کے جو کہ تین حیض ہیں اس کو دوسرے مرد سے نکاح کرنا درست اور صحیح ہے۔

کسی کے کہنے سے تین طلاق دفعۃً دے دے تو واقع ہو گی یا نہیں

(سوال ۲۶۰) ایک مولوی نے ایک جاہل سے کہہ کر اس کی زوجہ کو دفعۃً تین طلاق دلوادی، حالانکہ عورت بے عیب تھی، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا ایک بار گی تین طلاق واقع ہو گئی یا نہ، اور اس مولوی کی نسبت کیا حکم ہے۔

(جواب) تین طلاق اس کی عورت پر واقع ہو گئی، لیکن بے وجہ کسی کی زوجہ کو طلاق دلوانا برا ہے اور تین طلاق یک دفعہ دینا اور دلوانا بھی خلاف سنت ہے جس مولوی نے ایسا کیا برا کیا، لیکن تینوں طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت اپنے شوہر پر حرام مغلظہ ہو گئی۔(۲)

غصہ میں کہا ایک طلاق دو طلاق

(سوال ۲۶۱) زید کا نکاح ہندہ سے ہوا، زید اور ہندہ میں لڑائی ہوئی، زید نے غصہ میں کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور قرینہ اس کا موجود ہے کہ وہ شخص اپنی زوجہ کو کہہ رہا ہے قال فی الدر المختار ویئویده ما فی البحر ولو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأةً ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق الخ ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله ان حلفت بالطلاق ینصرف الیها مالم یرد غیرها الخ۔(۳)

بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہو گی

(سوال ۲۶۲) بد معاش بے نمازیوں نے عورت کو سکھا کر دعویٰ کرادیا کہ شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی، اور یہ بد معاش بالکل خلاف شرع لوگ ہیں، ان ہی بد معاشوں کی گواہی سے عدالتوں نے طلاق کی تصدیق نہیں کی، اب جو حکم شرع ہو بیان فرمادیں۔

(جواب) طلاق کے ثابت ہونے کے لئے دو گواہان عادل یعنی نمازی پرہیز گار کبائر سے بچنے والوں کی گواہی ضروری ہے، فاسق خلاف شریعت لوگوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی، جب کہ شوہر طلاق سے انکار کرے، پس صورت مسئولہ میں ایسے لوگوں کی گواہی سے جس کا ذکر سوال میں ہے طلاق ثابت نہیں

---

(۱) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ص۲۴۸. ظفیر.
(۲) قال لزوجته غیر المد خول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن وان فرق بانت بالا ولیٰ لم تقع الثانیة بخلاف الوطؤة حیث یقع الکل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ط.س. ج۳ص۲۸۴) بدعی یعود الی العدد ان یطلقها ثلاثا فی طهرواحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة الخ فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وکان عاصیا (عالمگیری کتاب الطلاق ج ۱ ص ۳۴۹) ظفیر.
(۳) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ص۲۴۸. ظفیر.

ہو گی۔(۱)

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۳) ایک شخص نامرد ہے اور اس نے یہ کہا تھا کہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دوں گا، لیکن کسی کے بھکانے سے طلاق نہیں دی، آیا یہ کہنے سے طلاق دے دوں گا طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں، اور ایک مرتبہ حالت نابالغی میں اس کی والدہ نے طلاق بھی دے دی تھی، آیا طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں ابھی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ شرعاً نابالغ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور طلاق کا ارادہ اور وعدہ کرنے سے بھی طلاق نہیں پڑتی، (۲) اور عینین کی زوجہ کو بلا طلاق کے علیٰحدہ کرانے کی کچھ شرطیں ہیں کہ وہ پائی نہیں جاتی، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیٰحدہ نہ ہو گی اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔

بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے طلاق مغلظہ دی، شوہر منکر ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۴) ہندہ زوجہ زید مدعی ہے کہ زید نے مجھ کو طلاق مغلظہ دی، اور دو برس سے میرے اس کے تعلقات بالکل منقطع ہیں، لیکن اس کے پاس گواہ نہیں ہیں، ایسی حالت میں رفع شر کرنے کی وجہ سے زوجہ منکر سے حلف لے کر زوجہ اس کے حوالہ کی جا سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) ہندہ کو اگر بیقین معلوم ہے کہ اس کے شوہر زید نے اس کو طلاق مغلظہ دے دی ہے تو اس کو درست نہیں ہے کہ زید سے تعلق قائم رکھے، اور جس طرح ہو سکے زید سے علیٰحدگی رکھے اور کسی کو جائز نہیں ہے کہ اس حالت میں ہندہ کو زید کے حوالہ کرے اور اگر جبراً ہندہ زید کو ولوادی جاوے گی تو ہندہ گناہگار نہ ہو گی، زید گناہگار ہوگا، درمختار میں ہے سمعت من زوجها انه طلقها ولا تقدر على منعه من نفسها الا بقتله لها قتله بدون خوف القصاص ولا تقتل نفسها وقال الا وزجندی تر فع الا مر للقاضی فان حلف و لا بينة فالا ثم عليه الخ وقيل لا تقتله الخ وبه يفتى الخ والا ثم عليه الخ در مختار . (۳)

دو مرتبہ کہا طلاق دے دیں گے اور ایک مرتبہ کہا طلاق دی، کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۵) محمد دین نے اپنی بی بی چمن کو دو مرتبہ کہا کہ طلاق دے دیں گے، اور ایک مرتبہ کہا طلاق دے دی، اور اب محمد دین اور اس کی زوجہ باہم رہنے پر راضی ہیں، لیکن بعض گواہ گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے محمد دین کی زبان سے تین طلاق سنی ہیں مگر اس وقت محمد دین ہمارے سامنے نہیں تھا، بعض اس کی آواز اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے سنے ہیں اس صورت میں ان کی گواہی معتبر ہے یا نہیں۔

---

(۱) كل فرض له وقت معين كالصلوٰة والصوم اذا اخر من غير عذر سقطت عدالته الخ اذا ترك الرجل الصلوٰة استخفافا بالجماعة بان لا يستعظم تفويت الجماعة كما تفعله العوام او مجانة او فسقالا تجوز شهادته (عالمگیری مصری کتاب الشهادة باب الرابع الفصل الثانی ج ۳ ص ٤٦٦) ظفير.

(۲) اوانا طلق نفسی لم يقع لانه وعده مالم يتعارف او تنو الا نشاء فتح (الدر المختار على هامش ردالمختار باب التفويض ج ۲ ص ٦٥٧ . ط.س. ج۳ص ۳۱۹) ظفير.

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار قبيل باب الا يلاء ج ۲ ص ٧٤٨ . ط.س. ج۳ص ٤٢٠ . ظفير.

(جواب)قال فی الدر المختار ولا یشهد علی محجب بسماعه منه الا اذا تبین القائل بان لم یکن فی البیت غیره لکن لو فسر لا تقبل الخ قوله فسر ای بانه شاهد علی المحجب الخ شامی،(۱) پس اس صورت میں گواہوں کی گواہی معتبر نہیں ہے، لہذا موافق اقرار زوج کے ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اور رجعی ہے، عدت میں رجعت درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کی ضرورت ہے۔

نفقہ نہ دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۶۶)ایک شخص طلاق دے کر بیوی کو گھر سے نکال دیا، اس کو آٹھ سال چار ماہ ہوا، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

اس کا جواب مولوی عبد الحق صاحب نو مسلم نے یہ لکھا ہے کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی و حنبلی کا اتفاق ہے کہ جو شخص اپنی عورت کو چار برس تک نان و نفقہ نہ دیوے اور گھر سے نکال دے تو طلاق شرعی ہو جاتی ہے، اور آیات قرآنی سے ثابت ہے کہ تین طلاق کے بعد تین مہینے دس یوم میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور جو شہادت طلاق کی گواہان معتبر سے گذری ہے، اس شہادت کی رو سے شرعاً اس عورت کو نکاح کر لینا جائز ہے، یہ جواب صحیح ہے یا نہ۔

(جواب)اقول وباللہ التوفیق، یہ فتویٰ مولوی عبد الحق نو مسلم کا صحیح نہیں ہے، یہ دعویٰ ان کا کہ مذہب حنفی اور شافعی اور مالکی و حنبلی میں چار برس تک نفقہ نہ دینے سے طلاق ہو جاتی ہے غلط ہے اور دعویٰ اتفاق کا باطل ہے،(۲) اور تین مہینہ دس یوم عدت طلاق کا کہنا بھی غلط ہے، عدت طلاق کی نص قرآنی سے تین حیض ہیں، اور جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین مہینہ ہیں،(۳) پس جواب اصل سوال کا یہ ہے کہ اگر اس عورت کے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے اور دو گواہ عادل طلاق کی گواہی دیتے ہیں تو عدت گذرنے کے بعد یعنی تین حیض کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

بیوی سے کہا میری طرف سے طلاق ہے چلی جا تو کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۲۶۷)زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے تنہائی میں یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ، اور ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(جواب)اگر زید نے ہندہ سے یہ کہہ دیا کہ میری طرف سے تجھے طلاق ہے چلی جا تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، تنہائی میں طلاق دینے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں کہ ہندہ کو زید کا طلاق دینا معلوم ہے تو ہندہ

(۱)دیکھئے ردالمحتار للشامی کتاب الشهادة قبیل الفرع ج ٤ ص ٥١٨.ط.س.ج ۵ ص٤٦٨. ظفیر.
(۲)ولا یفرق بینهما بعجزه عنها ای النفقة بانوا عها الثلثه (وهی ماکول وملبوس و مسکن) ولا بعد ایفائه لو غائبا حقها ولو موسرا و جوز الشافعی باعسار الزوج و بتضرر ها بالغیبة ولو قضی به حنفی لم ینفذ (در مختار) قوله حقها ای من النفقة قوله لو موسرا المناسب لو معسرا لا نه اشارة الی خلاف الشافعی والا صح عنده عدم الفسخ بمنع المو سر حقها کمذهبنا (ردالمحتار باب النفقة مطلب فسخ النکاح بالعجز عن النفقة ج ۲ ص ۹۰۳.ط.س.ج۳ص ۵۹۰) ظفیر.
(۳)والمطلقت یتربصن بانفسهن ثلثة قروء (سورة البقره ع ۲۸) والی یئسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعد تهن ثلثة اشهرو الٓئِی لم یحضن واولات الا حمال اجلهن ان یضعن حملهن (الطلاق ع ۱) ظفیر.

عدت طلاق گذار کر جو کہ تین حیض ہے اپنا دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۱)

پیر کے خوف سے طلاق دینے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۲۶۸)ایک پیر نے اپنے ایک مرید کی ڈاڑھی پکڑ کر خوب زور سے ہلائی اور کہا کہ تیری زوجہ زانیہ ہے تو اس کو طلاق دے دے، زید مرید نے بوجہ خوف جان کے چھ سات مرتبہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی کما فی الدر المختار ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبداً او مکرهاً الخ قوله فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره شامی۔(۲)

چلی جا تجھ پر طلاق، یہ جملہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۶۹)زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو کہا کہ تو چلی جا اور یہاں سے نکل جا، تجھ پر طلاق، یہ یاد نہیں کہ طلاق کا لفظ ایک دفعہ کہا یا دو دفعہ یا تین دفعہ، اس صورت میں کیا حکم ہے، زید کسی طرح سے زوجہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں طلاق بائنہ زید کی زوجہ پر واقع ہوگی، رجعت صحیح نہیں ہے، لیکن اگر ایک یا دو طلاق دی ہے تو نکاح جدید عدت میں اور عدت کے بعد صحیح ہے، اور اگر تین طلاق دینا یاد ہے یعنی بظن غالب تین دفعہ لفظ طلاق کا کہنا یاد ہے تو پھر بدون حلالہ کے نکاح جدید بھی جائز نہیں ہے، لیکن بصورت شک تین طلاق شمار نہ ہوں گی، ایک ہی طلاق رہے گی جس کا حکم اوپر لکھا گیا۔(۳)

تحریری طور پر اور زبانی دونوں طرح طلاق دینے سے طلاق ہوگئی

(سوال ۲۷۰)زید نے بوجہ اپنی بد چلنی کے اپنی زوجہ کو بذریعہ خطوط کے جب کہ وہ عرصہ سے اپنے باپ کے گھر تھی طلاق دے دی، اور چند خطوط کے ذریعہ سے مفصل طلاق دے دی، اور علاوہ تحریر کے دو آدمیوں کے سامنے جو کہ نیک اور صالح ہیں، یہ کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں تم گواہ رہنا اور میری بیوی کے بھائی اور ماں سے کہہ دینا کہ وہ طلاق دے چکا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں کہ شوہر نے بمواجہ دو آدمیوں صالح کے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، طلاق واقع ہوگئی، اور یہ بار بار لکھنا اور کہنا شوہر کا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں، اگر خبر دینا ہے اس پہلے طلاق سے تو ایک طلاق رجعی ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح ہو سکتی ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ

---

(۱)ان الصریح نوعان صریح رجعی و صریح بائن فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقة غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصاً ولا اشارة ولا موصوفا بصفة تبنئی عن البینونة الخ واما الثانی فبخلافه وهو ان یکون بحروف الابانه وبحروف الطلاق لکن قبل الدخول حقیقةاو بعد لکن مقرو نا بعد د الثلاث نصا او اشارة او موصوفابصفة تنبئ عن البینونة الخ (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س. ج۳ص ۲۵۰) ظفیر.(۲)دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س. ج۳ص۲۳۵) ظفیر.(۳)وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع ومنع غیره فیها لا شتباه النسب لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح بها ای بالثلاث حتیٰ یطا ها غیره ولو الغیر مر اهقا یجا مع مثله بنکاح نافذو تمضی عدة الثانی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س. ج۳ص۴۰۹) لو شك اطلق واحدة او اکثر بنی علی الا قل (در مختار) الا ان یستیقن بالا کثر او یکون اکبر ظنه (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ .ط.س. ج۳ص۲۸۳) ظفیر.

رجعت ہو سکتی ہے،(۱) اور شوہر کے خطوط میں سے جو دو خط زوجہ کے بھائی کے نام ہیں ان میں تو طلاق صریح ہے جس کا حکم وہی ہے جو اوپر لکھا گیا، یعنی طلاق رجعی واقع ہوئی اور ایک خط جو زوجہ کے نام ہے اس میں صریح نہیں بلکہ الفاظ کنایہ مذکور ہیں، اور اس خط میں مذاکرہ طلاق اور غصہ کا بھی اظہار نہیں ہے، لہذا ان الفاظ کنایہ میں نیت شوہر کا اعتبار ہے، اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائنہ ان سے واقع ہوتی ہیں، اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو کچھ نہیں،(۲) باقی جن خطوط میں صریح طلاق لکھی ہے وہ واقع ہو گئی، اور وہ رجعی ہے جیسا کہ پہلے لکھا گیا۔

تین طلاق دے کر پھر رکھ لیا کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۱) عبداللہ نے اپنی منکوحہ کو ایک جلسہ میں دو گواہ کے روبرو تین مرتبہ طلاق دے دی اور منکوحہ کو علیحدہ کر دیا، بعد چند روز کے عبداللہ نے منکوحہ مذکورہ کو پھر خانہ انداز کر لی ہے تو کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں عبداللہ کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے اس مطلقہ سے دوبارہ نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور ویسے ہی بلا حلالہ وبلا نکاح اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے۔(۳)

مفتی کو طلاق کے متعلق کچھ پوچھنے کی ضرورت ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۲) مفتی کو طلاق دینے والے یا مطلقہ سے یہ سوال کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں کہ مثلاً طلاق حالت حمل میں دی ہے یا حیض یا نفاس میں، اگر شوہر ایک جلسہ میں تین طلاق دے وے تو کیا حکم ہے۔

(جواب) کچھ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سوال کو سن کر جو کچھ جواب اس سوال کا ہووے دیا جاوے، اس سوال کی ضرورت نہیں ہے کہ طلاق حالت حیض یا حالت نفاس میں دی یا حالت حمل میں دی، کیونکہ ان سب حالتوں میں طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور ایک جلسہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔

نشہ کی حالت میں طلاق دینے سے بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۲۷۳) اگر بحالت نشہ یا غصہ تین طلاق دیوے ایک جلسہ میں تو طلاق ہو گی یا نہ۔

(جواب) طلاق واقع ہو جاوے گی۔

حاملہ اور حائضہ کو بھی طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۲۷۴) اگر عورت حاملہ یا حائضہ کو ایک جلسہ میں تین طلاق دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) ہو گئی، واضح ہو کہ عورت حاملہ کو یا حائضہ کو یا نفساء کو اگر ایک جلسہ میں تین طلاق دے گا، تین طلاق واقع ہو جاویں گی، لیکن حائضہ یا نفساء کو تین طلاق ایک دفعہ دینا یا ایک طلاق بدعت ہے شوہر گنہگار ہوتا ہے مگر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ **کما فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتین الخ قال فی**

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فى عدتها رضيت بذلك ام لم ترض كذافى الهدايه (عالمگیری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۷۰) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (ايضا ج ۱ ص ۴۷۲) لو قال عنيت بالثانى الا خبار عن الا ول لم يصدق بالقضاء ويصدق فيما بينه وبين الله (عالمگیری ج ۱ ص ۳۵۵) ظفير. (۲) لا يقع بها اى الكنايات الطلاق الا بالنية او بد لا لة حال (عالمگیری باب الكنايات ج ۱ ص ۳۷۴ .ط. ماجديه ج ۱ ص ۳۷۴) ظفير. (۳) وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة وثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (عالمگیری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۷۳ .ط. ماجديه ج ۱ ص ۴۷۳)

الشامی قوله ثلث متفرقة و کذا بکلمة واحدة بالا ولی الی ان قال و ذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعدهم من ائمة المسلمین الی انه یقع ثلث الخ ثم نقل کلام ابن الهمام فراجعه.(۱)

بلا نیت بھی کہے کہ میں نے تم کو طلاق دی تو طلاق ہو جاوے گی

(سوال ۲۷۵) اگر شخصے زن خود را سہ بار گفت کہ من ترا طلاق دادم و نیت طلاق دادنش نہ بود، دریں صورت طلاق واقع شد یا نہ ؟ اگر واقع شد رجعی واقع شد یا مغلظ۔

(جواب) در طلاق صریح حاجت نیت نیست،(۲) اگر سہ بار طلاق داده زوجہ او مغلظ شد، وبدون حلالہ تجدید نکاح جائز نیست، صریحه مالم یستعمل الا فیه ولو بالفارسیة کطلقتك وانت طالق ومطلقة (الی) ویقع بها وان لم ینو شیئاً (در مختار)

سالی کا نام لے کر بیوی کو طلاق دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۷۶) زید نے جب دوسرا نکاح کرنا چاہا تو اس سے کہا گیا کہ پہلی بیوی کو طلاق دے دو، زید نے اپنی سالی کا نام لے کر کہا کہ آمنہ کو طلاق ہے، آمنہ زید کی سالی کا نام ہے، طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) طلاق واقع نہ ہوگی۔(۳)

انشاء اللہ کے ساتھ طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۷) عمر نے زبردستی کی وجہ سے اپنی بیوی کو اس طرح طلاق دی کہ لفظ طلاق کو آواز سے کہا اور انشاء اللہ ذرا آہستہ سے کہا کہ زبردستی کرنے والے نہ سنیں، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) نہیں۔(۴)

جبراً طلاق لینے سے ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۸) طلاق جبراً شوہر سے لی جاوے تو واقع ہوتی ہے یا نہیں، اور زبان سے اقرار کی ضرورت ہے یا نہیں، یا صرف نقل کر دینا طلاق نامہ کا جو دوسرے کا لکھا ہوا ہے، وقوع طلاق کے لئے کافی ہے یا نہیں۔

(جواب) شوہر سے جبراً طلاق اگر دلوائی جاوے تو طلاق ہو جاتی ہے،(۵) لیکن نقل کر دینا طلاق نامہ کا جو دوسرے شخص کا لکھا ہوا ہے، محض لوگوں کی زبردستی سے بدون ارادہ طلاق مفید طلاق نہیں اور اس سے طلاق نہیں پڑتی۔(۶)

---

(۱) ردالمحتار للشامی کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س.ج۳ص ۲۳۲......۲۳۳، ظفیر.

(۲) لان الصریح لا یحتاج الی النیة ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص ۲۴۹) ظفیر.

(۳) ولو قال امرأته الحبشیة طالق ونیته له فی طلاق امرأته لیست بحبشیة لا یقع علیها وعلی هذا اذا سمی بغیر اسمها ولا نیة له فی طلاق امرأته (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۷۴ .ط.س.ج۳ص ۳۵۷) ظفیر.

(۴) اذا قال لا مرأته انت طالق انشاء الله متصلا لم یقع الطلاق (ایضا ج ۲ ص ۴۷۶ .ط.س.ج۱ص ۴۵۴) ظفیر.

(۵) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها فان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق (در مختار) ای طلاق المکره صحیح (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س.ج۳ص ۲۳۵) ظفیر.

(۶) وفی البحر المراد الا کراه علی التلفظ بالطلاق فلو اکره علی ان یکتب طلاق امرأته فکتب لا تطلق الخ (ایضاً .ط.س.ج۳ص ۲۳۶) ظفیر.

بعوض مال طلاق جائز ہے یا نہیں

(سوال ۲۷۹) زوجہ اگر شوہر کو مال دے کر طلاق لیوے تو جائز ہے یا نہیں، اور عدت ہوگی یا نہیں۔

(جواب) مرد بالغ سے اگر اس کی عورت مال دے کر طلاق لے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور عدت لازم ہے اگر صحبت یا خلوت صحیحہ ہوئی ہے، اور وہ روپیہ مرد کو لینا درست ہے۔(۱) لیکن اگر قصور مرد کا ہے تو اس کو روپیہ لینا اچھا نہیں۔(۲)

مہر ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو تو طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۲۸۰) مہر معجّل ہو، اور خلوت صحیحہ ہو چکی ہو، بعد کو عورت اپنا مہر طلب کرے، اور شوہر اس کے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو طلاق ہوگی یا نہیں، عورت کو اس میں کیا اختیار ہے۔

(جواب) طلاق نہیں ہوتی، صرف عورت کو اپنے نفس کو روکنے کا اختیار ہے،(۳) طلاق نہیں ہوتی۔

طلاق بعد کہا تجھ کو رکھوں تو ماں بہن کو رکھوں کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۱) زید نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر کہا اگر تجھ کو رکھوں، ماں بہن کو رکھوں، اب وہ زید کی بیوی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ طلاق بائنہ ہو گئی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے، اور کچھ کفارہ نہیں،(۴)

طلاق دی چلی جا دو مرتبہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو دو مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی جا چلی جا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں اس عورت پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئی۔(۵)

طلاق بائن دی حرام ہوئی کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۳) زید نے اپنی عورت سے کہا میں نے تم کو طلاق بائن دی اور تم مجھ پر حرام ہوئی اور میں تجھ پر حرام ہوا، کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہوئی کما قال فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن ۔ فقط۔(۶)

....

(۱) ان طلقها علی مال فقبلت وقع الطلاق ولزمها المال و کان الطلاق بائنا (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۷۹) ظفیر،
(۲) ان کان النشوز من قبل الزوج فلا یحل له اخذ شئی من العوض علی الخلع و هذا فی حکم الدیا نة فان اخذ ها جاز ذلک فی الحکم ولزم حتی لا تملک استرد اده کذا فی البدائع (ایضاً ص ۵۰۸) ظفیر.(۳) لها منعه من الو طی و دواعیه (در مختار) واشار الی انه لا یحل له وطئو ها علی کره منها ان کان امتناعها لطلب المهر(ردالمحتار ج ۲ ص ۳۸۸ .ط.س. ج۳ص ۱۴۳)ظفیر.(۴) وان نوی بانت علی مثل امی و کذا لو حذف لفظ براً اوظهارا اوطلاقا صحت نیته ووقع ما نو اه لا نه کنایة قال فی البحر واذا نوی به الطلاق کان بائناً (ردالمحتار ج ۲ ص ۵۲۶ .ط.س. ج۳ص ۵۷۰) ظفیر.(۵) ان الصریح نوعان صریح رجعی وصریح بائن ، فالاول ان یکون بحروف الطلاق بعد الدخول حقیقة غیر مقرون بعوض ولا بعدد الثلاث لا نصا ولا اشارة ولا مو صوفا بصفة تنبئ عن البینونة الخ واما الثانی فبخلا فه الخ (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س. ج۳ص ۲۵۰) ظفیر.
(۶) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۶ .ط.س. ج۳ص ۳۰۸. ظفیر.

زبانی بھی کہا کہ طلاق دے چکا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸٤) صالحہ کو زید نے روبرو کوئی طلاق نہیں دی، لیکن زید نے دل میں یہ ارادہ کر لیا کہ قطعی طلاق دے چکا، اور صالحہ سے بھی یہی الفاظ کہے کہ میں طلاق دے چکا، کئی ماہ قریب ایک سال ایسے الفاظ کہا گیا، ایسی صورت میں کون سی طلاق پڑی اور اس کے واسطے کی کیا صورت ہے؟ فقط۔

(جواب) جب کہ زید نے یہ الفاظ زبان سے کہے ہیں کہ میں طلاق دے چکا اگرچہ واقعہ میں اس سے پہلے طلاق نہ دی ہو، طلاق واقع ہو گئی، پھر اگر تین بار یا اس سے زیادہ الفاظ مذکور کہے تو عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (لو اقربا لطلاق كاذبا او هاز لا وقع قضاء لا ديانة ـ(۱) شامی ج۲ ص ٥٧٤)

احتلام والے چودہ سالہ کی طلاق ہوتی ہے

(سوال ۲۸٥) اس چودہ سالہ لڑکے کی طلاق واقع ہو گی یا نہیں جس کو احتلام ہوتا ہے۔

(جواب) مسئلہ شرعیہ یہ ہے کہ نابالغ کی طلاق نہیں پڑتی، اور بالغ کی پڑ جاتی ہے، پس اگر لڑکا محتلم ہے اور احتلام اس کو ہو چکا ہے، اس کے بعد اس نے طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی، شرعاً لڑکے کو احتلام ہونے لگے یا پندرہ برس کی عمر پوری ہو جائے تو وہ بالغ ہے، (۲) فقط۔

نشہ میں کہا طلاق کا طریقہ بتاؤ طلاق دیتے ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۲۸٦) زید کا حالت نشہ میں اپنی بیوی سے تکرار ہوا، اسی حالت میں ایک آدمی کو بلا کر کہا کہ ہم کو طلاق دینے کا طریقہ بتاؤ، ہم ابھی طلاق دیتے ہیں، پانچ چھ مرتبہ کہا طلاق ہوئی یا نہ؟

(جواب) ظاہر یہ ہے کہ صورت مسئولہ میں ارادہ اور وعدہ طلاق کا کیا ہے، پس طلاق واقع نہیں ہوئی۔

طلاق دی کہنے سے طلاق ہو گئی

(سوال ۲۸۷) ایک شخص نے بیوی سے کہا میں نے طلاق دی طلاق ہوئی یا نہیں، اور شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی، عدت گذر جانے کے بعد شوہر اس سے نکاح کر سکتا ہے اور اگر عدت نہیں گذری تو رجعت کر لے نکاح کی ضرورت نہیں، (۳) فقط۔

---

(۱) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٧٩ .ط.س. ج۳ص۲۳۸ ظفير.

(۲) بلوغ الغلام بالا حتلام والا حبال والا نزال فان لم يوجد فيهما شئى فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى (در مختار مجتبائى ج ۲ ص ۱۹۹ درمختار بغير شامى كتاب الحجر .ط.س. ج۲ص۱۹۹ .اور شامى كيساتھ .ط.س . ج ٦ ص ۱٥۳) ظفير.

(۳) صريحه مالم يستعمل الا فيه ولو بالفارسية كطلقتك وانت طالق ومطلقةالخ ويقع بها اى بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصريح (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ٥٩٠ .ط.س. ج۳ص۲٤۷) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية فله ان يرا جعها فى عدتها رضيت ام لم ترض (عالمگيرى مصرى باب الرجعة ج ۱ ص ٤٧٠) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (ايضا ج ۱ ص ٤٧٢) وتنقطع الرجعة اذا طهرت من الحيض الا خير (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ٧٣٣ .ط.س. ج۳ص٤٠۳) ظفير.

تیری اجازت کے بغیر نکاح کروں یا کر چکا ہوں اس پر تین طلاق یہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۸)ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر میں تیری اجازت کے بغیر دوسرا نکاح کروں یا کر چکا ہوں تو اس پر تین طلاق بر تقدیر خلاف شروط دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ پر طلاق ہو گی یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں دوسری منکوحہ سابقہ یا مستقبلہ مطلقہ ہو جائے گی وعلی هذا لو قال كل امرأة اتزوجها بغير اذنك فطالق فطلق امرأته طلاقا بائناً او ثلاثا ثم تزوج بغير اذنها طلقت لانه لم يتقيد يمينه ببقاء النكاح الخ شامی جلد ۳ کتاب الا یمان ص ۱۳۶ ۔(۱)فقط۔

اگر تیری اجازت کے بغیر دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو طلاق دینے کا اختیار ہے یہ کہا، کیا حکم ہے

(سوال ۲۸۹)شوہر نے زوجہ سے کہا کہ اگر میں پردیس میں بلا اجازت تیری دو برس سے زیادہ ٹھہروں تو تجھ کو اختیار ہے اپنے نفس کو طلاق دیدے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں عورت کو اختیار ہے کہ اسی مجلس میں جس میں شرط پائی جاوے اپنے نفس کو طلاق دے دیوے۔(۲)فقط۔

بیوی کہتی ہے طلاق دی شوہر انکار کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۰)ہندہ منکوحہ زید نے دعویٰ کیا کہ زید نے مجھ کو طلاق دی، زید انکار کرتا ہے اور حلف اٹھاتا ہے، ہندہ گواہ پیش کرتی ہے کیا حکم ہے۔

(جواب)اگر گواہ عادل ہیں اور دو ہیں یعنی دو مرد ثقہ یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہی طلاق کی دیتی ہیں تو طلاق واقع ہو گئی، انکار شوہر اور حلف اس کا معتبر نہیں ہے۔(۳)فقط۔

سب گھر والوں کو طلاق دی یہ کہا کسی نے کہا تیری بیوی پر بھی طلاق پڑی کہا پڑنے دو کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۱)ایک شخص نے کہا میں نے اپنے سب گھر والوں کو طلاق دے دی، لیکن نیت طلاق کی نہ تھی، ایک دن لوگوں نے کہا کہ تیری زوجہ پر طلاق پڑ گئی تو اس وقت اس کی زبان سے نکلا، پڑ جانے دو، نیت اب بھی نہ تھی، کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، وہ عورت بالکل نکاح سے خارج ہو گئی، قال نساء الدنیا او نساء العالم طوالق لم تطلق امرأته بخلاف نساء المحله والدار۔ درمختار۔ شامی میں ہے و لو

---

(۱)دیکھئے ردالمحتار کتاب الایمان مطلب حلفه دال لیعلمنه ج ۳ ص ۱۳۶ .ط.س. ج۳ص ۸٤٤......۸٤٥. ظفیر.

(۲)قال لها اختاری او امرك بيدك ينوى تفويض الطلاق لا نهما كنا ية فلا يعملان بلا نية او طلقى نفسك فلها ان تطلق فى مجلس علمها به مشا فهة او اخباراً (الدر المختار على هامش ردالمحتار با ب تفويض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٣.ط.س. ج۳ص ۳۱۵) ظفیر.

(۳)ومنها الشهادة بغير الحدود والقصاص وما يطلع عليه الرجال و شرط فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال كالنكاح والطلاق والعتاق والو كالة والو صا ية ونحو ذلك مما ليس بما ل (عالمگیری کتاب الشهادة ج ۳ ص ٤٥١) ظفیر.

قال کل عبد فی هذه الدار او عبیده فیها عتقوا فی قولهم شامی.(۱) اور صریح طلاق میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کہنا شوہر کا کہ پڑ جانے دو اور بھی سبب وقوع طلاق کا ہے۔

صورت مسئولہ میں ایک رجعی طلاق پڑی

(سوال ۲۹۲) زید نے اپنی زوجہ سے کہا تجھ کو طلاق ہے۔ قیامت تک نہیں رکھوں گا، اگر پھر رکھوں تو اپنی ماں کو رکھوں، کیا حکم ہے۔

(جواب) صورت مسئولہ میں ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی، عدت میں رجوع کر سکتا ہے، اور بعد عدت نکاح کر سکتا ہے، یہاں ظہار نہیں ہے، کیونکہ ظہار میں تشبیہ ہوتی ہے کما نقله الشامی عن الصیر فیة لو قال انت طالق ولا رجعة لی علیك فرجعية ۔(۲) فقط۔

طلاق دی گواہ موجود ہیں مگر زوجین انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، چار گواہ موجود ہیں، اب زوجین انکار کرتے ہیں، طلاق ہوئی یا نہ؟

(جواب) اگر دو گواہ گواہان طلاق میں سے عادل و ثقہ ہیں تو زوجہ و شوہر کا انکار معتبر نہیں ہے، طلاق ثابت ہو جاوے گی (۳) (لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ ان سے گواہوں کو دنیاوی عداوت ہے تو پھر ان کی گواہی معتبر نہیں ہوگی۔ ظفیر)

تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، کونسی طلاق پڑی

(سوال ۲۹۴) ایک شخص غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق بایں الفاظ دی کہ تجھ کو طلاق، طلاق، طلاق، اس میں کون سی طلاق ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، (۴) بدون حلالہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی قال اللہ تعالیٰ فان طلقها (ای ثلاثا) فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره الآیة (۵) وهكذا فی کتب الفقه فقط.

---

(۱) ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۳۳. ط.س. ج۳ ص ۲۹۴، ظفیر.
(۲) دیکھئے ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲. ط.س. ج۳ ص ۲۵۰، ظفیر.
(۳) وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل و امرأتین سواء كان الحق مالا او غیر مال مثل النكاح والطلاق (هدایه کتاب الشهادة ج ۳ ص ۱۳۸) ظفیر.
(۴) رجل قال لامرأته انت طالق انت طالق، انت طالق فقال عنیت بالا ولی الطلاق وبالثانی والثالثه افهامها صدق دیانة وفی القضاء طلقت ثلاثا، متی کرر لفظ الطلاق عرف الواو اوبغیر حرف الواو یتعدد الطلاق وان عنی بالثانی الا ول لم یصدق فی القضاء (عالمگیری مصری باب الصریح ج ۱ ص ۳۵۵).
(۵) بقره. ۲۹.

بیوی نے کہا تم بولو تو سات طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۵)ایک عورت نے غصہ میں اپنے شوہر سے کہا کہ اگر تم مجھ سے بولو تو تم کو سات طلاق ہیں، اور مہر میں نے تم کو معاف کر دیا، کیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی، اور مہر معاف ہوا یا واجب رہا۔

(جواب)اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی، طلاق شوہر کی طرف سے ہوتی ہے نہ کہ عورت کی طرف سے، پس عورت کا یہ کہنا لغو ہے، اور دین مہر کا معاف کرنا بھی اگر بولنے پر معلق کیا تھا تو باطل ہے یعنی مہر معاف نہ ہوگا، در مختار میں ان چیزوں میں جن میں تعلیق نہیں ہے ابراء عن الدین کو بھی لکھا ہے **والا براء عن الدين لانه تمليك من وجه الخ فلا يجوز تعليقه بالشرط شامی** ۔(۱)فقط۔

مندرجہ مضمون سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۲۹۶)ایک شخص نے مضمون مندرجہ ذیل اپنی زوجہ کی نسبت لکھا طلاق ہوئی یا نہیں۔

"محمد عادل کی لڑکی کی شکایت میں نے اور بھی سنی ہے، بات یہ ہے کہ اب میں اس کو لانے کا نہیں، مہر کی بابت جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا، میرا اور اس کا نباہ نہیں ہوگا، اگر اس کے ماں باپ نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اجازت ہے۔"شوہر نے اقرار کیا کہ غصہ میں لکھا تھا، مگر نیت طلاق کی نہیں تھی کیا حکم ہے۔

(جواب)اس خط کے مضمون سے طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ شوہر نیت طلاق سے انکار کرتا ہے، اور ان الفاظ میں بدوں نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۲)فقط

مہر کے عوض طلاق دی تو کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۲۹۷)ایک شوہر اپنی زوجہ کو اپنی خوشی سے طلاق دے دی اور عورت نے مہر معاف کر دیا، کون سی طلاق ہوئی۔

(جواب)طلاق ہوگئی، اگر تین طلاق دی ہے تو ہر حال میں بائن مغلظہ ہے اور اگر ایک یا دو دی ہے تو پھر اگر بعوض مہر دی ہے یعنی شوہر نے یہ کہا کہ میں طلاق دیتا ہوں تو مہر معاف کر دے اور عورت نے قبول کر لیا تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی جس میں رجعت صحیح نہیں، اور صورت مسئولہ میں ظاہر یہی ہے کہ بوجہ طلاق عورت نے مہر معاف کیا ہے، پس اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی،(۳)فقط۔

بیوی سے سمجھانے کے طور پر کہا انت طالق کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۸)زید نے اپنی زوجہ کو کتاب الطلاق کی تعلیم دیتے وقت بطور مثال حکایۃً عن الغیر انت طالق کہا، پس دونوں کے دل میں شبہ وقوع طلاق کا پیدا ہوا، حالانکہ نیت طلاق کی بالکل نہ تھی پس زید رجعت کے واسطے رجعت کہہ دیا، بعد کو معلوم ہوا کہ تعلیم مسئلہ کے لئے اس طرح کہنے سے طلاق نہیں ہوتی، کیا لفظ رجعت سے

---

(۱)
(۲)لا يقع بها اى بالكنايات الطلاق الا بالنية او بدلالة حال كذا فى الجوهره النيره (عالمگيرى مصرى باب الكنايات ج ۱ ص ۳۷٤) ظفير. (۳)الصريح نوعان صريح رجعى وصريح بائن فالاول ان يكون بحروف الطلاق بعد الدخول حقيقة غير مقرون بعوض واما الثانى فبخلافه الخ (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۲.ط.س.ج۳ص ۲۵۰) ظفير.

اقتضاءً طلاق ہوگئی۔

(جواب) اس صورت میں کسی طرح طلاق واقع نہیں ہوئی اور رجعت کرنا خود لغو ہے مقتضی طلاق کو نہیں، فقط۔

نکاح کے بعد کہا کہ میرے چھوٹے بھائی سے اس کا نکاح کردو، کیا حکم ہے

(سوال ۲۹۹) زید کا نکاح عائشہ سے ہوا، پھر اس نے زینب سے نکاح کرلیا اور عائشہ کے اقرباء سے کہا کہ عائشہ میرے چھوٹے بھائی کو دے دو، چنانچہ انہوں نے عمر سے منگنا کردیا، اب عمر فوت ہوگیا، سوال یہ ہے کہ زید کا نکاح عائشہ سے رہایا نہیں، کیونکہ وہ کہہ چکا تھا کہ عمر کو دے دو۔

(جواب) محض اس ارادہ سے کہ اپنی زوجہ کا نکاح دوسرے شخص سے کرنے پر آمادہ اور راضی ہوجاوے اور دن اور تاریخ نکاح کی مقرر ہوجاوے اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی کیونکہ طلاق کے لئے کسی ایسے لفظ کے ساتھ تکلم ضروری ہے جو طلاق پر دلالت کرے محض نیت اور ارادہ اور رضا مندی سبب طلاق کا نہیں ہے قال فی ردالمحتار واراد بما اللفظ اوما یقوم مقامه من الكتابة المستبينة او الاشارة المفهومة فلا يقع بالقاء ثلثة احجار اليها اوامر ها بحلق شعرها وان اعتقدالالقاء والحلق طلاقا كما قد مناه الخ وفي القنية زوج امرأته من غيره لم يكن طلاقا ثم رقم ان نوى طلقت الخ در مختار، قوله ان نوى طلقت لعل وجهه ان قوله زوجتك امرء تي فلا نة يحتمل ان يكون على تقدير ان صح تزويجها منك او تقديرلانها طالق مني فاذا نوى الطلاق تعين الثاني فتطلق۔(۱) شامی

اور ظاہر ہے کہ یہ اختلاف روایات بعد تزوتج کے ہے، اور صورت مسئولہ میں تزوج واقع نہیں ہوا، محض ارادہ رہا یا رضامندی رہی، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور شامی کی عبارت سے یہ بھی واضح ہوا کہ نیت طلاق بصورت تزوج اس وقت طلاق واقع ہوتی ہے کہ زوج یہ کہے کہ زوجتک امرأتی فلانۃ یعنی شوہر خود نکاح اپنی زوجہ کا دوسرے شخص سے کرے اور وکیل وغیرہ عورت کا ہوکر اس کی طرف سے تزوتج کرے تو اس صورت میں چونکہ زوج کی طرف سے ہوا، اس لئے یہ لفظ کنایات میں داخل ہوکر نیت پر موقوف رہا اور جب کہ کوئی تلفظ اس قسم کا زوج کی طرف سے نہ ہو تو پھر کسی طرح طلاق واقع نہ ہوگی، باقی زید کا یہ کہنا کہ اچھا میرے چھوٹے بھائی کو دے دو یہ لفظ موجب طلاق نہیں، کیونکہ اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب یہ امر پختہ ہوجاوے گا، میں اس کو طلاق دے دوں گا، اس وقت بعد عدت کے نکاح ہوجاوے گا، بہر حال اس صورت میں وقوع طلاق کا حکم نہیں ہوسکتا، فقط۔

غصہ میں طلاق

(سوال ۳۰۰) زید بحالت غضب زن خود ہندہ راسہ طلاق داد، پس ایں طلاق ازروئے مذہب حنفیہ واقع شد یانہ؟

(جواب) بر ہندہ سہ طلاق عند الحنفیہ واقع شد، چنانچہ فقہاء حنفیہ حالت غضب را قرینہ وقوع طلاق در [illegible] الفاظ

---

(۱) ردالمحتار قبیل باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۲ رد المحتار ۴ ۳۱۴. ظفیر.

فر مودہ اند ، فی الدر المختار والکنایات لا تطلق بھا الا بالنیة او دلا لة الحال وھی حالة مذا کرة الطلاق او الغضب الخ۔(۱) پس مصنفؒ حالت غضب را دلالت حال برائے ارادہ طلاق فرمودہ، ازیں تصریح ظاہر است کہ طلاق غضبان واقع می شود ونیز اکثر وقوع طلاق بسبب غضب می باشد، پس حالت غضب منافی وقوع طلاق نیست، فقط۔

طلاق کے لئے دو گواہ

(سوال ۳۰۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو لکھ کر بھیجا کہ اگر مہر معاف کر دو تو ہم نے طلاق دیا اور شوہر کی اس طلاق لکھنے کا ایک گواہ ہے اور ایک حافظ بیان کرتے ہیں کہ خط میں طلاق لکھی ہوئی اور خط بالکل مٹا ہوا ہے اور مشتبہ ہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے یا نہ ؟

(جواب) اس صورت میں گواہی طلاق کی پوری نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے طلاق لکھنے کا صرف ایک گواہ ہے باقی حافظ صاحب وغیرہ صرف خط میں طلاق ہونے کو بیان کرتے ہیں، اور خط اول تو شرعاً ویسے ہی حجت نہیں ہے اور بالخصوص یہ خط مٹا ہوا اور مشتبہ ہے، پھر اس میں جو کچھ پڑھا گیا وہ بھی مہر کی معافی پر طلاق کا معلق ہوتا معلوم ہوا ہے ، بہر حال ثبوت طلاق کا اس صورت میں کچھ نہیں ہے، بقاعدہ شرعیہ طلاق واقع نہیں ہے اور دوسرا نکاح اس عورت کو درست نہیں ہے۔(۲) فقط۔

یہ کہنا کہ میں نے خلع تین طلاق دی

(سوال ۳۰۲) زید اپنی نابالغہ یا مراہقہ زوجہ کے طلاق نامہ میں یہ لکھا کہ میں نے تم سے نکاح کیا تھا مگر تم سے میرے گھر باہر کا کام کاج نہیں چلتا ہے اور تم میری خدمت میں حاضر نہیں ہوتی ہو، اس لئے چونکہ تمہارے والد نے مہر معاف کر دیا اس مہر کے بدلہ میں میں نے تمہیں خلع تین طلاق دی، بعد اس کے عورت کے والد سے معافی مہر کی رسید لکھا کر دستخط کرائے، اس صورت میں زید کی زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی ؟

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی خلع الاب صغیرته بما لها اومهر ها طلقت فی الاصح کما لو قبلت هی وهی ممیزة ولم یلزم المال لانه تبرع وکذا الکبیرة الا اذا قبلت فیلزمها المال قوله فی الاصح الخ وقیل لا تطلق لانه معلق بلزوم المال وقد عدم ووجه الا صح انه معلق بقبول الاب وقد وجد بزازیه شامی، قوله ولم یلزم المال ای لا علیها ولاعلی الاب علی قول ابن سلمة وعنه یلزمه وان لم یضمن جامع الفصولین اما اذا ضمنه فلا کلام فی لزومه . شامی۔(۳)

---

(۱) رد المحتار. ط.س. ج۳ص ۲۹۶.
(۲)
(۳) ردالمحتار ج۲ ص ۷۸۲. ط.س. ج۳ص ۴۵۷ . ظفیر.

یہ کہنا بغیر فلاں کے نکاح ثانی نہ کروں گا اگر کروں تو اس کو طلاق کا اختیار ہے

(سوال ۳۰۳) زید نے ہندہ کو نکاح کرتے وقت کابین نامہ میں لکھ دیا ہے کہ بلا اجازت بانوے موصوفہ کے دوسری شادی یا نکاح نہیں کروں گا، اگر کروں تو بانو موصوفہ کو اختیار ہے کہ میری طرف سے اس دوسری زوجہ پر تین طلاق واقع کر دے، اب زید نے ہندہ کو طلاق بائن دے دی ہے تو اگر اس وقت زید نکاح کسی دوسری عورت سے کرے تو ہندہ اس پر طلاق واقع کر سکتی ہے؟

(جواب) ہندہ کو اختیار ہو گا کہ زید کی دوسری بیوی کو طلاق دے دے شامی کتاب الایمان میں ہے **وعلى هذا لوقال لامرأته كل امرأة اتزوجها بغير اذنك فطالق فطلق امرأته طلاقا بائناً او ثلاثا ثم تزوج بغير اذنها طلقت لانه لم تتقيد يمينه ببقاء النكاح لا نها ان تتقيد به لو كانت المرأة تستفيد ولا ية الا ذن والمنع بعقد النكاح اى بخلاف الزوج فانه يستفيد ولا ية الا ذن بالعقد الخ** ۔(۱)

شرائط کے خلاف پر طلاق

(سوال ۳۰٤) زید نے کابین نامہ میں چند شروط لکھ دینے کے بعد یہ لکھ دیا کہ اگر شروط بالا میں سے کسی شرط کا خلاف کروں تو بیوی پر تیسری طلاق واقع ہو گی، اس صورت میں کیا حکم ہے؟ اس دیار میں اکثر نکاح سے پہلے کابین نامہ رجسٹری کرا لیتے ہیں بعد اس کے نکاح کراتے ہیں تو وہ شروط معتبر ہیں یا نہیں؟

(جواب) اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی، کیونکہ تیسری طلاق دوما قبل کو چاہتی ہے کما فی الدر المختار **وفي القنية طلقتك آخر الثلث تطليقات فثلاث وطالق آخر ثلث تطليقات فواحدة والفرق دقيق حسن** ۔(۲) اس فرق کو علامہ شامی نے بیان فرمایا فراجعہ (۳) اور جزاء میں استقبال کا لفظ وعدہ پر محمول نہ ہوگا، شادی سے پہلے کا اقرار اور تحریر معتبر نہیں جب تک کہ بعد نکاح پھر اس تحریر کا اقرار نہ کرے، فقط۔

طلاق دی مگر تعداد میں شبہ ہے کیا کرے

(سوال ۳۰۵) زید نے غصہ میں اپنی زوجہ کو دو تین مرتبہ لفظ طلاق کہا مگر خوب یاد نہیں کہ دو مرتبہ کہا یا تین مرتبہ کہا، اس بارہ میں کیا حکم ہے، آیا وہی نکاح درست ہے یا پھر کیا جاوے۔

(جواب) اگر غالب گمان تین طلاق کا ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی اور بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا، اور اگر گمان غالب دو طلاق کا ہے یا دونوں احتمال برابر ہیں تو دو طلاق ہوں گی، اس میں رجعت عدت کے اندر صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔(۴)

---

(۱) ردالمحتار ج۳ ص . ظفیر.
(۲) الدر المختار على هامش ردا لمحتار ج ۲ ص ٦٢١ .ط.س. ج۳ص ۲۸۱، ظفیر.
(۳) قوله والفرق دقيق حسن وجه الفرق انه اضا ف الآخر الى ثلاث معهودة ومعهوديتها مو قوفها بخلاف المنكر (رد المحتار ج ۲ ص ٦٢٢) ظفير.
(٤) واذا كان الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان يتروجها فى العدة وبعد انقضائها (عالمگيرى باب الرجعة ج ۱ ص ٤٧٢) ظفير.

یہ کہا کہ طلاق دے دی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۰۶)ایک شخص نے اپنی عورت کو چھوڑ رکھا ہے اور جب کوئی کہتا ہے کہ تم اپنی عورت کو کیوں نہیں لاتے، وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے طلاق دے دی ہے، اور چندبار یہ جواب دیا ہے، تو اس عورت پر تین طلاق واقع ہوئی یا کیا؟

(جواب)اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی، اور اگر تین دفعہ یا زیادہ شوہر نے یہ کلمہ کہا ہے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور اگر وہ عورت مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت تین حیض سے واجب ہے۔

شوہر دیوانہ ہو جائے تو بیوی کیا کرے

(سوال ۳۰۷)زید کا نکاح ہندہ سے ہوا تھا ۲۵ برس ہوئے، اب ۱۲ برس سے زید دیوانہ ہے، اس صورت میں ہندہ زید سے کیونکر علیحٰدہ ہو سکتی ہے، زید طلاق نہیں دیتا ہے۔

(جواب)در مختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشاً کمجنون وجذام الخ ۔(۱) پس اس صورت میں عندالحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی۔

(۱)الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س.ج۳ص ۵۰۱. ظفیر.

تین طلاقیں اور ان سے متعلق احکام ومسائل

حلالہ کے شرائط

(سوال ۳۰۸) حلالہ میں کیا شرائط ہیں۔

(جواب) حلالہ یہ ہے کہ بعد طلاق شوہر اوّل جب عدت تین حیض گذر جاوے، دوسرے شخص سے نکاح کرے، اور شوہر ثانی بعد دخول طلاق دیوے پھر عدت گذر جانے پر شوہر اول کے لئے حلال ہو گی۔ فقط(۱)

حلالہ میں جماع شرط ہے

(سوال ۳۰۹) صالحہ مطلقہ ثلثہ سے زید شوہر اول اس طرح سے نکاح چاہے کہ اس کا نکاح بکر سے کر دے اور وہ بلا جماع تھوڑی دیر بعد طلاق دے دے اور اس کو دیکھے بھی نہیں، تو یہ صورت جائز ہے کہ اس کے بعد زید نکاح کرے۔

(جواب) صالحہ کو اگر زید نے تین طلاق دی ہے تو بدون وطی شوہر ثانی زید سے نکاح دوبارہ حلال نہیں ہے، حلالہ میں دخول و جماع شوہر ثانی شرط ہے۔(۲)

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۰) یہ جو مذکور ہے کہ اگر تین طلاق دے تو تینوں پڑ گئی، لیکن اگر نیت تاکید ہے تو دیانۃً صحیح ہے مگر قاضی تین کا حکم کرے گا یہ صحیح ہے یا نہیں، اور المرأۃ کالقاضی صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ مسئلہ صحیح ہے۔(۳)

اپنی بیوی سے کہا ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق اور لفظ "تجھے" کا نہیں کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۱) ایک شخص نے بحالت ناراضگی اپنی عورت سے صرف یہ لفظ "ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، کہہ دیا، یہ نہیں کہا کہ تجھے ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیتا ہوں تو اس صورت میں اس کی عورت پر تین طلاق واقع ہوئی اور حلالہ کی ضرورت ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اس کی عورت پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح حرام ہے کیونکہ قرینہ سے ظاہر ہے کہ مراد اس کی طلاق دینے سے اپنی زوجہ ہے جس سے لڑائی ہو رہی تھی اور ظاہر ہے کہ جس

---

(۱) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة لم تحل له حتی تنكح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها الخ والشرط الا یلاج دون الا نزال لانه کمال ومبالغة فیه (هدایه باب الرجعة فصل فیما تحل به المطلقة ج ۲ ص ۳۷۹) واذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائناً الخ وهی حرة ممن تحیض فعدتها ثلثة اقراء لقوله تعالی والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء (هدایه باب العدة ج ۲ ص ۴۰۲) ظفیر. (۲) وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنكح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها ولا فرق ذلك بین کون المطلقة مد خولا بها او غیر مد خول بها ویشترط ان یکون الا یلاج مو جبا للغسل وهو التقاء الختانین اما الا نزال فلیس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری باب الرجعه ج ۱ ص ۴۷۳ ط. ماجدیه ج۱ ص ۴۷۳) ظفیر. (۳) کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (در مختار) بان قال للمدخولة انت طالق انت طالق او قد طلقتك قد طلقتك او انت طالق قد طلقتك او انت طالق وانت طالق قوله وان نوی التاکید دین ای وقع الکل قضاء واذا قال انت طالق ثم قیل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لا نه جواب (ردالمحتار للشامی باب طلاق غیر المد خول بها ج ۲ ص ۶۳۲. ط.س. ج۳ ص ۲۹۳) ظفیر.

کے زوجہ ہوتی ہے وہ اگر طلاق دیتا ہے تو اس کی مراد بظاہر اس کی زوجہ ہی ہوتی ہے، اور شامی میں تحقیق کیا ہے کہ طلاق میں اضافت صریح کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

بیوی سے کہا تین طلاق ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا "تجھے تین طلاق ہے۔" ایک فریق کہتا ہے کہ تین طلاق ہوئی، دوسرا فریق کہتا ہے کہ یہ طلاق معلق ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہوگئی، (۲) بدون حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح درست نہیں ہے کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنكح زوجاً غيره۔ (۳) اور واضح ہو کہ یہ صورت تعلیق کی نہیں ہے بلکہ یہ تنجیز ہے یعنی فی الحال اس عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ کوئی کلمہ تعلیق کا اس میں نہیں ہے، نہ کوئی قرینہ تعلیق کا ہے۔

ایک مجلس میں تین طلاق دے اور نیت ایک کی ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۳) جلسہ واحدہ میں تین طلاق دینا اور نیت ایک کی کرنا اور دو تاکید کی غرض سے کہنا، یہ ایک واقع ہوگی یا تین۔

(جواب) تین طلاق ایک جلسہ میں دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور نیت تاکید کو قاضی معتبر نہ کرے گا، (۴) اور عورت بھی نہ مانے گی تین طلاق ہی سمجھے گی والمراءة كالقاضی، (۵) کتب فقہ میں تصریح ہے۔

ان پڑھ نے کہا تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دی نیت ایک کی تھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۴) ایک شخص امی محض نے حالت غضب میں اور مذاکرہ طلاق میں اپنی بیوی کو کہا کہ تجھ کو ثلاثہ ایک طلاق دیا۔ اب وہ شخص منکر طلاق ثلاث اور مقر طلاق واحد ہے اور کہتا ہے کہ میں معنی ثلاثہ کے نہیں جانتا، میری نیت ایک طلاق کی تھی، اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ثلثہ واقع ہوگی یا ایک طلاق۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، اور طلاق صریح میں نیت اور فہم معنی کی ضرورت نہیں ہے (فيه ان الصريح لفظ الطلاق لا لفظ الثلاثه لمن لا يعرف العربيه (۶) ۱۲ محمد شفيع عفی عنه.)

---

(۱) ولا يلزم كون الا ضافة صريحة فی كلامه لما فی البحر لو قال طالق فقيل له من عنيت فقال امرأتی طلقت امرأته الخ وينؤيده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا او قال لم اعن امرأتی يصدق اه يفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما يحلف بطلاقها لا بطلاق غيرها (ردالمحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱. ط.س. ج۳ص ۲٤۱) ظفير.

(۲) وطلاق البدعة ان يطلقها بكلمة واحدة اوثلثا فی طهرو احد فاذا فعل ذلك وقع الطلاق وكان عاصياً (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳٤) ظفیرف. (۳) سورة البقرة ركوع ۲۹. ظفير.

(٤) كرر لفظ الطلاق وقع الكل وان نوى التاكيد دين (در مختار) ای وقع الكل قضاء (ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ٦۳۲. ط.س. ج۳ص ۲۳۹). ظفير.

(۵) ايضاً باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۳. ط.س. ج۳ص ۲٤۸، ظفير.

(٦) مفتی شفیع صاحب مدظلہ کا منشایہ ہے کہ لفظ ثلاثہ کا جب معنی نہیں جانتا تھا تو ایک طلاق ہوئی صراحت کی بحث لفظ طلاق میں تو مناسب ہے لفظ ثلاثہ میں یہ بحث نہیں ہو سکتی، پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ثلاثہ کے ساتھ ایک طلاق کا لفظ کہا لہذا ایک ہی واقع ہونی چاہئے واللہ اعلم۔ ظفیر،

صورت مسئولہ میں کونسی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۱۵)زید بہ زوجہ مدخولہ خود گفت ترا طلاق دادم طلاق دادم، فردادہ روپیہ بدل مہر بہ شامی دہم ترا بہ خود حرام کردہ ام، دریں صورت کدام طلاق واقع می شود، رجعیہ واحدہ یا مثلثہ۔

(جواب)قال فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح الخ۔(۱) پس در صورت مذکورہ زوجہ قضاء مطلقہ ثلثہ گشت۔

پہلے بائن طلاق دی پھر عدت میں تین دی تو کونسی طلاق پڑی

(سوال ۳۱۶)زید زوجہ خود بطلاق بائن حرام ساخت، بعد چند روز در میان عدت ثانیاً بسہ طلاق بر خود حرام ساخت۔ شرعاً زوجہ زید بر زید بسہ طلاق جدا می شود یا بطلاق بائن۔

(جواب)دریں صورت زوجہ مطلقہ ثلثہ شود وبسہ طلاق جدا گردیدہ قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة الخ۔(۲) وفی ردالمحتار فاذا ابان امرأته ثم طلقها ثلاثا فی العدة وقع الخ۔(۳)

تین طلاق دینے کے بعد شوہر انکار کرتا ہے حالانکہ تین شاہد موجود ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۳۱۷)زید اپنی عورت کو اپنے مکان پر خوشی وخرمی کے ساتھ نہیں رکھتا تھا، لہذا زید کی عورت خفا ہو کر اپنے ماموں کے یہاں چلی گئی، زید وہاں پر گیا اور اپنی عورت کو تین طلاق دے دی، اور پھر آکر اپنے مکان پر یہ کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی ہے اور وہاں کے تین آدمی برابر شہادت دیتے ہیں کہ تین طلاق دے دی، تو اس عورت کو طلاق ہو گئی یا نہیں، شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب)اس عورت پر موافق بیان سائل کے تین طلاق واقع ہو گئی۔(۴) اس صورت میں بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

مندرجہ ذیل صورت میں کتنی طلاق پڑے گی

(سوال ۳۱۸)کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو یہ کہا تو ایک طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق بائن ہے یا یہ کہا تو دو طلاق بائن ہے بعد اس کے کہا تو تین طلاق ہے اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں، اگر کوئی یہ کہے تو دو طلاق بائن ہے بعد نکاح کے پھر مدت کے بعد ایک طلاق رجعی دے دی، اس صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا اور کوئی صورت ہو گی، طلاق بائن اور رجعی مل کر تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ، ایک طلاق بائن ہو یا دو طلاق بائن ہو، نکاح بعد تین طلاق کا مالک ہو سکتا ہے یا نہ۔

---

(۱)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س.ج۳ص۳۰٦ .۱۲ ظفير.
(۲)ايضاً . ظفير..ط.س.ج۳ص۳۰٦
(۳)ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۷ . ۱۲ ظفير.
(٤)ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل و امراتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ و ج٤ ص ٥١٦ .ط.س.ج٥ص٤٦٥) ظفير.

(جواب) قال فی الدر المختار وكل فرقة هي طالق يقع الطلاق فی عدتها الخ(۱) فروع انما يلحق الطلاق لمعتدة الطلاق الخ وفيه ايضا(۲) وفی الكنايات الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة الخ (۳) ان عبارات سے واضح ہوا کہ مطلقہ کی عدت میں اگر دوسری یا تیسری طلاق دی جاوے تو وہ واقع ہو جاتی ہے اور نیز در مختار میں ہے والزوج الثانی يهدم بالدخول فلولم يدخل لم يهدم اتفاقاً قنيه ما دون الثلاث ايضا ای كما يهدم الثلاث (۴) اس سے معلوم ہوا کہ اگر مطلقہ سے بلا نکاح شوہر ثانی شوہر اول نے دوبارہ نکاح کیا تو پہلی طلاقیں منہدم نہ ہوں گی، دونوں مل کر تین طلاق ہو جائیں گی اور وہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔

حلالہ میں وطی کے بعد فوراً طلاق دیدے تو عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۱۹) مطلقہ ثلثہ بعد گزرنے عدت کے اور شخص سے نکاح کر سکتی بعد وطی شوہر ثانی اس سے طلاق لے کر بعد عدت کے اول خاوند سے نکاح کر سکتی ہے، یا جو فتاویٰ رشیدیہ میں مرقوم ہے عمل کے لئے ضروری ہے، وہ یہ ہے۔ اور پھر دوسرا خاوند اس سے قربت کرے اور بعد قربت کے اپنے ہی نکاح میں رکھے، جب اس کو تین حیض آجاویں اس وقت طلاق دے اور بعد طلاق کے اس کی عدت پوری ہو، اور اگر اس عرصہ میں حمل ہو گیا تو وضع حمل ہو، ورنہ جب تین حیض آجاویں، اس وقت شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہو جاوے گی تو ہرگز نکاح نہ ہوگا۔

(جواب) چونکہ شوہر ثانی کی وطی حلالہ کے لئے ضروری ہے اور جس طہر میں وطی ہو اس میں طلاق دینا بدعت ہے اور مکروہ ہے، اس لئے شوہر ثانی بعد دخول کے فوراً یا دو چار روز میں طلاق نہ دیوے ورنہ ارتکاب بدعت و کراہت کا لازم ہوگا لیکن اگر شوہر ثانی بعد وطی کے فوراً یا دو چار روز بعد اسی طہر میں طلاق دے دے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی اگرچہ بدعت ہوگی، اور بعد عدت کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہو جاوے گی، در مختار میں ہے والبدعی ثلاث متفرقة او ثنتان بمرة او مرتين فی طهر واحد لا رجعة فيه او واحدة فی طهر وطئت فيه الخ (۵) لیکن لفظ فی طہر وطئت فیہ صرف اس کو مقتضی ہے کہ جس طہر میں وطی ہوئی اس میں طلاق نہ دیوے، پس اگر اس طہر کے بعد ایک حیض آنے کے بعد پھر دوسرے طہر میں جس میں وطی نہ ہو طلاق دے دے تو بظاہر وہ طلاق بدعت نہ رہے گی...... لہذا فتاویٰ رشیدیہ میں جو تین حیض پورا ہونے کے بعد طلاق کو لکھا ہے، یہ احتیاطاً اور اولویت کے لئے ہے۔

---

(۱) ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٥١. ط.س. ج۳ص ۳۱۳ . ظفير.
(۲) ایضاً ج ۲ ص ٦٥٢. ط.س. ج۳ص ۳۱۳. ظفير.
(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥. ط.س. ج۳ص ۳۰٦. ۱۲ ظفير.
(٤) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷٤٦. ط.س. ج۳ص ٤١٨. ظفير.
(٥) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٧٦. ط.س. ج۳ص ۲۳۲. ۱۲ ظفير.

اپنی بیوی سے کہا یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۰)ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی عورت کو یہ کہا کہ یہ عورت مجھ پر تین شرط طلاق ایک دفعہ ہے، اس طور پر کہہ دیا اور عدت کے اندر زبانی رجعت بھی کرلی، آیا بغیر نکاح و حلالہ کے یہ عورت اس پر جائز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو کر مغلظہ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اس سے شوہر اول دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا اور رجعت صحیح نہیں ہوئی، کیونکہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے بھی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے قال فی الدر المختار والبدعی ثلث متفرقة قال فی الشامی وکذا بکلمۃ واحدة بالا ولی الخ وذهب جمهور الصحابة والتابعین ومن بعد هم من ائمة المسلمین الیٰ انه یقع ثلث الخ۔(۱)

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۱ / ۳۲۱)موسیٰ میاں کے دو بیبیاں ہیں، وہ دونوں آپس میں لڑتی جھگڑتی رہتی ہیں، محلّہ والوں نے موسیٰ میاں سے کہا کہ تم دونوں بی بیوں کو طلاق دے دو اس وقت موسیٰ میاں نے خاموشی اختیار کی، جب ان لوگوں نے بہت زور دیا تو موسیٰ میاں نے کہا، ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، نسبت طلاق کی کسی زوجہ کی طرف نہیں کی، آٹھ گواہ الفاظ مذکورہ کے سننے والے موجود ہیں ان میں دو گواہ کہتے ہیں کہ موسیٰ میاں نے ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیا کہا ہے باقی چھ گواہوں میں سے ایک نے موسیٰ میاں سے پوچھا کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو۔ موسیٰ میاں نے کہا دونوں کو، اس وقت بھی بلا نسبت الفاظ مذکورہ کہے تو اس صورت میں موسیٰ میاں کی ہر دو زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں اگر یہ الفاظ کہ دونوں کو دیا، ایک گواہ کے دریافت کرنے پر کہ تم نے ایک کو دیا یا دونوں کو، کم از کم دو عادل گواہوں کے سامنے کہا ہے تو وہ دونوں زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، کیونکہ اول ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بلا اضافت صریحہ کہا تھا، پھر گواہوں میں سے بعض کے دریافت کرنے پر کہا کہ دونوں کو دیا تو اگر اس وقت بھی وہ چھ گواہ یا کم از کم دو گواہ ان میں سے موجود تھے تو ہر دو زوجہ موسیٰ میاں کی مطلقہ ہو گئی، کیونکہ اول تو لوگوں کا یہ کہنا کہ دونوں بی بیوں کو طلاق دے دو، اس پر شوہر کا یہ قول کہ ایک طلاق الخ یہ صاف قرینہ ہے کہ اس نے اپنی ہر دو زوجہ ہی کو طلاق دی ہے اور ثانیاً جب کہ گواہوں کے سامنے تصریح کر دی کہ اس میں میری مراد دونوں ہیں، تو اب وقوع طلاق میں کچھ تردد نہ رہا، شامی میں ہے ولا یلزم کون الاضافة صریحة کلامه کما فی البحر لو قال طالق فقیل له من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته الیٰ آخر ما حقق وفصل۔(۲)فقط۔

(۱)ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س. ج۳ص ۲۳۲. ۱۲ ظفیر.
(۲)ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸. ۱۲ ظفیر.

پن میں نکاح ہو چکا تھا، بالغ ہونے پر پھر نکاح کیا بیوی کے دھوکہ میں آکر پہلے نکاح کی طلاق دی کیا حکم ہے

سوال ۲/ ۳۲۱) ایک عورت کا نکاح اس کے باپ نے صغر سنی میں کر دیا تھا اور بعد بلوغ کے پھر تجدید نکاح رلی تھی، اب باہمی ناچاقی کے باعث عورت نے شوہر سے کہا کہ میرا تمہارے ساتھ دو دفعہ نکاح ہو چکا ہے، ایک کاح کی مجھے تین طلاق دے دو، اور ایک نکاح رہنے دو، شوہر چونکہ بے علم تھا، اس نے اس فریب میں آ کر تین لاق دے دی، یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

جواب) اس صورت میں اس عورت پر تین طلاق ہو گئی، جیسا کہ تمام نصوص سے ثابت ہے قال اللہ تعالیٰ فان للقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره۔(۱) اور چونکہ نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لئے تجدید نکاح لغو ہے اس سے کوئی دوسرا عقد نہیں ہوا، اور اگر ہو بھی تو منکوحہ ایک ہے اس پر تین طلاق واقع ہوں گی۔ وھو ظاہر۔

للاق دیتا ہوں تین مرتبہ لکھا کیا حکم ہے

سوال ۳۲۲) زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھتے ہوئے یہ الفاظ بھی لکھے اب میں سچے دل سے طلاق دیتا ہوں، طلاق یتا ہوں طلاق دیتا ہوں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں۔

جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہ و گی کذا کتب الفقه۔(۲)

و طلاق کے بعد رجعت کر لی تھی، تیسری طلاق کے مطالبہ پر کہا ُجاوہ بھی دے دیا" کیا حکم ہے

سوال ۳۲۳) زید نے زینب کو پاک طینت اور نیک طبیعت سمجھ کر اس سے نکاح کر لیا، تھوڑی مدت گزرنے کے بعد زینب کو کسی ناپسند حرکت پر اصلاح طبیعت کے خیال سے ایک طلاق دے دی، بعد زینب دوسری طلاق کی لالب ہوئی اور بہت اصرار کیا، زید نے مجبور ہو کر دوسری طلاق بھی دے دی، زینب مصر ہوئی کہ تیسری بھی ے دو، زید نے اپنے چند احباب سے مشورہ کر کے زینب سے رجعت کر لی اور تعلیم شریعت کے موافق کوشاں رہا لہ کسی طرح طبیعت درست ہو جاوے مگر ناکامی رہی اور زینب ہمیشہ طالب طلاق رہی، زید نے خیال کیا کہ اب نیسری مرتبہ ہے زینب ہمیشہ کے لئے علیحدہ ہو جاوے گی، لہذا بغیر قصد طلاق کے کوئی لفظ ایسا کہنا چاہئے کہ جس سے قطع تعلق اور طلاق نہ ہو، اور زینب سمجھے کہ قطع تعلق ہو گیا، اسی نیت کو لے کر زینب کے بڑے لڑکے سے لہا کہ تم اپنی ماں کو دوسرے گھر میں لے جاؤ، ورنہ میں تم کو پولیس کے حوالہ کر دوں گا زینب نے کہا کہ جب تک تم مجھ کو طلاق نہ دوں گے میں نہ جاؤں گی، زید نے کہا جا وہ بھی دے دیا، نہ زینب کا نام لیا اور نہ لفظ طلاق کا

---

(۱) سورة البقرة .۲۹ . ظفیر.(۲) وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم طلقها او یموت عنها الخ والشرط الا یلاج دو ن الا نزال لانه کمال و مبالغة فیه (هدایه باب الرجعة فصل فیما تحل به لمطلقة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر.

ذکر کیا، مگر نیت طلاق کی نہیں کی۔

(جواب) صریح لفظ کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ زینب تیسری طلاق بھی طلب کرتی ہے، اس کے جواب میں زید کا یہ کہنا کہ جاوہ بھی دے دیا موجب طلاق ثالث ہے زینب پر، اور ایسے موقع پر قرینہ شاہد ہے کہ مراد زینب ہی کو طلاق دینا ہے وفی الشامی ولا یلزم کون الا ضافة صریحة فی کلامه۔(۱) البتہ اگر زید یہ کہے کہ لفظ وہ بھی دے دیا سے میں نے اشارہ طلاق کا نہ کیا تھا اور مشار الیہ میرے ذہن میں کچھ اور تھا سوائے طلاق کے تو یہ کہنا اس کا دیانۃً ہو سکتا ہے، قضاءً تسلیم نہ ہوگا، اور چونکہ عورت بھی مثل قاضی کے ہے کما صرح فی ردالمحتار ان المرأ ة کالقاضی (۲) تو عورت بھی اس کو تسلیم نہ کرے گی اور اپنے آپ کو مطلقہ ثلثہ سمجھے گی۔

والدین غصہ ہوئے اس پر بیوی والے لڑکے نے ...... کہا طلاق، طلاق، طلاق، کیا حکم ہے

(سوال ۳۲٤) زید نے اپنے والدین سے غصہ کی حالت میں بوجہ خفگی والدین اس کی زوجہ پر اور اس پر، یہ الفاظ کہے طلاق، طلاق، طلاق، تین مرتبہ یعنی اس لفظ طلاق کو کسی طرف منسوب نہیں کیا اور یہ کہا کہ میں کہیں چلا جاؤں گا یا بھیک مانگ کر کھاؤں گا، آیا یہ طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) موافق تصریح علامہ شامی کے اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی ویؤ یدہ مافی البحر لو قال امرأة طالق اوقال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق ا و یفهم منه انه لولم یقل ذلك تطلق امرأ ته لان العادة ان من له امرأ ة انما یحلف بطلاقها لابطلاق غیرها الخ(۳) ج ۲ ص ۴۳۰۔

زید نے کہا عظنی کو ایک دو تین طلاق، کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۵) زید کی بیوی اور والدہ میں بہت کچھ جھگڑا ہوا، زید کے باپ نے زید کو کہا کہ تو اور تیری بہو ہمارے مکان سے نکل جاؤ، اس پر زید نے غصہ میں آکر کہا کہ آج سے عظنی کو ایک دو تین طلاق، عظنی مخفف ہے عظیم النساء کا اس کی والدین لڑکپن میں اسی تخفیف کے ساتھ اس کو بلاتے تھے، لیکن زید کے محلّہ کے دو تین آدمی یہ بھی کہتے ہیں کہ زید نے اس واقعہ مذکورہ کے بعد ان کے سامنے یہ اقرار کیا کہ زید نے یہ کہا ہے کہ آج سے عظیم النساء کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ اگر اس نے عظنی کہہ کر طلاق دی ہے تب بھی اس سے مراد عظیم النساء ہے، اور اگر عظیم النساء کہہ کر طلاق دی ہے تب تو وقوع طلاق ظاہر ہی ہے، بہر حال ہر دو طریق سے سہ طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہیں کما هو ظاهر۔(۴)

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفیر.
(۲) ایضاً ج۲ص ۵۹٤ .ط.س. ج۳ص۲۵۱. ۱۲ ظفیر.
(۳) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفیر.
(٤) قال لزوجة غیر المدخول بهاانت طالق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالاولی الخ لم تقع الثانیة بخلاف المو طئوة حیث یقع الکل وعم التفریق(الدرالمختارعلی هامش ردالمحتارباب طلاق غیرالمدخول بهاج ص٦۲٤وج۲ص ٦۲٦.ط.س. ج۳ص۲۸٤)ظفیر.

بیوی سے کہا چلی جاتین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۶)ایک شخص نے حالت غضب میں بحضور اپنی عورت کے یوں کہا "ونج چلی جا تین طلاق ہیں" کیا حرمت مغلظہ ہوگئی، شبہ یہ ہے (کہ تین طلاق ہیں) اس کلمہ میں نسبت صریح نہیں ہے۔

(جواب)اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی، یہ حرمت مغلظہ ثابت ہوگئی ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جب ونج چلی جامیں خطاب عورت کو ہی ہے، تو تین طلاق سے مراد بھی اسی کو طلاق دینا ہے، اور شامی نے تصریح کی ہے کہ اضافت صریحہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ قرائن سے بھی اضافت اور نسبت الی الزوجہ ہو جاتی ہے،(۱)

جھگڑے میں بیوی سے کہا تجھ کو سات طلاق بعد میں کہتا ہے کہ سات کہا طلاق نہیں، مگر گواہ ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۷)زید نے اپنی زوجہ سے جھگڑے کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق ہے، پھر جب کسی نے اس کا منہ بند کیا تو ایک دو منٹ میں دوبارہ زید نے یہ کہا کہ تجھ کو سات طلاق، سننے والے چند آدمی اس بات کے گواہ ہیں، مگر زید یہ کہتا ہے کہ میں نے محض اس قدر کہا ہے کہ تجھ کو سات، اور طلاق کا لفظ نہیں کہا، زید نے تصریح کر دی کہ لفظ تجھ کو ضمیر خطاب سے میری مراد میری زوجہ ہے، پھر دوسرے تیسرے روز اپنی اس تصریح کے خلاف بیان کیا کہ میری مراد میری زوجہ نہیں ہے، زید کا دوسرا بیان تصریح اول کے خلاف معتبر ہوگا یا نہ۔

(جواب)زید کا دوسرا بیان بر خلاف اقرار اول معتبر نہیں ہے اور اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ لفظ سات طلاق کے گواہ معتبر موجود ہیں تو زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، اور بدون حلالہ کے شوہر اول کا نکاح اس سے نہیں ہوسکتا کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنكح زوجا غیره ۔(۲)اور کتب فقہ میں تصریح ہے کہ اگر کوئی شخص تین سے زیادہ طلاق دے وے تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہیں اور باقی لغو ہیں۔(۳)

کہا خدا مر گیا اس سے پہلے بیوی کو تین طلاق دی تھی کیا حکم ہے

(سوال ۳۲۸)ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کسی بات پر تین طلاق دے دی، شوہر سے اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ تم نماز نہیں پڑھتے بڑے شرم کی بات ہے، تمہاری بیوی اور ساس سسرے نمازی ہیں، شوہر نے جواب دیا کہ نماز کس کی پڑھوں خدا تو مر گیا نعوذ باللہ شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور مردان کلمات کی وجہ سے جو اس نے حق تعالیٰ شانہ کی شان میں کہے کافر و مرتد ہوگیا۔ توبہ کرے اور پھر اسلام لاوے اور بعد اسلام کے بھی اس زوجہ مطلقہ ثلثہ

---

(۱)ولا یلزم کون الا ضافة صریحة فی کلامه (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص۲۴۸) ظفیر.

(۲)سورۃ البقرہ رکوع . ۲۹. ظفیر.

(۳)فطلاق حرة ثلث وطلاق امة ثنتان مطلقاً (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۸ .ط.س. ج۳ص۲۴۶) ظفیر.

سے بدون حلالہ کے نکاح نہیں کر سکتا۔(۱) فقط۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بعد دوسرے مسلک پر عمل کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۲۹) زید نے اپنی زوجہ موطوءہ کو تین طلاق بائن ایک مجلس بلفظ واحد اس طریقہ سے کہ میں نے اپنی بیوی کو تین طلاق بائن دیا، تو ایسی صورت میں موافق مذہب بن مقاتل انه اذا ارسل لا یقع شبهاً یا موافق مذہب طاؤس اذا ارسل لم یقع الا واحدة یا موافق مذہب شافعیہ کے حنفی کو عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں زید کو اپنی زوجہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے دوبارہ نکاح میں لانا درست نہیں ہے کما هو مذهب جمهور الصحابة و التابعين والائمة المجتهدين وحققه فی الفتح بما لا مزيد عليه كما نقله الشامی فی كتاب الطلاق(۲) پس زید کو اس صورت میں کسی دوسرے قول خارج عن المذہب پر عمل کرنا درست نہیں ہے، فقط۔

تین طلاق کے بعد نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۳۳۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو طلاق ثلثہ دے کر اپنے نفس پر حرام کر دی اور مہر بھی دے دیا، اور لوگوں کے سامنے بیان بھی کرتا رہا کہ اپنی عورت کو طلاق دے دی اور گھر سے نکال دی ہے، اب اس شخص نے بعد گذرنے پانچ چھ ماہ کے اس عورت سے نکاح کر لیا، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں، اور ناکح وغیرہ کی نسبت کیا حکم ہے۔

(جواب) تین طلاق کے بعد بدون حلالہ کے اس مطلقہ ثلثہ سے نکاح کرنا قطعاً حرام ہے قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره الايه۔(۳) پس صورت مسئولہ میں جب کہ تین طلاق دینا تحریر و تقریر و شاہدین سے ثابت ہے تو اس مرد کو اپنی عورت مطلقہ سے بدون حلالہ کے نکاح کرنا حرام ہے، اور تعزیر اس کی یہ ہے کہ اس عورت کو اس سے علیٰحدہ کر دیا جائے اور وہ شخص نکاح کرنے والا اور اس کے معاونین جو اس میں شریک ہوئے یا جس نے نکاح پڑھا وہ گناہگار ہوئے، سب توبہ کریں اور آئندہ ایسے فعل کا ارتکاب نہ کریں،

واضح ہو کہ تین طلاق اگر شوہر ایک دفعہ دیوے وہ تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور یہ اجماعی مسئلہ ہے، اس کے خلاف کو علامہ صاحب فتح القدیر نے گمراہی اور ضلالت لکھا ہے، اور صحابہؓ سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے اور شرزمہ قلیلہ متبعہ ہوا کے خلاف کا اعتبار نہیں ہے جیسا کہ علامہ شامی نے کتاب الطلاق میں اس کی تحقیق محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر رحمہ اللہ سے نقل فرمائی ہے۔(۴) فقط۔

---

(۱) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث لو حرة وثنتين لوامة و قبل الدخول وما فى المشكلات باطل اومئول كمامر حتى يطا ها غيره الخ بنكاح نا فذ الخ و تمضى عدة الثانى (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹. ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفير.

(۲) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعد هم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث الخ وقد ثبت النقل عن اكثر هم صريحا با يقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال (ر دالمختار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶. ط.س. ج۳ص ۲۳۳) ظفير.

(۳) سورة البقرة . ۲۹ . ظفير.

(۴) وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعد هم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلاث وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال (شامى كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶. ط.س. ج۳ص ۲۳۳) ظفير،

پہلے تعلیق کے الفاظ کہے پھر دریافت کرنے پر کہا طلاق دیدی کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۱) زید نے اپنی عورت ہندہ کے نام اپنی کچھ جائداد رجسٹری کرادی بعد چند سال کے اپنی عورت سے کہا کہ اگر تم رجسٹری شدہ زمین کا لادعویٰ نہیں لکھوگی تو تم پر تین طلاق ہے، بعد ہاشم نے زید سے پوچھا کہ کیا طلاق کا واقع صحیح ہے، جواب ملا کہ صحیح ہے ہم نے تین طلاق دے دی ہے، آیا ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) پہلے جو الفاظ زید نے کہے تھے وہ تعلیق کے تھے مگر دوبارہ جو ہاشم کے دریافت کرنے پر الفاظ کہے ان سے تین طلاق فی الحال زید کی زوجہ پر واقع ہوگئی بدون حلالہ کے وہ عورت زید کے لئے حلال نہیں ہے **کذا فی کتب الفقہ**۔(۱) فقط۔

حیض کی حالت میں تین طلاق دی تو کیا رجعت کر سکتا ہے

(سوال ۳۳۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو حالت حیض میں تین طلاق دی، ایک مولوی نے فتویٰ دیا کہ حالت حیض میں بعد تین طلاق کے بھی رجعت کافی ہے تحلیل کی ضرورت نہیں ہے، اور فقہاء نے بھی طلاق فی الحیض میں رجعت کو واجب لکھا، آیا بلا تحلیل رجعت کافی ہے یا نہ۔

(جواب) حائضہ کو حالت حیض میں طلاق دینا بے شک بدعت ہے لیکن طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لئے فقہاء رجعت کو ضروری لکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ رجعت ایک یا دو طلاق صریح میں ہوسکتی ہے (۲) اور تین طلاق کے بعد رجعت درست نہیں ہے اور بلا حلالہ کے اس سے شوہر اول کا نکاح جائز نہیں ہے۔(۳) **کما صریح به الشامی عن فتح القدیر ان الا جماع حصل علی وقوع الثلث واجماع الصحابة حق فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن شاء التفصیل فلیراجع کتب الفقه**(۴) فقط

تین مرتبہ اپنی بیوی کو لفظ تلاک کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۳۳۳) ایک شخص اپنی زوجہ پر غصہ ہوا، اور تین مرتبہ لفظ تلاک کہا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی اور حلالہ ضروری ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے **قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ الایة** (۵) **وقال فی الدر المختار**

---

(۱) وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحا صحیحاً ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها ولا فرق ذلك بین کون المطلقة مدخولا بها او غیر مدخول بها ویشترط ان یکون الا یلاج موجبا للغسل وهو التقاء الختانین اما الانزال فلیس بشرط للاحلال (عالمگیری مصری باب الرجعه ج ۱ ص ۱۷۳ .ط.ماجدیه ج۱ص۴۷۳) ظفیر. (۲) اما البدعی فنوعان بدعی لمعنی یعود الی العددو بدعی لمعنی یعود الی الوقت فالذی یعود الی العدد ان یطلقها ثلاثانی فی طهر واحد بکلمة واحدة او بکلمات متفرقة الخ فاذا فعل وقع الطلاق و کان عاصیا والبدعی من حیث الوقت ان یطلق المدخول بها وهی ذوات الا قراء فی حالة الحیض او طهر جامعها فیه فکان الطلاق واقعا ویستحب له ان یراجعها والا صح ان الرجعة واجبة هکذا فی الکافی (عالمگیری کتاب الطلاق ج ۱ ص ۳۴۹ .ط.ماجدیه ج۱ص۳۴۹) ظفیر. (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك ام لم ترض الخ وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها والا صل فیه قوله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ و ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر. (۴) دیکھئے ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ ظفیر. (۵) سورۃ البقرة. رکوع ۲۹، ظفیر۔

ویقع بها ای بهذه الا لفاظ وما بعمناها من الصریح ویدخل نحو طلاغ وتلاغ وطلاك وتلاك الخ بلافرق بین عالم وجا هل وان قال تعمدته تخویفاً لم یصدق قضاءً الخ (۱)وهکذا فی الشامی وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جدوهز لهن جد الحدیث ۔(۲)

تجھ کوایک طلاق، دو طلاق دی نیت دو کی بتاتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۳٤) شخصی بازوجہ خود کہ مدخولہ بہاست منازعت نمودہ گفت ترا یک طلاق دو طلاق دادم برو، بلا سکوت درمیان ہر دو جملہ پس دریں صورت زوجہ وے مطلقہ سہ طلاق گردید یا مطلقہ بیک طلاق شد یا مطلقہ بدو طلاق ، لیکن طالق می گوید کہ نیت من دو طلاق است از عبارات قاضی خاں ولو قال ترایك طلاق وسکت ثم قال ودو طلاق طلقت ثلثا ولو قال دو طلاق بغیر حرف العطف ان نوی العطف طلقت ثلثا وان لم ینو لا یقع الا واحدة(۳)(ایں قدر مستفاد می شود کہ درحالت سکوت طالق دو طلاق را اگر نیت عطف کرد سہ طلاق خواہد شود وگرنہ یک طلاق لیکن اگر بلا سکوت وبلا عطف گوید سہ طلاق خواہد شد یانہ بینوا بالدلیل وتوجروا۔

(جواب)از عبارت شامی کہ درذیل مذکور است ہم وقوع سہ طلاق در صورت مذکورہ واضح می شود، واحتیاط ہم دریں است کہ حکم وقوع سہ طلاق کردہ شود، قال فی الشامی فی قوله انت طالق لا بل ثنتین الخ ولو کانت مدخولاً تقع ثلث لا نه اخبر انه غلط فی ایقاع الواحدة ورجع عنها الی ایقاع الثنتین بد لها فصح ایقاعها دون رجوعه الخ(٤)ص ۷۵۴ جلد ثانی شامی۔

شمارا یک طلاق دو طلاق، تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کونسی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۳۵) شخصے نزد مولوی اقرار نمود کہ من زوجہ خوور ادو طلاق دادہ ام ونور ہمسایگان پرسیدہ شد او سان گفتنند کہ مایاں دراں وقت در خانہ نبودیم، پس از چند روز گفتند کہ روبروئے ماسہ طلاق دادہ است اما مایاں اخفاء نمودیم، واز طالق پرسیدہ شد او گفت کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمارا یک طلاق دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا، دریں صورت چہ حکم است۔

(جواب)شہادت مشہور معتبر نیست بفسقهم با خفاء الشهادة و انکار ها ولیکن ہرگاہ شوہر خودمی گوید کہ من چنیں گفتہ ام کہ شمارا یک دو طلاق اور تم کو چھوڑ دیا پس بحسب اقرار شوہر سہ طلاق بر زوجہ اش واقع شد چہ لفظ چھوڑ دیا، بقرینہ ماسبق مراد ازاں طلاق است ودر کتب فقہ تصریح است الصریح یلحق الصریح والبائن در مختار۔(۵)فقط۔

---

(۱)الدرا لمختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س.ج۳ص۲٤۸......۲٤۹. ۱۲ ظفیر.
(۲)مشکوٰة کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۸٤.۱۲ ظفیر.
(۳) دیکھئے فتاویٰ قاضی خاں علی هامش الفتاویٰ الهندیه عالمگیری کتاب الطلاق ج ۱ ص ٤٦۰.۱۲ ظفیر.
(٤)ردالمحتار کتاب الطلاق ۱۲ ظفیر.
(۵)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤۵.ط.س.ج۳ص۳۰٦. ۱۲ ظفیر.

شافعی المذہب نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں تین طلاق دی اب بغیر حلالہ رجعت کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۳۶) ایک شافعی نے اپنی زوجہ کو مجلس واحدہ میں تین طلاق دی، اب از روئے مذاہب اربعہ بغیر حلالہ کے مطلقہ ثلثہ سے مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) بدون حلالہ کے مطلقہ ثلاثہ مذکورہ کو مراجعت نہیں کر سکتا لا طلاق قوله تعالیٰ الطلاق مرتان الیٰ قوله تعالیٰ طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنكح زوجا غيره (۱) الاية وقال فی ردالمحتار وذهب جمهور الصحابة و التابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث الىٰ ان قال ناقلاً عن الفتح القديرو قد ثبت النقل عن اكثر هم صريحا با يقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ فيه الا جتهاد فهو خلاف لا اختلاف الخ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ جمہور صحابہ وائمہ اربعہ کا مذہب اس صورت میں وقوع ثلث کا ہے، پس بعد اس کے یعنی بعد اس اجماع صحابہ و من بعد ہم کے کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے اور صریح گمراہی ہے۔ فقط۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے باوجود بلا حلالہ رجوع کا فتویٰ کیسا ہے

(سوال ۳۳۷) شہر قصور میں ایک مولوی صاحب کچھ مدت سے قیام پذیر ہیں، جنہوں نے یہ فتویٰ جاری کر رکھا ہے کہ جس عورت کو دفعۃً واحدۃً تین طلاق دی جاویں یعنی مطلقہ ثلثہ کی خاوند کو رجوع بلا حلالہ درست ہے اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے۔

(جواب) یہ فتویٰ بالکل غلط اور خلاف نص قطعی ہے اور جمہور ائمہ کے مذہب کے خلاف ہے مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے حلال کرتا گویا کلام اللہ کا مقابلہ کرنا ہے کہ کلام اللہ میں تیسری طلاق کے بعد صاف حکم ہے کہ بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے خواہ تین طلاق ایک دفعہ دی ہوں یا متفرق طور سے قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زو جا غيره (۳) اور علامہ محقق ابن ہمامؒ نے ان لوگوں کی پوری تردید فرمائی ہے جو تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے شوہر اول کے لئے مطلقہ ثلثہ کو جائز کہتے ہیں اور آخر میں یہ لکھا ہے وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال الخ (۴) پس معلوم ہوا کہ فتویٰ جواز نکاح کا بلا حلالہ کے صورت مذکورہ میں دینا عین ضلالت اور گمراہی ہے، اس فتویٰ دینے والے کے فتویٰ کو ہرگز اہل اسلام کو نہ ماننا چاہئے۔ فقط۔

---

(۱) سورة البقره . ۲۹ . ظفير.
(۲) ردالمحتار للشامی كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ و ج ۲ ص ۵۷۷ .ط.س. ج۳ص۲۳۳ . ۱۲ ظفير.
(۳) سورة البقره ركوع . ۲۹ . ظفير.
(۴) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س. ج۳ص۲۳۳ . ۱۲ ظفير.

کہا کہ لوگوں کے کہنے سے تین طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۸) عمر نے لوگوں کے کہنے سے جب کہ اس کی زوجہ کے متعلق تذکرہ طلاق کا ہو رہا تھا مجبوری لفظ تین طلاق کہہ دیا، اس وقت یہ معلوم نہ ہوا کہ طلاق کس کو دی، اب طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق ہو گئی، کیونکہ جب لوگوں نے شوہر سے اس کی زوجہ کو طلاق دینے کو کہا اور اس نے اس پر تین دفعہ کہہ دیا کہ میں نے طلاق دے دی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گی، کیونکہ قرائن اس پر دال ہیں کہ مراد زوجہ کو طلاق دینا ہے، اور طلاق زوجہ ہی کو دی جاتی ہے، اور صورت مسؤلہ میں تو زوجہ ہی کو طلاق دینے کا تذکرہ اور جھگڑا تھا۔ فقط۔

بیوی سے کہا ثلثہ طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۳۳۹) زید حالت مذاکرہ طلاق میں اپنی زوجہ کو بلا اضافت صریحہ کے کہتا ہے کہ ثلثہ طلاق دریافت کرنے سے جواب دیا کہ میں نے اپنی زوجہ کو کہا تھا اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔ فقط۔

ایک طلاق دی تھی مگر عدالت میں بیان کیا تین طلاق دے دی کیا حکم ہے

(سوال ۳۴۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر اس کی ماں کے گھر بھیج دیا، عورت نے حاکم کے یہاں استغاثہ نان و نفقہ کا کیا، حاکم نے شوہر سے دریافت کیا کہ تم نے کے طلاق دی، اس نے کہا کہ تینوں طلاقیں دے دی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق دے دی، اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی یا نہ۔

(جواب) جب کہ اس شخص نے حاکم کے دریافت کرنے پر یہ جواب دیا کہ تینوں طلاقیں دے دی، اگرچہ پہلے اس نے تین طلاق نہ دی تھی، مگر اس کہنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، کما فی الدر المختار لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال الخ در مختار (۱) ولا یمکن تصحیحہ اخباراً لکذبہ وعدم قدرتہ علی الا سناد فکان انشاءً فی الحال الخ شامی جلد ثانی . فقط۔(۲)

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، کہا، کونسی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۴۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ پر غصہ ہو کر کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق، ایک عالم نے اس سے پوچھا تو نے کس کو طلاق دیا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیا ہے اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی اور وہ بائنہ مغلظہ ہو گئی کما فی ردالمحتار عن البحر لو قال طالق فقیل لہ من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأتہ الخ ۔(۳) فقط۔

---

(۱) الدر المختا علی ہامش ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۷ .ط.س. ج۳ ص ۲۶۶ .۱۲ ظفیر .
(۲) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۷ .ط.س. ج۳ ص ۲۶۶ .۱۲ ظفیر .
(۳) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ ص ۲۴۸ . ۱۲ ظفیر .

ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اثنائے تکرار میں یہ کہا کہ ایک طلاق دو طلاق، بائن طلاق ہے، چنانچہ ایک مرد اور ایک عورت اس کے گواہ ہیں، لیکن عورت کا نام شوہر نے طلاق کے وقت نہیں لیا، اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، شوہر مقر ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے ہیں، لیکن اگر وہ انکار کرے اور دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ نہیں ہیں تو طلاق ثابت نہ ہوگی، باقی نام لینا عورت کا شرط نہیں ہے، کیونکہ قرینہ موجود ہے کہ اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے قال فی الشامی ولا یلزم کون الاضافة صریحةً فی کلامه لما فی البحر لو قال طالق فقیل من عنیت فقال امرأتی طلقت امرأته الیٰ ان قال فهذا یدل علی وقوعه و ان لم یضفه الی المرأة صریحا(۱)...... لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها مالم یرد غیرها الخ شامی جلد ثانی ص ۴۲۹ و ص ۴۳۰۔ فقط۔

حالت غضب میں بیوی کو تین طلاق دی، ایک نے فتویٰ دیا کہ طلاق نہیں ہوئی دوسرے نے کہا دو طلاق ہوئی تیسرا کہتا ہے تین طلاق ہوئی کون صحیح ہے

(سوال ۳۴۳) زین الدین نے اپنی زوجہ کو بحالت غضب تین طلاق بلکہ پانچ سات مرتبہ طلاق دی، اس پر مولوی عبدالرحمٰن نے یہ فیصلہ کیا کہ غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی، اور مولوی خلیل الرحمٰن نے دو طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا اور نکاح مطلقہ کا طالق سے بدون حلالہ کے کرادیا، لیکن مولوی عبدالشکور نے تین طلاق کے وقوع کا فتویٰ دیا کہ زین الدین کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، اس صورت میں کس کا فیصلہ اور فتویٰ صحیح ہے۔

(جواب) اقول وباللہ التوفیق صورت مسئولہ میں فتویٰ وفیصلہ مولوی عبدالشکور صاحب کا صحیح ہے تین طلاق زین الدین کی زوجہ پر واقع ہوگئی، مولوی عبدالرحمٰن کا فتویٰ دربارہ عدم وقوع طلاق اور فتویٰ مولوی خلیل الرحمٰن کا دو طلاق کا حکم کرنے کا یہ دونوں فتویٰ غلط ہیں،(۲) اور بدون حلالہ کے نکاح کردینا باطل اور حرام ہے اب زین الدین کو اس عورت کو علیٰحدہ کردینا چاہئے اور بدون حلالہ کے دوبارہ اس مطلقہ کو نکاح میں نہ لانا چاہئے کما قال اللہ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنکح زوجا غیره الایة (۳) پس مطلقہ ثلثہ کو بدون حلالہ کے رکھنا اور بلا حلالہ کے نکاح کرنا قطعاً حرام اور باطل اور نص صریح کے خلاف ہے۔ فقط۔

---

(۱) (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ص۲۴۸. ۱۲ ظفیر.
(۲) ویقع طلاق من غضب خلا فالا بن القیم (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۷ ط.س. ج۳ص۲۴۴ مطلب فی طلاق المدهوش) ظفیر.
(۳) سورة البقرة . ۲۹. ظفیر.

یک بارگی تین طلاق دی رجعت کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۳۴۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یک بارگی تین طلاق دی، ہدایہ میں ہے کہ تین طلاق ایک بار دینا ایک طلاق ہوتی ہے، مراجعت کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) ہدایہ میں یہ ہے کہ تین طلاق اگر ایک دفعہ دیوے گا تو یہ بدعت ہے لیکن ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور وہ شخص ارتکاب بدعت کی وجہ سے عاصی و گناہگار ہوا توبہ کرے **قال فی الهدایه و طلاق البدعة ان یطلقها ثلثاً بکلمةواحدة او ثلاثا فی طهرو احد فاذا فعل ذلك و قع الطلاق و کان عاصیا الخ۔**(۱) اس عبارت ہدایہ سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تینوں طلاق واقع ہو جاتی ہیں، مگر وہ گنہگار ہوا، خلاف سنت کرنے کی وجہ سے اور اسی طرح تمام کتب فقہ میں ہے کہ صورت مذکورہ میں تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، اور بدون حلالہ کے وہ عورت مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔ فقط۔

کتنی طلاق سے عورت بلا حلالہ حرام رہتی ہے

(سوال ۳۴۵) کتنی دفعہ طلاق دینے سے عورت بغیر حلالہ کے شوہر مطلق پر حرام ہو سکتی ہے۔

(جواب) تین طلاق دینے کے بعد عورت مطلقہ بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔(۲)

دس دفعہ طلاق کے بعد بلا حلالہ جائز نہیں ہے

(سوال ۳۴۶) جو شخص اپنی منکوحہ کو دس دفعہ طلاق دے اور ثابت کرے تو کیا وہ عورت بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی؟

(جواب) بدون حلالہ کے وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

تین طلاق کے بعد بیوی کو رکھنا کیسا ہے اور اب جو اولاد ہو گی وہ وارث ہو گی یا نہیں

(سوال ۳۴۷) ایسی عورت مطلقہ سے ان ہی شرطوں پر بغیر حلالہ کے شوہر مطلق صحبت کرتا رہے، ایسے شخص پر شرعاً کیا سزا ہے، اور جو اولاد پیدا ہو وہ اس شخص کی جائداد کی مستحق ہو گی یا نہیں، اور ایسا شخص خلافت و سجادگی کے قابل ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ فعل اس طلاق دہندہ کا حرام ہے، اور حرمت زنا کی مثل یہ حرمت ہے اور عذاب اس میں مثل ارتکاب زنا کے ہے اور نسب اولاد کا اس سے بوجہ امکان اشتباہ کے ثابت ہو گا اور میراث اس کی پاوے گی، اور وہ شخص جو مرتکب اس فعل حرام کا ہوا فاسق و بدکار ہے، لائق خلافت و سجادگی کے نہیں ہے، اور پیر بنانے کا اہل نہیں ہے(۳) فقط۔

---

(۱) هدایه کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۵. ۱۲ ظفیر. (۲) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا وید خل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۹) ظفیر. (۳) وقیل یثبت لتصور العلوق فی حال الطلاق وزعم فی الجوهرة انه الصواب الا بد عوته لانه التزمه وهی شبهة عقد ایضا (در مختار) واشاربه الی الجواب عن اعتراض الزیلعی بان المبتوتة بالثلاث اذا وطئها الزوج بشبهة کانت شبهة فی الفعل ونصوا علی ان شبهة الفعل لا یثبت فیها النسب وان ادعاه واجاب فی البحر بان وطئو المطلقة بالثلاث لو علی مال لم تتمحض للفعل بل هی شبهة عقد ایضا فلا تنا قض ای لان ثبوت النسب لو جودشبهة العقد (ردالمحتار ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۸. ط.س. ج۳ص ۵٤۱) ظفیر.

مدخولہ غیر مدخولہ حتی تنکح زوجا غیرہ میں برابر ہے یا دونوں میں فرق ہے

(سوال ۳٤۸) حتی تنکح زوجا غیرہ برائے تحلیل حکم مدخولہ وغیر مدخولہ مساوی است یا فرق است۔

(جواب) حکم غیر مدخولہ در صورت یہ کہ سہ طلاق برووا قع شود مثلاً دفعتاً اگر سہ طلاق برووا قع کند ہمہ واقع شود، کقولہ طلقتک ثلاثا، پس دریں چنیں صورت مدخولہ مطلقہ ثلثہ وغیر مدخولہ مطلقہ ثلثہ برود در حکم تحلیل یکساں است کہ بدون حلالہ برائے شوہر اول حلال نیست۔(۱) فقط۔

ایک دو تین طلاق، اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق، ان میں کیا فرق ہے

(سوال ۳٤۹) ایک دو تین طلاق اور ایک طلاق دو طلاق تین طلاق ایک ہی بات ہے یا نہیں، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی یا نہیں۔

(جواب) ان ہر دو کلمات کا مطلب ایک ہی ہے، ہر دو صورت میں تین طلاق واقع ہوں گی۔ فقط۔

ایک طلاق دے کر چلا گیا مگر پوچھنے پر بتایا کہ تین طلاقیں دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۵۰) زید نے اپنی منکوحہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی یہ کہہ کر ایک جانب کو راہی ہوا، راہ میں ایک شخص نے پوچھا کہ سنا ہے تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، کہا ہاں تین طلاقیں دے دی، زید کی عورت کو کتنی طلاقیں ہوئیں۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق ہوگئی کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ(۲) اور حدیث شریف میں ہے ثلث جدهن جدوهز لهن جدا لحدیث وعد صلی اللہ علیہ وسلم فیها الطلاق(۳) فقط۔

شوہر نے جب تین طلاق کا اقرار کر لیا تو بعد عدت عورت شادی کر سکتی ہے

(سوال ۳۵۱) زید نے اپنی زوجہ کو خط لکھا کہ میں طلاق دے چکا جو کہ تین بار لکھا ہوا تھا، کچھ عرصہ کے بعد بکر اس کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ کیا تو نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی، اس پر اس نے کہا کہ نہیں، اور مکرر سہ کرر دریافت کرنے سے اس نے اقرار کیا، اس پر بکر نے کہا اس کا نکاح ثانی کرا دیں، اس پر اس نے کہا کہ جو نکاح کرے گا میں دیکھ لوں گا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) جب کہ زید نے اقرار تین طلاق کا کر لیا تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی بعد عدت کے دوسرا نکاح اس عورت مطلقہ کا کر لیا تو درست ہے، زید کا یہ کہنا کہ میں اس کو دیکھ لوں گا الخ لغو ہے، اس سے کچھ نہیں ہوتا، اور عدت طلاق کی حائضہ کے

---

(۱) وان کان الطلاق ثلاثا الخ لم تحل له حتے تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا وید خل بها ثم یطلقها او یموت عنها ولا فرق فی ذلك بین كون المطلقة مد خولا بها او غیر مدخول بها كذا فی فتح القدیر (ج ۱ ص ٤۷۳ عالمگیری مصری باب الرجعة) ظفیر.

(۲) سورة البقرة. ۲۹ ، ظفیر.

(۳) مشکوٰة کتاب الطلاق ج ۲ ص ۲۸٤-۱۲ ظفیر.

لئے تین حیض ہیں، اور غیر حائضہ کے لئے تین ماہ ہیں، فقط۔(۱)

طلاق دی، دی، دی کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۵۲) زید کی زوجہ نے بلااجازت اپنے شوہر کے دختر صلبی زید کا نکاح اپنے بھانجہ سے کر دیا، زید چونکہ موجود نہ تھا، اس وجہ سے اس کو یہ علم نہ ہوا تھا خاص عقد کے موقع پر نکاح ہو چکنے کے بعد زید کو اس کے خسر نے طلب کیا، چونکہ زید کو اس حرکت پر سخت غصہ آگیا تھا، اس حالت میں زید نے اپنی زوجہ کو اپنے خسر کے روبروان الفاظ سے طلاق دے دی کہ میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دی، دی، دی، جب کہ لڑکی بالغہ تھی تو یہ نکاح ہوا یا نہ۔

(جواب) اگر لڑکی بالغہ تھی تو لڑکی کی اجازت سے اگر اس کی والدہ نے کفو میں اس کا نکاح کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا، اور زید کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے زید اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔(۲)

اگر کسی نے بیوی سے کہا طلاق دے دی دے دی، دے دی، کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۵۳) اگر کسے زوجہ خود را گفت طلاق دے دی، دے دی، دے دی، دریں صورت چند طلاق واقع شد۔

(جواب) از لفظ طلاق دے دی، دے دی، دے دی، سہ طلاق واقع خواہد شد، ونیت تاکید معتبر است۔(۳)

دو تین میں شک ہو تو کتنی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۳۵٤) اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ بیوی کو دو طلاق دی ہیں یا تین، کتنی طلاق واقع ہوں گی۔

(جواب) اگر شک ہو کہ دو دی یا تین تو دو طلاق واقع ہوں گی۔(۴) فقط۔

کہا طلاق دیتا ہوں، طلاق دی نکل جا، کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۵۵) شوہر کا بیان ہے کہ میری زوجہ نے میری مرضی کے خلاف ایسا کام کیا جس پر مجھ کو غصہ آیا، اور میں نے اول مرتبہ یہ لفظ کہا کہ طلاق دیتا ہوں یا یہ لفظ کہا کہ تجھ کو طلاق دی اور تیسری مرتبہ یہ کہا کہ نکل جا اور سخت وسست کہا، عورت کا بھی یہی بیان ہے، اس صورت میں زوجہ پر کے طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں شوہر اور زوجہ دونوں کا بیان موافق ہے دو طلاق صریح دونوں کے بیان میں موجود ہے، اور طلاق دیتا ہوں یا تجھ کو طلاق دی، ان دونوں میں کچھ فرق نہیں ہے، دونوں الفاظ طلاق صریح کے ہیں، دونوں سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس ان الفاظ سے تو دو طلاق عورت پر واقع ہوئی، اور لفظ نکل جا کنایات میں سے ہے، جب کہ بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا جاوے تو اس صورت سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ

---

(۱) والّٰئی یَئِسْنَ من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثة اشہرو الّٰئِی لم یحضن (سورة الطلاق . ۱) والمطلقت یتربصن بانفسہن ثلثة قروء (سورة البقرہ. ۲۸) ظفیر.

(۲) کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التا کید دین (در مختار) ای وقع الکل قضاء وکذا اذا طلق اشباہ ای بان لم ینو استنافاولاتاکیدا لان الا صل عدم التاکید (ردالمحتاربابطلاق غیر المدخول بہا ج ۲ ص ٦۳۲ .ط.س.ج۳ص۲۹۳)

(۳) کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التاکید دین (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب طلاق غیر المد خول بہا ج ۲ ص ٦۳۲ .ط.س.ج۳ص۲۹۳) ظفیر.

(٤) لو شك اطلق واحدة او اکثر بنیعلی الا قل (ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ٦۲۳ .ط.س.ج۳ص۲۸۳) ظفیر.

لفظ کہا ہے تو اس صورت میں تین طلاق عورت پر واقع ہو گئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہو گئی، بلا حلالہ کے شوہر اول اس کو نہیں رکھ سکتا، اور در مختار میں ہے کہ طلاق صریح کے بعد بائنہ واقع ہو جاتی ہے ویلحق البائن الصریح الخ۔(۱) فقط۔

کہا طلاق دے دی لوگوں نے کہا ایسا مت کہو اس نے کہا سچ مچ طلاق دے دی پھر دہرایا کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۵۶) زید اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، زید غصہ میں باہر آیا لوگوں نے پوچھا کیا ہوا، اس نے کہا کہ میرا اسباب منگا دو، میں کہیں چلا جاؤں گا میں نے اس کو طلاق دے دی ہے حالانکہ طلاق نہیں دی تھی، اب مجھے اس سے مطلب نہیں، لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا سچ ہے طلاق دے دی ہے، پھر لوگوں نے کہا ایسا مت کہو، اس نے کہا نہیں جی میں نے طلاق دے دی ہے، آیا کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہو گئی، اور اگر لفظ ثانی اور ثالث سے خبر دینا پہلی طلاق کا خیال میں نہ تھا تو تین طلاق واقع ہو کر عورت مغلظہ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال نہ ہو گی۔(۲) فقط

(اور اگر لفظ ثانی وثالث سے پہلے کی خبر دینا منشا تھا تو صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ ظفیر)

طلاق رجعی کے ساتھ طلاق نامہ تحریر کرایا، کسی نے اصرار کر کے طلاق پر ۳ بنوا دیا کیا حکم ہے

(سوال ۳۵۷) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کے طلاق نامہ میں رجعی طلاق لکھی، ایک گواہ نے زید سے کہہ کر اور اصرار کر کے طلاق پر عدد ۳ بنوا دیا، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں بوجہ لکھنے عدد ۳ کے اس شخص کے زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے نکاح جدید نہیں ہو سکتا، حلالہ ہونا چاہئے، اور طریق حلالہ کا یہ ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ شوہر ثانی بعد وطی کے طلاق دے دے، پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے، اس وقت وہ شوہر اول کے لئے وہ حلال ہو گی، اور سہواً اور زبردستی کا اس میں کچھ اعتبار نہیں ہے، بہر حال موافق لکھنے عدد ۳ کے تین طلاق واقع ہو گی لقوله علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جدو هزلهن جدو عدمنها الطلاق۔ فقط۔(۳)

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥. ط.س. ج۳ ص ۳۰٦. اذهبی الیٰ جهنم یقع ان نوی وکذا اذهبی عنی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٥۲. ط.س. ج۳ ص ۳۱٤) ظفیر.

(۲) کرر لفظ الطلاق وقع الکل وان نوی التا کید دین (در مختار) واذا قال انت طالق ثم قیل له ما قلت فقال فقد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لانه جواب کذا فی الحاکم (رد المحتار) للشامی باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ٦۳۲. ط.س. ج۳ ص ۲۹۳) ظفیر.

(۳) مشکوٰة باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤. ظفیر.

اس کو لے جاؤ تین طلاق ہے اس صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۵۸) زید نے اپنی بیوی کو اس طور سے طلاق دی کہ اے عمر تم اپنی بہن کو لے جاؤ، اس کو میری طرف سے تین طلاق ہیں، پھر زید چالیس روز کے لئے دوسری جگہ چلا گیا، اس اثناء میں محمسہ مرض وبا اس قدر نازل ہوا کہ تمامی سکان قریہ بیمار ہو کر بعض فوت بھی ہوئے تو ایک شاہد نے بوجہ فرار زید بمدت چہل روز اور بعلت مرض وباء ادائے شہادت مذکور میں تین ماہ تک کسی مفتی کے سامنے نہیں کہا، تین ماہ کے بعد مفتی کے سامنے شہادت ادا کی۔ آیا طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا نہیں، اور تاخیر شہادت کی نسبت کیا حکم ہے، آیا فرار طالق اور نزول مرض وباء عذر مسموع واسطے تاخیر شہادت کے ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔(۱) اور مفتی فتویٰ دیانت پر دیتا ہے اس کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت نہیں ہے،(۲) اور قاضی کا نہ ہونا یا دور ہونا اور نزول وباء مرض عذر عدم ادائے شہادت ہو سکتا ہے۔

کہا میں نے آزاد کیا، پھر کئی بار کہا طلاق دے چکا کیا حکم ہے

(سوال ۳۵۹) شوہر نے غصہ میں زوجہ کو کہا میں نے آزاد کیا، اس کے بعد کئی دفعہ یہ الفاظ کہے طلاق دے چکا، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اس صورت میں پہلے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی تھی، اور پھر صریح لفظ طلاق کئی دفعہ کہنے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو گئی، کیونکہ کتب فقہ میں ہے کہ بائنہ کے بعد صریح طلاق لاحق ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والبائن الخ (۳) پس بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط۔

غیر عورت کو سامنے لا کر کہا طلقت ثلثا تو بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۶۰) ایک شخص نے اپنی والدہ سے اپنی زوجہ کی وجہ سے جھگڑا کیا، جس کی وجہ سے والدہ نے اس پر غصہ کیا اور مارا، اس کے جواب میں اس نے دوسری اجنبی عورت کو بلا کر طلقت ثلثا الفاظ کہے، حالانکہ اس کے اور زوجہ کے درمیان طلاق کا کوئی ذکر بھی نہیں تھا، پس ان الفاظ کے ادا کرنے سے عورت پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) سوال کا یہ قرینہ کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کی وجہ سے اپنی والدہ سے جھگڑا کیا الخ اور نیز یہ تصریح فقہاء کی کہ لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها الخ ۔(۴) شامی اور نیز یہ تصریح و لا یلزم کون الاضافة صریحة الخ (۵) کمافی الشامی اس کو مقتضی ہیں کہ صورت موجودہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا کر دے گا، البتہ اگر شوہر یہ کہے کہ میری مراد

---

(۱) قال لزوجة غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن لما تقرر انه متی ذکر العدد کان الوقع به (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق غیر المد خول بها ج ۲ ص ۶۲۴ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴) ظفیر،

(۲) المفتی یفتی بالدیانة والقاضی یقضی بالظاهر (الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب القضا ج ۴ ص ۴۲۴ .ط.س. ج۵ص ۳۶۵ مطلب فی الاجتهاد وشروطه. ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ .ط.س. ج۳ص ۳۰۶ مطلب الصریح یلحق الصریح والبائن . ظفیر. (۴) ردالمحتار للشامی باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ . ظفیر. (۵) ایضاً ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ . ظفیر.

اپنی زوجہ کو طلاق دینا نہیں ہے تو اس کی تصدیق کی جاوے گی کما فی الشامی ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأۃ طالق اوطلقت امرأۃ ثلثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ ویفھم منہ انہ لو لم یقل ذلک تطلق امرأتہ لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا الخ۔(۱)شامی فقط۔

سالی کی نیت کرکے بیوی کی چچی سے کہا تیری بھتیجی کو طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۱)ایک شخص حلفاً کہہ رہا ہے کہ میری بی بی اور اس کی دو بہن میری سوتیلی ماں کی بھتیجی ہے، ایک دن میں نے اپنی سالی کی نیت کرکے اپنی سوتیلی ماں سے کہا کہ تیری بھتیجی کو میں نے تین طلاق دیا، لیکن قسم خدا کی کہ میری نیت میری بیوی پر نہیں تھی، اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوگئی یا اس کی نیت اور قول معتبر ہے، کیا یہ مسئلہ اس مسئلہ رجل لہ بنات ذوات ازواج فقال زوج احداھن لا بینھن علی بنتك فینصرف الایقاع الی امرأتہ لانہ لا یملك الایقاع الا علیھا کے تحت میں داخل ہوسکتا ہے۔

(جواب)یہ صورت مسئولہ مسئلہ منقولہ میں داخل ہے جیسا کہ علت مذکورہ کی تائید شامی کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے لان العادۃ ان من لہ امرأۃ انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا الخ۔(۲) پس شخص مذکور کی زوجہ پر تین طلاق اس صورت میں واقع ہوگئی اور یہ قول اس کا کہ میں نے سالی کی نیت کرکے کہا ہے قضاء معتبر نہیں ہے (لیکن دیانۃً اس کی تصدیق کی جائے گی۔(۳)ظفیر)

بیوی کو کئی مرتبہ طلاق دی مگر اب منکر ہے گواہ طلاق کی گواہی دیتے ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۲)زید نے اپنی منکوحہ کو بموجودگی اس کے والدین کے اور ایک عورت رشتہ دار کے چند مرتبہ طلاق دی تو اب شوہر رجوع کرسکتا ہے یا نہیں، اب وہ شخص طلاق سے انکار کرتا ہے مگر گواہان طلاق کی گواہی دیتے ہیں، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب)اگر تین دفعہ لفظ طلاق شوہر نے کہا ہے تو عورت مطلقہ ثلاثہ ہوگئی رجعت اس میں درست نہیں ہے، اور بلا حلالہ کے شوہر اول نکاح نہیں کرسکتا،(۴)لیکن اگر شوہر طلاق سے انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ثقہ نمازی پرہیزگار کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی،(۵)اور ماں باپ کی گواہی معتبر نہیں ہے۔(۶)

---

(۱)(ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص۲۴۸. ظفیر.

(۲)ایضاً ج۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص۲۴۸ ظفیر.

(۳)لوقال امرأۃ طالق اوقال طلقت امرأۃ ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ (ایضاً ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س.ج۳ص۲۴۸) ظفیر.

(۴)وان کان الطلاق ثلثا فی الحرۃ او ثنتین فی الامۃ لم تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا ویدخل بھا ثم یطلقھا او یموت عنھا (ھدایہ باب الرجعۃ فصل فیما تحل بہ المطلقب ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

(۵)ونصا بھا لغیرھا من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیرہ کنکاح وطلاق الخ رجلان او رجل و امرأتان (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الشھادات ج ۴ ص ۵۱۵ و ج ۴ ص ۵۱۶ .ط.س.ج۵ص۴۶۵) ظفیر.

(۶)والفرع لا صلہ الخ وبالعکس للتھمۃ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب القبول وعدمہ ج ۴ ص ۵۲۷ .ط.س.ج۵ص۴۷۸) ظفیر.

تم ہم پر حرام ہے تم کو طلاق ہے تین طلاق ہے اس جملہ سے کونسی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۶۳) زید نے اپنی عورت کو بایں الفاظ طلاق دی 'تم ہم پر حرام ہے اور تم کو طلاق ہے، پھر کہا تم کو تین طلاق ہے۔" اس صورت میں کے طلاق واقع ہوں گی۔

(جواب) قال فی الدر المختار الصریح یلحق الصریح والبائن الخ ۔(۱) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں لفظ حرام کے بعد جو کہ بائنہ ہے صریح طلاق لاحق ہو جاوے گی اور اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔

طلاق بعد پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۴) محمد بخش نے اپنی زوجہ کو طلاق دی جیسا کہ دوسرے پارے کے چودھویں رکوع میں ارشاد ہے، اب پھر دونوں میاں بیوی راضی ہو کر نکاح کرنا چاہتے ہیں مطابق سورہ بقرہ کے ۲۹و۳۰ رکوع کے، مگر ہم لوگوں کے سمجھ میں نہیں آتا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) محمد بخش کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئیں اور تین طلاق میں بلا حلالہ کے شوہر اول سے نکاح درست نہیں ہے جیسا کہ پارہ دوم کے آخر رکوع الطلاق مرتان کے بعد فان طلقها فلا تحل له من بعدحتی تنکح زوجا غیرہ ۔(۲) میں مذکور ہے اور شامی میں ہے وکذا بکلمة واحدة بالاٗ ولیٰ الیٰ ان قال وقد ثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بایقاع الثلاث ولم یظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال الیٰ آخر ماقال ملخصاً من فتح القدیر ۔(۳)

صورت مسئولہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۵) شخصے کہ آباو اجدادش مسلمان بوند شهادة بشهادتین می دہد و دائماً در عیدین وگاہ گاہے در جماعت پنجگانہ ہم شریک می شود۔ ودر ادائے صوم رمضان و قربانی علی وجہ الکمال مستعد دیدہ آید و با مسلمانان هوا کلت و مشاربت و مناکحت و مجالست و موانست و مواخاة دارد، وگاہے چیزے از منافی تصدیق ہم چوں باختیار زنار بستن و انداختن مصاحف در قاذورات از و بظہور نیامد و اہل محلہ از مدتہا او را مسلمان دانند، شرع شریف و مذہب حنیف ایں کس مسلمان است یا کافر، شخص موصوف بحالت صحیح و سالم زوجہ خود را سہ طلاق دادہ بلا تحلیل نکاح کردنش می خواہد و باقتضائے زوجہ با مسلمانان می گوید من قبل ازیں مسلمان نبودم، اکنوں مرا و زوجہ را مسلمان کنید و زوجہ را بلا تحلیل در نکاح من دہد و حاجت تحلیل نیست زیرا کہ چوں مسلمان نبودم طلاق مسلمانان کہ حسن و احسن و بائن و مغلظہ است بحق من چگونہ کارگر گردد، پس قولش کہ قبل ازیں مسلمان نبودم شرعاً معتبر شود یا نہ، بر تقدیر اول چوں زوجین از سر نو اسلام آرند، نکاح شاں بلا تحلیل جائز باشد یا نہ۔

(جواب) ظاہر است کہ شخص مذکور قبل ازیں مسلمان بود و شریعت حکم باسلام او کردہ بود، پس قول او کہ قبل ازیں مسلمان نبودم لغو است و غلط است یا محمول است بر نفی کمال اسلام و ہر گاہ شخص مذکور بحالت اسلام کہ از افعال او

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ ط.س. ج۳ ص ۳۰۶. مطلب الصریح یلحق الصریح والکنایه ۱۲ ظفیر. (۲) سورة البقرة: ۲۹. ظفیر.
(۳) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۷ ط.س. ج۳ ص ۲۳۳. ۱۲ ظفیر.

ظاہر بود سہ طلاق بزوجہ خود دادہ است زوجہ اش مطلقہ ثلثہ گردید، وبلا تحلیل باو نکاح جائز نخواہد شد قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتىٰ تنكح زوجاً غيره ـ(۱) الا ية وفي الدر المختار لا ينكح مطلقة بها اى بالثلث الخ حتى يطأ ها غيره بنكاح صحيح نا فذ الخ وفى(۲) كتاب الصلوٰة منه ويحكم باسلام فاعلها الخ قال عليه الصلوٰة والسلام من صلى صلا تنا وا ستقبل قبلتنا فهو منا الحديث شامى(۳) ص ۱۳۵ جلد اول، واگر ایں قول اوراکہ قبل ازیں مسلمان نبودم فی الحال ارتداد گفتہ شود، تاہم زوجہ مطلقہ ثلثہ اوکہ فی الواقع بحالت اسلام اور اسه طلاق داده بودو بعد ازاں بقول مذكور مرتد شد والعياذ بالله بعد از تجديد اسلام بدون حلاله نكاح با وحلال نخواهد شد لان حيلولة الردة لاترفع حكم الطلاق قال فى ردالمحتار فى آخر باب الرجعة لان الردة واللحاق والسبى لم تبطل حكم الظهار و اللعان كما لا تبطل حكم الطلاق الخ ـ(۴)

صورت ذیل میں تین طلاق دونوں پر واقع ہوگئی

(سوال ۳۶۶) زید کے دو زوجہ ہیں، آمنہ وفاطمہ، غصہ میں زید نے کہا فاطمہ سے کہ تم دونوں کو طلاق دوں گا، پھر کچھ دیر بعد کہا ایک دو طلاق دیا ہوں، پھر کچھ دیر بعد کہا کہ دونوں کو ایک دو تین طلاق دیا ہوں، زید کا کلام اخیری انشاء طلاق ہے یا اخبار کذب عن الطلاق ہے، اور طلاق دونوں پر واقع ہوئی یا ایک پر واقع ہوئی اور رجعی واقع ہوئی یا کون سی۔

(جواب) اس صورت میں زید کی دونوں زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوگی، اور ہر ایک ان میں سے مطلقہ ثلثہ ہوگی قال فى الدر المختار قال انت طالق او انت حرة وعنى الا خبار كذباً وقع قضاءً الا اذا اشهد على ذلك الخ ـ(۵) وايضافيه صريحه مالم يستعمل الافيه كطلقتك وا نت طالق ومطلقة و يقع بها اى بهذه الالفاظ وما بمعنا ها من الصريح الخ بلا فرق بين عا لم وجا هل وان قا ل تعمدته تخو يفاً لم يصدق قضاءً (۶)وفيه ولونكحها قبل امس وقع الآ ن لا ن الا نشا ء فى الماضى انشاء فى الحال الخ (۷) در مختار۔ الحاصل یہ الفاظ انشاء طلاق کے ہیں، لہٰذا زید کی ہر دو زوجہ پر تین تین طلاق واقع ہوں گی، فقط۔

اس طرح طلاق دی، میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غضب بایں الفاظ طلاق دی، کہ میں نے طلاق دی ایک دو تین آدمی گواہ رہنا، طالق کے بیان سے متعدد طلاق معلوم ہونے پر ازالہ شبہ کے لئے تشریح کرائی، تو اس نے کہا کہ ایک دو تین سے میری مراد آدمیوں کو جو وہاں موجود تھے گننا تھا، اسی وجہ سے تینوں آدمیوں کی طرف انگلی سے

---

(۱)سورةالبقره ركوع ۲۹ . ظفير.(۲)الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹.ط.س.ج۳ص۴۰۹. ۱۲ ظفير .(۳)ردالمحتاركتاب الصلوٰة ج ۱ص۱۲۰.ط.س.ج۱ص۳۵۳ ظفير.
(۴)(ردالمحتار باب الرجعة مطلب حيلة اسقاط عدة المحلل ج ۲ ص ۷۴۱ .ط.س.ج۳ص۴۱۱. ۱۲ ظفير.
(۵)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ۶۳۳ .ط.س.ج۳ص۲۹۳. ظفير.
(۶)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۲ .ط.س.ج۳ص۲۴۷. ۱۲ ظفير.
(۷)ايضاً ج ۲ ص ۶۰۷ .ط.س.ج۳ص۲۶۶. ۱۲ ظفير.

اشارہ بھی کیا اس صورت میں اس شخص کا قول معتبر ہوگا شرعاً یا نہیں۔
(جواب) اس بارے میں مابینہ وبین اللہ قول اس شخص کا معتبر ہوگا، اور ایک طلاق کا حکم دیا جاوے گا، فقط۔

زبردستی صرف طلاق تین مرتبہ کہلوا لیا جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۸) ہندہ کا نکاح بکر سے ہوا، بکر کے دیگر منکوحہ صغریٰ بھی موجود تھی، وارثان ہندہ نے بکر کو سخت مجبور کیا کہ یا تو وہ صغریٰ کو طلاق دے دے یا ہندہ کو طلاق دے دے، بکر نے انکار کیا جس کی وجہ سے بکر پر اس قدر جبر کیا کہ وہ گھبرا گیا، اور اس کے حواس قائم نہ رہے، اور اسی خود رفتگی کی حالت میں نہ صغریٰ موجود تھی نہ ہندہ نہ صغریٰ کا نام لیا نہ ہندہ کا نام لیا، لفظ طلاق چھ دفعہ کہلا لیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا صغریٰ پر۔
(جواب) کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اکراہ سے یعنی زبردستی سے طلاق دلانے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا کر اور خوف جان دلا کر مثلاً یہ کہلایا جاوے کہ فلانی عورت مسماۃ فلانہ کو طلاق دے دے اور اس نے بدون نام لئے کہہ دیا کہ میں نے طلاق دی یا طلاق ہے، اور چند بار اس لفظ کو کہا مثلاً تین دفعہ یا تین سے زیادہ تو اس عورت پر جس کا نام لے کر طلاق دلائی گئی، تین طلاق واقع ہو گئی، اگرچہ شوہر نے اس کا نام نہ لیا ہو، کذا فی کتب الفقہ۔(۱)

شادی شدہ نے اپنے کو مخاطب کر کے کہا اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بیوی کو تین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۳۶۹) زید اپنے نفس کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی تو تمہاری بی بی کو تین طلاق، اور حالانکہ اس کی شادی ہو چکی ہے، بی بی موجود ہے، آیا اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔
(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ زید کا یہ کہنا (اے زید اگر تمہاری شادی ہو گئی ہے تو تمہاری بی بی کو تین طلاق) یہ امر محقق ہے، اس لئے کہ اس کی شادی ہو چکی ہے، اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امر محقق پر طلاق کو معلق کرنے سے طلاق منجز ہوتی ہے یعنی فوراً طلاق واقع ہو جاتی ہے، در مختار باب التعلیق میں ہے فالمحقق کان کان السماء فوقنا تنجیز الخ۔(۲) فقط۔

ایک مجلس کی تین طلاق پہلے ایک تھی اب اس حدیث کا ناسخ کون ہے

(سوال ۳۷۰) حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی ایک بار تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی، اس حدیث کو آپ منسوخ لکھتے ہیں، اس کا ناسخ کون ہے۔
(جواب) اس کا ناسخ اجماع ہے جو کہ مؤید ہے نصوص کے ساتھ اور تفصیل اس کی فتح القدیر میں ملاحظہ ہو۔(۳)

---

(۱) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا او مکرھا فان طلاقه صحیح لا اقراره بالطلاق (در مختار) فان طلاقه صحیح ای طلاق المکره الخ وفی البحر ان المراد الاکراه علی التلفظ بالطلاق (ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص۲۵۳) ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۷۹ ط.س. ج۳ص۳۴۳ مطلب بتعلیق الطلاق ۱۲ ظفیر۔ (۳) دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵ مکتبه حبیبیه ج۳ص۳۲۹ ۱۲ ظفیر۔

ایک مجلس کی تین طلاق کے بارے میں ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے سیاسی حکم قائم کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۳۷۱) زمانہ رسول اللہ ﷺ اور زمانہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور زمانہ حضرت عمرؓ میں دستور تھا کہ ایک بارگی جو تین طلاق دیتا تھا وہ ایک ہی شمار کیا جاتا تھا، تو حضرت عمرؓ نے تین قائم کر دی، زید کہتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم قائم نہیں کیا سیاسی حکم قائم کیا ہے، ایسا کہنے والے پر کیا حکم ہے۔

(جواب) جو مسلمان صحابہؓ کے اجماع اور حضرت عمرؓ کے فتویٰ کی نسبت ایسا کہے وہ جاہل اور گمراہ ہے، حضرت عمرؓ نے نصوص شرعیہ کی بنا پر ایسا حکم فرمایا ہے اور صحابہ کا اجماع اس پر بدون دریافت ماخذ صحیح کیسے ہو سکتا ہے، شامی میں لکھا ہے، قال فی الفتح بعد سوق الا حادیث الدالة علیه الی ان قال وقد یثبت النقل عن اکثرهم صریحاً بایقاع الثلث ولم یظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال الخ۔(۱) اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ نے شرعی حکم نافذ فرمایا ہے، جس پر احادیث صحیحہ دال ہیں اور ان کے حکم کا اس وقت صحابہ میں سے کوئی مخالف نہ ہوا، پس یہ عین حکم شرعی ہے، لہذا فرمایا صاحب فتح القدیر نے آخر میں فماذا بعد الحق الا الضلال یعنی حق وقوع ثلث ہے اور جو اس کا خلاف بعد اس اجماع اور وضوح حق کے کرے وہ گمراہ ہے۔ فقط۔

حالت غضب میں مولانا عبدالحی کے فتویٰ کے متعلق سوال

(سوال ۳۷۲) آپ کا فتویٰ نمبری ۴۵۴ موصول ہوا، آپ کا جواب بہت خوب ہے لیکن مولانا عبدالحیؒ فتاویٰ عبدالحی میں فرماتے ہیں۔

(سوال) زید نے اپنی عورت کو حالت غضب میں کہا کہ میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، میں نے طلاق دیا، اس تین مرتبہ کہنے سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں، اگر حنفی مذہب میں واقع ہو، اور شافعی میں واقع نہ ہو تو حنفی کو شافعی مذہب پر اس صورت میں عمل کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک تین طلاق واقع ہو گئی اور بغیر تحلیل کے نکاح درست نہ ہو گا، مگر بوقت ضرورت اس عورت کا علیحدہ ہونا اس سے دشوار ہو، اور احتمال مفاسد زائد کا ہو، تقلید کسی اور امام کی اگر کرے گا تو کچھ مضائقہ نہ ہو گا، نظیر اس کی جواز نکاح زوجہ مفقود وعدۃ ممتدۃ الطہر موجود ہے کہ حنفیہ عند الضرورۃ قول امام مالک رحمۃ اللہ پر عمل کرنے کو درست رکھتے ہیں، فتاویٰ عبدالحی ص ۵۳ کیا مسئلہ صحیح ہے یا غلط۔

(جواب) مولانا عبدالحی مرحوم نے خود لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کا اس عورت مطلقہ کے ساتھ نہیں ہو سکتا، اور دوسرے کسی امام کا مذہب اس کے خلاف نقل نہیں کیا کہ فلاں امام کے نزدیک حلالہ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ اور ممتدۃ الطہر کا مسئلہ لکھا ہے، سو ان دونوں مسئلوں میں فقہاء حنفیہ نے لکھ دیا ہے کہ امام مالکؒ کے مذہب پر عمل کر لیا جاوے، مگر مطلقہ ثلثہ میں حلالہ کی ضرورت نہ ہونا

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ . ط.س. ج۳ص ۲۳۳. ۱۲ ظفیر.

کسی امام کا مذہب مولانا مرحوم نے بھی نقل نہیں کیا کہ یہ کس کا مذہب ہے اور کس کی تقلید کی جاوے، اصل یہ ہے کہ اس مسئلہ میں چونکہ نص قطعی سے حلالہ ثابت ہے، اس لئے اس کا خلاف کرنا کسی کو درست نہیں ہے۔ اور باجماع یہ مسئلہ ثابت ہے شامی میں ہے وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الىٰ انه يقع الثلث الخ (۱) فتح القدیر میں لکھا ہے وقد ثبت النقل من اكثرهم صريحاً بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال ومن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الا جتها دفيه فهو خلاف لا اختلاف الخ۔ (۲) پس معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں کسی کو خلاف کرنا جائز نہیں ہے اور اجماع کے بعد کوئی مخالف اس مسئلہ میں نہیں رہا اور جس کا خلاف تھا وہ پہلے تھا پھر سب نے بالاتفاق حکم وقوع سہ طلاق کا ایسی صورت میں کیا ہے، اور غیر مقلدین کی جماعت جو اس زمانہ میں نص قطعی اور اجماع سلف کا خلاف کر رہی ہے وہ صریح گمراہی پر ہے جیسا کہ صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام سے منقول ہوا،

الحاصل اس مسئلہ میں محققین حنفیہ مثل امام ابن ہمامؒ نے تصریح فرمادی ہے کہ وقوع سہ طلاق اور ضرورۃ حلالہ کے بارہ میں کسی کا خلاف معتبر نہیں ہے، اور اس پر اجماع ہو چکا ہے، اور اس کے خلاف کہنا خلاف حق ہے جو کہ عین ضلال ہے، فقط۔

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۷۳) زید نے اپنی عورت کو جلسہ واحدہ میں تین طلاق فوری دی، بربنائے مذہب امام اعظمؒ زید پر اس کی عورت بدون تحلیل حلال نہیں ہو سکتی، لیکن عورت مذکورہ کا اپنے شوہر سے علیحٰدہ ہونا دشوار ہے در صورت علیحٰدگی مفاسد زائدہ کا ظن غالب ہے، ایسی صورت میں زید کو حنفیہ حدیث ابن عباس و حدیث رکانہ کے مطابق رجعت کے لئے حکم دیں گے درانحالیکہ طلاق ثلثہ فوری کے متعلق زمانہ صحابہ سے اختلاف چلا آتا ہے، علامہ ابن رشد بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقصد میں بعد بیان مذاہب لکھتے ہیں، وكان الجمهور غلبو احكم التغليظ فى الطلاق سداً للذريعة ولكن تبطل ذلك الرخصة الشرعية والرفق المقصود فى ذلك اعنى قوله تعالىٰ لعل الله يحدث بعد ذلك امرا ، (۳) اور التعليق المغنى لسنن الدار قطنى میں مصنف نے اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ لکھا ہے وهو هذه قال شيخ الا سلام الحافظ ابن الحجرو اذا طلق ثلاثاً مجموعة وقعت واحدة وهو منقول عن ابن ابى طالب و ابن مسعود و عبدالرحمن بن عوف والزبير نقل ذلك ابن مغيث فى كتاب الوثائق له وغراه لمحمد ابن وضاح ونقل الغنوى ذلك عن جماعة من مشائخ قرطبه كمحمد بن نقى مخلدو محمد بن عبدالسلام الخشنى وغيرهما ونقله ابن المنذر عن اصحاب ابن عباس كعطاء وطاؤس و عمرو بن دينار ويتعجب من ابن التين حيث جزم بان لزوم الثلاث لا اختلاف فيه وانما الا ختلاف فى التحريم مع ثبوت الا ختلاف كما ترى انتهىٰ كلام الحافظ وقال الحافظ ابن

(۱) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ . ط.س. ج۳ص ۲۳۳ . ۱۲ ظفير .
(۲) ايضاً ج ۲ ص ۵۷۷ .ط.س. ج۳ص۲۳۳ . ۱۲ ظفير .
(۳) بداية المجتهد كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸ . ۱۲ ظفير .

القیم فی اعلام الموقعین عن رب العالمین و ھذا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصحابة کلھم معه فی عصرہ وثلث سنین من عصر عمرؓ علی ھذا المذھب فلو عدھم العاد باسمائھم واحدا واحد اانھم کانوا یرون الثلاث واحدۃ اما بفتویٰ الخ او اقرار او سکوت ولھذ اادعی بعض اھل العلم ان ھذا الا جماع قدیم ولم تجتمع الا مة وللہ الحمد علی خلافه بل لم یزل فیھم من یفتی به قرناً بعد قرن والی یومنا ھذا فافتی به حبر الا مة عبداللہ بن عباس کما رواہ حماد بن زید عن ایوب عن عکرمة عن ابن عباس اذا قال انت طالق ثلثا بضم واحدۃ وافتی ایضاً بالثلاث افتی بھذا وھذ اوافتی بانھا واحدۃ الزبیر بن العوام وعبدالرحمن بن عوف حکاہ عنھما ابن وضاح وعن علی وابن مسعود روایتان کما عن ا بن عباس واما التا بعون فافتی به عکرمه رواہ اسمٰعیل بن ابراھیم عن ایوب عنه وافتی به طاؤس واما تا بعو التابعین فافتی به محمد بن اسحٰق حکاہ الا مام احمد وغیرہ عنه وافتی به خلاس بن عمرو والحارث العکلی واما اتباع تابعی التابعین فافتی به داؤد بن علی اواکثر اصحابه حکاہ عنھم ابن الغلس وابن خرم و غیرھما وافتی به بعض اصحاب مالك حکاہ التلھسانی فی شرح التفریع لابن حلاب قولاً للبعض المالکیة وافتی به بعض الحنفیة حکاہ ابو بکر الرازی عن محمد بن مقاتل وافتی به بعض الحنفیة حکاہ ابو بکر الرازی عن محمد بن مقاتل وافتی به بعض اصحاب احمد حکاہ شیخ الا سلام ابن تیمیه عنه قال وکان الجد یفتی به احیاناً انتھی کلامه وقال ابن القیم فی اغاثة اللھفان واما اقوال الصحابة فیکفی کون ذلك فی عھد الصدیق ومعه جمیع الصحا بة بل قد قال بعض اھل العلم ذلك اجماع قدیم وانما حدث الخلاف فی زمن عمر فقد صح انھم کانوا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وابی بکر وصدراً من خلافة عمر یوقعون علی من طلق ثلاثاً واحدۃ واما دعویٰ الا جماع المتاخرفمر دو د لانه لم یزل الا ختلاف وقد اختار داؤد واصحابه ان الثلاث واحدۃ ومن حکی الخلاف الطحاوی فی کتابه اختلاف العلماء وفی کتاب تھذیب الآثار وابو بکر الرازی فی احکام القرآن و حکاہ ابن المنذرو حکاہ ابن خرم و محمد بن نصر المروری والمادری فی کتاب العلم وحکاہ عن محمد بن مقاتل من اصحاب ابی حنیفة وھو احد القولین فی مذھب ابی حنیفة وحکاہ التلمسانی فی شرح التفریع قولا لما لك وحکاہ شیخ الا سلام ابن تیمیه عن بعض اصحاب احمدو ھو اختیارہ انتھیٰ کلامه کذا فی عون (۱)المعبود . حاشیه

....

(۱) دیکھئے التعلیق المغنی علی الدار قطنی کتاب اطلاق ص ٤٤٤ و ص ٤٤٥۔ یہ ساری بحث اہل حدیث عالم مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی حمایت میں لکھی ہے، اور صریح حدیث نبوی کا رد کیا ہے، اس کے جواب کے لئے پڑھئے حضرت الاستاذ مولانا اعظمی مدظلہ کی "الاعلام المرفوعه اور الا زھار المر یوعه " جس میں اس مسئلہ کو واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ ائمہ اربع طلاق ثلاثہ کے قائل ہیں، اور حدیث نبوی سے اسی کی تائید ہوتی ہے، حدیثین بخاری، مسلم، دار قطنی تمام کتب حدیث میں آئی ہیں، صاحب فتح القدیر لکھتے ہیں۔ وذھب جمھور الصحابة والتابعین و من بعدھم من ائمة المسلمین الی انه یقع ثلاث ومن الادلة فی ذلك ما فی مصنف ابن ابی شیبه والدار قطنی فی حدیث ابن عمر المتقدم قلت یارسول ارأیت لو طلقتھا ثلاثا قال اذا قد عصیت ربك وبانت منك امرأ تك وفی سنن ابی داؤد عن مجاھد قال کنت عند ابن عباس فجاء ہ رجل فقال انه طلق امرأ ته ثلاثا قال فسکت حتی ظننت انه رادھا الیه ثم قال ایطلق احد کم فیر کب الحموقة ثم یقول یا ابن عباس یا ابن عباس یا ابن عباس فان اللہ عزوجل قال ومن یتق اللہ یجعل له مخرجا عصیت ربك وبانت منك امرأ تك وفی موطا مالك بلغه ان رجلا قال لعبد اللہ بن عباس انی طلقت امرأتی مائة تطلیقة فما ذا تری علی فقال ابن عباس طلقت منك ثلاثا وسبع وتسعون اتخذت ایات اللہ ھزوا وفی المو طا ایضا بلغه ان رجلا جاء الی ابن مسعود فقال انی طلقت ثما نی تطلیقات فقال ما قیل لك فقال قیل لی بانت منك قال صدقو اھو مثل ما یقولون وظاھرہ الا جماع علی ھذا لجواب وفی سنن ابی داؤد و موطا مالك عن محمد بن ایاس بن الکبیر قال طلق رجل امرأته ثلاثا قبل ان یدخل بھا ثم بداله ان ینکحھا فجا ء لیستفتی فذھب معه فسأ ل عبداللہ ابن عباس وابا ھریرہ عن ذلك فقالا لا نری ان تنکحھا حتی تنکح زوجا غیرك ، الخ (فتح القدیر کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵) ظفیر.

سنن ابی داؤد ، مولانا عبدالحی عمدة الرعایه میں فرماتے ہیں القول الثانی انه اذا طلق ثلثاً تقع واحدة رجعیة وهذا هو المنقول عن بعض الصحابة وبه قال داؤد الظاهری واتباعه وهو احد القولین لما لك ولبعض اصحاب احمد .

(جواب)اس کی تحقیق امام ابن ہمام نے فتح القدیر میں کی ہے (۱)اور وقوع طلقات ثلاثہ کو ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کو رد کیا ہے اور نصوص قطعیہ سے اس صورت میں حلالہ ثابت ہے ،بدون حلالہ کے مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی هذا هو الحق فماذا بعد الحق الا الضلال ۔ فقط

دو طلاق دے کر نکاح کر لیا، سات سال بعد پھر دو طلاق دی اور نکاح کر لیا، کیا حکم ہے

(سوال ۳۷٤)ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا،بعد سات آٹھ برس کے پھر دو طلاق دی اور پھر نکاح کر لیا، کیا بحکم شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو گئی اور چونکہ درمیان میں نکاح زوج ثانی سے نہیں کیا،لہذا پہلی دو طلاق منہدم نہیں ہوئی، کیونکہ انہدام طلقات الاولی زوج ثانی سے ہوتا ہے كما فی الدر المختار والزوج الثانی یهدم الخ ما دون الثلاث ایضاً ای كما یهدم الثلث اجماعاً الخ۔(۲)پس جب کہ زوج ثانی درمیان میں حائل نہیں ہوا تو پہلی دو طلاق منہدم نہ ہوں گی ،اور پچھلی دو طلاقوں میں ایک طلاق ان کے ساتھ مل کر تین طلاق ہو جاویں گی ،اور جب کہ عورت مطلقہ ثلاثہ ہو گئی تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح صحیح نہ ہوگا اور وہ نکاح جو بعد میں کیا باطل ہوا، كما فی الدر المختار لا ینكح مطلقة بها ای بالثلث الخ حتی یطأها غیره الخ بنكاح نافذ الخ۔(۳)

ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا طلاق دے دو، میں نے اسی سے لکھوا کر بھیج دیا کیا حکم ہے

(سوال ۳۷۵)عرصہ ایک سال کا گذرا، میں نے اپنی اہلیہ کو غصہ کے عالم میں طلاق ذریعہ خط لکھوا کر وطن روانہ کر دیا، صورت طلاق دینے کی یہ ہے کہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں ، مجھ کو ہر وقت خوف خدا غالب تھا،بدیں وجہ کہ یہ عورت میری منکوحہ ہے ،اسی غلطاں و پیچاں میں اپنے دل میں خیال کیا کہ فال قرآن کے ذریعہ سے فیصلہ کرنا مناسب ہے ، چنانچہ ایک حافظ قرآن سے ذکر کیا کہ آپ میری زوجہ کے متعلق فال دیکھئے ،لہذا حافظ صاحب نے فال دیکھ کر مجھ سے کہا کہ تم اپنی اہلیہ کو طلاق دے دو، بموجب ان کے کہنے کے ان سے خط میں مکرر سہ کرر طلاق لکھوا کر بھیج دیا،اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں ،اور میں اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں۔

(۱)دیکھئے فتح القدیر کتاب الطلاق ج ۳ ص ۲۵ مكتبه حبیبیه ج۳ص ۳۲۹. ۱۲ ظفیر.
(۲)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة مطلب مسئلة العدم ۲ ص ۷٤٦ .ط.س. ج۳ص ٤١٨ . ۱۲ ظفیر .
(۳)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة مطلب فی العقد علی المبانة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س. ج۳ص ٤٠٩ .۱۲ ظفیر .

(جواب) یہ تو اس شخص کی غلطی اور نادانی ہے کہ فال کھول کر تم کو مشورہ طلاق کا دیا، اس طرح فال نکالنا اور دیکھنا شرعاً کوئی چیز نہیں ہے، نہ کوئی عالم ایسا کر سکتا ہے نہ غیر عالم، لیکن تمہاری زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے اس کو دوبارہ نکاح میں نہیں لا سکتے۔(۱)

تین طلاق کے بعد پھر بیوی کا شوہر کے پاس رہنا کیسا ہے

(سوال ۳۷۶) تین سال کا عرصہ ہوا کہ زید اور ہندہ کا نکاح ہوا تھا، اب آٹھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ ہندہ کے باپ نے پنچائت جمع کی اور زید سے کہا کہ ہماری لڑکی کو ہمارے گھر جانے دو، اور ہندہ جاتی نہیں تھی، اس حالت میں زید نے کہا کہ کہو تو طلاق دے دو، پھر ہندہ کو اس کا باپ اپنے مکان پر لے گیا، ہندہ کے چلے جانے کے بعد ہندہ کے باپ نے زید کو بہت ڈرایا کہ میری لڑکی ہندہ کو طلاق دے دے ورنہ مار ڈالیں گے، پھر ایک روز عمر کے مکان پر ہندہ کا باپ اور چچازاد بھائی آئے اور زید سے کہا کہ ہندہ کو طلاق دے دے ورنہ ہندہ بھاگ جاوے گی اور تم اپنی جان بچانا چاہو تو طلاق دے دو، زید نے عمر اور ہندہ کے باپ اور چچازاد بھائی کے روبرو چھ مرتبہ کہا کہ طلاق دے دی، ہندہ نے جب سنا کہ مجھ کو طلاق دے دی تو باپ پر سخت ناراض ہوئی، طلاق دینے کے دو ماہ بعد موقع پا کر ہندہ زید کے مکان پر چلی گئی اور اب زید کے مکان میں ہے، آیا نکاح ثانی پڑھایا جاوے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں ہندہ پر تین طلاقیں واقع ہو گئیں، بغیر حلالہ کے ہندہ زید کے لئے دوبارہ حلال نہیں ہو سکتی، اور اس کا اس کے بغیر زید کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا، البتہ حلالہ کے بعد ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہے اور طریقہ حلالہ کا یہ ہے کہ ہندہ طلاق کی عدت کے بعد یعنی اگر وہ غیر حاملہ ہے اور اس کو حیض آتا ہے تو تین حیض آنے کے بعد کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ دوسرا شوہر وطی کے بعد ہندہ کو طلاق دے، پھر ہندہ اس طلاق کی عدت گذارنے کے بعد زید سے نکاح کرے تو جائز ہے **قال الله تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیره الایه**(۲) اور سوال میں اگرچہ اضافۃ الی الزوجہ صراحۃ نہیں، مگر فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ اضافۃ کا صراحۃ ہونا ضروری نہیں ہے کما فی الشامی ولا یلزم کون الاضافۃ صریحۃ فی کلامہ الخ شامی ج ۲ ص ۵۹۰ البتہ اگر ایسی صورت میں کہ جس میں اضافت طلاق الی الزوجہ صراحتہ نہ ہو، اور شوہر یہ کہے کہ میری نیت و ارادہ میں اپنی زوجہ مراد نہ تھی کسی دوسری عورت یا مرد کا خیال کر کے اس کی نسبت یہ کہا تھا کہ اس کو طلاق دی تو دیانۃً اس کا قول معتبر ہے اگرچہ قاضی بسبب قرائن ظاہرہ کے اس کو نہ مانے گا **قال الشامی ناقلا عن البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق الخ شامی ج ۲ ص ۵۹۱ فقط والله اعلم۔**

---

(۱) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرار ابا لطلاق وان لم يكتب (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ۔ط۔س۔ج۳ص ۲۴۶ مطلب فی الطلاق بالکتابة) وان كان الطلاق ثلثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنكح زوجا غیره (هدایه فصل فیما تحل به المطلقه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر۔

(۲) سورة البقره ۔ رکوع ۲۹ ۔ ظفیر۔

سہ طلاق دادم کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۳۷۷) شخصے در ساعت دوازدہم شب عالم محلّہ را بخانہ خود آوردہ گفت کہ زوجہ ام را سہ طلاق دادم شما مہربانی کردہ برادرش را بیارید، مولوی موصوف گفت چہ می گوئی، گفت شما سخن من اعتبار نہ کنی، حسب شریعت محمدی زن خود را سہ طلاق دادم اگر نشود بفرمائید کہ چہ گویم، مولوی صاحب بیروں آمدوایں سخن را ظاہر نہ نمود تا آنکہ باپدر مطلق بوجہ معاملہ دنیوی سخنہا درمیان آمد دریں اثناء مولوی صاحب اظہار طلاق نمود و زن مطلقہ بادو عورت گفتہ بود کہ مرا طلاق دادہ است دریں صورت مطابق شرع شریف بر زن موصوفہ طلاق واقع شود یا نہ۔

(جواب) ہر سہ طلاق بر زوجہ اش واقع شد، (۱) باقی برائے ثبوت عند القاضی بصورت انکار شوہر از طلاق ضرورت شہادت دو مرد عادل یا یک مرد و دو زن است پس اگر مولوی صاحب مذکور ہر دو زن شہود عدول اند انکار شوہر مسموع نخواہد شد و حکم طلاق دادہ شود واگر شوہر مقر است حاجت شہود برائے اثبات طلاق نیست، کما فی عامة الکتب المعتبرہ۔(۲)

میں تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا اس کہنے سے ہندہ کو کے طلاق ہوئی

(سوال ۲۷۸) زید اپنی عورت ہندہ کی نسبت یہ الفاظ لکھ کر اپنے نفس پر حرام کرتا ہے کہ میں نے تین طلاق شرعی کے ساتھ ہندہ کو اپنے نفس پر حرام کیا ہے اور مراد ظاہر الکھتا ہے کہ اب کوئی تعلق بموجب شرع محمدی میرا ہندہ سے نہیں رہا، اور جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو شرع محمدی کو جانتا ہے تو اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں صرف نماز روزہ جانتا ہوں شرعاً کیا حکم ہے، بینوا۔

اس پر ایک مجیب مسمّی محمد حیدر اللہ خاں نے جواب لکھا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تین طلاق کو ایک شمار کیا جاتا تھا، لہٰذا صورت مسئولہ میں ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوئی، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کا جواب حسب ذیل ہے۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، اور جو لوگ عدم وقوع ثلاث کی اس صورت میں قائل ہیں ان کا رد صاحب فتح القدیر حسب ذیل فرماتے ہیں اما اولا فاجما عهم ظاهر لانه لم ينقل عن احد منهم انه خالف عمر رضی اللہ عنه حين امضى الثلث الخ الى ان قال وقد اثبتنا النقل عن اكثر هم صريحا با يقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال الخ ۔(۳) فقط۔

---

(۱) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل ولو تقديرا الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفير.
(۲) نصا بها لغير ها من الحقوق الخ كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج٥ص ٤٦٥) ظفير.
(۳) فتح القدير كتاب الطلاق ج ۳ ص ٢٦ مكتبه حبيبيه ج۳ص ۳۳۰. ۱۲ ظفير.

ایک مجلس میں تین طلاق دی اب رجوع کرنا چاہتا ہے غیر مقلد کا فتویٰ پیش کرتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۳۷۹) زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو ایک ہی جلسہ میں متواتر تین طلاقیں دی اور اب وہ رجوع کرنا چاہتا ہے، مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے فتووں کو استدلال میں پیش کرتا ہے، ایسی صورت میں رجوع کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) تین طلاق کے بعد عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے اور بلا حلالہ کے اس سے دوبارہ نکاح کرنا حرام ہے کہ نص قطعی سے یہ ثابت ہے اور اجماع امت اس پر ہے، کسی کا خلاف اس میں معتبر نہیں ہے اور اس کے خلاف جو فتویٰ دے وہ فتوی صحیح نہیں ہے، زید کو رجوع کرنا اپنی زوجہ کو بلا حلالہ کے درست نہیں ہے۔(۱) کما قال اللہ تعالی فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره . (۲) قال فى الشامى وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع الثلث . قال فى الفتح بعد سوق الا حاديث الدالة عليه وهذا يعارض ما تقدم (اى من حملها واحدة) واما امضاء عمر الثلث عليهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها كانت واحدة فلا يكن الا وقد اطلعوا فى الزمان المتاخر على وجودنا سخ او لعلمهم بانتهاء الحكم لذلك الى ان قال وقد ثبت النقل عن اكثر هم صريحاً بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال ، ومن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه الخ شامى ج ۲ ص ۴۱۹ ۔(۳)

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر فوراً تین طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۰) ما قولكم رحمكم الله فيمن قرأ او لاً كلمة لا اله الا الله محمد رسول الله ثم قال لزوجته انت طالق ثلاثا متصلا غير منفصل واتفق العلماء بعد اختلا فهم فى وقوع الطلاق وعدمه ان ما يفتى به مولانا انور شاه يسلو كلهم.

(جواب) تطلق زوجته ثلاثا فى هذه الصورة بلا مرية ولا اختلاف معتبر كذا فى المعتبرات قال فى ردالمحتار فى بحث الا ستثناء فهذا كما ترى صريح فى ان سبحان الله عقب اليمين فاصل يبطل للاستثناء اما انه استثناء فلم يقل به احدالخ ص ۵۱۲ ج ۲ (۴) وايضاً فى بحث وقوع الثلث بكلمة واحدة قوله ثلث متفرقة وكذا بكلمة واحدة بالا ولى ثم نقل الا جماع على ذلك وقال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحاً بايقاع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فماذا بعد الحق الا الضلال الخ ومن هذا قلنا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لا نه لا يسوغ الاجتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف الخ فقط.

---

(۱) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها والا صل فيه قوله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقه ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير. (۲) سورة البقره . ۲۹ . ظفير.

(۳) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ . ۱۲ ظفير.

(۴) ردالمحتار باب التعليق قبيل مطلب لهم لفظ انشاء الله هل ابطال او تعليق ج ۲ ص ۷۰۴ . ۱۲ ظفير.

سہ طلاق دارم کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۳۸۱) شخصے گفت سہ طلاق دارم وزنش حاضر نہ بود، پس خطاب واشارت مفقود گردید، یا شخص مذکور زن خود را سر ندومی گوید کہ سہ طلاق دارم اما خطاب واشارت نمی کند ونہ نام زن گرفتہ است یا زن حاضر است لیکن خطاب واشارت نمی کند اندریں صورت علماء بنگالہ دو فریق گردیدند، فریقے می گویند کہ زوجہ مرد مطلقہ نہ گردید، زیرا کہ اضافت معنوی یافتہ نہ شد، وآں شرط وقوع طلاق است، وفریق ثانی می گویند کہ عادۃ زنش مطلقہ گردد، پس دریں صورت رائے جناب چیست وحکم شرعی چہ۔

(جواب) اقول قال الشامی قبیله ویو یده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتي يصدق انتهى (۱) ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة الخ۔ (۲) پس از لفظ مالم یرد غیرہا ہماں مراد است کہ در سابق گفتہ کہ اگر شوہر در صورت یہ کہ اضافۃ الی الزوجہ نباشد بگوید لم اعن امرأتی من زوجہ خود را ازیں طلاق ارادہ نکردہ ام زوجہ اش مطلقہ نہ شود، واما ہر گاہ ہیچ نہ گفتہ چنانکہ در صورت مسئول عنہا است زنش مطلقہ گردد کما قال الشامی ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك الخ فقط۔

ایک طلاق دی اور پوچھنے پر اس کی حکایت کرتا رہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۲) زید نے اپنی عورت ہندہ کو حالت غیض میں لفظ طلاق سے طلاق دیا، اور ایک برس اس سے علیٰحدہ رہا مکان سے باہر نہیں کیا، نان ونفقہ دیتا رہا، اور زید حلفیہ بیان کرتا ہے کہ میں نے طلاق سے محض طلاق مراد لیا ہے کوئی دوسری نیت نہیں کی دریافت کرنے پر اسی لفظ کو دوہراتا رہا۔ آیا زید اپنی عورت سے دوبارہ نکاح یا رجعت کر سکتا ہے یا نہ۔

(جواب) اگر زید نے اپنی زوجہ کو ایک طلاق دی ہے یعنی ایک دفعہ لفظ طلاق کہا ہے تین دفعہ نہیں کہا اور پھر جو دریافت کرنے پر لفظ طلاق کہا ہے تو اس سے اس کی غرض ونیت اسی طلاق سابق کی خبر دینا تھی تو اس صورت میں زید اس کو عدت کے اندر بلا نکاح کے رجوع کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح کر سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۴) هكذا في كتب الفقه۔

ہنسی میں کہا بیوی کو چھوڑ دیا پھر کہا طلاق، طلاق، طلاق تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۳) زید نے عمر کو "جس کے سر پر انگریزی بال ہیں" کہا کہ تم اس طرح بال رکھنے چھوڑ دو، جس کے جواب میں عمر نے بطور ہنسی کے کہا کہ تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو، زید نے ہنسی ہی میں جواب دیا کہ میں نے چھوڑ دیا، جس پر عمر نے کہا بلکہ تین دفعہ طلاق کا لفظ اپنی زبان سے کہہ دو، زید نے فوراً (طلاق، طلاق، طلاق) پانچ سات مرتبہ

---

(۱) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۷. ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفير.
(۲) (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۱. ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفير.
(۳) (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۱. ط.س. ج۳ص۲٤۸. ۱۲ ظفير.
(٤) واذا قال انت طالق ثم قيل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هي طالق فهي طالق واحدة لا نه جواب (ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ٦۳۲. ط.س. ج۳ص۲۹۳) ظفير.

طلاق کا لفظ کہہ دیا، آیا طلاق پڑ گئی یا نہیں، اور پڑی تو کون سی، زید بیوی کو جدا کرنا نہیں چاہتا۔
(جواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اور وہ عورت مغلظہ بائنہ ہو گئی، بدون حلالہ کے اب زید کے نکاح میں نہیں آسکتی، حدیث شریف میں وارد ہے ثلث جدهن جد وهزلهن جدو عد منهن الطلاق (۱) وقال الله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره الايه۔ (۲)

پانچ چھ بار کہا کہ تجھ کو طلاق دے چکا تو طلاق مغلظہ ہو گئی

(سوال ۳۸۴) زید نے ناراض ہو کر پانچ چھ بار مجمع عام میں یہ الفاظ کہے کہ میں تجھ کو طلاق دے چکا تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہے، ہندہ نے عاجز آکر بکر سے نکاح ثانی کر لیا، لیکن پھر اب زید ہندہ کا دعویٰ کرے تو جائز ہے یا نہ۔
(جواب) اس صورت میں ہندہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اگر بعد عدت کے اس نے دوسرے شخص سے نکاح کیا ہے تو وہ صحیح ہے اور زید کا دعویٰ باطل اور غیر مسموع ہے، لیکن اگر ہندہ کے پاس دو گواہ معتبر طلاق کے نہیں ہیں، اور زید طلاق سے انکار کرتا ہے، تو پھر قول زید کا معتبر ہے۔ (۳)

شوہر اہل حدیث ہے اور بیوی حنفی شوہر نے ایک وقت میں تین طلاق دی تو اب عدت کے بعد شادی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۳۸۵) زید اہل حدیث ہے اور اس کی بیوی ہندہ حنفیہ ہے، زید نے چند معززین کی روبرو اپنی بیوی ہندہ کو تین طلاق ایک وقت میں دی، ہندہ کا بیان ہے کہ عقائد احناف کے مطابق مجھ پر تین طلاق واقع ہو گئی، میں عقد ثانی کروں گی ایسی صورت میں ہندہ کو کیا کرنا چاہئے جب کہ اس کی عدت بھی گذر چکی ہے۔
(جواب) ہندہ کا قول صحیح ہے تین طلاق اس پر موافق مذہب حنفیہ کے واقع ہو گئی اور وہ مغلظہ بائنہ ہو گئی، عدت کے گذر جانے کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے اور عدت کا گذر جانا تحریر بالا سے معلوم ہوا، پس ہندہ بلا تردد نکاح ثانی کرے كذافي كتب الفقه۔ (۴)

بارہ طلاق دی تو بعد عدت عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۳۸۶) ایک شخص نے اپنی عورت کو تنہائی میں طلاق بارہ طلاقیں دی بطور استہزاء، عورت ایک مدت کے بعد والدین کے گھر گئی، اور ایک عالم سے مسئلہ دریافت کیا، عالم نے کہا کہ بر سبیل انکار زوج قضاءً طلاق واقع نہ ہو گی مگر دیانۃً اور عورت مذکورہ چند وجوہ سے دس سال تک والد کے گھر رہی کہ اگر زوج کے گھر جاوے تو بوجہ وقوع طلاق ارتکاب زنا لازم آوے گا، اور کچھ حصہ مہر کا شوہر کے ذمہ ہے اور شوہر نے نکاح کر لیا سوتن کا خوف

---

(۱) عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلث جدهن جدو هز لهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذی (مشکوٰة كتاب الطلاق ص ۲۸٤) ظفير. (۲) سورة البقره ركوع ۲۹. ظفير. (۳) ونصا بها لغيرها من الحقوق الخ كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار ج ٤ ص ٥١٥) ظفير.
(٤) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن لما تقرر انه متى ذكر العدد كان الوقوع به الخ وان فرق بانت بالا ولى ولم تقع الثانية بخلاف الموطئوة حيث يقع الكل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ۲٦٤ و ج ۲ ص ٦۲٦) ظفير

ہے اور شوہر کو دونوں کے نفقہ کی وسعت نہیں، پس صورت مذکورہ میں عورت کو بلا اجازت شوہر کے والد کے گھر جانا اور عالم سے مسئلہ دریافت کرنا اور بوجہ نہ پانے مہر کے اپنے نفس کو زوج سے روکنا جائز ہے یا نہیں اور عورت مذکورہ کو اپنی سوتن کے ساتھ زبردستی ایک مکان میں رکھنا جائز ہے یا نہ، اور زوج کو امساک بالمعروف یا تسریح باحسان پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں، اور اگر ترک عمل باحد الامرین واجب ہے تو شوہر پر کیا لازم آئے گا، اور بنا بر مذہب شافعیؒ عمل باحد الامرین کرنا بوجہ شدت ضرورت کے احناف کو جائز ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس شخص کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور دیانۃً اس عورت کو درست ہے کہ بعد عدت کے دوسرا نکاح کرلیوے، لیکن بصورت انکار شوہر از طلاق قاضی بدون دو گواہان عادل کی شہادت کے حکم طلاق کا نہ کرے گا۔(۱) اور قاضی چونکہ وقوع طلاق کا حکم نہ کرے گا اس لئے بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے جانے کی وجہ سے سقوط نفقہ کا حکم کرے گا اور عورت کو جب کہ علم طلاق کا ہے تو اس کو روکنا اپنے نفس کو شوہر سے درست ہے بلکہ ضروری ہے، شامی میں ہے بشرح قول در مختار سمعت من زوجها انه طلقها الخ کے وينبغى لها ان تهرب منه الخ(۲) ج ۲ ص ۵۴۴ شامی اور زوجہ اپنے رہنے کے لئے علیحدہ مکان کا مطالبہ زوج سے کر سکتی ہے اور سوتن کے ساتھ رہنے سے انکار کر سکتی ہے، در مختار میں ہے وكذا تجب لها السكنى فى بيت خال عن اهله واهلها الخ ونقل المصنف عن الملتقط كفاية مع الا حماء لا مع الضرائر وفى الشامى فان المنافرة مع الضرائر اوفر الخ(۳) اور زوج کو لازم ہے کہ حسب ارشاد باری تعالیٰ فا مساك بمعروف او تسريح باحسان الايه(۴) اپنی زوجہ کو اگر رکھے معروف کے ساتھ رکھے ورنہ چھوڑ دے، اور کالمعلقہ نہ رکھے اور اگر اس پر عمل نہ کرے گا، حاکم اس کو احد الامرین پر مجبور کرے گا مگر عند الحنفیہ حاکم خود تفریق نہیں کر سکتا كما قاله الشافعى رحمة الله تعالىٰ فقط۔

دو طلاق دی پوچھنے پر کہا کہ تین طلاق دے دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۷) کسی نے سنیچر کو دو طلاق دی، دو تین روز کے بعد شوہر سے دریافت کرنے پر کہا کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، اس صورت میں بعض عالم کہتے ہیں تین طلاق نہیں ہوں گی۔ کیونکہ حکایت محکی عنہ کی نہیں ہے، اس میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں شوہر کے دوبارہ کہنے سے کہ میں نے تین طلاق دی ہیں، تین طلاق واقع ہو جاویں گی كما صرح به الفقهاء فقط۔

تین طلاق فصل سے تین مرتبہ دی کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی کچھ روز کے بعد اور طلاق پھر دس بیس روز کے بعد اور طلاق دے دی تو تینوں طلاقوں میں کون سی طلاق ہوئی۔

---

(۱) ثلاث جدهن جدوهزلهن جد النكاح والطلاق والرجعة رواه الترمذى (مشكوٰة كتاب الطلاق) ج ص ۲۸۴ ظفير.
(۲) (ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۸. ط.س. ج۳ص ۴۲۰. ظفير. (۳) دیکھئے (ردالمحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۱۲ و ج ۲ ص ۹۱۳. ط.س. ج۳ص ۵۹۹. ظفير. (۴) سورة البقره. ۲۸. ظفير.

(جواب)اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہو گئیں۔(۱)

گواہ کہتے ہیں تین طلاق دی اور شوہر کہتا ہے ایک طلاق دی اور ایک استعفاء دیا کہا کیا حکم ہے

(سوال ۳۸۹)اکثر گواہ کہتے ہیں کہ شیخ کرامت علی نے اپنی زوجہ کو ان الفاظ سے کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن طلاق دیا میں نے، اور کرامت علی اور ایک گواہ کہتا ہے کہ ان الفاظ سے طلاق دی اور کہا کہ تجھ کو استعفاء دیا میں نے، بعد اس کے باہر آکر کہا تجھ کو طلاق دیا میں نے، اب کوئی صورت ایسی ہے کہ پھر زوجہ و شوہر میں نکاح ہو جاوے۔

(جواب)اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، بلا حلالہ کے کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی شوہر اول سے نہیں ہے هکذا فی عامة کتب الفقه۔(۲)

طلاق دو طلاق بائن طلاق کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۹۰)کوئی شخص کہتا ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو اس طرح پر طلاق دی کہ میں نے تجھ کو ایک طلاق دو طلاق بائن طلاق دیا اور اس خیال سے کہ اس کہنے سے اس کی بیوی مطلقہ مغلظہ ہوئی اس کو کسوت اور نفقہ بھی دے دیا، طلاق کے گواہ ایک مرد اور دو عورتیں ہیں، مرد کہتا ہے کہ اس نے تین طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے، ایک عورت کہتی ہے کہ دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے دوسری عورت کہتی ہے کہ مجھے کچھ خیال نہیں رہا کہ لفظ بائن دو طلاق کے بعد کہا یا تین کے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب)جب کہ خود شوہر اقرار تین طلاق کا کرتا ہے اور اس کو مطلقہ مغلظہ سمجھ کر عدت کا نفقہ بھی دے دیا تو اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی، بلا حلالہ کے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے۔(۳)اور اقرار شوہر کی حالت میں کسی گواہ اور شاہد کی ضرورت نہیں ہے البتہ انکار شوہر کی حالت میں گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے، ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے طلاق ثابت ہو جائے گی اور چونکہ بائنہ صریح کو ملحق ہو جاتی ہے،(۴)لہذا جو عورت یہ کہتی ہے کہ مرد نے دو طلاق کے بعد لفظ بائن کہا ہے اس کی گواہی کے موافق بھی تین طلاق ہو گئی، پس بہر حال عورت مطلقہ ثلثہ ہو گئی۔

طلاق مغلظہ کہا تو کون سی طلاق ہوئی اور کتنی

(سوال ۳۹۱)کسی نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تجھ پر طلاق مغلظہ ہے اور اس سے اس نے کسی عدد کی نیت نہیں کی، بلکہ یہ مراد لیا کہ بغیر حلالہ کے نکاح درست نہ ہو، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہو گی۔

---

(۱)والزوج الثانی یهدم بالدخول فلولم ید خل لم یهدم اتفاقا ما دون الثلاث (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷٤٦) ظفیر..ط.س.ج۳ص

(۲)وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا و ید خل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه.باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

(۳)وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحاصحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

(٤)الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥.ط.س.ج۳ص۳۰٦) ظفیر.

(جواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوں گی اور وہ حرام مغلظہ ہو جاوے گی، بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما فی الدر المختار فان نوی ثلاثا فثلث لانه فرد حکمی،(۱) اور جس طلاق میں بلا حلالہ کے نکاح صحیح نہیں ہوتا وہ تین طلاق ہیں وفی الشامی قد عللوا صحة نية الثلث فی جميع مامر بانه وصف الطلاق بالبينونة وهی نوعان خفيفة وغليظة فاذا نوی الثانية صح فيقال ان تاء الوحدة لا تنا فی ارادة البيونة الغليظة وهی مالا تحل له المرأة معها الا بزوج اخر الخ ج ۲ ص ۴۵۰(۲)

جب تین طلاق دی تو طلاق مغلظہ ہو گئی، بلا حلالہ جائز نہیں

(سوال ۳۹۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو عرصہ چھ سال کا ہو گیا چونکہ مسماۃ مذکورہ نے ایک نوٹس واسطے گذارہ شخص مذکور اپنے شوہر کو دیا۔ شخص مذکور نے اس کے پہنچنے پر نوٹس و کاغذ اسٹامپ طلاق نامہ کاتب کے پاس لے جا کر کہ میں نے مسماۃ کو طلاق دے دی ہے، چنانچہ کاتب نے طلاق نامہ تحریر کیا۔ گواہان حاشیہ اس جگہ پر موجود نہیں تھے، بیان کاتب و گواہان حاشیہ و نقل کاغذ طلاق نامہ پیش کردہ مسماۃ مذکورہ روبروئے عدالت بنا بر ملاحظہ لف ہے، اب تک مسماۃ مذکورہ اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہے، طلاق مذکور جائز ہے یا نہیں اور اس کا دوبارہ نکاح ہمراہ شوہر خود درست ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) موافق طلاق نامہ منسلکہ مصدقہ عدالت مسماۃ مذکورہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ اور جب کہ کاغذ طلاق نامہ خود شوہر نے رجسٹری کرایا اور داخل عدالت کیا اور اقرار اس کے مضمون کا کیا تو پھر انکار اس کا تین طلاق سے معتبر نہ ہوگا، هكذا فی كتب الفقه۔(۳) اور بعد تین طلاق کے بدون حلالہ کے شوہر اول کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔(۴) فقط۔

تین طلاق کے بعد زبردستی بیوی رکھ لے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۹۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو گواہوں کے سامنے طلاق دی اور تین دی، بعد کو زوج نے اس عورت کے بلا نکاح و حلالہ کے جبراً اپنے گھر میں رکھ لیا، وہ عورت اس فعل سے بہت متنفر ہے مگر مجبور ہے اور چند آدمیوں نے بھی مل کر اس عورت کو جبراً زوج کے حوالہ کر دیا یہ عورت اس پر حرام ہے یا کیا۔ اور معاونین جو اس شخص کے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

(جواب) اگر دو گواہ معتبر اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے تین طلاق اس شخص نے اپنی زوجہ کو دے دی تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور اس کو منکوحہ سمجھنا اور وطی کرنا حرام اور زنا ہے اور وہ شخص عند اللہ بڑا فاسق اور ظالم ہے، اور جو لوگ اس بد فعلی کے معاون ہوئے ہیں وہ لوگ بھی اسی کے حکم میں ہیں اور زوجہ مجبور ہے، اگر وہ

---

(۱) ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج۳ ص ۲۵۲. ۱۲ ظفیر.
(۲) ردالمحتار، باب الصریح ج ۲ ص ۶۱۸ ط.س. ج۳ ص ۲۷۷.
(۳) ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرء تی كان اقرار بالطلاق وان لم يكتب ولو استكتب من اخر كتابا بطلاقها وقرأه على الزوج وختمه و عنونه وبعث به بها فاتا ها وقع ان اقرا الزوج انه كتابه (ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۳ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص ۲۴۶ مطلب فی الطلاق بالكنايه. (۴) وان كان الطلاق ثلاثافی الحرة الخ لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها ويموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

اس فعل کو برا جانتی ہے اور حتی الامکان اس سے علیحٰدہ ہونے کی کوشش کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہربان ہیں شاید اس کی مجبوری پر نظر کر کے اس کے گناہ معاف کر دیں۔

ایک مجلس میں دو یا تین طلاق کا حکم

(سوال ۳۹۴) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں ایک وقت اور ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہہ دیا کہ تجھ کو طلاق دیا۔ اس صورت میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہی مذہب ہے کہ تین طلاق واقع ہو گئی اور امام شافعیؒ کے نزدیک چونکہ مجلس واحد ہے تو ایک طلاق ہوئی اور رجعت کر سکتا ہے، مولانا عبد الحی صاحبؒ کی بھی یہی رائے ہے مگر حضرت مولانا گنگوہیؒ نے فتاویٰ رشیدیہ میں صاف تحریر فرمادیا ہے کہ تین ہی طلاق ہوں گی اور ضرورت کچھ ملحوظ نہ ہوگی، اس صورت میں رجعت یا نکاح جدید ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر دو مرتبہ لفظ طلاق کا کہا تو حکم ظاہر ہے کہ عدت میں رجعت درست ہے اور اگر تین مرتبہ تو عورت مغلظہ بائنہ ہو گئی بدون حلالہ کے کوئی صورت دوبارہ نکاح کرنے کی بھی نہیں ہے (۱) اور فتویٰ حضرت اقدس مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا عین حق و صواب بلا ریب وارتیاب ہے، شامی میں محقق صاحب فتح القدیر سے نقل فرمایا ہے کہ اس صورت میں اجماع صحابہ وقوع سہ طلاق میں ہے اور شافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ بعض حنابلہ نے خلاف کیا ہے جو معتبر نہیں ہے یا روافض کا خلاف ہے جو مردود ہے، بہر حال اس میں کچھ گنجائش نہیں ہے۔ محقق موصوف نے نہایت مدلل اس کو بیان فرمایا ہے ومن هذا لو حكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ الا جتها د فيه فهو خلاف لا اختلاف الخ شامی۔(۲)

ایک مجلس میں تین طلاق

(سوال ۳۹۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک مجلس میں دی اور عورت کا اس سے علیحٰدہ ہونا باعث مضرت ہے، حنفی مذہب میں کوئی طریقہ طلاق واقع نہ ہونے کا تحریر فرمائیے۔ اگر حنفی مذہب میں ایسا طریقہ نہ ہو تو حنفی کو خاص مسئلہ میں دوسرے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہ ؟

(جواب) صورت مسئولہ میں تین طلاق واقع ہو گئی بدون حلالہ کے زوج اول کے لئے حلال نہیں ہے اگرچہ باعث مضرت ہے، اگر مضرت تھی تو طلاق کیوں دی، اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر عمل کرنا جب جائز ہے کہ کوئی کراہت اس کے مذہب کی رو سے لازم نہ آوے اور یہاں کراہت بلکہ حرمت ہے لہذا اس صورت میں جائز نہیں ہے قال فی الدر المختار لكن يندب للخروج من الخلاف لا سيما للامام لا كن يشرط عدم لزوم ارتكاب مكروه مذهبه۔(۳) فقط۔

---

(۱) او اطلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يرا جعها فی عدتها رضيت بذالك او لم ترض الخ وان كان الطلاق ثلثا فی الحره الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ وج ۲ ص ۳۷۸).
(۲) (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۷۷ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۳ . ظفير.
(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطهارة ج ۱ ص ۱۳٦ و ج ۱ ص ۱۳۷ .ط.س. ج۱ ص ۱٤۷ .ظفير.

یہ کہا کہ فارغ خطی لکھ چکا تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۹۶) محمد ابراہیم نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندی کی نسبت اپنے بھائی کو یہ خط لکھا کہ میں اس کو ایک سال ہو طلاق دے چکا تھا اور فارغطی بھی لکھ کر اپنے بھائی کے پاس بھیج دی اور چند مرتبہ لفظ فارغطی زوجہ کی نسبت لکھا۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی؟ اگر دوبارہ نکاح کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نکاح جائز ہو تو اس کو نفقہ دینا جائز ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں مسماۃ ہندی پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور ظاہر یہ ہے کہ تین طلاق واقع ہوئی لہذا بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہیں ہے، اور حلالہ کی صورت یہ ہے کہ عدت یعنی تین حیض کے بعد وہ عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرلے اور وہ بعد دخول ووطی طلاق دے وے پھر عدت گذرنے کے بعد شوہر اول نکاح کر سکتا ہے اور نفقہ مطلقہ کا عدۃ کے اندر شوہر کے ذمہ لازم ہے اور بعد عدۃ کے اگر چاہے بطریق احسان کے دیوے کچھ حرج نہیں ہے۔(۱)

ایک مرتبہ کہا طلاق دی اور پھر تین لکیریں کھینچیں کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۳۹۷) زید نے اپنی زوجہ کو ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی یہ کہہ کر تین لکیریں اپنی انگشت سے زمین پر نکالیں اور زید کا بیان ہے کہ میں نے تینوں لکیروں سے تین طلاق کا ارادہ کیا ہے، اس صورت میں طلاق مغلظہ واقع ہوئی یا نہ؟

(جواب) تین طلاق مغلظہ زید کی زوجہ پر واقع ہوئی۔(۲) بدون حلالہ کے اس سے نکاح زید کا درست نہیں۔

تین دفعہ سے زیادہ طلاق دے تو کون سی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۳۹۸) اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو چندبار طلاق دے یعنی تین دفعہ سے زیادہ یہ کہہ دے کہ میں نے تجھ کو طلاق دی تو اب پھر اس عورت سے بغیر حلالہ کے وہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور اب اس مطلقہ سے اس کو تعلق زوجیت کا باقی رہا یا نہیں اور حلالہ کی شکل کیا ہے۔ آیا جس سے اس کا نکاح کرایا جائے پہلے اس سے شرط کرلی جاوے کہ نکاح کے بعد تو طلاق دے دینا اور صحبت نہ کرنا، یا نابالغ سے اس کا نکاح کرادیا جاوے اور وہ نابالغ اس کو طلاق دے دے تب اس سے نکاح کیا جاوے بینوا توجروا۔

(جواب) بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ ثلاثہ سے شوہر اول کا نکاح درست نہیں ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کا وطی کرنا شرط ہے، نابالغ غیر قادر علی الجماع سے حلالہ نہیں ہو سکتا اور پھر نابالغ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی، مراہق یعنی قریب البلوغ اگر نکاح کر کے وطی کرے اور بعد بلوغ کے طلاق دے تو صحیح ہے اور شرط طلاق کی شوہر ثانی سے نہ کرنی چاہئے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے بلکہ بعد نکاح کے وہ خود طلاق دے دیوے، اس وقت بعد گذرنے عدت

---

(۱) وان كان الطلاق ثلثا في الحرة...... لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه ج ۲ ص ۳۷۰) واذا طلق الرجل امرأ ته فلها النفقة والسكنى فى عدتها رجعيا كان او بائنا (هدايه ج ۲ ص ۴۲۱) ظفير.

(۲) انت طالق هكذا مشير بالا صابح المنشورة وقع بعد ده (در مختار) اى بعد دما اشار اليه لمن الا صابع الا شارة اللغوية او بعدد مااشاربه منها الا شارة الحسية (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۱۵ .ط.س. ج۳ص ۲۷۴)

کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے، در مختار میں ہے وکرہ التزوج تحریماً لحدیث لعن المحلل والمحلل له لشرط التحلیل الخ کتزوجك علی ان احللك وان حلت للاول لصحة النکاح وبطلان الشرط فلایجبر علی الطلاق الخ اما اذا ضمر اذلك لا یکرہ وکان الرجل ما جوراً لقصد الا صلاح . در مختار۔(۱) قوله بشرط التحلیل تاویل للحدیث بحمل اللعن علی ذلك الخ . شامی۔(۲) فقط۔

جتنی شادیاں کریں گے سب کو تین طلاق ہیں، کوئی یہ کہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۳۹۹) ایک شخص نے لوگوں کے سامنے کہا کہ کون کہہ سکتا ہے بطور بہادری کے کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہے، پس زید نے بعینہ وہ جملہ بہادری کے ساتھ ادا کیا کہ ہم جتنی شادیاں کریں گے سب پر تین طلاق ہیں، اس صورت میں زید کی منکوحہ پر جو بعد اس قول کے ہوئی ہے، تین طلاق واقع ہوں گی یا نہ اور زید کے لئے عند الحنفیہ حل نکاح کی کوئی صورت ہے یا نہیں؟

(جواب) اس صورت میں زید جس عورت سے نکاح کرے گا اس پر تین طلاق واقع ہوں گی اگر اس مطلقہ سے بعد حلالہ کے پھر نکاح کرے صحیح ہے اور اس پر دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ کما فی الشامی . لان الیمین فی کل وان انتهت فی حق اسم بقیت فی حق غیرہ من الاسماء۔ اور حیلہ حلت نکاح ایسے موقع میں وہ ہے جو در مختار اور شامی میں منقول ہے کہ فضولی کے نکاح کو جائز رکھے فعل کے ساتھ یعنی مہر و تقبیل وغیرہ کے ساتھ اس صورت میں اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ در مختار میں ہے کل امرأة تد خل فی نکاحی الخ وکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث الخ ۔(۳) فقط۔

ایک مجلس میں تین طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۰۰) ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دی۔ آیا تینوں طلاق ایک مجلس کی تین ہی کے حکم میں ہیں یا ایک کے حکم میں۔ در صورت ثانی رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک صاحب نے جواب ذیل لکھا ہے کہ

(جواب) بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ طلاق ثلاثہ مذکورہ بالا ایک ہی کے حکم میں ہے لہذا رجوع کر سکتا ہے چنانچہ مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۷ میں مروی ہے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال کان الطلاق علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم و ابی بکر و سنتین من خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه طلا ق الثلث واحدة۔ یعنی نبی ﷺ اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور دو سال حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایک مرتبہ کی تین طلاق ایک ہی طلاق کے حکم میں ہوتی تھی۔

حررہ عبد الرحمٰن، مدرس مدرسہ مطلع معلوم

اس پر حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۲ ص ۷۴۳ باب الرجعة. ط.س. ج۳ص ۱۴۱. ۱۲.
(۲) شامی ج ۲ ص ۷۴۳. ط.س. ج۳ص ۱۴۱. ۱۲ ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار مطلب قال کل امرأة تد خل فی نکاحی فکذا ج ۳ ص ۱۸۹. ط.س. ج۳ص ۸۴۶. کتاب الایمان باب الیمین فی الضرب والقتل الخ. ۱۲ ظفیر.

(جواب) اقول وباللہ التوفیق۔ یہ فتویٰ مخالف ہے آیت قرآنیہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کے جیسا کہ ردالمحتار میں ہے وذهب جمهور الصحابة والتابعين ومن بعدهم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث قال فى الفتح بعد سوق الا حاديث الدالة عليه وهذا يعارض ما تقدم واما امضاء عمر الثلث عليهم مع عدم مخالفة الصحابة له وعلمه بانها كانت واحدة فلايمكن الا وقد اطلعوافى الزمان المتا خر على وجودنا سخ او بعلمهم بانتهاء الحكم الحق لذلك الى ان قال وقد ثبت النقل عن اكثرهم صريحاً بايقا ع الثلث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لوحكم حاكم بانها واحدة لم ينفذ حكمه لا نه لا يسوغ الا جتهاد فيه فهو خلاف لا اختلاف الخ ص ۴۱۹ (۱) شامی۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اس شخص کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی اور بلا حلالہ کے وہ مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے، قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتیٰ تنكح زوجا غيره الآيه۔ (۲) (حدیث میں بھی صراحت موجود ہے، صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے ان الرجل طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلق فسئل النبى صلى الله عليه وسلم اتحل للاول قال لا حتى يذوق عسيلتها كما ذاق الاول۔ (۳)

دار قطنی ص ۴۳۸ میں ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلق الرجل امر ء ته ثلاثا فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره ويذوق كل واحد منهما عسيلة الاخر۔ اس طرح کی صریح حدیثوں کے بعد کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔)

خواہ نہ جانتا ہو مگر تین طلاق دینے سے تین ہی واقع ہوں گی

(سوال ۴۰۱) زید بے علم کو اس کی عورت نے تعلیم دی کہ سوائے گواہوں کے طلاق واقع نہیں ہوتی، تم مجھ سے الفاظ سیکھ کر مجھ کو طلاق دو، بعد میں اپنے باپ سے یہ ظاہر کروں گی شاید کہ طلاق کے خوف سے جو فلاں کام ملتوی ہے حاصل ہو جائے۔ پس زید نے بہ تعلیم اپنی عورت کے کہا کہ ہندہ بنت بکر کو میں نے تین طلاق دی اس

---

(۱) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۳ .۱۲ ظفیر.

(۲) سورة بقره ع ۲۹. ۱۲ ظفیر. (۳) دیکھئے بخاری شریف ج ۲ ص ۷۹۱ مسلم شریف ج ا ص ۴۶۳ مسلم کے الفاظ بہت واضح ہیں، عن عائشة قالت طلق رجل امر ءته ثلاثا فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان يد خل بها فا رادزوجها الا ول ان يتزوجها فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال لا . حتى يدوق الآخر عسيلتها كما ذاق الا ول .امام نووی نے اس کی صراحت کرتے ہوئے لکھا ہے وبه قال جميع العلماء من الصحابة والتابعين .امام مسلم نے دوسری جگہ اور وضاحت سے لکھا ہے وقد اختلف العلماء فيمن قال لا مرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعى وما لك وابو حنيفة واحمد وجما هير العلما من السلف والخلف يقع الثلث (مسلم ج ۱ ص ۴۷۸) رہا معاملہ ابن عباس کی حدیث کا سو اس کا جواب امام نووی نے دیا ہے واما حديث ابن عباس الخ فالا صح ان معناه انه كان فى الامر الاول اذا قال لها انت طالق انت طالق ولم ينو تاكيدا ولا استينا فاً يحكم بوقوع طلقة لقلة ارادتهم الا ستيناف بذالك فحمل على الغالب الذى هو ارادة التاكيد فلما كا ن فى عمر و كثر استعمال الناس بهذه الصيغة وغلب منهم ارادة الا ستيناف بها حملت عند الاطلاق على الثلث عملاً بالغالب السابق الى الفهم منها فى ذالك العصر الخ (نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۴۷۸) ما حصل یہ ہے کہ تین دفعہ مطلقاً یہ کہا کہ طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، اور کوئی نیت نہیں تھی تو اس میں اختلاف ہے کہ تین واقع ہو گئی یا ایک۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس صورت میں حضرت عمرؓ کے زمانے تک ایک مراد لی جاتی تھی، یہ سمجھ کر کہ تاکید کے لئے تین مرتبہ کہا ہے، مگر عہد عمر میں عموماً...... از سر نو متعدد طلاق ہی مراد ہونے لگی تھی، اس لئے اس اطلاق کی صورت میں اسے تین قرار دے دیا۔ یہ مطلب اس لئے اور بھی درست ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا فتویٰ بھی تین کا ہی ہے۔ موطا امام مالک میں ھے ان رجلا قال لا بن عباس انى طلقت امر ء تى ماءة تطليقة فما ذا ترى على فقال له ابن عباس طلقت منك بثلاث (مئوطا امام مالك كتاب الطلاق ص ۱۹۹)

صورت میں کتنی طلاق واقع ہوئیں یا نہیں ہوئیں۔

(جواب)اس صورت میں ہندہ بنت بکر پر تین طلاق واقع ہوگئی، فقط۔

دو لفظ طلاق اور ایک لفظ حرام سے کتنی طلاق ہوئی

(سوال ۴۰۲)زید نے اپنی مدخولہ کو کہا تو طلاق ہے، توں طلاق ہے، تو حرام ہے۔ آیا حرام طلاق صریح سے ملحق ہو کر حکم ثلاثہ کا ہوگا یا کیا۔

(جواب)اس صورت میں بے شک لفظ حرام دو صریح طلاق سے مل کر تین طلاق کا مثبت ہوگا۔ کما فی الدر المختار والبائن یلحق الصریح الخ۔(۱)فقط

تین دفعہ کہا کہ طلاق دی تو تین ہی واقع ہوئیں

(سوال ۴۰۳)زید کے بھائی سے زید کی زوجہ ہندہ کا جھگڑا ہوا اتنے میں زید آگیا۔ چونکہ زوجہ زید بلند آواز کے ساتھ گفتگو کر رہی تھی، زید نے منع کیا کہ خاموش ہو جا، وہ خاموش نہیں ہوئی اس بنا پر رنج زائد ہوا اور ہندہ بغیر اجازت اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے لگی، اس وجہ سے زید نے یہ لفظ کہا کہ تو جاتی ہے تو تین طلاق دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر زید گھر سے باہر جانے لگا تو ہندہ نے اس کو پکڑ کر کہا کہ جاتا ہے تو میرا جھگڑا توڑ کر جا، اس پر زید نے یہ کہا کہ اگر تیری خواہش ہے تو طلاق دی، طلاق دی، طلاق دی، ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کون سی۔

(جواب)در مختار و شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی طلاق منجز ہوتی ہے، تعلیق میں شمار نہیں ہوتی،(۲) لہذا اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئیں اور ہندہ بائنہ مغلظہ ہوگئی، بدون حلالہ کے وہ زید کے نکاح میں دوبارہ نہیں آسکتی۔

ایک طلاق، دو طلاق، چار طلاق دادم سے کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۴۰۴)زید زن خود را گفت ترا ایک طلاق دو طلاق چار طلاق دادم چند شوند از عبارت عالمگیریہ انت واحدۃ ومائۃ۔ انت واحدۃ والف معلوم میشود کہ محض دو واقع شوند زیرا کہ دریں عبارات یک واقع میشود۔ ودر اشباہ زیر قاعدہ الاعمال اولی من الاہمال ومما فرعنۃ الخ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ سوال میں دو طلاق واقع ہوں گی اور لفظ چار طلاق مثل مائۃ والف لغو ہوگا۔ تین طلاق کیوں نہ ہوں گی؟ نظائر وقوع ثلاثہ کی عبارت کتب فقہ میں بکثرت ہیں۔

(جواب)دریں صورت سہ طلاق واقع شود بلاریب وروایت عالمگیریہ در غیر مدخولہ است کہ آں از یک طلاق بائنہ میشود و ثانی و ثالث در صورت تفریق بر وواقع نمی شود۔ عبارت عالمگیریہ در فصل رابع فی الطلاق قبل الدخول ایں است اذا طلق الرجل امرأتہ ثلاثاً قبل الدخول بھا وقعن علیھا فان فرق الطلاق بانت بالا ولی ولم تقع الثانیۃ والثالثۃ الی ان قال ولو قال ولم یدخل بھا فانت طالق احدی وعشرین تقع الثلاث عند

---

(۱)الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ ط.س.ج۳ص۳۰۶ مطلب فی الصریح یلحق الصریح والبائن ۱۲ ظفیر۔

(۲)وان قال بامرہ اوبحکمہ او بقضائہ او باذنہ او بعلمہ او بقدرتہ یقع فی الحال اضیف الیہ تعالیٰ اوالی العبد اذ یراد بمثلہ التنجیز عرفا (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ج ۲ ص ۷۰۶ ط.س.ج۳ص۳۷۳باب التعلیق) ظفیر۔

علمائنا الثلاثة ولو احد عشر تقع الثلاث فی قولهم ولو قال واحدة وعشراً وقعت واحدة ولو قال واحدة ومائة او واحدة والف كانت واحدةً فی رواية الحسن عن ابی حنيفةؒ وقال ابو يوسفؒ تقع الثلاث كذا فی المحيط. (۱) پس معلوم شد کہ ایں اختلاف در غیر مدخولہ است نہ در مدخولہ۔ فقط۔

دو گواہوں کی گواہی سے تین طلاق ہوگی، گو شوہر کو یاد نہ ہو

(سوال ۴۰۵) زید نے بحالت غصہ جب کہ اس کی عورت نے کہا کہ تم مجھے طلاق دے دو، اس کے جواب میں زید نے یہ کہا میں نے تجھ کو دو مرتبہ طلاق دیا۔ اس کے بعد عدد میں اختلاف پڑا کہ تین طلاق دیا یا دو۔ زید کہتا ہے کہ دو طلاق دینے کا خوب خیال ہے، تین طلاق دینے کا کچھ خیال نہیں۔ الغرض دو کا پختہ خیال ہے۔ لیکن دو شخص عربی خواں طالب علم کہتے ہیں کہ زید نے تین طلاق دیا ہے۔ نیز ان میں کا ایک طالب علم یہ بھی کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے اس مطلقہ کے سامنے یہ بھی کہا کہ میں نے اس کو دسوں مرتبہ طلاق دیا مگر جاتی نہیں اور زید کی ماں اور بھائی بھی اقرار کرتے ہیں کہ تین طلاق دیا ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) جب کہ دو معتبر گواہ کہتے ہیں کہ زید نے تین دی تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئیں، اب بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ (۲) فقط۔

شوہر ثانی وطی کے بعد طلاق دے تو شوہر اول کے لئے جائز ہے

(سوال ۴۰۶) ایک شخص نے مطلقہ ثلاثہ کو حلالہ کے لئے اپنے بہنوئی سے نکاح کر دیا محلل نے کئی روز کے بعد طلاق دی۔ وطی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ قدیمہ کا بیان ہے کہ جدیدہ کے ساتھ ایک گھر میں میری بیداری کی حالت میں وطی ہوئی ہے اور محلل بھی اس کا مقر ہے لیکن جدیدہ علیحدہ گھر میں وطی کی مدعی ہے اور محلل اس کا منکر ہے علاوہ اختلاف مکان وطی کے جدیدہ کے ساتھ بمقابلہ قدیمہ کے وطی ہونا معتبر ہو گیا یا نہیں۔

(جواب) شوہر اول سے نکاح حلال ہونے کے لئے وطی شوہر ثانی کی شرط ہے اور وطی کا اقرار دونوں کو ہے اگرچہ مکان میں اختلاف ہے۔ پس حسب اقرار زوجین عورت مذکورہ شوہر اول کے لئے حلال ہے یعنی بعد انقضائے عدۃ شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے ولو اخبرت مطلقة الثلث لمضی عدته وعدة الزوج الثانی بعد دخوله والمدة تحتمله جاز له ای للاول ان يصدقها ان غلب علی ظنه صدقها الخ۔ (۳) فقط۔

پہلے شوہر کی طرف لوٹنے کے لئے حلالہ یعنی نکاح اور وطی ضروری ہے اور طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۴۰۷) ایک شخص مسمی نعمت خاں نے ہندو ریاست کی عدالت کے حکم سے اور نیز اپنے اہل برادری کے دباؤ سے اپنی زوجہ مسماۃ گبرو کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دیں۔ دو تین روز بعد نعمت خاں نے بعض لوگوں کے کہنے سننے پر بعض ہندو لوگوں سے اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ میں زوجہ مذکورہ کو پھر اپنے یہاں بموقعہ مناسب بلالوں گا

(۱) فتاویٰ عالمگیری مصری، فصل رابع فی الطلاق قبل الدخول ج ۱ ص ۳۷۳. ظفیر. (۲) ونصا بها ای الشهادة لغيرها من الحقوق سواء كان ا لحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل و امرء تان (ردالمحتار كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥. ط.س. ج٥ ص ٤٦٥) ظفير. (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة مسئلة الهدم ج ۲ ص ٧٤٦ و ج ۲ ص ٧٤٧. ط.س. ج٣ ص ٤١٨. ظفير.

اور تقریباً تین چار ماہ بعد شوہر و زوجہ میں زبانی مصالحت ہو گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برادری نے بھی دوبارہ نکاح کرنے کی ہدایت کی چونکہ پہلے طلاق ہو کر وہ عورت ابھی تک کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہیں آئی تھی اس خیال سے عورت کا نکاح مسمی منگل خاں کے ساتھ ہو گیا، اس شرط پر کہ نکاح کے بعد فوراً ہی طلاق دے دے۔ بعد نکاح کے اس نے کہا کہ میں ابھی طلاق نہیں دیتا کل پرسوں تک طلاق دے دوں گا۔ پھر طلاق سے انکار کر دیا۔ عورت کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں۔ سوال یہ ہے کہ نعمت خاں نے جو طلاق پہلے دی تھی وہ جائز ہے یا نہیں۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہے یا غلط۔ اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ کل پرسوں کو طلاق دے دوں گا کیا حکم رکھتا ہے۔ اور عورت کا یہ کہنا کہ مجھے منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ وہ منگل خاں کے یہاں گئی اور نہ خلوت صحیحہ ہوئی تو اب اس کی جدائی یا طلاق کی کیا طریقہ ہو سکتا ہے۔

(جواب) نعمت خاں نے جو پہلے تین طلاق دی تھی وہ واقع ہو گئی اور بدون حلالہ کے وہ اس مطلقہ کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اور حلالہ یہ ہے کہ وہ عورت بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ وطی کے بعد طلاق دے اور اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول نکاح کر سکتا ہے۔(۱) تین طلاق کے بعد رجعت نہیں ہو سکتی۔ پس نعمت خاں کا ارادہ رجعت ظاہر کرنا کچھ مفید نہیں ہے، اس سے کچھ نہیں ہوا اور اگر وہ رجعت بھی کر لیتا تب بھی رجعت صحیح نہ ہوتی اور نکاح سابق قائم نہ ہوتا۔ منگل خاں کا نکاح صحیح ہو گیا اور جب تک وہ صحبت کر کے اس منکوحہ کو طلاق نہ دے گا اور عدت نہ گذر جاوے گی اس وقت تک نعمت خاں کے لئے نکاح اس عورت سے حلال نہ ہو گا۔ اگر فرض کرو کہ منگل خان بدون صحبت و جماع کے طلاق بھی دے دیوے تب بھی نعمت خاں کے لئے وہ عورت حلال نہ ہو گی کیونکہ حلالہ میں دوسرے شوہر کا صحبت کرنا ضروری ہے اور منگل خاں کا یہ کہنا کہ طلاق دے دوں گا یا کل پرسوں تک طلاق دے دوں گا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور عورت نے جب اول منگل خاں سے نکاح کر لیا تو بعد میں اس کا یہ کہنا کہ مجھ کو منگل خاں کی زوجیت منظور نہیں ہے لغو ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا۔ اور منکوحہ کو بعد نکاح کرنے کے کچھ اختیار علیحٰدگی کا نہیں رہتا اور بدون طلاق دینے شوہر کے وہ اس کے نکاح سے جدا نہیں ہو سکتی اور کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی۔(۲) پس طریقہ جدائی کا یہ ہے کہ منگل خاں سے طلاق دلوائی جاوے اور نعمت خان سے دوبارہ نکاح جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ منگل خاں بعد صحبت کے طلاق دے اور شرط مذکور کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے مگر نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔(۳) فقط۔

---

(۱) وان كان الطلاق ثلاثا فى الحرة اوثنتين فى الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ج ۲ ص ۳۷۸) ولو اخبرت مطلقة الثلاث بمضى عدته وعدة الزوج الثانى بعد دخوله والمدة تحتمله جا زله اى للاول (در مختار) بل قالت تزوجت ودخل بى الزوج وطلقنى وانقضت عدتى (ر دالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۶ .ط.س. ج۳ص۴۱۸) ظفير.

(۲) اما نكاح منكوحة الغير الخ فلم يقل احد بجوازه (ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ .ط.س. ج۳ص۱۳۲ مطلب فى نكاح الفاسد).

(۳) واذا تزوجها بشرط التحليل فالنكاح مكروه لقوله عليه السلام لعن الله المحلل و المحلل له هو محمله (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقه ج ۲ ص ۳۷۹) قوله هذا هو محمله اى محمله اشتراط التحليل فى العقد كما ذكرنا اذا لو اضمر ذالك فى قلبه لم يستحق اللعن وقيل معنى قوله هو محمله الكراهة محمل الحديث لا فساده عنا يه (حاشيه هدايه)

ایک دفعہ میں تین طلاق دینے سے غیر مدخولہ کو بھی تین طلاق پڑتی ہے

(سوال ۴۰۸) غیر مدخولہ پر حلالہ ہے یا نہیں؟

(جواب) غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق دفعۃً واحدۃً دی جاویں تو تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں اور اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے بدون حلالہ کے شوہر اول سے اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فی الدر المختار قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق ثلاثا وقعن الخ۔(۱) فقط۔

بلا شرط تحلیل شوہر ثانی نکاح کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۰۹) شخصی زن خود را سہ طلاق داد بعد انقضاء عدت دیگر بر آں زن را بشرط تحلیل نکاح کرد اما بشرط تحلیل را در صلب عقد داخل نہ نمود بلکہ قبل عقد در جانبین شرط واقع شد۔ ہنگام نکاح بلا ذکر شرط عقد منعقد شد ایں نکاح برائے زوج ثانی بلا کراہت حلال شود یا نہ۔

(جواب) ہر گاہ در نکاح شرط تحلیل مذکور نشد کراہتے دراں نخواہد شد کما ذکر فی الدر المختار وکره التزوج للثانی تحریماً الخ بشرط التحلیل کتزوجتك علی ان احللك الخ اما اذا اضمرا ذلك لا یکره الخ .(۲) فقط۔

حلالہ میں جب شوہر ثانی بلا وطی طلاق دے تو وہ پہلے شوہر کیلئے حلال نہ ہو گی

(سوال ۴۱۰/۱) شوہر ثانی اگر بلا وطی کے طلاق دے دے تو عورت شوہر اول کے لئے جس نے تین طلاق دی تھی حلال ہو جاوے گی یا نہیں

(سوال ۴۱۰/۲) حلالہ کرنے والے کے لئے حدیث کا کیا حکم ہے؟

(جواب) (۱) حلالہ میں دوسرے شوہر کا وطی کرنا شرط ہے اگر بدون وطی و صحبت کے اس نے طلاق دے دی تو وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے۔(۳)

(۲) حدیث شریف میں یہ وارد ہے لعن الله المحلل والمحلل له، یعنی اللہ کی لعنت ہے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا۔ اس کا مطلب، ہمارے فقہاء حنفیہ نے یہ لکھا ہے کہ اگر صراحۃً کسی سے کہا جاوے کہ بغرض حلالہ تو نکاح کر لے پھر طلاق دے دے اور وہ اسی شرط پر نکاح کرے اور اگر دل میں ہو اور زبان سے کچھ نہ کہا جاوے تو درست ہے۔ در مختار میں ہے اما اذا اضمر ذلك لا یکره وکان الرجل ماجوراً لقصد الا صلاح الخ .(۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴) ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۳ وج ۲ ص ۷۴۴ .ط.س. ج۳ص ۴۱۴ .
(۳) عن عائشة قالت طلق رجل امرأته ثلاثاً فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان یدخل بها فاراد زوجها الا ول ان یتزوجها فسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذالك فقال لا حتی یذوق الا خر عسلیتها کما ذا ق الاول (مسلم شریف ج ۱ ص ۴۷۸ ظفیر)
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۴ وکره التزوج للثانی تحریما لحدیث لعن المحلل والمحلل له بشرط التحلیل کتزوجتك علی ان احللك وان حلت للاول لصحة النکاح وبطلان الشرط فلا یجبر علی الطلاق کما حققه الکمال (ایضاً ج ۲ ص ۴۷۳ .ط.س. ج۳ص ۴۱۵).

مطلقہ مغلظہ سے نکاح اور وطی کے بعد طلاق دیدی تو وہ پہلے شوہر کے لئے جائز ہے

(سوال ۴۱۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دی۔ ہندہ نے بعد گزرنے میعاد عدت کے عمر کے ساتھ اپنا نکاح کر لیا۔ لیکن عمر نے بھی ہندہ کو شام کے ۴ بجے طلاق دے دی، دس بجے دن کے نکاح ہوا تھا۔ ہندہ کہتی ہے کہ عمر نے بعد وطی کے طلاق دی ہے اور پہلے عمر وطی کا انکار کرتا تھا۔ لیکن اب وہ بھی وطی کا اقرار کرتا ہے۔ اس صورت میں ہندہ اپنے شوہر اول زید کے لئے حلال ہے یا نہیں، ہندہ نے بعد طلاق عمر کے عدت گذار کر پھر زید شوہر اول سے نکاح کر لیا ہے، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ نکاح جو زید زوج اول نے ہندہ سے کیا صحیح ہے۔ شامی میں ہے وعبارة البزازية ادعت ان الثانی جامعها وانكرا لجماع حلت للاول الخ۔(۱) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر ثانی جماع سے انکار بھی کرے اور عورت دعویٰ جماع کا کرے تو قول عورت کا معتبر ہے اور شوہر اول کے لئے وہ عورت حلال ہو گئی۔ فقط

تین طلاق کے بعد حلالہ ضروری ہے اور پندرہ سالہ سے حلالہ درست ہے

(سوال ۴۱۲) عرصہ سال بھر کا ہوا شوہر نے غصہ کی حالت میں زوجہ کو طلاق دے دی، اب زوجہ و شوہر دونوں راضی ہیں۔ عورت کا دیور پندرہ برس کا ہے اس کے ساتھ حلالہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(جواب) اگر شوہر نے تین طلاق دے دی تھی تو بدون حلالہ کے اس عورت مطلقہ سے دوبارہ نکاح صحیح نہیں ہے اور دیور جس کی عمر پندرہ سال کی ہے اگر اس کے ساتھ نکاح کیا جاوے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے دے تو بعد عدت کے شوہر اول نکاح کر سکتا ہے۔ غرض پندرہ سالہ شخص سے حلالہ ہو سکتا ہے۔(۲) فقط۔

مغلظہ حلالہ کے بعد جائز ہے

(سوال ۴۱۳) زوجہ خود را طلاق مغلظہ دادہ بعدہ تجدید نکاح کردہ، بعد دوماہ بخوف عقوبت اخروی زن را نیز و دیگر بغرض تحلیل خفیۂ پیش دو شاہد نکاح داد آنکس بعد بناء طلاق داد بعد ش زید بعد اختتام عدت بنکاح خود آورد ہنوز آن زن بحق زید حلال شد یا نہ۔

(جواب) حلال شد۔ فقط۔

حلالہ میں وطی شرط ہے اگر بلا وطی شوہر ثانی طلاق دے گا تو پہلے شوہر کے لئے جائز نہ ہو گی

(سوال ۴۱۴) اگر در عقد آوردہ زن را شوہر ثانی بغیر مقاربت طلاق دہد حلالہ جائز است یا نہ یا برائے حلالہ نزدیکی لازمی است۔

(جواب) حلالہ این است کہ مطلقہ ثلثہ بعد تمام شدن عدت طلاق کہ برائے حائضہ سہ حیض است بشوہر ثانی نکاح کند و آں شوہر بعد وطی طلاق دہد، و عدت او تمام شود و آں وقت شوہر اول را نکاح کردن باز زن مطلقہ حلال خواہد شد و اگر شوہر ثانی بلا دخول و مجامعت طلاق دہد دریں صورت برائے شوہر اول حلال نخواہد شد باز یکے دیگر بعد گذشتن

---

(۱) ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷٤٦ .ط.س. ج۳ص٤١٧. ولو قالت دخل بى الثانى والثانى منكر فالمعتبرقولها (ايضا) .ط.س. ج۳ص٤١٨ ظفير. (۲) لا ينكح مطلقه من نكاح صحيح نا فذ بها اى بالثلاث الخ حتى يطا ها غيرو لو الغير مراهقاً يجا مع مثله الخ بنكاح نافذ الخ وتمضيى عدته (الدر المختار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س. ج۳ص٤٠٩) قوله ولو مراهقا هو الدا نى من البلوغ نهر والا بدان يطلقها بعد البلوغ (ردالمحتار ايضاً) پندرہ سالہ بالغ ہے اس کی فقہاء نے صراحت کی ہے جیسا کہ پہلے گذرا (ظفیر۔)

عدۃ نکاح کند وآنکس بعد وطی طلاق بدہد تا کہ برائے شوہر اول حلال شود۔(۱) فقط۔

جو لوگ ایک مجلس کی تین طلاق کو ایک کہتے ہیں حنفی ان کے متعلق کیا کہیں

(سوال ۴۱۵) ایک آدمی متبع مذہب اہل حدیث نے غصہ میں آکر اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاق دے دیں، علماء اہل حدیث نے ان کو ایک شمار کیا ہے، کیا حنفی کو ان مقتیوں کے اور اس شخص کے متعلق زنا کا فتویٰ دینا اور اس شخص کو زانی کہنا اور ان مفتیوں اور اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اور کیا حنفی کی نماز ان کے پیچھے فاسد ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(جواب) بے شک جس نے تین طلاق میں ایک طلاق کا فتویٰ دیا اس نے سخت غلطی کی اور جمہور صحابہؓ وائمہ کا خلاف کیا اور نص قطعی کو چھوڑا وہ شخص امامت کے قابل نہیں ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں وہ بے شک زانی ہے اور اس کو زانی کہنا صحیح ہے بلکہ زانی سے بدتر ہے کہ مطلقہ ثلث کو بغیر حلالہ رجوع کر کے اس سے وطی کرتا ہے جو نص صریح قطعی کے خلاف ہے قال اللہ و تبارك وتعالیٰ فان طلقها (اے ثلثا) فلا تحل له من بعد حتی تنكح زوجاً غيره

فشمل قوله تعالیٰ المطلقة بالثلث متفرقة او دفعة واحدة فی مجلس واحد والتفصيل فی الفتح والشامی . فقط.

قال فی التفسير المظهری تحت قوله تعالیٰ الطلاق مر تان لكنهم اجمعوا علیٰ انه من قال لامرأته انت طالق ثلثا يقع ثلثا بالا جماع وقالت الا ما مية ان طلق ثلثا دفعة واحدةلا يقع لهذه الاية وقال بعض الحنابلة يقع طلقة واحدة ومن الناس من قال ان فی قوله انت طالق ثلثا يقع فی المد خول بها ثلثا وفی غير المد خول بها والحجة لنا السنة والا جماع اما السنة فحديث ابن عمرؓ انه طلق امرأته وهی حائض الی ان قال فقلت يا رسول الله رايت لو طلقتها ثلثا اكان يحل لی ان ارا جعها قال لا كانت تبين منك وكانت معصية رواه الدار قطنی وابن شيبة فی مصنفه عن الحسن قال حدثنا ابن عمرؓ قد صرح بسماعه عنه وحديث ابن عباس فيه دلالة علی ان الحديث منسوخ فان امضاء عمرؓ الثلث . بحضر من الصحابة وتقررالا مر علی ذلك يدل علی ثبوت الناسخ عندهم وان كان قد خفی ذلك قبله فی خلافة ابی بكر ثم نقل المفسر فتوی ابن عباس ۳ عن ابی داؤد والطحاوی و مالك وفتویٰ ابن مسعودؓ عن الموطا وعبد الرزاق وفتویٰ ابی هريرةؓ مع ابن عباسؓ عن ابی داؤد و مالك و فتویٰ ابن عمرؓ عن مالك و فتویٰ علیؓ عن وكيع وفتویٰ عثمانؓ عن وكيع ورواية طلاق ابی عبادة بن الصامتؓ ان اباه طلق امرأة له الف تطليقة وانطلق عبادةؓ فسأل رسول الله صلی الله عليه واله وسلم فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم بانت بثلث فی معصية الله الحديث عن عبدالرزاق وروی الطحاوی عن انس قال لا تحل له حتیٰ تنكح زوجا غيره وروی ايضاً عن انسؓ عن عمرؓ فيمن

(۱) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها ای بالثلاث الخ حتی يطا ها غيره بنكاح الخ وتمضی عدة الثانی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۴۰ و ج۲ ص ۷۴۱ .ط.س.ج۳ص ۴۰۹) ظفير.

طلق البكر ثلثا انه لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره وحديث ابن عباس ؓ يمكن تاويله بان قول الرجل انت طالق انت طالق انت طالق كان واحدة فى الزمن الاول لقصدهم التاكيد فى ذلك الزمان ثم صاروا يقصدون التجديد فالزمهم ثلثا بما علم قصدهم الخ وحديث ركانة قال طلقها ثلثا فى مجلس واحد قال انما تلك طلقة واحدة فمنكر الخ والتفصيل فى التفسير المظهرى.

وفى الفتاوىٰ الخيرية (سئل) فى شخص طلق زوجته ثلثا مجتمعا فى كلمة واحدة فهل يقعن ام لا وهل اذا رفع الىٰ حاكم حنفى المذهب يجوز له تنفيذ الحكم بعدم الوقوع اصلا او بوقوع واحدة او يجب عليه ان يبطله وهل اذا نفذه ينفذ ام لا (اجاب) نعم يقعن اعنى الثلاث فى قول عامة العلماء المشهورين من فقهاء الامصار ولا عبرة بمن خالفهم فى ذلك اوحكم بقول مخالفهم الىٰ ان قال فى الاستدلال علىٰ هذا نقلا عن الكمال بن الهمام اما لولا فاجماعهم ظاهر فانه لم ينقل عن واحد منهم انه خالف عمر ؓ حين امضىٰ الثلاث الخ.

وقال بعد هذا القول وقد اثبتنا عن اكثرهم صريحا بايقاع الثلاث ولم يظهر لهم مخالف فما ذا بعد الحق الا الضلال وعن هذا قلنا لو حكم حاكم بان الثلاث بفم واحد طلقة واحدة لم ينفذ حكمه لانه لا يسوغ فيه الاجتهاد فهو خلاف لا اختلاف فقد ظهر لك بذلك انه لا يجوز لاحد تنفيذه ولا العمل به وانه لا ينفذ بالتنفيذ بل يجب علىٰ كل من رفع اليه من الحكام الحنفيه وغيرهم ممن يعتقد عدم جوازه ان يبطله كما فى المجتبى وغيره وفيه ان اصحابنا لم يجعلوا قول من نفى الوقوع خلافا لانهم اوجبوا الحد علىٰ من وطئها فى العدة وقال الشربينى وحكى عن الحجاج بن الارطاة وطائفة من الشيعة والظاهرية انه لا يقع منها الا واحدة واختاره من المتاخرين من لا يعبأبه فافتىٰ به واقتدى به من اضله الله تعالىٰ وقوله المحقق الكمال وقول بعض الحنابلة القائلين بهذا المذهب صريح فى انهم لم يجمعوا عليه وانما هو قول البعض منهم وهو كذلك فقد افتىٰ من ظهر الله فئواده منهم وفتح عن بصيرته بما وافق الاجماع من يهدالله فهوالمهتدى ومن يضلل فلن تجدله وليا مرشدا والله اعلم. فتاوىٰ خيريه ج ۱ ص ۴۳ وج ۱ ص ۴۴ مصرى.

ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیں گے اگر یہ جملہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۱۶) زید نے اپنی بیوی مدخولہ کو اس طرح کہا ایک طلاق دو طلاق تین طلاق بائن دیں گے۔ اب اس میں اختلاف ہے، زید اور زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھ کو اس طرح سے کہا کہ ایک طلاق دو طلاق تین طلاق دیں گے، طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔ اور موضع کے لوگ کہتے ہیں کہ زید نے کہا ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا۔ اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔

(جواب) اگر اس موضع کے دو عادل ثقہ مرد یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے زید نے یہ کہا ہے کہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق بائن دیا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ زید کا اور اس کی زوجہ کا قول معتبر نہ ہوگا۔

(۱)اور اگر باقاعدہ کوئی گواہ طلاق کا نہیں تو زید کا قول معتبر ہے۔ طلاق واقع نہ ہوگی۔

غصہ کی تین طلاق بھی تین ہی ہوتی ہے

(سوال ۴۱۷)زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بتکرار خانگی ناراض ہو کر غصہ میں آکر تین مرتبہ ایک ہی وقت طلاق دی حالانکہ اس کی نیت میں بوجہ عیالداری کے مصمم ارادہ جدا کرنے کا نہیں تھا لیکن بوجہ غصہ شدید کے ایسا اس زید سے واقع ہوا۔ اب زید اپنی زوجہ ہندہ مطلقہ کو پھر اپنی زوجیت میں واپس لینا چاہتا ہے، بدون حلالہ کے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے۔ بدون حلالہ کے زید ہندہ مطلقہ ثلاثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔(۲)اور حلالہ کا طریق یہ ہے کہ جس وقت ہندہ کی عدت یعنی تین حیض گذر جاویں دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر وہ بعد صحبت اور وطی کے طلاق دیوے۔ پھر عدت تین حیض گذر جاویں اس وقت زید سے نکاح درست ہو سکتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فان طلقها فلا تحل من بعد حتى تنكح زوجاً غيره (الآية)(۳)

تین طلاق دی تو تینوں ہی واقع ہوئیں

(سوال ۴۱۸)زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو روبرو تین گواہوں کے تین طلاق دے دی۔ اس صورت میں تین واقع ہوئی یا نہ؟

(جواب)اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ کچھ تردد وقوع سہ طلاق میں نہیں ہے۔ هكذا فى عامة كتب الفقه . قال فى الدر المختار . ويقع طلاق كل زوج بالغ(۴) الخ وفى باب الصريح منه الصريحة ما لا يستعمل الا فيه كطلقتك وانت طالق ومطلقة الخ ـ(۵)

مطلقہ نکاح کرے اور دوسرا شوہر بغیر خلوت طلاق دے دے تو پہلے سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۴۱۹)اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو طلاق دے دے اور عورت دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور قبل خلوت طلاق دے دے تو شوہر اول سے نکاح جائز ہو گیا یا نہیں۔

(جواب)اگر تین طلاق دی ہیں تو بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہے اور حلالہ میں وطی دوسرے شوہر کی شرط ہے۔(۶)(اور اگر ایک طلاق دی تھی تو دوسرے شوہر کے طلاق دینے کے بعد بلا خلوت پہلے شوہر سے نکاح بھی درست ہے۔ ظفیر)

---

(۱)ونصا بها اى الشهادة لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامر ئتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادة ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س.ج٥ص٤٦٥) .

(۲)ويقع طلاق من غضب خلافا لا بن القيم (ر دالمحتار كتاب الطلاق ج ٢ ص٥٨٧ .ط.س.ج٣ص٢٤٤ مطلب فى طلاق المدهوش) وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويد خل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ٢ ص ٣٧٨) لا ينكح مطلقة بها اى بالثلاث حتى يطا ها غيره بنكاح تمضى عدة الثانى (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ٢ ص ٧٣٩ .ط.س.ج٣ص٤٠٩ مطلب فى العقد على المبانة) ظفير.

(۳)سورة البقرة ع ٢٩ .

(٤)الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ج ٢ ص ٥٧٩ .ط.س.ج٣ص٢٣٥ .

(٥)ايضاً ج ٣ ص ٥٩٠ .(٦)وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ٢ ص ٣٧٨) ظفير.

تین طلاق کی صورت میں مذہب شافعی پر عمل جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۲۰) شخصے زوجہ خود را دفعۃً ہشت طلاق داد اما باعث محبت از ہر دو جانب بغایت مجبور و ناچار لہذا می خواہد کہ دریں امر بہ مذہب شافعی عمل نمودہ نکاح خود دارد پس اور اجائز گردد یانہ۔

(جواب) دریں صورت عمل بمذہب امام شافعی وغیرہ جائز نیست بدون حلالہ شوہر اول باو نکاح نتواں کرد حرام قطعی است قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً غيره الاية۔(۱) واضح ہو کہ علماء محققین نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی بلا حلالہ مطلقہ ثلثہ سے نکاح کو جائز رکھے وہ گمراہ ہے اور ائمہ دین سے کوئی اس بارہ میں خلاف نہیں۔ اس میں روافض اختلاف کرتے ہیں نہ اہل سنت والجماعت۔(۲)

ایک مجلس کی تین طلاق واقع ہو جاتی ہے

(سوال ۴۲۱) اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

(جواب) تینوں طلاقیں پڑ جاتی ہیں اور وہ عورت مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔ کما قال اللہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره . آلاية۔(۳) اور فقہاء حنفیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ ایک وقت میں ایک دفعہ تین طلاق دینے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں۔ کما فی الدر المختار. والبدعی ثلثة متفرقة او ثنتان بمرة او مرتان فی طهر واحد لا رجعة فيه الخ قال فی الشامی قوله ثلث متفرقة و كذا بكلمة واحدة الخ ثم قال وذهب جمهور الصحابة والتا بعين و من بعد هم من ائمة المسلمين الى انه يقع ثلث الخ ۔(۴)

غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۲۲) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو ماں بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے۔ اور اگر غصہ کی حالت میں تین طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہ اور پھر رکھنا اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

(جواب) اپنی زوجہ کو صرف یہ کہنے سے کہ تو میری ماں بہن ہے طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔(۵) اور اگر کوئی شخص غصہ میں تین طلاق اپنی زوجہ کو دیوے تین طلاق اس پر واقع ہو جاتی ہیں۔ بدون حلالہ کے پھر اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔

---

(۱) سورة البقره ركوع ۲۹ . (۲) امام شافعیؒ کے یہاں بھی تین ہی طلاق واقع ہوگی۔ حدیث نبوی ہے عن عائشة قالت طلق رجل امرأته ثلاثا فتزوجها رجل ثم طلقها قبل ان يدخل بها فاراد زوجها الا ول ان يتزوجها فسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذالك فقال لا. حتى يذوق الا خر عسيلتها كما ذا ق الاول (مسلم كتاب الطلاق ج ۱ ص ۴۶۳) اس پر امام نوویؒ لکھتے ہیں وبه قال جميع العلماء من الصحابة والتابعين . آگے لکھتے ہیں وقد اختلف العلماء فيمن قال لا مرأته انت طالق ثلاثا فقال الشافعی وما لك وابو حنيفه واحمد وجما هير العلماء عن السلف والخلف يقع الثلاث (مسلم ج ۱ ص ۴۷۸) پھر یہ بات بھی طے ہے تلفیق باطل ہے فمن نكح مختلفافيه فان قلد القائل بصحته اوحكم بها من يراها ثم طلق ثلثا تعين التحليل وليس له تقليد من يرى بطلانه لا نه تلفيق للتقليد فی مسئلة واحدة وهوممتنع قطعا (ردالمحتار باب الرجعة مطلب فی حيلة اسقاط التحليل ج۲ ص ۷۴۵ .ط.س. ج۳ ص ۴۱۸) ظفير. (۳) سورة البقرة ع ۲۹. ظفير. (۴) ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۶ .ط.س. ج۳ ص ۲۳۲. ظفير. (۵) او حذف الكاف لغا الخ ويكره قوله انت امی ويا ابنتی ويا اختی ونحو (در مختار) وفی الفتح وفی انت امی لا يكون مظاهراً وينبغی ان يكون مكروها (ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ .ط.س. ج۳ ص ۴۷۰) ظفير.

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق اور اس سے متعلق احکام ومسائل

غیر مدخولہ بیوی کو ایک طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۴۲۳) محمد بیگ نے اپنی دختر مسماۃ ہندی کا نکاح آٹھ سال کی عمر میں محمد اسمٰعیل سے کیا۔ لڑکی کی عمر اس وقت تقریباً ۱۵ سال ہے۔ مدت تین سال سے اور قبل اس کے کوئی واسطہ زن وشوہر کا نہیں ہوا اور محمد اسمٰعیل اپنی زوجہ کی نسبت اپنی زبان سے لفظ طلاق ادا کر چکا ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے

(جواب) اگر محمد اسمٰعیل نے بحالت بلوغ اپنی زوجہ کو طلاق دی تو مسماۃ مذکورہ کے ساتھ اگر خلوت یا دخول ہو چکا ہے تو عدت پوری کر کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور عدت حائضہ کی تین حیض ہیں۔(۱) اور اگر دخول و خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں ہے بعد طلاق کے فوراً دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

غیر مدخولہ نے طلاق کا دعویٰ کیا اور جھوٹے گواہ بھی پیش کئے شوہر منکر ہے، کیا حکم ہے

(سوال ۴۲۴) ایک عورت غیر، مدخولہ کسی مرد غیر کفو کے ساتھ بھاگ کر دعویٰ کرتی ہے کہ میرے ناکح نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور اس عورت زانیہ نے شاہد کاذب بھی پیش کئے ہیں اور ناکح کی طرف سے شہادت عدم طلاق ثابت ہو چکی ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے ؟

(جواب) اگر عورت کے دو گواہ معتبر ہیں اور نمازی وثقہ ہیں پرہیز گار ہیں تو حکم طلاق کا کر دیا جاوے گا اور اگر گواہ معتبر نمازی نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی شوہر کا انکار مع الحلف معتبر ہے۔(۲) فقط۔

رخصتی سے پہلے ایک دو طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۴۲۵) زید نے اپنی زوجہ منکوحہ ہندہ کو قبل از رخصتی دوطی غصہ میں ایک جلسہ میں ایک یا دوبار لفظ طلاق کا کہا اس کہنے سے نکاح میں تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اگر طلاق واقع ہو گئی تو نکاح کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

(جواب) غیر موطوءۃ ایک طلاق صریح سے بائنہ ہو جاتی ہے، پس بدون نکاح جدید کے اس کو رجوع کرنا صحیح نہیں ہے(۳) اگر وہ دونوں راضی ہیں تو پھر نکاح ہو جانا چاہئے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔

بیوی سے کہا طلاق، طلاق بائن دیا، کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۴۲۶) کسی نے اپنی بیوی موطوءۃ یا غیر موطوءۃ کو حالت غصہ میں کہا طلاق، طلاق بائن طلاق دیا میں نے تجھ کو۔ اب عورت پر کے طلاق ہوئی اور شوہر اس کو نکاح میں رکھ سکتا ہے یا نہیں ؟

(سوال ۴۲۷) ایک شخص کو مار پیٹ کر اس کی سسرال والوں نے طلاق بائن اس کی زوجہ کو دلوائی۔ اس بیوی کو بغیر تحلیل کے نکاح پڑھا کر وہ مرد رکھ سکتا ہے یا نہیں اور جو لوگ بغیر تحلیل کے نکاح کو جائز بتلاتے ہیں وہ صحیح

---

(۱) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن وان فرق بوصف او خبر اوجمل بعطف او غيره بانت بالا ولى لا الى عدة ولذالم تقع الثانية بخلاف المو طوء ة حيث يقع الكل (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ٦٢٤ .ط.س. ج۳ص ٢٨٤) ظفير.

(۲) ونصابها اى الشهادة لغيرها من الحقوق وسواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان او رجل وامر ء تان (ايضاً كتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج٥ص ٤٦٥) ظفير.

(۳) وان كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ٣٧٨) ظفير.

ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں موطوءۃ پر تین طلاق واقع ہوں گی اور غیر موطوءۃ پر ایک بائنہ۔ پس موطوءۃ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے درست نہیں اور غیر موطوءۃ ہونے کی صورت میں بلا حلالہ کے نکاح اس سے صحیح ہے۔(۱)

(جواب) اگر مطلقہ موطوءۃ ہے تو بلا حلالہ کے اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور جائز بتلانے والا آثم و جاہل ہے اور غیر موطوءۃ میں حکم جواز نکاح کا صحیح ہے۔(۲) فقط۔

غیر مدخولہ بیوی سے کہا تین طلاق دیتا ہوں اب دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۴۲۸) ذاکر علی نے اپنی زوجہ غیر مدخولہ کو کہا کہ میں تین طلاق دیتا ہوں۔ اب وہ اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق ایک دفعہ دی جاویں اس طرح کہ تجھ پر تین طلاق ہیں مثلاً تو اس پر تین طلاق واقع ہو جاتی ہیں، لہذا اس صورت میں اگر مسمی ذاکر علی نے اپنی زوجہ کو تین طلاق ایک بار دی ہیں تو بدون حلالہ کی ذاکر علی اس سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا۔ در مختار۔(۳) فقط۔

اگر میں نے کسی اور عورت سے نکاح کیا ہو تو اس پر آج سے ایک دو تین طلاق دادم پہلی نکاح میں آئی ہوئی غیر مدخولہ کو کتنی طلاق ہوں گی

(سوال ۴۲۹) شخصی در کابین نامہ زوجہ خود نوشت و ہم بزبان خود اقرار نمود کہ من اگر بغیر توضیح زنے را نکاح کردہ باشم پس آں زن از امروز (۱۔۲۔۳) طلاق دادم۔ اکنوں معلوم گردید کہ شخص مذکور قبل ازیں شرط زنے راز نکاح کردہ است و آں زن غیر مدخول بہاست پس بر آں زن ازایں شرط یک طلاق واقع گردیدیا سہ طلاق چہ ا۔۲۔۳ طلاق را اگر در تفریق طلاق شمار کردہ شود یک طلاق واقع میشود وگرنہ سہ طلاق خواہد شد وایں صورت تفریق طلاق است یا چہ (۱۔۲) کہ عدد است آیا معدود طلاق باشد یا چیزے دیگر۔

(جواب) عدد ۱۔۲۔۳ ظاہر است کہ صفت طلاق است و تفریق در صفت مثل تفریق در طلاق است لہذا بصورت مذکورہ زن غیر مدخولہ از یک طلاق بائنہ شد و ثانی و ثالث برو واقع نہ شد کما فی الدر المختار وان فرق بوصف او خبر او جمل بعطف او غیرہ بانت بالاولی لا الی عدۃ الخ۔(۴) فقط۔

---

(۱) قال لزوجته غير المدخول بها انت طلاق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالا ولىٰ الخ ولذالم تقع الثانية بخلاف الموطئوة حيث يقع الكل . (الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ٦٢٤ و ج ۲ ص ٦٢٦ .ط.س. ج۳ص ٢٨٤ .)

(۲) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضائها الخ وان كان الطلاق ثلثا فى الحرة الخ لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها اويموت عنهاالخ (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل به المطلقة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير.

(۳) قال لزوجته غير المد خول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ٦٢٤ .ط.س. ج۳ص ٢٨٤) ولاينكح مطلقة بها اى بالثلاث حتى يطا نها غيره بنكاح وتمضى عدة الثانى (ايضا باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س. ج۳ص ٤٠٩) ظفير.

(٤) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير الدخول بها ج ۲ ص ٦٢٦ .ط.س. ج۳ص ٢٨٦ .

غیر مدخولہ بیوی کو طلاق مغلظہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۳۰) کسی نے کہا کہ میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے اور اس کی بیوی غیر مدخولہ ہے تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوگی۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوگی اور اگر نیت تین طلاق کی ہو تو تین طلاق واقع ہوں گی۔ کما فی الدر المختار ویقع بقولہ انت طالق بائن (الی ان قال) اوا غلظه اوا عظمه واحدة بائنة ان لم ینو ثلاثاً الخ ۔(۱) فقط۔

صورت مسئولہ میں نکاح جدید بغیر حلالہ درست ہے

(سوال ۴۳۱) ما قولکم رحمکم اللہ ۔ دریں کہ زید قسم کرد کہ اگر من در خانہ عمر داخل خواہم شد بر زوجہ من کہ اسم او میمونہ است یک طلاق، سہ طلاق واقع خواہد شد، اتفاقاً زید دریں قسم حانث شد و در خانہ عمر داخل شد درانحالیکہ زوجہ زید غیر مدخولہ است، پس دریں صورت بر میمونہ زوجہ زید طلاق واقع شود یا نہ، اگر واقع شود صورت حلت چہ باشد صرف تجدید عقد کافی است یا ضرورت تحلیل خواہد شد، بینوا بالدلیل توجروا۔

(جواب) قال فی الدر المختار فی باب طلاق غیر المدخول بها وتقع واحدة ان قدم الشرط الخ۔(۲) پس در صورت مسئول عنہا چونکہ شرط مقدم است و عورت غیر مدخولہ است و طلاق متفرق دادہ است لہذا بوقت تحقق شرائط یک طلاق واقع گردیدہ زوجہ اش بائنہ خواہد شد و باقی بر و نہ واقع خواہد شد و نکاح جدید بدوں حلالہ باو صحیح خواہد شد و ان فرق بانت بالا ولی ولم تقع الثانیة الخ در مختار۔(۳)

اگر کوئی غیر مدخولہ بیوی کو تین طلاق متفرق دے تو ایک واقع ہوگی

(سوال ۴۳۲) ایک شخص نے زوجہ غیر مدخولہ کو تین طلاق متفرق دیں، گواہوں کا بیان اس کی تصدیق کرتا ہے اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) غیر مدخولہ کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک کلمہ سے اس کو تین طلاق دے گا تو ہر سہ طلاق واقع ہو جاتی ہیں کما یقول انت طالق ثلاثا اور اگر متفرق طور پر طلاق دے گا تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی، وان فرق بوصف او خبر او جعل بعطف او غیرہ بانت بالا ولیٰ لا الیٰ عدة الخ (در مختار)(۴) پس صورت مسئولہ میں جیسا کہ بیان شاہدوں کا ہے اس کے موافق اس کی زوجہ غیر مدخولہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق بالصریح ج ۲ ص ۶۱۷ ط.س.ج۳ص۲۷۶ . ۱۲ ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب طلاق غیر مد خول بها ج ۲ ص .. ط.س.ج۳ص۲۸۶ ظفیر.
(۳) ایضاً ج ۲ ص ۶۲۶ ط.س.ج۳ص۲۸۶ . ظفیر.
(۴) (ردالمحتار باب طلاق غیر مدخول بها ج ۲ ص ۶۲۶ ط.س.ج۳ص۲۸۶ . ظفیر.

باب چہارم کنایات

ایسے الفاظ سے طلاق دینا جن میں دوسرے معنی کے ساتھ طلاق کا معنی بھی پایا جاتا ہو

اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے، نیت سے طلاق ہو گی

(سوال ۴۳۳)ایک شخص نے ایک عورت سے یہ وعدہ کر کے کہ میں تمہارے پاس تمام عمر رہوں گا اور خدمت بہت کروں گا اور ہر گز تکلیف نہ دوں گا۔ نکاح کر لیا۔ بعد نکاح کے وعدہ خلافی کی اور تکلیف و نقصان لا حد پہنچانا شروع کیا۔ کیا اب یہ نکاح باقی رہے گا اور جس سے نکاح کیا ہے اس کو دو دفعہ یہ بھی کہا کہ جو لڑکی تمہاری میرے نکاح میں ہے اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔ کیا اس صورت میں نکاح باقی رہے گا یا نہیں۔

(جواب)اگر شوہر اس طرح کہتا ہے کہ اگر خلاف اپنے وعدہ کے کروں تو اس منکوحہ پر بعد نکاح کے طلاق ہے تو بصورت خلاف کرنے وعدہ کے اس کی عورت پر طلاق واقع ہو جاتی کما ھو حکم التعالیق لیکن اس صورت میں چونکہ شوہر نے ایسا نہیں کہا اور طلاق کو عدم ایفاء وعدہ پر معلق نہیں کیا لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی اور جو الفاظ شوہر نے اپنی زوجہ کو کہے ہیں کہ مجھ کو اس کی ضرورت نہیں ہے یہ الفاظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔(۱) فقط۔

چھوڑ دیا اگر بہ نیت طلاق لکھا تو طلاق بائنہ واقع ہوئی

(سوال ۴۳۴)ایک شخص نے اپنے خسر کو لکھا کہ میں تمہاری لڑکی کو اس کی بد زبانی کے سبب چھوڑ دیا ہے، اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ ؟

(جواب)اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق لکھا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ ہو گئی (۲)اور نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

طلاق کی نیت سے کہا کہ بیوی کو چھوڑ دیا تو تین دفعہ کہنے کے باوجود ایک طلاق بائنہ ہو گی

(سوال ۴۳۵)مرد نے اپنی عورت کو کہا کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔ ایسے تین دفعہ ایک ہی مجلس میں کہہ دیا اور گواہ بھی چار موجود ہیں، اب وہ عورت اس مکان میں سے نکل کر دوسرے کے مکان میں رہتی ہے اور جس کے مکان میں نکل کر رہتی ہے اس کے پشت پر اس عورت کے دو تین بچے بھی ہوئے اب پہلا خاوند نہ اسے لے جاتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے جس شخص نے اسے رکھا ہے اب وہ توبہ کرنا چاہتا ہے اور نکاح کرنا چاہتا ہے آیا اس کا نکاح کرنا درست ہے تو فقہ میں یا کون سی حدیث میں یا کون سی کتاب میں یا کس امام کے نزدیک جائز ہے اور پہلے خاوند کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں اور جو دوسرے شخص کے اولاد ہے وہ کیسی ہے۔

---

(۱)وسئل الك امرأة فقال لا، لا تطلق اتفاقا وان نوى (در مختار) ومثله قوله لم اتزوجك اولم يكن بيننا نكاح اولا حاجة لى فيك بدائع لكن فى المحيط ذكر الو قوع فى قوله لا عند سواله ولو قال لا نكاح بينناا يقع الطلاق والاصل ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقا بل يكون جحودا ونفى النكاح فى الحال يكون طلاقا اذا نوى وما عداه فالصحيح انه على هذا الخلاف اه (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۲۳ .ط.س. ج۳ص ۲۸۳).

(۲)حوالہ گذر چکا ہے ظفیر۔

(جواب) اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ کہ میں نے تمہیں چھوڑ دیا کہا ہے تو اس کی عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی کہ کنایات میں کئی دفعہ کہنے سے بھی بہ شرط نیت یا دلالۃ حال ایک طلاق ہی واقع ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار۔(۱) پس اگر بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ شوہر نے کہا ہے تو عورت بعد گذارنے عدت کے جو کہ حیض والی عورت کے لئے تین حیض ہیں دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے خواہ اس سے کرے جس کے مکان میں رہتی ہے یا کسی دوسرے سے، اور بصورت وقوع طلاق اولاد جو زانی سے ہوئی ہے وہ ولد الزنا ہے لیکن اگر شوہر اول نے بہ نیت طلاق یہ کلمہ نہ کہا تھا اور نہ دلالت حال سے وقوع طلاق کا حکم ہو سکتا تھا تو پھر تاوقتیکہ شوہر اول طلاق نہ دیوے اور عدت اس کی نہ گذر جاوے دوسرے مرد سے نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

لفظ چھوڑا کہنے سے بائنہ طلاق ہوتی ہے صریح نہیں

(سوال ۴۳۶) ایک شخص نے کہا کہ میں نے فلاں شخص کی بیٹی چھوڑی۔ اس لفظ چھوڑ کو آپ صاحب کیا ترجیح دیتے ہیں کیونکہ بعضے علماء اس لفظ کو بائن کہتے ہیں اور بعض صریح۔ آپ کتابوں کے حوالہ سے جواب تحریر فرما ویں۔

(جواب) لفظ چھوڑا ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا پس جیسے کہ لفظ کنایات میں سے ہے، ان کا ترجمہ بھی کنایہ ہے نیت یا دلالت حال سے طلاق واقع ہو گی اور چھوڑنے کا لفظ ہمارے عرف میں جیسا کہ نکاح سے چھوڑنے پر بولا جاتا ہے۔ نفقہ وغیرہ کی خبر نہ لینے اور حقوق زوجیت کے ادا نہ کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ **فقط واللہ تعالیٰ اعلم . کذا فی الدر المختار . باب الکنایات.**

کچھ تعلق نہیں کہنے سے نیت طلاق کی تھی، تو طلاق ہو گئی......

(سوال ۴۳۷) زینب بالغہ کا عقد عمر بالغ کے ساتھ ہوا تھا مگر عقد ورخصت سے دوسرے ہی دن سے باہم نااتفاقی اول ساس زینب کی جانب سے اور پھر عمر کی طرف سے شروع ہوئی۔ دو سال تک اس پر مار پیٹ کی تکلیف رہی جب میکہ ائی ماں باپ نے بٹھا لیا عمر نے اہل برادری کو درمیان میں ڈال کر قسم کھالی کہ اب مار پیٹ و تکلیف نہ ہو گی لے گیا مگر پھر بدعہدی کی، دو سال تک چند مرتبہ اسی طریقہ پر آمد و رفت زینب کی رہی مگر عرصہ تین سال کا ہوا کہ عمر نے اپنی منکوحہ کو مار پیٹ کر اور اس کا زیور کپڑا و دیگر سامان جہیز لے لیا اور میکہ پہنچا دیا اور یہ کہا کہ ہم کو منہ نہ دکھانا ہم سے کچھ تعلق نہیں ہے اور اس کے بعد عقد ثانی کر لیا۔ اس حالت میں زینب مجاز عقد ثانی کی ہے یا نہیں۔ کیونکہ عمر نہ پنچائت سے میل قبول کرتا ہے نہ صاف طور پر جواب دیتا ہے۔

(جواب) جب تک عمر زینب کو طلاق نہ دے گا کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے اور یہ الفاظ جو عمر نے کہہ کر زینب کو نکالا ہے، اگر ان الفاظ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہو گی۔(۲) عدت کے بعد زینب نکاح ثانی کر سکتی ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے اس صورت میں

(۱) لا یلحق البائن البائن. الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ط س ج ۳ ص ٦٤٦

(۲) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة اودلا لة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی الخ سرحتك فارقتك (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٥ و ج ٦٣٩ . ط.س. ج۳ ص ۲۹٦) ویقع بیا قیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ البائن ان نواها. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤١) ظفیر.

عمر سے کہا جاوے اور اس کو بذریعہ نالش وغیرہ کے مجبور کیا جاوے کہ یا وہ خبر گیری اپنی زوجہ کی کرے اور نان نفقہ ادا کرتا رہے ورنہ طلاق دے دے۔ فقط۔

لفظ چھوڑ دیا بائن ہے صریح نہیں

(سوال ٤٣٨) لفظ چھوڑی طلاق بائن ہے یا رجعی ہے، کوئی شخص اپنی عورت کو نام لے کر کہتا ہے کہ میں نے تم کو چھوڑا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) درمختار میں ہے ویقع بباقیھا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ الخ البائن ان نواھا الخ ای ان نوی الواحدۃ شامی[۱] اس سے پہلے سرحتک اور فارقتک کو جس کا ترجمہ (چھوڑا میں نے تجھ کو) ہے۔ مذکور ہے۔ پس اس لفظ چھوڑا میں اگر نیت طلاق سے کیا ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی اور فارقتک میں ضرورت نیت کی یہ وجہ شامی نے لکھی ہے وکذا فارقتک لانی طلقتک او فی ھذا المنزل[۲] اور عرف میں چھوڑنے کا لفظ جیسا کہ طلاق میں بولا جاتا ہے۔ خبر گیری زوجہ کی نہ کرنے پر اور اس کو معلق چھوڑنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ[۳] ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ قال فی المدارک وھی التی لیست بذات بعل ولا مطلقۃ۔[٤] فقط۔

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں کا جملہ اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہو جائے گی

(سوال ٤٣٩) زید نے اپنی بیوی سے چندبار کہا کہ تو اپنی ماں باپ کے گھر چلی جا میں اور شادی کرنے والا ہوں مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اگر نیت شوہر کے الفاظِ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ قال فی الدر المختار ففی حالۃ الرضا تتوقف الا قسام الثلاثۃ علی نیۃ الخ وفی الغضب الا ولان الخ۔[۵] فقط۔

صورت ذیل میں نیت ہو تو طلاق ہو جائے گی

(سوال ٤٤٠) زید اپنی زوجہ ہندہ سے روپیہ مانگتا تھا اس نے دینے سے انکار کیا۔ زید نے ہندہ کو گالیاں فحش دے کر کہا اگر روپیہ دینے سے انکار کرتی ہے تو مجھ سے تجھے کوئی واسطہ نہیں یہاں سے چلی جانہ میں تیرا خاوند نہ تو میری زوجہ۔ ایسی حالت میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے ورنہ نہیں واقع ہوتی۔ درمختار میں ہے۔ لست لک بزوج او لست لی بامرءۃ الخ طلاق ان نواہ[٦] اور شامی میں ہے وقید بالنیۃ لانہ لا یقع

---

(۱) دیکھئے (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤١ و ج ۲ ص ٦٤٢. ط.س. ج۳ ص ۳۰۲.
(۲) (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳۹. ط.س. ج۳ ص ۳۰۰.
(۳) سورۃ النساء.
(٤) تفسیر مدارک ج ۱ ص ۲۰۰. ظفیر.
(۵) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٠. ط.س. ج۳ ص ۳۰۰.
(٦) ایضاً باب الصریح ج ۲ ص ٦۲۳. ط.س. ج۳ ص ۲۸۳.

بدونها اتفاقاً لکونه من الکنایات واشار الی انه لا یقوم مقا مها دلالة الحال لانه ذلك فیما یصلح جواباً . فقط وهو الفاظ لیس هذا منها واشاربقوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکنایات رجعی کذا فی البحر الخ. (۱)فقط.

جہاں تیرا دل چاہے چلی جا کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

(سوال ۴۴۱) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا جہاں تیرا دل چاہے چلی جا۔ عورت کو اس کے بھائی لے گئے جس کو پانچ سال ہوتے ہیں، نہ شوہر لینے آیا نہ نان و نفقہ کی خبر لی، آیا طلاق ہو گئی یا نہ اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ، اور عدت کی بھی قید ہو گی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اگر نیت شوہر کے الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال شوہر سے ہی دریافت ہو سکتا ہے اس سے دریافت کر لیا جاوے، اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ عدت اب گذر گئی ہو گی اس لئے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ (۲) فقط۔

شوہر جملہ کہنے سے انکار کرتا ہے اور گواہ نہیں ہیں تو طلاق نہ ہو گی

(سوال ۴۴۲) زید نے اپنی زوجہ کے انتقال سے نو دس ماہ بعد ہندہ کے ساتھ عقد ثانی کیا چند روز تک ہندہ اور زید میں میل اور محبت رہی۔ ہندہ ہنسی خوشی زید کی اولاد جو اس کی زوجہ سابقہ سے ہے ان کی خدمت گذاری مطابق ہدایات زید کرتی رہی کچھ عرصہ سے زید کی اولاد کی نانی سے اور ہندہ سے ان بن ہو گئی چونکہ زید اپنی پہلی ساس کی بھی طرف داری کرتا رہا۔ ہندہ زید کے اس طرز سے ناخوش ہوئی اور زید کی اولاد وغیرہ کی خدمت گذاری سے گریز کرنے لگی۔ زید کو یہ بات ناگوار گذری اور ہندہ کو کئی مرتبہ مارا پیٹا۔ ایک روز بہت ناخوش ہوا اور ہندہ سے کہا اگر تو میری اولاد اور اس کی نانی کی خدمت سے گریز کرے گی تو تو مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ ہندہ ان کی خدمت سے برابر گریز کرتی رہی۔ زید نے ہندہ کو مار کر نکال دیا۔ اب زید کی خواہش مصالحت کی ہے اور اپنے کہے ہوئے جملہ سے انکاری ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے جب کہ عورت کو وہ جملہ کہنا تسلیم ہے اور محقق ہے۔

(جواب) زید اگر اس جملہ سے انکار کرتا ہے اور لفظ حرام بولنے کا اقرار نہیں کرتا اور دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو انکار اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع ہونے کا حکم نہ ہو گا اور شوہر کے حق میں وہ عورت حلال ہے لیکن چونکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کو یہ محقق ہو کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں جس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو عورت کو شوہر سے علیٰحدہ رہنا چاہئے والمرأة کالقاضی شامی در مختار۔ (۳) پس اگر اب وہ دونوں باہم زن و شوہر رہنے پر راضی ہوں تو تجدید نکاح کر لیں یہ بہتر ہے اور احوط ہے۔ فقط۔

---

(۱)(ردالمحتار باب الصریح (ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ص ۲۸۳) ظفیر.
(۲)ولو قال اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة وان کان فی حال مذاکرة الطلاق (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۳۷۶) ظفیر.
(۳)دیکھئے (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج۳ص ۲۵۱.

گھر سے نکل تو میرے کام کی نہیں کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۴۳) زید نے اپنی منکوحہ کو زدوکوب کر کے گھر سے نکال دیا اور یہ کہا کہ تو میرے کام کی نہیں گھر سے نکل جا مگر لفظ طلاق کا نہیں کہا اور ایک دو سال تک نان ونفقہ نہیں دیا اور نہ رجوع کیا ایسی حالت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے، اس میں نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی بدستور وہ عورت اس کی زوجہ ہے۔(۱)

میرا نباہ دینا مشکل ہے لکھ دیا اور طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق نہیں ہوئی......

(سوال ۴۴۴) شوہر نے اپنی خوشدامن کو ایک تحریر لکھی کہ آپ کی لڑکی کا اور میرا نباہ دنیا میں مشکل ہے۔ اب وہ کہتا ہے کہ یہ تحریر میں نے یوں ہی لکھ دی تھی قطع تعلق کا ارادہ نہ تھا۔ آیا اس فقرہ سے طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کیونکہ نباہ کو مشکل کہنا نہ صریح طلاق ہے نہ کنایہ اور پھر کنایہ میں نیت کی ضرورت ہے اور شوہر نیت طلاق کا انکار کرتا ہے۔ فقط۔

تم نکاح کرلو بیوی کو لکھا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۴۵) خاوند عبدالکریم خاں نے پہلے ۷ ۲ ستمبر سن ۱۹۱۵ء کو میرے نام چھٹی لکھی تھی کہ میری طرف سے دوسری کوئی امید نہ رکھنا، اگر رکھنا تو طلاق کی امید اس کے بعد دوسری چھٹی ۲۴ دسمبر سن ۱۹۱۸ء کو میری نام لکھی تھی کہ اگر تم نکاح کرو تو کرلو۔ ان دونوں چھٹیوں کی نقل شامل استفتاء کی جاتی ہیں ان دونوں چھٹیوں کے مضامین طلاق کی حد تک پہونچ چکے ہیں یا نہیں اور میں عبدالکریم خاں کی زوجیت سے علیٰحدہ ہو چکی ہوں، یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو گئی اور وہ بعد عدت طلاق کے جو کہ حائضہ کے لئے تین حیض ہیں جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں) دوسرا نکاح کر سکتی ہے، کیونکہ عبدالکریم خاں شوہر کے دوسرے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ زوجہ نے اس سے طلاق کا سوال بایں الفاظ کیا کہ اگر تم نے طلاق باضابطہ روانہ نہ کی تو میں دوسرا نکاح کر سکتی ہوں) اس پر شوہر نے لکھا کہ (اگر تم نکاح کرو تو کرلو) اور یہ الفاظ کنایات طلاق سے ہے اور کنایات میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے اذهبی وتزوجی تقع واحدة بلا نية الخ۔(۲)

---

(۱) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية اودلا لة الحال فنحوا خرجي واذهبي الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵ .ط... ج۳ص۲۹۶) ظفير.

(۲) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۵۲ .ط.س.ج۳ص۳۱۴. ظفير.

میری زوجیت سے باہر ہوگئی کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

(سوال ۴۴۶) ایک عورت اپنے شوہر کے والدین سے جھگڑا فساد کر کے بلا مرضی اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکل کھڑی ہوئی اور میکہ میں رہتی رہی اور شوہر کا یہ بیان ہے کہ یہ عورت جس تاریخ سے میرے مکان سے بلا اذن میرے باہر ہوئی ہے جب سے میرے نکاح زوجیت سے باہر ہوگئی ہے اب میں کسی طرح اپنے مکان میں یا بطور زوجیت کے نہیں رکھ سکتا اور نہ مہر ونان نفقہ دے سکتا ہوں بلکہ وہ روپیہ نقد اور زیور جو کہ اس کے جہیز وغیرہ سے علیٰحدہ ہے یعنی میری ذات خاص سے جمع کیا ہوا ہے اس کے لینے کا مستحق ہوں جو کہ زوجہ اپنے ہمراہ لے گئی ہے۔
آیا عورت شوہر کے نکاح سے علیٰحدہ ہوگئی یا نہیں اور جتنے عرصہ تک زوجہ اپنے والد کے پاس رہی اس کے نفقہ کی مستحق شوہر سے ہے یا نہیں اور کیا وہ زیور نقدی جو بوقت نکلنے کے اپنے شوہر کے مکان سے اپنی ہمراہ میکہ میں لے گئی تھی جب کہ وہ مال شوہر کا ہے تو شوہر اس کے لینے کا مستحق ہے یا نہیں۔

(جواب) عورت کے نکل جانے اور بلا اجازت شوہر باہر چلی جانے سے طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی اور شوہر کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی۔ البتہ اگر شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ میری نکاح وزوجیت سے خارج ہوگئی ہے بہ نیت ایقاع طلاق کہے ہیں تو یہ الفاظ کہنے کے وقت اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی۔(۱) پہلے سے مطلقہ نہیں ہوئی تھی اور ایسی عورت کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے جو بلا اجازت شوہر اس کے گھر سے نکلے، اور مہر ساقط نہیں ہوتا، مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہے اور جو زیور بوقت جانے کے وہ عورت ساتھ لے گئی اگر درحقیقت شوہر کا بنوایا ہوا اور دیا ہوا تھا اور شوہر نے اس کو ہبہ نہ کیا تھا یا مہر میں نہ دیا تھا تو وہ شوہر کی ملک ہے شوہر اس کو واپس لے سکتا ہے۔ فقط۔

جہاں چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۴۷) مسماۃ رحمی کو اس کے خاوند حاضر خاں نے مار کوٹ کر گھر سے نکال دیا رحمی نے گذارہ کے واسطے درخواست دی جس پر حاضر خاں مذکور نے مہاراجہ نابھہ کی خدمت میں حاضر ہو کر گذارہ دینے سے انکار کر کے عذر کیا کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جائے بحکم سرکار مسماۃ مذکور کو آزاد کیا گیا۔ اس کے بعد مسماۃ مذکور نے عبد الکریم کے ساتھ نکاح ثانی کر لیا، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر مسماۃ رحمی کو پہلے شوہر نے اس کو طلاق دے دی تھی اور رحمی نے عدت کے بعد دوسرا نکاح عبد الکریم کے ساتھ کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں عبد الکریم کے پیچھے نماز پڑھنا چاہئے اور اگر رحمی کے شوہر نے صرف یہی الفاظ کہے تھے کہ میں اس عورت کو اپنے پاس نہیں رکھتا جہاں چاہے چلی جاوے تو اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے تھے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور نکاح ثانی بعد عدت کے درست ہوا اور اگر کچھ نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی اس صورت میں دوسرا نکاح کرنا رحمی کو درست نہیں ہے۔ پس شوہر اول سے

---

(۱) لا یقع بالکنایات الطلاق الا بنیة او دلا لة الحال فنحوا خرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ .ط.س. ج۳ص۲۹۶) ولو قال انا بری من نکا حك یقع الطلاق اذا نوی (عالمگیری مصری باب الکنایات ج۱ ص ۳۷۶) ظفیر.

نیت کا حال معلوم کیا جاوے۔(۱) فقط۔

بیوی سے کہا کہ تو میری بہن کے برابر ہے تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۴۸) زید نے اپنی زوجہ کو جھگڑے کے وقت یہ کہا کہ یہ میری بہن کے برابر ہے، کیا ان الفاظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

(جواب) وان نوی انت علی مثل امی او کامی وکذا لو حذف علی خانیة براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته ووقع مانواه لانه کنایة وان لا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ در مختار۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ زید کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی دوبارہ نکاح بدون حلالہ کے ہوسکتا ہے عدت میں اور بعد عدت کے ہر حال نکاح درست ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی نکاح سابق قائم ہے۔ فقط۔

جس جگہ چاہے نکاح کر لینا کہنے اور لکھنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۴۴۹) بکر اپنا وطن چھوڑ گیا، جاتے وقت اپنی بیوی زیدہ کو یہ کہہ گیا کہ اگر میں تین سال تک نہ آیا تو تم جس جگہ چاہے نکاح کر لینا اور خط میں بھی اس نے تحریر کر بھیجا کہ زیدہ کو میرے گھر سے نکال دینا۔ اب بکر کو گیارہ سال ہو گئے تو کیا زیدہ پر طلاق واقع ہو گئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر بکر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے تھے اور خط میں لکھے تھے تو بعد تین سال گزرنے کے صورت اولیٰ میں اور بوقت تحریر دوسری صورت میں طلاق واقع ہو گئی۔ اور اگر نیت کا حال معلوم نہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۳) باقی اگر بکر مفقود ہو گیا ہے اور اس کا پتہ و نشان و موت وحیات کچھ معلوم نہیں ہے تو مفقود ہونے کے وقت چار سال گزرنے کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات دس دن چار ماہ پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ کما ذکرہ فی الشامی۔(۴)

تین مرتبہ کہا چھوڑ دیا تو کیا اس کے بعد نکاح ثانی ہو سکتا ہے

(سوال ۴۵۰/۱) رجل قال لا مرأته . میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے ثلاث مرات ثم ندم علی ما فعل وارادان ینکحها هل یجوز له ان ینکحها بدون التحلیل.

تین پتھر پھینکے اور کہے چلی جا اس کا حکم کیا ہے

(سوال ۴۵۰/۲) رجل طرح ثلاث مدرات الی امرأته وقال اٹھ اور چلی جا۔ میرے گھر میں نہ بیٹھ۔

---

(۱) ولو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة (عالمگیری مصری کنایات ج ۱ ص ۳۷۶)
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴.ط.س.ج۳ص ۴۷۰. ۱۲ ظفیر.
(۳) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بینة الخ نحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (الدر المختار قوله قضاء قید به لانه لا یقع دیانة بدون النیة ولو وجدت دلالة الحال فو قوعه بواحد من النیةاو دلا لةالحال انما هو القضاء فقط کما هو صریح البحر و غیره (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ و ج ۲ ص ۶۳۶.ط.س.ج۳ص ۲۹۶)
(۴) ولا یفرق بینه وبینها ولو بعد مضی اربع سنین خلافالمالك (در مختار) وقد قال فی البزازیة الفتویٰ فی زماننا علی قول مالك (ردالمحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶.ط.س.ج۳ص ۲۹۵ مطلب فی الافتاء بمذهب مالك فی زوجة المفقود) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلةالناجزة للتهانوی اور کتاب الفسخ والتفریق (للرحمان) ظفیر.

ماحكم طلاقه اى هى بائنة بتطليقة واحدة ام مطلقة بثلاث مغلظة فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره.

(جواب)(۱)ان تكلم بهذه الكلمات نا ويا الطلاق تبين بواحدةثم لا تقع اخرى لا ن البائن لا يلحق البائن . كذا فى الدر المختار (۱) فيجوزله النكاح بها بلا تحليل۔

(۲)فى الشامى. فلا يقع بالقاء ثلاثة احجار اليها اوبا مر ها بحلق شعرها وان اعتقد الا لقاء والحلق طلاقاً انتهى(۱) وقوله اٹھ چلی جاالخ ان كان بينة الطلاق تقع به واحدة بائنة . كما مر ۔(۲) فقط۔

میرے کام کی نہیں، سروکار نہیں، کنایہ کے الفاظ ہیں۔ نیت سے طلاق ہوگی

(سوال ۴۵۱)زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو یہ کہہ کر اپنے مکان سے نکال دیا کہ جاتو میرے کام کی نہیں ہے، تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے اور خطوط میں بھی یہی لکھا کہ تجھے ہندہ سے کوئی سروکار نہیں ہے میں اسے نہیں چاہتا، میں اسے اپنے گھر سے نکال چکا ہوں اب ہندہ تقریباً بارہ سال سے اپنے شوہر زید سے علیٰحدہ رہتی ہے۔ کیا اس صورت میں بدون مزید تحقیقات کے صرف ہندہ کے حلفیہ بیان پر اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)یہ الفاظ جو شوہر نے زبانی کہے یا خط میں لکھے کنایہ کے الفاظ ہیں، صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے یا دلالت حال کا۔ اور جب کہ نیت شوہر کی کچھ معلوم نہ ہو اور نہ مذاکرہ طلاق کا ہو اور نہ حالت غصہ میں یہ الفاظ کہے گئے ہوں تو ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۳)اور جب کہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ فقط۔

مرے لائق نہیں، مری عورت نہیں وغیرہا، کنائے کے الفاظ ہیں نیت سے طلاق ہوگی ورنہ نہیں

(سوال ۴۵۲)نھو نے اپنی زوجہ کو بد چلن دیکھ کر یہ الفاظ کہے کہ یہ میرے لائق نہیں، جس جگہ چاہے نکاح کرے یا بازار میں بیٹھ جائے۔ اور یہ لکھ دیا کہ یہ میری بیوی نہیں ہے۔ اور اب وہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب)ان الفاظ میں جو نھو نے اپنی زوجہ کو کہے نیت طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس اگر نھو نیت طلاق کا انکار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ هكذا فى كتب الفقه۔(۴)فقط۔

---

(۱)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰٦. ۱۲.

(۲) (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س.ج۳ص ۲۳۰ تحت قوله ما لم يستعمل الا فيه.

(۳)كناية عند الفقهاء مالم يوضع له اى الطلاق واحتمله وغيره فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال وهى حالة مذاكرة الطلاق اوالغضب الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦۳۵ .ط.س.ج۳ص۲۹٦).

(٤)اذهبى وتزوجى تقع واحدة بلانية (در مختار) ويخالف ما فى شرح الجامع الصغير لقاضى خان ولو قال اذهبى فتزوجى وقال لم انو الطلاق لا يقع شئى الخ ويويده ما فى الذخيرة اذهبى وتزوجى لا يقع الا بالنية (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦۵۲ .ط.س.ج۳ص۳۱٤).

اپنی زوجیت سے علیٰحدہ کردیا کا جملہ لکھنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۵۳) زید نے اپنی زوجہ کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھے اپنی زوجیت سے علیٰحدہ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر طلاق واقع ہوگئی تو رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر زید نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ لکھے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہوگئی۔(۱) رجعت نہیں ہوسکتی۔(۲) فقط۔

چھوڑ دینے کے لفظ سے طلاق بائنہ ہوتی ہے

(سوال ۴۵۴) زید نے کہا کہ اگر میری زوجہ ہندہ آج شب میں میرے مکان میں نہیں آوے گی تو میری بیٹی کے برابر ہے۔ بعد کوشش کے عمرو خالد و بکر زوجہ مذکورہ کو صحن مکان تک تو لے آئے مگر بوجہ خوف زدوکوب ہندہ کو نکال کر دوسرے مکان میں کردیا۔ بعدہ پھر ایک شخص نے زید مذکور سے کہا کہ اپنی بیوی کو کیوں نہیں لے آتے۔ اس کا جواب زید نے یہ دیا کہ ہم نے اس کو چھوڑ دیا۔ چھوڑ دیا۔ بیٹی بولا چھوڑ دیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اگر ہوئی تو بائنہ ہوگی یا مغلظہ۔

(جواب) اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی اور بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ دوسری، تیسری واقع نہیں ہوئی لان البائن لا یلحق البائن(۳) کما فی الدر المختار وغیرہ وفی الشامی فی الکنایات قولہ سرحتک من السراح بفتح السین وھو الارسال ای ارسلتک لانی طلقتک الخ او فی ھذا المنزل . نھر شامی (ج ۲ ص ۴۶۵)(۴) فقط۔

ہم کو ضرورت نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت ہوگی تو طلاق ہوگی

(سوال ۴۵۵) ایک لڑکی نابالغہ ۹ سالہ کا نکاح اس کے والدین نے کیا۔ چند یوم کے بعد فریقین میں تکرار ہوگیا اور لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجا۔ والدین شوہر نے عدالت میں مقدمہ دائر کردیا۔ عدالت نے نکاح ناجائز قرار دے کر دعویٰ شوہر کا خارج کردیا۔ پھر مقدمہ کا اپیل کیا گیا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ جب تک لڑکی نابالغ ہے اپنے والدین کے گھر رہے، پھر لڑکی مختار ہے، جب وہ لڑکی بالغ ہوئی تو اس کے والدین نے پیغام بھیجا کہ اپنی امانت لے جاؤ، شوہر نے کہلا بھیجا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے میں نے اور نکاح کرلیا ہے، اب کچھ عرصہ کے بعد لڑکی نے دوسرا نکاح کرلیا ہے۔ یہ نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔ اور پہلا نکاح جو والدین نے نو سالہ عمر میں کیا تھا وہ فسخ ہوا یا نہیں۔

(جواب) شوہر کا یہ کہلا بھیجنا کہ اب ہم کو ضرورت نہیں ہے الفاظ طلاق صریح سے نہیں ہے البتہ کنایات میں داخل ہوسکتا ہے۔ پس اگر شوہر کی نیت اس سے طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ الغرض پہلا نکاح اس

---

(۱) یہ جملہ کنایات کے باب سے ہے جس میں نیت ہونے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ مفتی علامؒ نے اسے کنایات میں شمار کیا ہے ویقع بابرأتك عن الزوجية بلا نية (در مختار) قوله بلا نية فی حال الغضب وغيره تاتار خانيه ومقتضاه انه طلاق صريح وفيه نظر وفی کنايات الجوهرة انا بریٔ من نكاحك يقع ان نوى (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ٦١٤ .ط.س. ج۳ ص ۲۷۳)

(۲) اذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فی العدة وبعد انقضائها الخ (عالمگیری مصری الباب السادس فی الرجعة ج ۱ ص ٤٣١) (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات (ج ۲ ص ٤٤٦ .ط.س. ج۳ ص ۳۰۸).

(٤) ردالمحتار باب الكنايات (ج ۲ ص ٦٣٩ .ط.س. ج۳ ص ۳۰۰ . ۱۲ ظفير.

لڑکی کا جو اس کے والد نے کیا تھا صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک شوہر بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے دوسرا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے تھے تو عدت کے بعد دوسرا نکاح صحیح ہو گا ورنہ نہیں، ، شوہر سے نیت کا حال دریافت کیا جاوے اور شامی نے بدائع سے نقل کیا ہے کہ لاحاجۃ لی فیک میں نیت سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی لیکن شامی کی عبارت مابعد سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اختلاف ہے۔ صاحبین فرماتے ہیں کہ نیت سے طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۱) فقط۔

مطلب نہیں رکھنا، میری طبیعت اس کی طرف سے صاف نہیں کے جملے کنائے ہیں

(سوال ۴۵٦) اگر کوئی مسلمان بالغ اپنی بیوی کی نسبت اپنے برادر کلاں کو یہ الفاظ لکھے کہ میری بیوی بد چلن ہے اس لئے میری طبیعت اس کی طرف سے ہرگز صاف نہیں ہو سکتی اور نہ میں اس سے کچھ غرض مطلب رکھتا ہوں اور نہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کا اطمینان رکھئے خواہ کوئی کتنی ہی صفائی پیش کرے میں ہرگز صاف نہیں ہو سکتا۔ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس تحریر شوہر سے اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اخیر کے الفاظ صاف دلیل ہیں اس کی کہ اس کی نیت طلاق کی نہیں ہے کیونکہ یہ لفظ موجود ہے کہ مثل ایک کھانا پکانے والی کے رکھ چھوڑا ہے۔ ان الفاظ سے معلوم ہوا کہ اس کو طلاق دینا منظور نہیں ہے اور کوئی صریح لفظ طلاق کا اس تحریر میں نہیں ہے۔ فقط۔

تین دفعہ کہا مجھ پر حرام پھر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۵۷) ہندہ زید کی عورت بلا اجازت زید کے اپنے کسی عزیز کے گھر چلی گئی اور عرصہ تک وہاں مقیم رہی۔ زید کو ایک شخص نے کہا کہ تم ایسی عورت کو طلاق دے دو۔ اس پر زید نے اپنی عورت ہندہ کو بدیں الفاظ طلاق دی کہ میرے نفس پر حرام۔ میرے نفس پر حرام ہے۔ میرے نفس پر حرام ہے۔ تین دفعہ۔ اس کے بعد پانچ ماہ گذرنے پر زید اور ہندہ نے باہم رضامند ہو کر پھر نکاح پڑھوانا چاہا تو زید کو کسی نے کہا کہ بدون حلالہ پھر نکاح درست نہیں کیونکہ جو طلاق تم نے دی مغلظہ تھی۔ اس پر ہندہ نے ایک دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کیا۔ دوسرے شوہر نے ہندہ کے ساتھ مباشرت کی۔ لیکن وطی پر قادر نہیں ہو سکا اور اس شوہر ثانی نے طلاق دے دی جس کو تین ماہ گزر چکے ہیں۔ اب زید اور ہندہ پھر نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ شریعت مبارک کیا حکم دیتی ہے۔

(جواب) اس صورت میں چونکہ زید نے صریح لفظ سے طلاق نہیں دی بلکہ بالفاظ کنایہ طلاق دی ہے اور الفاظ کنایہ میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما صرح بہ فی

---

(۱) لست لك بزوج ولست لى بامرأة او قالت له لست لى بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه خلافا لهما او سئل الك امرأة فقال لا لا تطلق وان نوى (درمختار) قوله لا تطلق اتفاقا وان نوى ومثله قوله لم اتزوجك او لم يكن بينناتكاح اولا حاجة لى فيك بدائع لكن فى المحيط ذكر الوقوع فى قوله لا عند سواله قال ولو قال لا نكاح بيننا يقع الطلاق والا صل ان نفى النكاح اصلا لا يكون طلاقابل يكون جحود او نفى النكاح فى الحال يكون طلاقا اذا نوى وما عداه فالصحيح انه هذا الخلاف اه بحر (ردالمحتار باب الصريح ج۲ ص ٦۲۳ .ط.س. ج۳ص ۲۸۳) ظفير.

الدر المختار وغیرہ۔(۱) لہذا بصورت مذکورہ وہ عورت مطلقہ ثلثہ اور مغلظہ نہیں ہوئی بلکہ ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہوئی ہے اس لئے حلالہ کی ضرورت اس میں نہیں ہے بلا حلالہ شوہر اول سے نکاح صحیح ہے اور اگرچہ حلالہ کے لئے وطی شوہر ثانی کی شرط ہے اور بدون وطی شوہر ثانی مطلقہ ثلثہ شوہر اول کے لئے حلال نہیں ہو سکتی مگر صورت مذکورہ میں چونکہ حلالہ کی ضرورت ہی نہ تھی اس وجہ سے شوہر ثانی کی طلاق کے بعد جس وقت تین حیض گذر جاویں یعنی عدت پوری ہو جاوے شوہر اول کے ساتھ نکاح صحیح ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو بوجہ بڑھاپے وغیرہ کے اس کے لئے عدت تین ماہ ہیں۔فقط۔

بیوی کے متعلق کہا میں اس کو نہیں رکھتا میرے لائق نہیں کیا حکم ہے

(سوال ۴۵۸)ایک شخص اپنی بیوی کو رخصت کرا کر اپنے گھر لے آیا۔دو تین روز بعد معلوم ہوا کہ اس کو حمل حرام ہے، پھر خاوند اس کو اس کے والدین کے گھر چھوڑ گیا اور یہ کہہ گیا کہ اس کو میں نہیں رکھتا، یہ عورت میرے لائق نہیں ہے، عورت کے والدین نے عورت کو دوسرے شخص کے گھر بٹھلا دیا۔دو تین ماہ بعد یہ دوسرا شخص جب کہ اس کے بچہ پیدا ہو چکا ہے اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔آیا اس سے نکاح ہو سکتا ہے۔

(جواب)اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی،بعد عدت کے دوسرے شخص سے اس کا نکاح درست ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے،جب بچہ پیدا ہو چکا تو عدت ختم ہو گئی اب اس کا نکاح درست ہے۔باقی یہ امر شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہیں یا نہیں۔(۲)فقط۔

تو میری عورت نہیں کا جملہ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۴۵۹)زید نے اپنی زوجہ کو بلا وجہ بد سلوکی کا برتاؤ کر کے یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میری عورت نہیں ہے، میری ماں بہن کی طرح ہے۔اس طریقہ پر جو شوہر نے طلاق دی وہ شرعاً جائز ہے یا نہیں اور ایسی حالت میں طلاق ہو جانے سے عورت کو مہر شوہر سے مل سکتا ہے۔اور یہ طلاق کس قسم کی ہے۔

(جواب)ان الفاظ سے جو طلاق واقع ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے اور ان الفاظ میں اگر نیت شوہر کی طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور مہر زوجہ کا بعد طلاق کے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے بعد طلاق کے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے۔ هكذا في كتب الفقه۔فقط۔

---

(۱)لان البائن لا يلحق البائن (الدرالمختار على هامش ردالمحتار ، باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س.ج۳ص۳۰۸) ظفير.(۲)فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦۳٥ .ط.س.ج۳ص۲۹٦)(۳)وان نوى انت على مثل امي او كامي و كذا لو حذف علىّ حانيه برا او ظهارا وطلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لا نه كناية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط.س.ج۳ص٤۷۰) لست لى با مراء ة الخ طلاق ان نواه ايضاً باب الصريح ج ۲ ص ٦۳۳ .ط.س.ج۳ص۲۸۲) ظفير.

لفظ چھوڑا کہنے کے بعد رجوع جائز ہے یا نہیں

(سوال ۴۶۰) ایک شخص نے دوبار یہ الفاظ کہے ، فلاں عورت کو میں نے چھوڑا چھوڑا، مگر باز آں رجوع کردہ آیا بعد از دو طلاق رجوع واقع گردیدہ نکاح را قائم میکند یا چہ حکم است۔

(جواب) لفظ چھوڑا چھوڑا کنایات میں سے ہے۔ جب کہ شوہر نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی کما صرحوا ان البائن لا یلحق البائن۔(۱) درمختار وغیرہ۔ اور طلاق بائنہ میں رجوع بلا نکاح صحیح نہیں ہے۔ پس طلاق بائنہ دینے کے بعد شوہر کا رجوع کرانا بقاء نکاح کے لئے کچھ مفید نہیں ہے اور وہ رجوع کرنا کالعدم ہے۔ بلا نکاح جدید وہ عورت اس کے نکاح میں داخل نہیں ہوسکتی۔(۲) (لہذا جدید نکاح کرے۔ ظفیر)

میرے یہاں سے نکل جا کہنے میں طلاق کی نیت تھی تو ہوگئی

(سوال ۴۶۱) زید نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ متعدد دفعہ یہ بات کہی کہ تو میرے یہاں سے نکل جا۔ تو میرے کام کی نہیں ہے۔ چنانچہ اس کو اپنے گھر سے نکال بھی دیا اور زدوکوب کیا اور دو سال سے زیادہ ہوا کہ زید نے اس سے رجوع نہیں کیا اور نہ اس کی خبر لی۔ آیا زید کی بیوی صورت مذکورہ میں بائنہ ہوگئی یا نہ۔

(جواب) قال فی الدر المختار فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ یحتمل رداً (الی ان قال) وفی الغضب توقف الا ولان الخ ای ما یصلح رداً وجواباً الخ شامی(۳) پس صورت مسئولہ میں اگر شوہر نے بہ نیت طلاق کلمہ مذکورہ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ بلا نکاح رجعت اس میں درست نہیں ہے۔ عدت کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔

تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے بشرط نیت طلاق واقع ہوجائے گی

(سوال ۴۶۲) زید نے اپنی بیوی کو بحالت ناراضگی یہ الفاظ خط میں لکھے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا۔ ان الفاظ سے طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ مجھے تجھ سے کچھ تعلق نہیں ہے، طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہوسکتا ہے۔(۴) اور دوسرا فقرہ (کہ تمام عمر اس کی شکل نہیں دیکھوں گا) لغو ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۸ . ۱۲ .
(۲) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری . الباب السادس فی الرجعة ج ۱ ص ٤۳۱) ظفیر .
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦۳۷ .ط.س.ج۳ص۲۹۸ . ۱۲ ظفیر .
(٤) لوقال لها لا نكاح بينی وبينك الخ يقع الطلاق اذا نوی لم يبق بينی وبينك عمل ونوی يقع (عالمگیری کشوری الفصل الخامس فی الكنايات ج ۲ ص ۳۹٤) ظفیر .

حرام کے لفظ سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۶۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر شوہر نے یہ لفظ کہ تو مجھ پر حرام ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی عورت پر واقع ہو گئی(۱) عدت گزرنے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جائے کہ یہ لفظ اس نے بہ نیت طلاق کہا تھا یا ویسے ہی بطریق سب و شتم کہہ دیا تھا۔ اگر اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو جب تک وہ طلاق نہ دے گا دوسرا نکاح عورت مذکورہ کا جائز نہ ہوگا۔

صورت ذیل میں کتنی طلاق ہوئی

(سوال ۴۶۴) ہندہ نے بیان کیا کہ میرے شوہر زید نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے ڈیڑھ دو برس سے۔ جب زید مذکور سے پوچھا گیا تو اقرار کیا اور کہا کہ میں نے اس کو یعنی ہندہ مذکورہ کو ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ بعدہ کسی نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے طلاق دی تو کہتا ہے کہ طلاق ہی جانئے یعنی چھوڑ دی اور کچھ سروکار نہ رکھنا طلاق ہی جانئے بعدہ کسی کے اصرار کرنے پر طلاق نامہ لکھ دیا اور اپنا دین بخشوالیا۔ سوال یہ ہے کہ پہلے اقرار سے کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے چھوڑ دیا ہے طلاق صریح رجعی واقع ہوئی یا نہیں۔ اور جب کہا کہ مجھ کو اس سے کچھ سروکار نہیں ہے۔ اس سے ایک طلاق بائن واقع ہوئی ہے یا نہیں۔ اور کسی کے دریافت کرنے پر جواب دینا کہ طلاق شرعی نہیں دیا ہے یہ اقرار طلاق کو باطل کرتا ہے یا نہیں اور طلاق نامہ لکھ دینا پہلے حکم کو اٹھا سکتا ہے یا نہ اور وقوع طلاق بائن کی صورت میں عدت گزر گئی یا نہیں اور دوسرا نکاح ہندہ کا دوسرے مرد سے کر لینا صحیح ہو گا یا نہیں۔

(جواب) زید کا یہ کہنا کہ میں نے ڈیڑھ دو برس سے ہندہ کو چھوڑ دیا ہے کنایہ تھا۔ محتاج تھا نیت کا، کہ اگر بہ نیت طلاق کہا تو طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی ورنہ نہیں(۲) لیکن بعد میں یہ کہنا کہ طلاق ہی جانئے اس سے ایک طلاق واقع ہوئی۔ اگر پہلے لفظ سے بھی نیت طلاق کی تھی تو اب دو ہو گئی اور دونوں بائنہ۔ اور اگر پہلے لفظ سے نیت طلاق کی نہ تھی تو اب اس لفظ صریح سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ بعد میں طلاق نامہ لکھنا اور مہر معاف کرانا یہ دوسری طلاق ہو گی۔ اور اگر طلاق نامہ میں تین طلاق لکھی گئی ہیں تو مجموعہ تین سے تین طلاق کے ساتھ ہندہ مطلقہ ہو گی، اور عدت اول طلاق کے بعد سے پورا کرنا ہو گی۔ یعنی جس وقت پہلی طلاق دی اسی وقت سے عدت شروع ہو جاوے گی۔ طلاق نامہ لکھنے کا اعتبار نہ ہو گا اور بعد عدت کے دوسرا نکاح صحیح ہے۔ اور طلاق کے بعد اس کہنے سے

---

(۱) قال لا مرأته انت علی حرام الخ ایلاء ان نوی التحریم او لم ینو شیئا وظهار ان نواه وهدران نوی الکذب الخ وتطلیقةبائنة ان نوی الطلاق وثلاث ان نواها ویفتی بانه طلاق بائن ان لم ینو ه لغلبة العرف (در مختار) هذ فی القضاء واما فی الدیا نة فلا یقع مالم ینو عدم نیة الطلاق صادق بعدم نیة شئی اصلاالخ قلت الظاهر انه اذا لم ینو شئا اصلا یقع دیانة ایضا الخ(ردالمحتار باب الایلاء یطلب فی قوله انت حرام ج ۲ ص ۷۶۰ و ج ۲ ص ۷۶۱ و ج ۲ ص ۷۶۲.ط.س. ج۳ص۴۳۲ م) ظفیر.(۲)ثم فرق بینه وبین سرحتك فان سرحتك کنایة(ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۸ .ط.س. ج۳ص۲۹۹) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة اود لالة الحال (در مختار) قوله قضاء قید به لانه لایقع دیانة بدون النیة(ردالمحتار باب ایضاً ج۳ ص ۶۳۶ .ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

کہ طلاق شرعی نہیں دی ہے پہلا اقرار طلاق کا باطل نہ ہوگا۔ وہ طلاق ثابت اور صحیح رہے گی اور اسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔ اگر اس وقت سے تین حیض ہو چکے ہیں عدت گذر گئی اور نکاح ثانی صحیح ہے۔(۱)

چھوڑ دیا کے لفظ سے بشرط نیت طلاق ہو گی

(سوال ۴۶۵)ایک شخص کی عورت بھاگ گئی تھی اس شخص نے یہ الفاظ کہے تھے کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا۔ اب اس کی بیوی واپس آگئی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے۔

(جواب)اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ لفظ کہا تھا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ اب بلا نکاح جدید کے اس کو اپنی زوجیت میں نہیں رکھ سکتا۔(۲)

صورت مذکورہ میں نیت طلاق کی تھی تو طلاق ہو گئی

(سوال ۴۶۶)ایک عورت مسلمان قوم لوہار کی شادی ایک شخص محمد بخش مسلمان لوہار کے ساتھ دس بارہ سال ہوئے ہوئی تھی اور وہ اس قدر مدت اس کی زوجیت میں رہی کہ شوہر کے نطفہ سے اس کی اولاد پیدا ہوئی۔ پھر اسی شوہر ظالم نے نہیں معلوم کس وجہ سے اس کو الزام لگا کر علیحٰدہ کر دی کہ اس نے ڈھیڑ کے ساتھ کھایا اور پیا ہے اور میرے کام کی نہیں ہے۔ چاہے غیر قوم اور غیر برادری کے گھر میں گھس جائے میں نہیں رکھتا۔ یہ کہہ کر ڈیڑھ سال سے تعلق زوجیت کا نہیں رکھتا اور گھر سے نکال دیا اور قطع تعلق کر چکا ہے۔ نہ اس کو رکھتا ہے اور نہ روٹی کپڑا دیتا ہے۔ بلکہ ایک تحریر ہندی لکھا کہ بہت سے اہل برادری کی گواہی کرا کر بھیج دی ہے کہ وہ چاہے غیر کو کرے جو برادری کا آدمی نہ ہو، مجھ کو غیر کے کر لینے میں انکار نہیں ہے اور نہ دعوی۔ ایسی صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب)جو الفاظ شوہر کے درج ہیں سوال میں وہ کنایہ کے ہیں، اگر بہ نیت طلاق شوہر نے ایسے الفاظ کہے ہیں تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی اور بعد گزرنے عدت کے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے اور اگر شوہر نے بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہیں کہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی،(۳) اور شوہر کی نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور ہندی کی تحریر ہم لوگ نہیں سمجھتے کہ اس میں کیا الفاظ تحریر ہیں۔

عدم تعلق کا جملہ کہنے سے نیت کے وقت طلاق ہو گی

(سوال ۴۶۷)زید اور اس کی زوجہ میں ہر مہینہ ایک دو دفعہ جھگڑا ہوتا ہے اور زید عورت کی نسبت ایک دو دفعہ لفظ نکال دیتا تھا۔ اب جو زید نے عورت سے سلوک کیا تو یہ الفاظ کہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ کسی قسم کا لڑائی جھگڑا کروں تب تو مجھ سے بے تعلق ہے۔ عورت نے کہا کہ یہ لفظ زبان سے نہ نکالو۔ لڑائی ہمیشہ اسی طرح رہے گی۔ زید نے کہا کہ اگر اب لڑوں تب تیرا میرا کچھ تعلق نہیں۔ غرض کہ زید نے تین دفعہ یہی الفاظ کہے اور

---

(۱)فیها ثلاث حیض من وقت الطلاق شمنی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۷۳۳ .ط.س. ج۳ص۵۱۳) ظفیر. (۲)وفی الکنایات "ونحو اعتدی الخ وسر حتك فارقتك لا یحتمل السب والرد ففی حالة الرضاء الخ" تتوقف الا قسام الثلاثة تاثیرا علی نیة للاحتمال (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۹ و ج ۲ ص ۶۴۰ .ط.س. ج۳ص ۳۰۰) ظفیر.

(۳)لوقال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة وان کان فی حال مذاکرة الطلاق (وقبیله) وفی الفتاوی لم یبق بینی وبینك عمل ونوی تقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۲۵۳) ظفیر.

لڑائی دونوں کی بدستور جاری ہے اور عورت بہت نیک ہے۔وہ کہتی ہے کہ ہمیشہ اس کی نااتفاقی رہی اور اس نے طلاق کا بھی لفظ نکالا۔اب وہ عورت نکاح میں رہی یا نہیں۔

(جواب)اگر یہ لفظ کہا ہے کہ اگر آج سے میں تیری ساتھ الخ تو مجھ سے تو بے تعلق ہے یا تیرا میرا کوئی تعلق نہیں تو بے تعلق ہے یا تیرا میرا کوئی تعلق نہیں تو اس میں نیت کا اعتبار ہے۔اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ بعد شرط کے یعنی لڑائی کرنے کے واقع ہوگئی۔اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ نہ کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے۔(۱)اور اگر کبھی صریح طلاق کا لفظ بھی کہا تھا تو بلانیت بعد تحقق شرط کے طلاق واقع ہوگئی۔(۲)

بیوی سے کہا کہ دوسرا شوہر کرلو تو اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۴۶۸)زوجین میں باہم جھگڑا ہوا۔شوہر نے زوجہ کو کہا کہ جیسے ہم نے دوسرا نکاح کرلیا تم بھی کرلو۔ایسا کہنے سے نکاح قائم رہا یا ٹوٹ گیا۔اگر ٹوٹ گیا تو اس کا نکاح دوسری جگہ کردیا جائے۔

(جواب)یہ لفظ شوہر کا کہ "تم بھی دوسرا نکاح کرلو" کنایہ ہے طلاق کا۔صریح طلاق نہیں ہے۔اگر اس لفظ میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے،ورنہ نہیں۔پس شوہر سے دریافت کرلیا جائے کہ اس کی نیت اس لفظ کے کہنے سے کیا تھی۔اگر طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔(۳)اور بعد عدت کے جو تین حیض ہے اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو،اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ ہیں۔وہ عورت دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

جادور ہو چلی جا یہ کنائے ہیں نیت سے طلاق ہوگی

(سوال ۴۶۹)ایک شخص کے دو عورتیں ہیں ایک کو اچھی طرح رکھتا ہے اور دوسری کو ایک ایک ہفتہ تک کھانے کو نہیں دیتا اور یہ الفاظ کہے کہ جادور ہو چلی جا،اپنے باپ کے یہاں جارہ تیرا میرا کچھ مطلب نہیں۔اور اب اس شخص کو تین سال کی جیل ہوگئی تو اس حالت میں اس کی زوجہ پر طلاق پڑ گئی یا نہیں۔عورت کو دوسرا نکاح کرلینا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب)ایسا شخص جو دونوں زوجہ میں عدل اور برابری نہ کرے فاسق اور مستحق عذاب ہے۔(۴)اور جو الفاظ وہ اپنی ایک زوجہ کو کہتا ہے اگر نیت طلاق کی ہے، تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔کیونکہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں صریح

---

(۱)لوقال لها الخ لم يبق بينى وبينك نكاح يقع الطلاق اذا نوى الخ ولو قال لها الخ لم يبق بينى وبينك عمل ونوى يقع (عالمگیری کشوری باب الكنايات ج ۲ ص ۳۹٤ .ط.ماجديه ج۱ص۳۷۵) ظفير.

(۲)فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری كشورى باب التعليق فصل ثالث ج ۲ ص ٤٤٠ .ط .ماجديه ج۱ ص۳۷٦.) ظفير.

(۳)ولو قال تزوجى ونو الطلاق اوالثلث صح وان لم ينو شيئا لم يقع كذا فى العتابية (عالمگیری كشورى باب الكنايات ج ۲ ص ۳۹۵ .ط.ماجديه ج۱ص ٤۲۰) ظفير.

(٤)يجب (القسم) وظاهر الاية انه فرض ان يعدل اى ان لا يجور فيه اى فى القسم بالتسوية فى البيوتة وفى الملبوس والماكول والصحبة (در مختار) قوله وظاهر الاية انه فرض فان قوله تعالى فان خفتم الا تعدلوا فواحدة ، امر بالاقتصار على الواحدة عند خوف الجور الخ(ردالمحتار باب القسم ج ۲ ص ٥٤٦ .ط.س.ج۳ص ۲۰۱) ظفير.

طلاق کے نہیں ہیں، اور کنایہ میں نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱) اور دوسرا نکاح اسی وقت جائز ہوتا ہے کہ پہلے شوہر کی طرف سے طلاق ہو جاوے اور جیل خانہ جانے سے بھی طلاق نہیں ہوتی۔

کوئی واسطہ تعلق نہیں کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی

(سوال ۴۷۰) مسماۃ محمودہ چودہ سالہ کا نکاح اس کی سوتیلی ماں نے خالد سے کر دیا بلا رضامندی محمودہ کے باپ عمر کے۔ کچھ عرصہ بعد خالد نے محمودہ کا زیور و کپڑا اتار کر اور یہ کہہ کر کہ اب عمر بھر کو جاؤ ہم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں اس کو میکہ پہنچا دیا۔ اب محمودہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ۔

(جواب) بدون رضامندی باپ کے محمودہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر کوئی دوسری علامت بلوغ کی مثل حیض وحمل کے نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر میں شرعاً مرد اور عورت بالغ شمار ہوتے ہیں۔ پس چودہ برس کی عمر میں محمودہ شرعاً بالغہ نہیں ہوئی اور نابالغہ کا نکاح بدون ولی کے نہیں ہوتا، اور سوتیلی ماں یا اس کا بھائی ولی نہیں ہے۔ لہذا وہ نکاح جو سوتیلی ماں نے کیا باپ کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگر باپ نے بعد اطلاع کے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اور اگر جائز رکھا تو صحیح ہوا۔(۲) پس بصورت صحت نکاح اگر خالد نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو محمودہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۳) بصورت عدم صحت نکاح فی الفور دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

تو بیوی نہیں کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۴۷۱) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ اب تو میری بیوی نہیں اور نہ آئندہ سے میں تجھ کو اپنی بیوی سمجھوں گا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اگر طلاق کی نیت سے شوہر نے یہ لفظ کہا ہے کہ اب تو میری بیوی نہیں ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۴)

---

(۱) لو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة وان کان فی حال مذاکرة الطلاق (اور اس سے ذرا پہلے ہے) وفی الفتاویٰ (لو قال لها) لم یبق بینی وبینك عمل و نوی یقع (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۲۵۳) ظفیر.

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازته (در مختار) فیکون سکوته اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضرا فی مجلس العقد ما لم یرض صریحا او دلالة (ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج۳ ص ۸۱) ظفیر.

(۳) واخرجی واذهبی وقومی وابتغی الازواج لا نها تحتمل الطلاق وغیره فلا بد من النیة (هدایه کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۵۲) ظفیر.

(۴) لست لك بزوج اولست لی بامرأة الخ طلاق ان نواه (در مختار) قید بالنیة لا نه لا یقع بدونها اتفاقا لکونه من الکنایات (ردالمحتار قبیل باب طلاق غیر الدخول بها ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳) ظفیر.

جہاں تیری مرضی ہو چلی جا کا جملہ کنایہ ہے نیت سے طلاق ہوگی

(سوال ۴۷۲) ایک شخص نے اپنی عورت کو مارا اور کہا کہ جہاں تیری مرضی ہے چلی جا مجھ کو تیری کچھ ضرورت نہیں ہے۔ کیا اس عورت پر طلاق واقع ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) یہ لفظ کنایہ ہے صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔ اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے۔(۱)

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۴۷۳) اگر شخصے در حالت غضب زوجہ خود را میگوید کہ تو بر من سہ چرائی سہ چرائی سہ چرائی است بعد ازاں میگوید کہ تو بر من سہ طلا۔ و حرف اخر یعنی قاف را حذف کردہ و تو بر من مثل مادر من ہستی اگر باتو انبساط میکنم۔ این ہمہ الفاظ در حالت غضب اظہار نمود چہ حکم است۔

(جواب) لفظ سہ چرائی کہ در سوال سہ بار مذکور است معنی آں معلوم نیست کہ در کشمیر در کدام معنی مستعمل میشود واز لفظ تو بر من سہ طلا بدون قاف طلاق واقع نمی شود کہ ایں نہ صریح طلاق است ونہ کنایہ ونہ از الفاظ مصحفہ ہست کہ طا با قاف را بحرف دیگر مثل تاء و کاف بدل کردہ باشند لہذا لغو است۔ قال فی الدر المختار ورکنہ لفظ مخصوص ھو ماجعل دلالۃ علی معنی الطلاق من صریح او کنایۃ شامی۔(۲) اما قول شوہر تو بر من مثل مادر من ہستی آنچہ ازاں نیت کردہ است از کرامت یا ظہار یا طلاق ہماں معتبر است واگر ہیچ نیت نیست لغو است و تشبیہ در بزرگی کرامت ارادہ کردہ خواہد شد کما قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً او ظھاراً او طلاقاً صحت نیتہ ووقع مانواہ لانہ کنایۃ والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا وتعین الادنی ای البر یعنی الکرامۃ الخ.(۳)

مہر دلا دو اور طلاق تحریری لے لو کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۴۷۴) زید کی ہمشیرہ کا عقد بکر سے پانچ چھ ماہ پہلے ہوا تھا۔ اب زید نے بکر سے رخصت کو کہا تو بکر نے یہ جواب دیا کہ مجھے یہ نکاح اول ہی مرغوب نہ تھا اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے۔ لہذا مجھے رسید مہر دلا دو اور طلاق تحریری لے لو۔ ایسے صورت میں قطع تعلق ہوا یا نہیں۔

(جواب) یہ الفاظ کہ مجھے رسید مہر دلا دو اور طلاق تحریری لے لو بطریق وعدہ اور بطریق تعلیق کے ہے کہ اگر تم رسید دلا دو گے تو میں طلاق نامہ لکھ دوں گا۔ اس سے فی الحال طلاق واقع نہیں ہوئی (۴) اور یہ لفظ "اور نہ اب تعلق رکھنا منظور ہے" کنایہ ہے۔ اگر اس میں نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بھا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال الخ فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ص ۶۳۵ ط.س. ج۳ص ۲۹۶) ظفیر.

(۲) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۴ ط.س. ج۳ص ۲۳۰. ۱۲ ظفیر.

(۳) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الظھار ج ۲ ص ۷۹۴ ط.س. ج۳ص ۴۷۰۔۱۲ ظفیر.

(۴) بخلاف قولہ طلقی نفسك فقالت انا طالق او انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج۲ ص ۶۵۹ ط.س. ج۳ص ۳۱۹) ظفیر.

صورت ذیل میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۴۷۵) زید کا نکاح مسماۃ لمۃ اللہ سے بحالت نابالغی زوجین ہوا۔ بعد پانچ برس کے جب مسماۃ کی عمر ساڑھے بارہ برس کی ہوئی، شوہر کی طرف سے ایک کارڈ جس کا مضمون یہ تھا کہ لمۃ اللہ کا نکاح جو برائے نام میرے ساتھ ہوا تھا میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اور کارڈ کے حاشیہ پر کوئی گواہ نہیں ہے۔ ڈاکخانہ میں ساتھ ہوا تھا میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ اور کارڈ کے حاشیہ پر کوئی گواہ نہیں ہے۔ ڈاکخانہ میں جون سن ۱۹۱۶ء کو ڈال دیا، اور زید جولائی سن ۱۹۱۶ء کو مسماۃ کو لینے کے ارادہ سے آیا اندر میعاد عدت کے۔ اس وقت اس کو وہ خط دکھایا گیا جس سے وہ انکاری ہے۔ شرعاً اس قسم کی تحریر معتبر ہے یا نہیں اور تحریر مذکورہ کے الفاظ سے طلاق ثابت ہوگی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ اول تو اس کارڈ میں صریح لفظ طلاق کا درج نہیں ہے، آزاد کرنے کا لفظ درج ہے اور اس میں نیت طلاق کی ضرورت ہے اور جب کہ شوہر کارڈ ہی کا انکار کرتا ہے تو نیت طلاق کا وہ کب اقرار کرے گا دوم بصورت انکار شوہر تحریر مذکور معتبر نہ رہی۔ کیونکہ نہ دو گواہ عادل تحریر کے ہیں اور نہ اقرار شوہر کا ہے۔ لہذا وہ تحریر شرعاً لغو اور باطل سمجھی جاوے گی۔(۱)

بیوی سے کہا کہ جہاں جی چاہے چلی جا کیا حکم ہے

(سوال ۴۷۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا ترا جہاں جی چاہے چلی جا، یا کسی سے حرام کراتی پھر، مجھے تیرے سے کوئی کام نہیں۔ عورت دوسرا نکاح کرنے پر رضامند ہے۔ پہلا شوہر اس کو قبول نہیں کرتا، اور شوہر نے یہ بھی کہا کہ نہ تجھ کو طلاق دوں گا اور نہ گھر میں رکھوں گا۔

(جواب) دوسرا نکاح بدون شوہر کے طلاق دینے کے اور عدت گذرنے کے صحیح نہیں ہے اور چلی جاو غیرہ الفاظ اس قسم کے کنایات میں ہیں کہ ان میں ہر حال میں بدون نیت طلاق واقع نہیں ہوتی اور نیت کی نفی شوہر کے کلام سے ظاہر ہے۔

خسر سے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے جہاں چاہیں اپنی لڑکی کا نکاح کردیں کیا حکم ہے

(سوال ۴۷۷) زید نے اپنی زوجہ کے باپ کو یہ الفاظ کہے "میری طرف سے اجازت ہے اپنی لڑکی کا جس جگہ چاہے نکاح کردو۔" آیا شرعاً نکاح زید ٹوٹ گیا یا نہیں۔

(جواب) اگر زید نے اس لفظ سے طلاق کی نیت کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ولو قال اذهبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شئی لان معناه ان امکنک (الی ان قال) ویئویده ما فی الذخیرة اذهبی وتزوجی لا یقع الابالنیة وان نوی فهی واحدة بائنة الخ شامی۔(۲) جلد ثانی ص آخر کنایات۔

....

(۱) وان لم یقرانه کتابه ولم تقم بینة لکنه وصف الا مر علی وجهه لا تطلق قضاء ولا دیانة (ردالمحتار کتاب الطلاق لطلب فی الطلاق بالکتابة ج ۲ ص ۵۸۹ .ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲ .ط.س. ج۳ص ۱۲.۳۱۴ ظفیر.

بیوی سے کہا تیری ہی پیدا کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں کیا حکم ہے

(سوال ۴۷۸) زید نے اپنی بی بی ہندہ کو رنج کی حالت میں زدوکوب کیا اور اس کی بدکلامی پر یوں کہا کہ تیری ہی پیدا کہ تجھ کو اپنے گھر میں آنے دیں۔ صورت مذکورہ میں طلاق یا ایلاء ہولیا نہیں اور اس کا کچھ کفارہ آوے گا یا نہیں۔

(جواب) اس میں کچھ نہیں ہوا۔ نہ طلاق نہ ایلاء اور کفارہ اس میں کچھ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار باب الظھار۔(۱)

جہاں چاہے چلی جا کا جملہ کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۴۷۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو زدوکوب کر کے اس کا زیور اتار لیا اور کہہ دیا کہ تو اپنی ماں کے یہاں چلی جا، یا جہاں چاہے چلی جا، میرے کام کی نہیں ہے۔ ہندہ اس کہنے کے بعد باپ کے گھر چلی گئی۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) الفاظ مذکورہ کہ اپنی ماں کے یہاں چلی جا یا جہاں جی چاہے چلی جا کنایات طلاق سے ہیں۔ ان میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس نے کس نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں۔ کذا یفھم من الدر المختار۔(۲)

میرا کچھ تعلق نہیں جدھر چاہے چلی جا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۴۸۰) فقیر محمد کی بیوی بد چلن ہوگئی اور اس کے گھر سے نکل گئی اور جب اس نے اپنے خاوند سے طلاق مانگی تو اس کے خاوند نے یہ الفاظ کہے کہ میرا اس عورت سے کچھ تعلق نہیں ہے وہ جدھر چاہے چلی جاوے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) در مختار میں ہے کہ الفاظ خلیۃ بریۃ اور بتۃ وبتلۃ سے کہ جن کی معنی انقطاع کے ہیں مذاکرہ طلاق میں طلاق واقع ہو جاتی ہے وفی مذاکرۃ الطلاق یتوقف الاول فقط درمختار (۳) ای لا یتوقف الا خیران وفی الشامی فتفسر المذاکرۃ بسوال الطلاق الخ۔(۴) پس اس صورت میں شوہر کا یہ لفظ کہ "میرا کچھ اس عورت سے تعلق نہیں ہے" بجواب اس عورت کے طلاق چاہنے کے مفید طلاق ہے۔ لہذا طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی۔

---

(۱) وان لا ینو شیئا او حذف الکاف لغا (در مختار) لانہ مجمل فی حق التشبیہ فما لم یتبین مراد مخصوص لا یحکم بشی فتح (ردالمحتار باب الظھار ج ۲ ص ۷۹٤ ط.س. ج۳ص ٤٧٠) ظفیر.

(۲) فالکنایات لا تطلق بھا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال وھی مذاکرۃ الطلاق او الغضب فنحوا خرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار ج ۲ ص ٦٣٥ ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٠ ط.س. ج۳ص ۳۰۱. ۱۲ ظفیر.

(٤) ردالمحتار باب الکنایات ص ٦٣٧ تحت قولہ وھی مذاکرۃ الطلاق. ط.س. ج۳ص۲۹۷. ۱۲ ظفیر.

مندرجہ ذیل جملے سے بلا نیت طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۴۸۱) زید و ہندہ نابالغان کا نکاح ان کے والدین نے صغر سنی میں کر دیا تھا۔ جب دونوں بالغ ہو گئے تو زید نے کسی دوسری عورت سے نکاح کر لیا، تو اس سے ہندہ نے کہا کہ تیرا نکاح میرے ساتھ ہوا ہے تو اور نکاح کیوں کرتا ہے۔ زید نے اس کے جواب میں کہا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا۔ دوسری عورت سے اس کی اولاد بھی ہو گئی ہے۔ ہندہ کے باپ نے زید اور اس کے باپ سے یہ کہا کہ جب تم میری لڑکی کو کھانے پہننے کو نہیں دیتے ہو تو میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دوں گا۔ شوہر اور اس کی والدہ نے بالاتفاق کہا کہ تمہیں اختیار ہے۔ اس صورت میں ہندہ کا نکاح دوسری جگہ درست ہے یا نہیں۔

(جواب) زید کا یہ کہنا کہ میرا نکاح تیرے ساتھ نہیں ہوا جھوٹ ہے اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ شامی میں ہے والا صل ان نفی النکاح اصلا لا یکون طلاقا بل یکون جحودا الخ۔(۱) اور اسی طرح اور اس کی والدہ کا ہندہ کے والد کے اس قول (میں اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کردوں گا) کے جواب میں یہ کہنا کہ تمہیں اختیار ہے الفاظ صریح طلاق سے نہیں ہے جو بدون نیت کے اس سے طلاق واقع ہو جاوے پس بدون طلاق دینے زید کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے، اور الفاظ تفویض جو اختیار وغیرہ ہیں اس میں بھی نیت شوہر کی ضرورت ہے۔(۲) اور یہ بھی ضروری ہے کہ عورت اسی مجلس میں اپنے نفس کو طلاق دیوے، لہذا وہ صورت بھی یہاں متصور نہیں ہے۔

ہمارے یہاں سے چلی جا کچھ واسطہ نہیں، کہنے میں نیت کی ضرورت ہے

(سوال ۴۸۲) زید نے اپنی بیوی سے نزاع کر کے یوں کہا کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں۔ ہمارے یہاں سے چلی جاؤ، اور زیورات و کپڑے اس سے لے کر اپنے گھر سے نکال دیا اور کچھ خبر گیری نہیں کی۔ عورت بطور خود بسر کرتی رہی۔ بعدہ عورت نے عمر سے نکاح کر لیا۔ اب شوہر اول وفات پا گیا۔ بر تقدیر عدم صحت نکاح ثانی تجدید نکاح کے لئے عمر سے عدت گذارنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ لفظ کہ ہم سے اور تم سے کچھ واسطہ نہیں الخ کنایات میں سے ہے بدون نیت یا دلالت حال کے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۳) اور اب چونکہ شوہر اول وفات پا گیا ہے اس لئے نیت کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ لہذا عمر کے ساتھ جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ عدت وفات دس دن چار ماہ ہیں جس وقت شوہر اول کی وفات کو دس دن چار ماہ ہو جاویں اس وقت نکاح جدید عمر کے ساتھ صحیح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳ ظفیر.
(۲) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة اودلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذ هبی الخ یحتمل رد ا الخ ونحوا عتدی الخ واختاری الخ لا یتحمل السب والرد ففی حالة الرضا الخ یتو قف الا قسام الثلاثة تاثیرا علی نیة للاحتمال (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ ط.س. ج۳ ص ۲۹۶ ...... ۲۹۸ ...... ۳۰۰) ظفیر.
(۳) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال (الدر المختار علی هامش باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵) لست لك بزوج اولست لی بامرأة الخ طلاق ان نواه (در مختار) لا ن الجملة تصلح لا نشاء الطلاق کما تصلح لانکاره فیتعین الا ول بالنیة وقید بالنیة لا نه لا یقع بدونها اتفاقا لکونه من الکنایات (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ ص ۲۹۶ ...... ۲۹۸ ...... ۳۰۰) ظفیر.

ہاں مرضی ہو چلی جا کہنے سے نیت ہو تو طلاق ہوگی ورنہ نہیں

سو ال ۴۸۳)طلاق کنائی میں عورت کی بد خلقی یا غلطی کی وجہ سے زجرو توبیخ ورد جواب ورنج کے اظہار کے لئے کہے کہ جہاں تمہاری مرضی ہو چلی جاؤ۔ میرا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ میں تنگ ہو گیا ہوں، اور دل میں رنجیدہ اور ٹھار ہنے سے پریشان اور بے قرار بھی ہوں۔ لیکن دلالۃ الحال نہ ہو۔ یعنی عورت کے اسباب وغیرہ کو اس کے سپرد کرے اور الگ نہ کرے بلکہ ہاتھ بھی نہ لگاوے تو دل کے بے قرار اور عورت کے گستاخی اور بد خلقی اور بے ادبی کی جہ سے تنگدل ہونے سے بائن کا شبہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اصل منشاء اس کا عورت کو واقعی نکال دینا نہ ہو۔

جواب)ان الفاظ میں اگر نیت طلاق کی ہو یا غصہ اور قرینہ طلاق کا ہو تو حسب تفصیل در مختار طلاق واقع ہو جاتی ہے۔(۱)

زاد کر دیا تین مرتبہ کہا تو کون سی طلاق ہوئی

سو ال ۴۸۴)عورت اور اس کے شوہر میں جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ ایک روز جھگڑا طویل ہو گیا اور عورت نے اپنے اوند سے کہا کہ تو مجھ کو آزاد کر دے اور فارخطی لکھ دے اور میں نے اپنا دین مہر بھی چھوڑا اور اولاد بھی۔ اس کے نوہر نے فارغ خطی لکھ دی اور تین مرتبہ لفظ آزاد بھی کہہ دیا۔ پندرہ دن کے بعد عورت پھر اسی خاوند کے یہاں ئی۔ ایسی صورت میں اس کو اس کا رکھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب)اس صورت میں عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی ہے۔ لیکن اگر شوہر نے صریح لفظ طلاق تین دفعہ ہیں کہا بلکہ آزاد کرنے کا لفظ تین دفعہ کہا ہے تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے۔ جیسا کہ در مختار میں ہے ہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔(۲) اور ایک طلاق بائنہ کے بعد شوہر اول بدون حلالہ کے اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی۔(۳) پس اگر واقعہ یہی ہے تو شوہر اول اس سے پھر کاح کر لیوے۔ اور اگر شوہر نے تین طلاق صریح لفظ طلاق کے ساتھ دی ہیں تو پھر بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔(۴)

کچھ واسطہ نہیں بلا نیت طلاق کہا تو کیا حکم ہے

سو ال ۴۸۵)زید نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کے باہمی ترش کلامی اور بار بار کے اس کہنے پر "کہ تم کو میرے ساتھ جب کہ خرچ وغیرہ نہیں دیتے ہو کچھ واسطہ نہیں" یہ کہا کہ بے شک کچھ واسطہ نہیں اور اس کو کئی بار کہا دوسری دفعہ پھر کسی موقع پر باہمی نزاع کے وقت زید نے زوجہ سے کہا کہ مجھے تم سے جب کچھ واسطہ نہیں تو خرچ

---

۱)فنحواخرجی واذهبی الخ یتحمل رد أ الخ ففی حالة الرضا الخ تتو قف الا قسام الثلاثة تا ثیر اعلی نیة الخ وفی الغضب قف الا ولان وان نوی وقع والا لا وفی مذاکرة الطلاق یتو قف الا ول فقط الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب لکنایات ج ۲ ص ٦٣٧ .ط.س.ج۳ص۲۹۸) ظفیر.

۲)لایلحق البائن البائن (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۸) ظفیر.

۳)وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا حماع (ایضاً باب الرجعة مطلب فی العقد فی المبانة ج ۲ ص ۷۳۱ .ط.س.ج۳ص۴۰۹) ظفیر.

٤)لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذ الخ بها ای بالثلاث لو حرة الخ حتی یطا ها غیره الخ بنکاح نا فذ الخ وتمضی عدته (ایضا ج ۲ ص ۷۳۹ .ط.س.ج۳ص۴۰۹) ظفیر

وغیرہ کا تقاضہ کیوں کرتی ہو۔ اور کئی بار ان الفاظ کو دہرایا مگر طلاق دینے کی نیت کسی بار بھی نہ تھی تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) جب کہ نیت زید کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ الفاظ ان کنایات میں سے ہیں کہ بحالت غضب بھی ان میں اگر نیت طلاق ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کذافی الدر المختار۔(۱)

لفظ چھوڑی سے بائنہ طلاق ہوتی ہے لہذا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۴۸۶) زید نے اپنی عورت ہندہ کو ایک جماعت کے روبرو یہ کہا چھوڑی۔ چھوڑی۔ اور اس کو اپنے گھر سے علیٰحدہ نہیں کیا۔ ابھی عدت پوری نہیں ہوئی۔ اب زید و ہندہ دونوں رجوع کرنا چاہتے ہیں تو کیا زید ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے، اور ہندہ مطلقہ ہوئی یا نہیں۔

(جواب) یہ لفظ کنایہ کا ہے اور کنایہ میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور در مختار وغیرہ میں ہے کہ طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہذا دوبارہ نکاح اس سے کر سکتا ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

چھوڑتا ہوں کہ جملہ سے بشرط نیت طلاق ہو گی

(سوال ۴۸۷) میکو نے اپنی زوجہ کو عرصہ ایک سال ہوا یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ مسماۃ فلاں کو میں چھوڑتا ہوں۔ مجھے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہو گئی یا نہیں اور وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر میکو نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کے کہے ہیں تو اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہو گئی، بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔ نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

میرے مکان سے چلی جا، یا تو بجائے والدہ ہے، ان جملوں کا کیا حکم ہے

(سوال ۴۸۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو خانگی معاملات میں ناراض ہو کر یہ الفاظ کہے، کہ میرے مکان سے چلی جا تو بجائے والدہ کے ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) یہ دونوں لفظ کنایہ کے ہیں ان میں اگر نیت ظہار یا طلاق کی ہو تو ظہار یا طلاق ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ کما فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی او کامی الخ براً او ظهاراً او طلا قا صحت، بنیته ووقع ما نواه لا نه كناية وان لا ينو شيئاً او حذف الكاف لغا وتعين الا دنى اى البر يعنى الكرامة الخ۔(۳)

....

(۱) فالكنايات ثلاث ما يتحمل الرد او ما يصلح للسب او لا فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ يحتمل ردا ، ونحو خلية ، برية ، حرام بائن و مراد فها كتبة بتلة يصلح سبا ، و نحو اعتدى واستبرئی رحمك ، انت حرة الخ لا يتحمل السب ولا الرد ففی حالة الرضا ای غير الغضب والمذاكرة تتوقف الا قسام الثلثة تا ثيرا على نية الخ وفی الغضب توقف الا ولان ان نوى وقع والا لا (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٠ .ط.س.ج۳ص۲۹۸) ظفير.

(۲) لا يلحق البائن البائن (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۸) ظفير.

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ٧٩٤ .ط.س.ج۳ص ۱۲.٤٧٠ ظفير.

اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں تو یہ لفظ لغو ہے۔ ظہار یا طلاق کچھ نہ ہوگا، قرینہ طلاق ہوگی۔
مابین فریقین کوئی قصہ زوجیت نہیں - کے جملے سے بشرط نیت

(سوال ۴۸۹) ہندہ نے اپنے شوہر خالد پر عدالت میں مہر کی نالش کی۔ قبل انفصال مقدمہ باہم بایں الفاظ تصفیہ ہو گیا کہ مبلغ دس روپے ماہوار واسطے گذارہ کے اپنی تنخواہ سے خالد ادا کرتا رہے گا اور مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) یہ الفاظ کنایہ کے ہیں کہ "مابین فریقین آئندہ کوئی قصہ زوجیت اور شوہری کا باقی نہیں رہا۔" پس اگر نیت شوہر کی یا کوئی قرینہ طلاق کا ہو طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔(۱)

موطوءہ سے تین مرتبہ کہا تم کو چھوڑا کیا حکم ہے

(سوال ۴۹۰) ایک شخص نے اپنی منکوحہ موطوءہ کو تین بار یہ لفظ کہا کہ میں تم کو چھوڑا۔ اس میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ تین بار کہا ہے تو چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایہ سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے اور ایک بائن کے بعد دوسری طلاق بائن واقع نہیں ہوتی۔ لہذا اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور نکاح جدید بلا حلالہ کے اس سے صحیح ہے کما فی الدر المختار ولا یلحق البائن البائن الخ۔(۲)

میں اس کا شوہر نہیں ہوں کنایہ ہے بشرط نیت طلاق واقع ہوگی

(سوال ۴۹۱) زید نے اپنی منکوحہ کو بد فعلی پر مجبور کیا۔ عورت نے تھانیدار سے شکایت کی۔ اس نے شوہر کو دھمکایا تو شوہر نے کہا کہ میں اس کا شوہر نہیں ہوں ملازم ہوں۔ یہ کہہ کر زید روپوش ہو گیا۔ تخمیناً آٹھ سال ہوئے نہ کوئی خبر بھیجی نہ خرچ بھیجا۔ کیا عورت اپنا نکاح کسی دوسرے شخص سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) در مختار میں ہے لست لك بزوج الخ طلاق ان نواه الخ۔(۳) یعنی اگر اس لفظ سے نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اب جب کہ شوہر کی نیت کا کچھ حال معلوم نہیں ہو سکتا تو حکم طلاق کا نہیں ہو سکتا۔ اگر شوہر بالکل مفقود الخبر ہے کہ اس کے مرنے جینے کا کچھ حال معلوم نہیں ہے تو موافق مذہب امام مالکؒ کے اس کے مفقود ہونے سے چار سال بعد عدت وفات پوری کر کے مفقود کی زوجہ نکاح کر سکتی ہے۔(۴)

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٥ ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفیر. سئل الك امرأة فقال لا ، لا تطلق اتفاقا وان نوی (در مختار) ومثله قوله لم اتزوجك او قال لم يكن بيننا نكاح اولا حاجة لی فيك بدائع الخ والا صل ان نفی النكاح اصلا لا يكون طلاقا بل يكون جحودا (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ٦۲۳ ط.س. ج۳ص۲۸۳) ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ ط.س. ج۳ص۳۰۸. ۱۲ ظفیر.
(۳) ایضا باب الصريح تحت الفروع ج ۲ ص ٦۲۳ ط.س. ج۳ص۲۸۳ ۱۲ ظفیر.
(٤) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزه اور کتاب الفسخ والتفریق.

تیرا جی چاہے جہاں چلی جا کہنے میں نیت کے بغیر طلاق نہ ہوگی

(سوال ۴۹۲) زید اور زوجہ زید میں کچھ تکرار تھی۔ زید اپنی زوجہ کو سسرال سے یہ کہہ کر کہ اپنے مکان لے جاتا ہوں اپنی ہمراہ لے آیا۔ راستہ میں زید نے اپنی زوجہ کا زیور اتار کر سخت مار پیٹ کی۔ حتی کہ چند مرتبہ تلوار کا حملہ کر کے کئی جگہ سے زخمی کیا اور بر ملا یہ الفاظ کہے کہ "تو میری ماں بہن کی برابر ہے تیرا جی چاہے جہاں چلی جا۔" اگر چہ کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے۔ مگر حالت مار پیٹ و غضب میں ایسا کہنا بجز نیت طلاق کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ جب کہ اس لفظ سے طلاق بائن واقع ہوئی اور اس کو چھ ماہ گزر چکے ہیں تو عدت بھی پوری ہو گئی تو عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) در مختار میں اخرجی وغیرہ الفاظ کو ان کنایات میں لکھا ہے کہ حالت غضب اور مذاکرہ طلاق میں بھی ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔(۱) البتہ باب الظہار میں شامی نے یہ لکھا ہے کہ انت کامی سے وقت نزاع و جھگڑے کے اور وقت مذاکرہ طلاق کے ظہار ہو جاتا ہے۔ وكذا الو نوى الحرمة المجردة ينبغي ان يكون ظهاراً وينبغي ان لا يصدق قضاءً في ارادة البر اذا كان في حال المشاجرة وذكر الطلاق۔(۲) اور حکم ظہار کا یہ ہے کہ جب تک کفارہ ظہار ادا نہ کرے وطی وغیرہ اس زوجہ سے حرام ہے۔ بہر حال طلاق اس سے واقع نہیں ہوتی۔

الحاصل بدون نیت طلاق کے حکم طلاق کا صورت مذکورہ میں نہ کیا جاوے گا اور نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے بھی عند الحنفیہ تفریق نہیں ہو سکتی۔ پس کوئی صورت جواز نکاح ثانی کی بدون طلاق و عدت گزارنے کے نہیں ہے۔

مذکورہ صورت بشرط نیت تفویض ہے

(سوال ۴۹۳) زید و ہندہ کے رفع نشوز و تنازع کے اور آپس میں صلح کر لینے کے بعد زید نے اپنی زوجہ ہندہ مذکورہ کو اس شرط پر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر میں عرصہ ایک سال سے زیادہ پر دیس میں رہ کر یا عرصہ چھ ماہ تک اپنے دیس میں رہ کر تمہارے حقوق نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تمہارے ارادہ و خواہش اور خود پسندی کے مطابق دوسرا شوہر اختیار کر لینے سے تم پر ہمارا حق دین و دنیا میں بالکل نہ رہے گا۔ بعد عند القاضی ہمارا دعویٰ کذب و باطل سمجھا جاوے گا۔ بناء بر اس شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔ اگر ہو گی تو کونسی طلاق اور کس وقت واقع ہو گی۔ اور وقوع طلاق کے بعد ہی ہندہ دوسرا شوہر اختیار کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) شوہر کے اس کلام کا حاصل یہ ہوا کہ اگر میں نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کروں تو تم کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی کے موافق دوسرا شوہر کر لو الخ پس حکم اس کا یہ ہے کہ یہ الفاظ کنایہ کے ہیں۔ اس میں نیت کا اعتبار

---

(۱) والكنايات ثلاث ما يحتمل الرد او ما يصلح السب او لا ولا فنحو اخرجي واذهبي وقومي الخ يتحمل رد الخ ففي حالة الرضا الخ تتو قف الا قسام الثلثة تاثير اعلى نية الخ وفي الغضب توقف الا و لان ان نوى وقع والا لا (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۹ و ج ۲ ص ۶۴۰ .ط.س.ج۳ص۲۹۸) ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ .ط.س.ج۳ص ۴۷۰ . ۱۲ ظفیر.

ہے۔(۱)اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو بصورت نہ پورا کرنے شوہر کے شرط مذکور کو عورت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے نفس کو طلاق بائنہ دے دیوے اور عدت طلاق بصورت مدخولہ ہونے کی جو کہ تین حیض ہیں پورے کر کے دوسرا نکاح کر لیوے۔(۲)نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔بدون معلوم ہونے نیت کے طلاق کا حکم نہ ہوگا۔

گھر سے نکل جا کہنے سے طلاق بوقت نیت ہوگی

(سوال ۴۹۴)زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ تو میرے گھر سے نکل جا مجھے تجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ چنانچہ زید کی زوجہ کو نکلے ہوئے عرصہ دو سال کا ہوا اور بکر کے گھر میں ہے اور اس سے ہم صحبت ہو چکی ہے تو وہ زید کے نکاح میں رہی یا نہیں۔

(جواب)اگر الفاظ مذکورہ میں نیت طلاق کی شوہر نے کی ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوئی ورنہ نہیں۔(۳)بلا طلاق اگر زوجہ زید بکر کے گھر رہی اور زنا کیا ہے تو زید کا نکاح نہیں ٹوٹا۔

بیوی سے کہا کہ تو ماں کے گھر گئی تو میرے نکاح سے خارج اب ماں کے گھر جانے کی تدبیر کیا ہے

(سوال ۴۹۵)اگر زید نے اپنی منکوحہ سے کہا کہ اگر تو اپنے ماں باپ کے یہاں گئی تو میرے نکاح سے خارج ہے۔زوجہ ہنوز ماں باپ کے یہاں نہیں گئی۔دونوں میاں بیوی چاہتے ہیں کہ حیلہ ایسا بنایا جائے کہ زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر آوے جاوے۔

(جواب)تدبیر اس کی کہ زید کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہو یہ ہے کہ اس کے ماں باپ زوجہ زید کے پاس آکر مل جایا کریں اور زوجہ زید ان کے گھر نہ جاوے۔نیز ایک صورت دوسری ہے۔جس میں ایک بار طلاق واقع ہو کر پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔وہ یہ کہ زوجہ زید اپنے والدین کے گھر چلی جاوے۔ایک بار موافق شرط کے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور یمین ختم ہو جاوے گی۔پھر دوبارہ اس سے نکاح کر لیا جاوے۔پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔کیونکہ ایسی یمین ایک دفعہ میں پوری ہو جاتی ہے۔(۴)هكذا في كتب الفقه.

---

(۱)ولو قال اذهبي فتزوجي وقال لم انو الطلاق لا يقع شئي الخ وينو يده ما في الذخيرة اذهبي وتزوجي لا يقع الا بالنية وان نوى فهي واحدة بائنة (ردالمحتار باب الكنايات ج۲ ص ۶۵۲. ط.س. ج۳ص ۳۱۴) ظفير.

(۲)وهي في حق حرة تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حكما الخ ثلث حيض كو امل (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ و ج ۲ ص ۸۲۶. ط.س. ج۳ص ۵۰۴) ظفير.

(۳)وبقية الكنايات اذا نوى بها الطلاق كانت واحدة بائنة الخ وهذا مثل قوله الخ اخرجي واذهبي وقومي وابتغي الا زواج لانها تحتمل الطلاق وغيره فلا بد من النية (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۵۲) ظفير.

(۴)وفيها كلها تنحل اى يبطلا اليمين ببطلان التعليق اذا وجد الشرط مرة الا في كلما (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸. ط.س. ج۳ص ۳۵۲) ظفير.

حرام کے لفظ سے کونسی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۴۹۶)زید بحالت غصہ بعزم طلاق تین دفعہ زوجہ کو حرام حرام حرام کہتا ہے، یہ طلاق بائنہ ہے یا مغلظہ۔اور حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ طلاق بائن ہے۔نہ مغلظہ البائن لا یلحق البائن میں(۱)داخل ہے۔اس میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کما فی الدر المختار والشامی لکن الرجعی لا یحرم الوطی فتعین البائن وکونه التحق بالصریح للعرف لا ینافی وقوع البائن به فان الصریح قد یقع به البائن الخ۔(۲)

تحریری طلاق دی بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۴۹۷) میری شادی دختر گل محمد سے ہوئی تھی میں اس سے سخت ناخوش ہوں۔ کیونکہ وہ میری مرضی کے موافق کوئی کام نہیں کرتی ہے اور میری بلا مرضی ہر جگہ چلی جاتی ہے۔اس لئے میں طلاق دیتا ہوں لہذا یہ چند کلمے بطریق فارغ خطی کے لکھ دیئے کہ سند رہے۔اوراب شوہر رجعت کا خواستگار ہے اور تحریر طلاق نامہ سے منکر ہے۔اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجعت ہوسکتی ہے یا نہیں۔

(جواب)زید کی زوجہ پر موافق تحریر طلاق نامہ کے طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔اب سے رجعت درست نہیں ہے۔ البتہ اگر دونوں راضی ہوں تو دوبارہ نکاح بمہر جدید ہوسکتا ہے۔(۳)

چھوڑدیا کے لفظ سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۴۹۸)زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بموجودگی اس کی مادر یعنی اپنی خوش دامن سے مخاطب ہوکر یہ کہا کہ میں نے تمہاری اس دختر کو چھوڑدیا ہے۔ کبھی نہیں بلاؤں گا۔اس وقت ہندہ حاملہ تھی۔زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو پھر اپنی زوجیت میں رکھوں تو کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں زید نے اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے تھے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔(۴)اور حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہوجاتی ہے۔اب زید اس سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے۔(۵)

شوہر نے طلاق دی اور بیوی نے مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کردیا تو کونسی طلاق ہوئی

(سوال ۴۹۹)زید نے اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو طلاق دے دی اور ہندہ نے اپنا مہر اور ایام عدت کا نان نفقہ معاف کردیا۔یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی۔زید ہندہ سے رجعت کرسکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۸.۱۲ ظفیر.
(۲) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٩ .ط.س.ج۳ص۲۹۹ ۱۲ ظفیر.
(۳)وینکح مبانته بمادون الثلاث فی العدة وبعد ها بالاجماع (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸.ط.س.ج۳ص۴۰۹ مطلب فی العقد علی المبانة) ظفیر.
(٤)فالکنایات لا تطلق بها الخ الا بنیة اودلا لة الحال الخ سرحتك فارقتك لا یحتمل السب والرد ففی حالة الرضاء الخ تتوقف الا قسام الثلاثة تاثیرا علی نیة (در مختار) سرحتك من السراح بفتح السین وهو الا رسال ای ارسلتك لا نی طلقتك لا حاجة لی (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٩.ط.س.ج۳ص۲۹٦) ظفیر.
(۵)واذا کان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ رجعت صحیح نہیں ہے۔(۱)

بیوی کے متعلق کہا کہ وہ حرام ہو گئی کیا حکم ہے

(سوال ۵۰۰) ہندہ نے اپنے شوہر زید کو چندبار یہ لکھا کہ تم کو خدا کی قسم ہم کو چھوڑ دو۔ زید نے اس قسم کی گزشتہ باتوں پر خیال کر کے چندبار یہ کہا کہ وہ ہم پر حرام ہو گئی۔ پھر زید سے ہندہ نے قسم دے کر یہ لکھا کہ تم ہم کو رجوع کرو۔ ایسی حالت میں زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر زید نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو ہندہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی (۲) اور چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اس لئے بار بار کہنے سے بھی ایک ہی طلاق واقع ہوئی، (۳) اور حکم طلاق بائنہ کا یہ ہے کہ بلا نکاح کے رجعت درست نہیں ہے، اور نکاح عدت میں بھی ہو سکتا ہے اور بعد عدت کے بھی۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے۔ پس اگر زید کا پھر ہندہ کو رکھنے کا ارادہ ہے تو دوبارہ اس سے نکاح کرے بدون نکاح کے نہیں رکھ سکتا۔(۴)

چھوڑی کے لفظ سے کون سی طلاق واقع ہوتی ہے اور تین بار کہا تو کتنی طلاق ہوئی

(سوال ۵۰۱) عرف ہندوستان میں لفظ چھوڑی طلاق بائن میں سے ہے یا صریح رجعی میں سے۔ اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو تین دفعہ لفظ چھوڑی کہے تو ایک طلاق بائن واقع ہو گی یا صریح رجعی کہ بالحاق طلاق ثلثہ ہو اور موجب وجوب حلالہ۔ صورت مذکورہ میں اگر زوج حلال جان کر اپنی زوجہ کو اپنے گھر میں رکھے تو اس سے اجتناب واجب ہے یا نہیں۔

(جواب) در مختار وغیرہ کتب فقہ میں سر حتک او فارقتک کو کنایات میں لکھا ہے (۵) اور حکم کنایات کا یہ ہے کہ حالت رضا میں جملہ اقسام کنایات کے نیت پر موقوف ہیں۔ اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ (۶) اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بعض الفاظ کنایات میں بلا نیت طلاق واقع ہونے کا حکم قاضی کرتا ہے۔ پس سر حتک اور فارقتک جن کا ترجمہ یہ ہے کہ "میں نے تجھ کو چھوڑا" کنایات کے ان اقسام میں سے ہے کہ حالت رضا میں ان سے طلاق کا واقع ہونا نیت پر موقوف ہے اور حالت غضب و مذاکرہ طلاق میں بدون نیت کے حکم طلاق کیواقع ہونے کا کر دیا جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ اور نیز حکم کنایات کا یہ ہے کہ ان سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے

---

(۱) وحکمه ان الواقع به لو بلا مال و بالطلاق الصريح على مال طلاق بائن (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الخلع مطلب الفاظ الخلع خمسة ج ۲ ص ۷۷۰ .ط.س. ج۳ص ٤٤٤) ظفير.

(۲) وان كان الحرام فى الا صل كناية يقع بها البائن الخ و الحاصل ان المتا خرين خالفوا المتقد مين فى وقوع البائن با لحرام بلا نية حتى لا يصدق اذا قال لم انو لا جل العرف الحادث فى زمان المتا خرين فيتو قف الآنَ وقوع البائن به على وجود العرف كما فى زمانهم (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ص ٦٣٨ .ط.س. ج۳ص۳۹۹) ظفير.

(۳) لا يلحق البائن البائن (ايضا ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س. ج۳ص۳۰۸) ظفير.

(٤) وان كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها فى العدة وبعد انقضا ئها (هدايه باب الرجعة فصل فيما تحل بها ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير. (٥) دیکھئے الدرالمختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٨٩ .ط.س. ج۳ص ۳۰۰. ۱۲ ظفير. (٦) فالكنايات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلا لة الحال الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٥ .ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفير.

اور ایک طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا لفظ چھوڑی اگر اپنی زوجہ کو کہا ہے اور نیت طلاق کی ہے تو اگر حالت غضب اور مذاکرہ طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور دوسرا اور تیسرا لفظ لغو ہوا۔ بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ **فی الدر المختار ویقع بہا قیہا ای باقی الفاظ الکنایات المذکورۃ الخ البائن ان نواہا الخ لا یلحق البائن البائن الخ۔**(۱)

لفظ آزاد کر دیا کنایہ ہے اس سے بوقت نیت طلاق بائنہ واقع ہوگی

(سوال ۵۰۲) زید کا نکاح زینب سے بحالت نابالغی بولایت اس کی والدہ کے ہوا۔ بہ تعین مہر شرعی ایجاب و قبول ہو گیا۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ اگر ہو گیا تو مہر کی کیا مقدار ہوگی۔ مسماۃ کے بالغہ ہونے سے پہلے اور خلوت ہونے سے بھی پہلے زید نے ایک کارڈ میں یہ الفاظ لکھ کر کہ مسماۃ زینب کو میں نے آزاد کر دیا، زوجہ کے پاس بھیج دیا۔ لیکن کارڈ پر کوئی گواہ حاشیہ نہیں تو یہ تحریر شرعاً معتبر ہوگی، اور اس سے طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں نکاح زید کا ہو گیا اور مہر شرعی جو کہا گیا اس سے مراد اگر مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ہے جیسا کہ معروف ہے تو وہ تقریباً سوا سو روپیہ ہے اور ادنی درجہ مہر کا شرعاً دس درہم ہے۔ مہر شرعی سے ان کی کیا مراد تھی اس کو معلوم کرنا چاہئے۔ وہی مہر واجب ہوتا ہے جو ارادہ کیا گیا تھا اور قبل دخول اور قبل خلوت طلاق دینے سے نصف مہر لازم ہوتا ہے۔ **قال اللہ تعالیٰ وان طلقتمو ھن من قبل ان تمسو ھن و قد فرضتم لھن فریضۃ فنصف ما فرضتم**(۱) اور تحریر سے اور خط میں لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ جب کہ شوہر اقرار کرے کہ یہ خط میرا ہی ہے۔(۲) اور آزاد کرنے کا لفظ کہنا صریح طلاق نہیں ہے کنایہ ہے۔ اگر نیت شوہر کی اس لفظ سے طلاق کی ہے اور حال یہ ہے کہ شوہر بالغ ہے تو اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔(۳)

لفظ چھوڑا کہا پھر طلاق رجعی کا لفظ کہا کیا حکم ہے

(سوال ۵۰۳) زید اور اس کی زوجہ سلمیٰ میں باہم تکرار ہوا۔ تنبیہاً و تخویفاً ایک طلاق رجعی دینے کا ارادہ ہوا۔ یکا یک زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ چھوڑا میں چھوڑا میں۔ پھر خیال کیا کہ یہ تو الفاظ بالکنایہ ہیں۔ اس میں طلاق کی نیت نہ کر کے صراحتہً یہ کہا کہ عمر کی لڑکی کو ایک طلاق رجعی دیا۔ پس سلیمٰ پر ایک طلاق رجعی واقع ہوگی یا دو یا تین۔ بحوالہ تحریر فرمایا جاوے۔

(جواب) حالت غضب اس کو مقتضی ہے کہ لفظ چھوڑا میں سے طلاق بائنہ واقع ہو جاوے۔ کیونکہ یہ ترجمہ ہے سرحتک اور فارقتک کا، اور اس میں بحالت غضب بلا نیت طلاق واقع ہوتی ہے۔ **کما فی الدر المختار وفی الغضب توقف الا ولان ای ما یصلح رداً وجواباً وما یصلح سبا وجوابا ولا یتوقف ما یتعین للجواب**

---

(۱) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۱ وج ۲ ص ۶۴۲ و ج ۲ ص ۶۴۶ ط.س. ج۳ ص ۳۰۲......۳۰۸. ۱۲ ظفیر. (۲) سورۃ البقرۃ رکوع ۳۱. ۱۲ ظفیر. (۳) وکذا کل کتاب لم یکتبہ بخطہ ولم یملہ بنفسہ لا یقع الطلاق مالم یقر انہ کتابہ ا ہ (رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج۳ ص۲۴۷) ظفیر. (۴) وسرحتک وفارقتک لا یحتمل السب و الرد الخ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار ج ۲ ص ۶۴۱ ط.س. ج۳ ص ۳۰۰) ظفیر.

الخ وقال قبيله في شرح قوله سرحتك وفا رقتك لا يحتمل السب والرد ، اى بل معناه الجواب فقط الخ (۱) اور پھر طلاق رجعی دینے کے ارادہ پر لفظ چھوڑا کا زبان سے نکلنا نیت طلاق کو مفید ہے۔ پھر بعد تکلم کے نفی اولیٰ کیسے متصور ہو سکتی ہے۔ مگر چونکہ یہ بھی تصریح ہے لا يلحق البائن البائن۔ اس لئے دو دفعہ چھوڑا میں نے، کہنے سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی، اور پھر اس لفظ سے، ایک طلاق رجعی دیا میں نے دوسری طلاق واقع ہو گئی اور وہ بھی بائنہ ہو گئی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد رجعی متصور نہیں۔ لہذا یہ وصف لغو ہے اور بحكم الصريح يلحق الصريح والبائن، (۲) طلاق صریح ملحق بطلاق بائنہ ہو کر دو طلاق بائنہ واقع ہوں گے۔

نابالغہ کو چار پانچ مرتبہ طلاق دی تو کتنی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۴۹۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو بحالت غصہ چند آدمیوں کے سامنے لفظ طلاق چار پانچ مرتبہ کہا اور وہ لڑکی نابالغہ موجود نہیں تھی، لہذا طلاق اس حالت میں ہوئی یا نہ۔

(جواب) اگر شوہر طلاق دینے والا بالغ تھا تو طلاق اس کی واقع ہو گئی۔ اگرچہ عورت نابالغہ ہو، اور اگرچہ وہاں موجود نہ ہو۔ (۳) لیکن غیر مدخولہ کو اگر طلاق دے دے متفرق طور سے تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی۔ در مختار میں ہے وان فرق الخ بانت بالاولیٰ الخ۔ (۴)

دین مہر کے عوض میں جو طلاق دی وہ بائنہ ہوئی

(سوال ۴۹۵) زید و زینب شوہر وزوجہ میں باہم تکرار ہوا۔ زوجہ نے شوہر سے کہا کہ تم مجھ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو۔ شوہر نے کہا کہ اگر دین مہر معاف کر دو گی تو میں طلاق دوں گا۔ الحاصل عورت نے کہا کہ ہمارے بطن سے تمہارے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے ان کو بعوض دین مہر دے دو تو دین مہر معاف کر دوں گی۔ عورت کے اصرار پر شوہر نے یہ مضمون لکھ دیا کہ طلاق میں نے دیا اور دین مہر کے عوض میں لڑکے اور لڑکی کو دیا۔ اب مجھے زوجہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ لڑکے اور لڑکی سے۔ زوجہ نے بھی یہ لکھوا کر شوہر کو دیا کہ دین مہر معاف کیا اور لڑکے و لڑکی کو عوض میں دین مہر کے پایا۔ اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی یا بائن۔ اور اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر شوہر نے ایک دفعہ یہ لفظ کہا ہے یا لکھا ہے کہ طلاق میں نے دیا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی۔ اور چونکہ شوہر کے ابتدائے کلام میں یہ الفاظ واقع ہیں کہ دین مہر اگر معاف کر دو گی تو میں طلاق دوں گا اس لئے بعد میں جو طلاق شوہر نے دی تو غرض اس کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ بعوض مہر اس نے طلاق دی ہے اس لئے اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی۔ کیونکہ بعوض مال کے جو طلاق ہوتی ہے وہ بائنہ ہوتی ہے۔ اور مہر معاف ہو گیا، کیونکہ عورت نے بھی معافی مہر کی تصریح کر دی ہے۔ اور یہ لغو ہے کہ لڑکا اور لڑکی کے لینے کے عوض میں مہر معاف کیا۔ لہذا معافی مہر بعوض طلاق کے ہو گی۔ وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبالطلاق الصريح

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۰ .ط.س.ج۳ص ۳۰۰ . ۱۲ ظفير.
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۵ .ط.س.ج۳ص۳۰۶ . ۱۲ ظفير.
(۳) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل (الدر المختار علی هامش ردالمحتار ج ۲ ص ۵۷۹ .ط.س.ج۳ص۲۳۵) ظفير.
(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الطلاق باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ۶۴۶ .ط.س.ج۳ص۲۸۶ . ۱۲

علی مال طلاق بائن الخ در مختار۔(۱) اور جب کہ یہ معلوم ہوا کہ اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے تو حکم اس کا یہ ہے کہ رجعت تو اس میں صحیح نہیں ہے۔ لیکن نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے ہو سکتا ہے۔ پس اگر عورت دوبارہ نکاح کرنے پر شوہر اول سے راضی ہو تو بلا حلالہ کے نکاح بمہر جدید صحیح ہے۔ در مختار میں ہے **وینکح مبانته بما دون الثلث فی العدة وبعدها الخ۔**(۲)

تین طلاق بائنہ کہنے سے کتنی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۴۹۶)(۱) طلاق بائن کے تین یا تین سے زیادہ الفاظ ایک نیت کے ساتھ اگر عورت کو کہے جاویں تو ایک بائنہ واقع ہوتی ہے یا زیادہ۔ اور اگر تین کی نیت کر کے زیادہ الفاظ کہے جاویں تو تین پڑتی ہیں یا نہیں۔ اور ایک بائن ہونے کے بعد اسی وقت یا دوسرے تیسرے روز صریح طلاق دی جاوے تو عدت کے اندر بائن کے ساتھ ملجاتی ہے یا نہیں یا اگر بائن کے بعد بائن عدت کے اندر دی جاوے تو پہلی کے ساتھ مل جاتی ہے یا نہیں۔ جب عورت پہلی بائن سے نکاح سے الگ ہو جاتی ہے تو پھر دوسری بائن یا صریح عدت کے اندر کس طرح مل سکتی ہے۔

(۲) اگر کوئی شخص ایک طلاق کی نیت کرے اور دوسرے الفاظ بغیر کسی نیت کے طلاق کی تفصیل و تعریف کے لئے پہلے یا پیچھے تحریر کر دے اور ان الفاظ میں بائن وغیرہ کی نیت ہر گز نہ ہووے تو بائن کا احتمال ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مثلاً اس طرح کہے کہ میں تمہیں الگ کر کے صریح طلاق دیتا ہوں۔ یا گھر سے نکال کر صریح دیتا ہوں ۔یا حقوق زوجیت سے خارج کر کے صریح دیتا ہوں۔ یا دو لفظ اکٹھے استعمال کر کے تحریر کرے کہ میں تمہیں علیحٰدہ کرتا ہوں اور حقوق زوجیت سے خارج کرتا ہوں اور صریح طلاق دیتا ہوں۔ پہلے الفاظ میں نہ بائن کی نیت ہے نہ ان لفظوں سے بائن ہونے کا علم ہے تو اس صورت میں رجعی سمجھی جائے گی یا بائن سمجھی جائے گی۔

(جواب)(۱) قاعدہ اس میں یہ ہے جو در مختار میں مذکور ہے **الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح الخ . لا یلحق البائن البائن ۔**(۳) پس اس قاعدہ سے جواب آپ کے سوالات کے ظاہر ہو گئے۔

(۲) ان صورتوں میں طلاق بائن ہو جاتی ہے۔(۴)

غیر مدخولہ کو طلاق طلاق کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوئی اور کتنی

(سوال ۴۹۷) زید بالغ نے اپنی منکوحہ نابالغہ غیر مدخولہ کو بعد بالغ ہونے کے بذریعہ خط تین طلاق بایں طور دی کہ آج سے تم کو طلاق۔ طلاق۔ طلاق دے دی ہے۔ اس صورت میں عورت مغلظہ ہو گئی یا بائنہ۔ اور عدت اس پر لازم ہے یا نہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ .ط.س.ج۳ص ٤٤٤ . ۱۲ ظفیر.
(۲) ایضاً باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س.ج۳ص ٤٠٩ .۱۲ ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥ و ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص ٣٠٦......۱۲.۳۰۸ ظفیر.(٤) الصریح یلحق الصریح و یلحق البائن بشرط العدة والبائن یلحق الصریح (در مختار) کما لوقال لها انت بائن او خالعها علی مال ثم قال انت طالق الخ (ردالمحتار باب الکنایات ج۲ ص ٦٤٥ .ط.س.ج۳ص ٣٠٦) ظفیر.

(جواب) اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو پہلی طلاق سے وہ مطلقہ بائنہ ہوگئی، باقی طلاقیں اس پر واقع نہیں ہوئیں (۱) اور بصورت خلوت و جماع نہ ہونے کے اس پر عدت بھی لازم نہیں ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الآیۃ۔ پس بدون عدت کے وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے تو حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح کر سکتی ہے۔

غیر مدخولہ سے تین طلاق کے بعد بغیر حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۴۹۸) زید نے ایک عقد کیا مگر رخصت ہونے کے قبل چند مردمان کے روبرو برضامندی خود تین مرتبہ اپنی منکوحہ کو طلاق دی اور عدت گذر گئی۔ اب بعد دو سال کے زید مذکور اس عورت کو رخصت کرا کے اپنے گھر لے گیا۔ ایسی صورت میں حلالہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو وہ ایک طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے۔ دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی۔ اس لئے شوہر اول بدون کے اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ (۲) اور بدون نکاح جدید کے اس کو رکھنا اور رجوع کرنا حرام ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ (۳)

دور ہو نکل جا کہنے میں اگر نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ ہو جائے گی

(سوال ۴۹۹) ایک شخص نے اپنی لڑکی کی جو پہلی بیوی سے تھی روزہ کی خوشی کی۔ اس کی دوسری بیوی کو ناگوار ہوا، اور اس نے جھگڑا کیا۔ شوہر نے یہ الفاظ کہہ کر گھر سے نکال دیا کہ تجھ کو مجھ سے کچھ واسطہ نہیں، دور ہو، نکل جا۔ وہ عورت غیر محرم کے گھر جا کر نکل گئی۔ پھر آگئی۔ غرض چند دفعہ نزاع ہوا اور یہی الفاظ کہہ کہہ کر شوہر نے نکال نکال دیا۔ عورت نے اس کو بہت تنگ کیا۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ الفاظ جو شوہر نے چند دفعہ اپنی زوجہ کے حق میں استعمال کئے ہیں کنایات طلاق میں سے ہیں۔ جن میں نیت کی ضرورت ہے۔ پس اگر ان الفاظ کے کہنے کے وقت شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ اور اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ نہیں کہے تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ قال فی الدر المختار فی باب الکنایات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال الخ (۴) قال الشامی قوله قضاءً قيد به لا نه لا يقع ديانةً بدون النية الخ (۵) وفيه ايضاً واراد بهذا البعض ما يتحمل الرد كا خرجی واذهبی وقومی الی ان قال

---

(۱) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق يا زانية ثلاثا وقعن الخ وان فرق بو ضف او خبر اوجمل بعطف او غيره بانت بالا ولى لا الى عدة ولذا لم تقع الثانية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المدخول بنها ج ۲ ص ۶۲۴ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴) ظفیر. (۲) قال لزوجته غير المدخول بها انت طالق ثلاثا الخ وقعن الخ وان فرق الخ بانت بالا ولى لا الى عدة ولذالم تقع الثانية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب طلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ۶۲۴ .ط.س. ج۳ص ۲۸۴......۲۸۶) ظفیر. (۳) وينكح مبانته بما دون الثلاث فی العدة و بعد ها بالا جماع (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفیر. (۴) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵ .ط.س. ج۳ص ۲۹۶. ۱۲ ظفیر.

(۵) ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۶ .ط.س. ج۳ص ۲۹۷. ۱۲ ظفیر.

ولذلك تو قف فيها على النية فقط۔(۱)

فلانۃ علی حرام کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۵۰۰) شخصے غائبانہ روبرو شاہدین عاقلین حرین بالغین اسم زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانۃ علی حرام۔ من اور افرخت خواہم نمود۔ آیا ایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شود یار جعی۔

(جواب) دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است۔ واگر بجائے این عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت در در مختار وغیرہ فرمودہ کہ بلا نیت طلاق واقع میشود (بائن و حرام الى ان قال ففى حالة الرضى لا يقع الطلاق فى الا لفاظ كلها الا بالنية كذا فى الهداية فى قوله وبقيةالكنايات الخ وبر هن قوله واگر بجائے ایں عرف جاری باشد الخ بقول صاحب الدر المختار قال لا مرأته انت على حرام (الى ان قال) يفتى بانه طلاق بائن وان لم ينوه لغلبة العرف الخ (۲)قال الشامى قوله وان لم ينوه قلت الظاهر انه اذا لم ينوى شيئا اصلاً يقع ديانة ايضاً وفيه ايضاً قوله الغلبة العرف اما كونه بائنا فلا نه مقتضىٰ لفظ الحرام لا ن الرجعى لا يحرم الزوجة ما دامت فى العدة وانما يصح وصفها بالحرام بالبائن فقط)(۳)

میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۰۱) زید پسر بکر نے اپنی زوجہ حمیدہ کو اس کے باپ کے گھر جانے سے منع کیا۔ جب وہ باجازت اپنے خسر بکر کی اپنے باپ عمر کے یہاں آنے پر آمادہ ہوئی تو زید نے بخوشنودی اپنی ماں ہندہ کے اپنی زوجہ حمیدہ کو علیٰحدگی میں کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے یہاں جاتی ہے تو میرا تجھ سے کچھ تعلق نہیں۔ اب یہ کہہ دینا زید کا اپنی زوجہ حمیدہ کو تنہائی میں قابل تسلیم ہو گا یا نہیں۔ اور حمیدہ کی یہ شہادت شرع شریف میں معتبر ہے یا نہیں۔ عرصہ کے بعد زید کا ایک پرچہ حمیدہ کے باپ کے نام آیا۔ اس میں بھی زید نے لکھا تھا کہ میرے خط نہ بھیجنے کا سبب تم کو کسی کی زبانی معلوم ہو گیا ہو گا۔ جس سے اشارہ اپنی زوجہ کی طرف تھا۔ فقط۔

(جواب) جو الفاظ طلاق کے ہیں اور جن الفاظ سے شرعاً طلاق واقع ہوتی ہے وہ تنہائی میں شوہر اپنی زوجہ کو کہے یا مجمع میں کہے ہر طرح طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ مگر صورت مسئولہ میں جو لفظ زید نے اپنی زوجہ کو علیٰحدگی میں کہا ہے وہ صریح لفظ طلاق کا نہیں ہے بلکہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے کہ اگر نیت طلاق سے کہا جاوے تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔ پس اگر زید نے طلاق دینے کے خیال سے اور طلاق کے ارادہ سے یہ لفظ کہتا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ زید سے دریافت کرنے کی ضرورت ہے۔(۴) فقط واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۱)ایضاً ج ۲ ص ٦٣٦. ١٢ ظفير. (۲)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الايلاء ج ۲ ص ٧٦٠ و ج ۲ ص ٧٦١ ١٢ ظفير. (۳) ردالمحتار باب الا يلاء ج ۲ ص ١٢.٧٦٢ ظفير.

(٤)فالكنايات لا تطلق قضاء الا بنية او دلا لة الحال وهى مذاكرة الطلاق او الغضب (در مختار) قوله قضاء قيد به لا نه لا يقع ديانة بدون النية ولو وجدت دلالة الحال (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٥ و ج ۲ ص ٦٣٦) ظفير.

و دلیل قولہ بلکہ یہ کنایہ ہے اور حکم کنایہ کا یہ ہے الخ لا یقع بھا الطلاق الا بالنیة او بد لا لة الحال عالمگیری مصری ص ۳۵۱ وایضاً فیه ، وفی الفتاویٰ لم یبق بینی وبینك عمل و نوی یقع کزا فی العتابیة عالمگیری ص ۳۵۲ .

میری طرف سے جواب ہے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں ؟

(سوال ۵۰۲) میرے شوہر نے بحالت غضب مجھ کو یہ الفاظ کہے کہ اگر تو شام تک میرے گھر نہ آئی تو میری طرف سے جواب ہے۔ اور میں شام تک اس کے گھر نہیں گئی۔ زید نے یہ الفاظ میرے مواجہ میں بھی کہے ہیں، اور اس وقت اور رشتہ دار بھی موجود تھے، اور پھر انہی الفاظ کا اقرار میرے تایا صاحب کے روبرو جا کر کیا اور وہاں یہ بھی کہا کہ معافی نامہ مہر بھی میرے پاس موجود ہے جو خود نیت طلاق کا قرینہ ہو سکتا ہے۔ اب زید ان الفاظ کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے کہ اگر شام تک تو میرے گھر نہ آئی تو جواب دے دوں گا۔ اور حالت غصہ کا ہی انکار کرتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک وہ اپنے انکار میں سچا نہیں ہے۔ ان الفاظ کے حالت غصہ میں سرزد ہونے کے شاہد میرے تایا اور والدہ و نانی و تائی و چچی ہیں جو ثقہ و عدل ہیں۔ پس اس صورت میں مجھ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ اور واقع ہوئی تو قضاءً بھی ہوئی یا صرف دیانۃً ہی واقع ہوئی۔ اور مجھ کو اس شوہر کے ساتھ مقام کرنا اور تمکین و طی حلال ہے یا حرام۔ اور طلاق واقع ہوئی تو کونسی طلاق واقع ہوئی۔ زید یہ بھی کہتا ہے کہ اس وقت میری نیت طلاق کی ہرگز نہیں تھی۔ میں اس کو اس میں بھی سچا نہیں جانتی ہوں۔

(جواب) اس صورت میں جو کچھ زوجہ کا بیان ہے اور شہادت عدول سے ثابت، اس کے موافق طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ فقط لفظ جواب ہی طلاق سے کنایہ ہے اور کنایہ میں اگرچہ نیت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن جب کہ قرینہ اور دلالت ارادہ طلاق موجود ہے تو قضاءً طلاق کا حکم کر دیا جائے گا۔ اور چونکہ عورت بھی اس بارہ میں قاضی کی مثل ہے۔ لہذا اس وقت وجود دلالت میں جو کہ حالت غضب ہے عورت کو وہی معاملہ کرنا لازم ہے جو قاضی کرتا۔ یعنی وہ اپنے شوہر سے علیحدہ رہے اور وطی حرام سمجھے تاوقتیکہ تجدید نکاح نہ ہو قال فی الشامی ویقع قضاءً الا ان یکون مکرھا والمراء ۃ کالقاضی اذا سمعته او اخبرھا عدل لا یحل لھا تمکینه الخ ۔(۱) اس عبارت سے واضح ہے کہ اگر عورت کو شوہر کے قول کی تصدیق ہو تو شوہر کی نیت کا اعتبار نہ کرے اور وقوع طلاق کا اعتقاد کرے۔ کیونکہ حالت غضب میں جس کا ثبوت شہادت سے ہے وقوع طلاق کے لئے نیت کی ضرورت نہیں ہے اور قاضی اور عورت اس بارہ میں شوہر کی تصدیق نہ کریں گے۔ نیز شوہر کا حالت غضب کا انکار کرنا شہادت عدول سے حالت غضب ثابت ہونے کے بعد معتبر نہ ہوگا قال فی الدر المختار لان مع الدلالة لا یصدق قضاءً فی نفی النیة الخ باب الکنایات۔(۲) شامی جلد ثانی۔

واضح ہو کہ یہ سوال پہلے شوہر کی طرف سے آیا تھا۔ اس میں صورت سوال بدلی ہوئی تھی۔ اس میں بجائے ان الفاظ کے کہ میری طرف سے جواب ہے یہ لفظ لکھا تھا کہ اگر تو عصر تک نہ آئی تو میں جواب دے دوں گا یا

---

(۱) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ .ط.س. ج۳ ص ۲۵۱ . ظفیر .
(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۱ .ط.س. ج۳ ص ۳۰۲ ظفیر .

اپنے نکاح سے خارج کر دوں گا الخ اس کا جواب سائل کے بیان کے موافق یہ لکھا تھا چونکہ جواب دوں گا صیغہ استقبال ہے لہٰذا اس سے طلاق واقع نہ ہوگی الخ مگر سوال ہٰذا سے معلوم ہوا کہ وہ بیان شوہر کا غلط ہے، اور شہادت ثقہ اور معتبر لوگوں سے یہ امر ثابت ہے کہ شوہر نے یہ لفظ کہے ہیں کہ میری طرف سے جواب ہے اور حالت غضب کا ہونا بھی ثابت ہے۔ لہٰذا بصورت مسئولہ میں وقوع طلاق کا حکم ضروری ہے۔ پہلا جواب جو لکھا گیا وہ سوال کی غلطی کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ فقط۔

کبھی میرے پاس نہ آنا کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۵۰۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا غصہ میں کہ اب سے کبھی میرے پاس نہ آنا۔ اس نے کہا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اس نے کہا۔ تجھ کو اختیار ہے۔ جی میں یہ خیال تھا کہ اچھا پاپ کٹ جائے۔

(جواب) یہ الفاظ کہنا شوہر کا کہ اب سے کبھی میری پاس نہ آنا اور زوجہ کا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ میں جہاں چاہوں کام کروں اور شوہر کا یہ کہنا کہ تجھ کو اختیار ہے الفاظ طلاق صریح و کنایہ سے نہیں ہیں۔ پس ان الفاظ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ شوہر نے جو کہا ہے کہ تجھ کو اختیار ہے تو یہ جواب ہے کلام زوجہ کا اور کلام زوجہ یہ ہے کہ میں جہاں چاہوں کام کروں۔

میں نے چھوڑی کہنے سے طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۵۰۴) زید کا ارادہ تین ماہ سے طلاق دینے کا تھا اپنی عورت کو۔ تین ماہ کے بعد چوری سے طلاق دے بیٹھا۔ لوگ اس کو ہر چند سمجھاتے رہے مگر وہ باز نہ آیا اور دے بیٹھا۔ اور زید نے یہ الفاظ کہے "میں نے چھوڑی" تین مرتبہ۔ اور زید کی نیت اب تک یہی ہے کہ کسی طرح سے مجھ سے جدا ہو۔ زید کو یہ خبر نہ تھی کہ کن لفظوں سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہ۔ اور ہوئی تو کونسی بائن یا مغلظہ۔

(جواب) یہ لفظ جو زید نے کہا "میں نے چھوڑی" اگر مراد اس سے اپنی زوجہ کو لیا ہے اور اس کی نسبت کہا ہے اور نیت طلاق کی اس میں کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوگی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایہ ہے۔ اور کنایہ میں نیت طلاق سے طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے۔ (۱) اور ایک بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ اس لئے ایک ہی طلاق بائنہ رہی۔ **هكذا في الدر المختار وغيره برية حرام بائن الى قوله سرحتك فارقتك درمختار . لا يلحق البائن البائن اذا امكن جعله اخبار الخ (در مختار على هامش الشامي جلد ۲ ص ٦٤٦.**

---

(۱) ہمارے زمانہ میں عرف بدل گیا ہے۔ عام طور پر جب عورت سے یہ کہا جاتا ہے۔ میں نے تجھ کو یا اس کو یا عورت کو چھوڑ دیا تو طلاق ہی مراد ہوتی ہے۔ لہٰذا استعمال عرف کے اعتبار سے یہ صریح طلاق ہے اور اس سے طلاق رجعی واقع ہوگی۔ چنانچہ عالمگیری ج ۲ ص ۹۸ ۳ نولکشور میں ہے وکان الشیخ الامام ظهير الدين المر غيناني يفتي في قوله بهشتيم بالوقوع بلا نية ويكون الواقع رجعيا اھ اسی طرح سرحتک وغیرہ میں شامی نے تفصیل کی کہ عرف پر مدار ہے۔ واللہ اعلم۔ مہدی حسن حاشیہ ص ۴۳۸ دیکھا جائے۔ ظفیر۔

ختر تومرانہ باید بگیر ایں فار غخطی وسہ سنگریزہ داد کیا حکم ہے

سو ال ۵۰۵) شخصے بہ پدر زن خود خطاب کردہ گفت کہ دختر تومرانباید بگیر ایں فار غخطی۔ ایں بگفت وسہ سنگریزہ بدست پدر زن واد۔ الحال دریں صورت یک طلاق واقع میشود یانہ۔

جواب) ایں الفاظ کنایات اند پس اگر نیت سہ طلاق کردہ است سہ طلاق واقع شود وگرنہ لغواست قال الشامی فی کنایات وذکر فی الفتح هناك لو قال انت بثلاث وقعت ثلاث ان نوی لا نه محتمل لفظه الخ وفيه ضا في باب الصريح واراد بما اللفظ او ما يقوم مقامه من الكتابة المستبينة اوالا شارة المفهومة فلا ع بالقاء ثلثة احجار اليها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الا لقاء والحلق طلاقا كما قد مناه لان كن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه مما ذكر كما مر. (۱) وفيه ايضا في شرح قوله وركنه لفظ حصوص الخ هوما جعل دلالة على معنى الطلاق من صريح او كناية فخرج الفسوخ على مامر راد اللفظ ولو حكما ليدخل الكتابة المستبينة واشارة الا خرس والا شارة الىٰ العدد بالا صابع في له انت طالق هكذا كما سياتي وبه ظهر ان من تشا جر مع زوجته فاعطا ها ثلثة احجار ينوى للاق ولم يذكر لفظا لا صريحا و لا كناية لا يقع عليه كما افتى به الخير الرملي وغيره الخ(۲) فقط۔

اق دی کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

سو ال ۵۰۶) عمرو نے اپنی بیوی کو مارنا شروع کیا کہ عمرو کا بھائی زید آگیا اور عمرو سے کہا کہ اگر تم اصل کے ہو طلاق دے دو۔ پس عمرو نے تین مرتبہ یہ کہا "طلاق دیا" خالد کہتا ہے کہ یہ طلاق عمرو کی زوجہ پر واقع نہیں ہوئی نکہ اس میں اضافت صریحہ موجود نہیں ہے۔ بکر کہتا ہے کہ یہ طلاق زوجہ عمرو پر واقع ہوگئی۔ اور زوجہ عمرو بائنہ نت مغلظہ ہوگئی اور بدون حلالہ کے عمرو اس کو ہرگز نہیں رکھ سکتا ہے۔ ان دونوں میں صحیح قول کس کا ہے۔

جواب) اس میں قول بکر کا صحیح ہے۔ اضافت صریحہ ضروری نہیں۔ قرائن کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ شامی میں ہے۔ ' يلزم كون الاضافة صريحةً في كلامه(۳) وفيه ايضا لو قال امرأة طالق او قال طلقت امر ء ة ثلثاً ال لم اعن امرأتي يصدق ويفهم منه انه لو لم يقل ذلك تطلق امرأ ته لان العادة ان من له امر ء ة انما لف بطلاقها لا بطلاق غيرها (۴) الخ وفيه وسيذ كر قريباً ان من الا لفاظ المستعملة الطلاق يلزمني لحرام يلزمني وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلا نية للعرف الخ فاو قعوابه الطلاق مع انه ليس اضافة الطلاق اليها صريحا فهذ ايو يد لما في القنية وظاهره انه لا يصدق في انه لم يردامرأته رف (۵) فقط.

(۱) ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۷ ظفیر.
(۲) ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۴ .ط.س. ج۳ص ۲۳۰ ظفیر.
(۳) ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ . ظفیر.
(۴) ايضاً ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ . ظفیر.
(۵) ايضاً ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ . ظفیر.

بیوی سے کنایہ اور صریح الفاظ کہے اور تعلیقاً بھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۰۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے متوجہ ہو کر یہ الفاظ کہے کہ یا تو تم چلی جاؤ۔ اگر تم کو میرے پاس ر منظور ہے تو ہر روز ایک دھڑی اناج پیسو اور پاخانہ اٹھاؤ اور سب کام کرو نہیں تو پھر طلاق۔ اور اس سے پہلے زید غصہ کی حالت میں اپنی منکوحہ کو یہ الفاظ بھی کہے کہ تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔ میں تجھے چھوڑ دوا طلاق دے دوں گا۔ میں چھوڑنے والا ہوں۔ پھر یہ بھی کہا کہ میں نے طلاق دے دی۔ لیکن تنہا زوجہ کے سامن الفاظ کہے کسی دوسرے کے سامنے نہیں۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں جس قدر الفاظ زید نے اپنی منکوحہ کی نسبت کہے ان میں سے بعض کنایات ہیں جن نیت طلاق وغیرہ ہو تو طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسے تجھ سے میرا کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔(۱) اور بعض الفاظ ا ہیں کہ ان میں دھمکی اور وعدہ طلاق کا ہے۔ جیسے طلاق دے دوں گا، چھوڑ دوں گا ان الفاظ سے فی الحال طلاق و نہیں ہوتی۔ البتہ یہ الفاظ کہ "اگر تم کو میرے پاس رہنا منظور ہو" الی آخرہ۔ ان الفاظ میں جو یہ لفظ ہے "نہیں تو طلاق" اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گی تو تجھ پر طلاق ہے، تو یہ الفاظ تعلیق طلاق کے ہیں۔ اس میں حکم ہے کہ اگر وہ کام اس عورت نے کئے تو اس پر طلاق واقع ہو گئی۔(۲) یعنی ایک طلاق رجعی۔ ان الفاظ سے تحقق شرط کے واقع ہو گئی، اور حکم ایسی طلاق کا یہ ہے کہ اگر عدت میں اس سے رجعت کر لیوے تو نکاح قائم ہے ورنہ نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر بدون جدید نکاح وہ عورت اس کی زوجہ نہیں ہے۔(۳)

تجھ کو تراق میرے گھر سے نکل جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۰۸) ایک شخص نے اپنی بیوی سے لڑائی کے وقت یہ کہا کہ تجھ کو تراق ایک دو او تین۔ تو میرے سے نکل جا۔ یہ تو اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے صرف عورت کو ڈرانے اور دھمکانے کے واسطے یہ کلمہ کہا طلاق کی نیت سے۔ یہ شخص کچھ خواندہ ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ ط۔ ل۔ اق کے حروف سے طلاق ہوتی ہے نہ ت ر لیکن بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس نے لفظ طلاق کہا ہے، اور یہی ہماری سمجھ میں آیا۔ اس شخص کی عورت نے پہلے یہ دعویٰ کیا کہ اس نے مجھے طلاق دے دی ہے مجھے مہر ملنا چاہئے۔ لیکن اس شخص نے طلاق واقع ہونے کا انکار کر اور اب وہ عورت بھی کہتی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اس نے مجھے لفظ طلاق کہا یا تراق وغیرہ غرض وہ دعویٰ دست بردار ہے۔ اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اگر دو مرد عادل نمازی پرہیزگار اس امر کے شاہد ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو اس صورت اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی۔ قال فی الدر المختار ونصا بھا لغیرھا من الحقوق

---

(۱) لم یبق بینی وبینک عمل ونوی الطلاق یقع ولو قال انا بری من نکاحک یقع الطلاق اذا نویٰ (عالمگیری مصری الکنایات ج ۱ ص ۳۷۶) ظفیر.

(۲) واذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لا مرء ته ان دخلت الدار فانت طالق وهذا بالا تفاق لان الـ قائم فی الحال (هدایه باب الا یمان فی الطلاق ج ۲ ص) ظفیر.

(۳) اذا طلق الرجل امرء ته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یرا جعها فی عدتها رضیت بذالك او لم ترض لقوله تـ فامسکوهن بمعروف من غیر فصل (ایضا باب الرجعة ج ۲ ص) ظفیر.

ن الحق ما لاً او غیرہ کنکاح و طلاق الخ رجلان او رجل وامرء تان الخ(۱) پس جبکہ دو
ں گواہ اس امر کے ہیں کہ شوہر نے لفظ طلاق کہا ہے تو طلاق واقع ثابت ہو جاوے گی اور پھر اس بحث کی
ضرورت نہیں ہے کہ لفظ تراق سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔ اس بحث کے متعلق در مختار میں یہ تحقیق کی
۔ کہ ویقع بھا ای بھذہ الالفاظ وما بمعناھا من الصریح ویدخل نحو طلاغ وطلاك وتلاك
بلا فرق بین عالم وجاھل وان قال تعمدته تخویفا لم یصدق الخ وفی الشامی قال فی البحر
ہ الالفاظ المصحفة وھی خمسة فزاد علی ما ھنا تلاق وزادفی النھر ابدال القاف لاماً الخ اس
صل یہ ہے کہ الفاظ مصحفہ سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ کہنا کہ تراق ایک دواور تین، تو میرے گھر
، نکل جا۔ اس میں قرینہ اس کو مقتضی ہے کہ ان الفاظ سے طلاق واقعہ ہو جائے گی۔

وڑ دیا صریح ہے یا کنایہ، بنگال میں اسی کے کہنے کا رواج ہے

و ال ۵۰۹) بنگال میں اپنی عورت کو کہتے ہیں چھوڑ دیا میں نے تجھ کو۔ اور عوام صریح طلاق مراد لیتے ہیں۔
، صورت میں صریح مراد ہوگی یا کنایہ۔
و اب) یہ ترجمہ ہے سرحتک یا فارقتک کا اور یہ الفاظ کنایات ہی سے ہیں۔ لہذا یہ بھی کنایہ ہی رہے گا اور نیت
ق یا دلالت حال سے طلاق بائنہ واقع ہوگی۔

ں کے دباؤ کی وجہ سے بیوی کو فارغخطی لکھ دی دو سال کے بعد دونوں مل گئے۔ کیا حکم ہے

و ال ۵۱۰) ایک شخص نے اپنی والدہ کے دباؤ سے اپنی زوجہ کو فارغخطی لکھ دی۔ بعد دو سال کے دونوں
غخطی کو غلط سمجھ کر مل گئے۔ آیا یہ فارغخطی صحیح ہے یا نہیں۔ اور اب دونوں کا ملنا حق ہے یا نہیں۔
و اب) وہ فارغخطی صحیح ہوگئی اور طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی لیکن عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح
ید صحیح ہے اور باپ کا جبر و تعدی بیجا تھا۔ لیکن میاں بیوی کو بدون نکاح جدید ملنا و یکجا ہونا جائز نہیں ہے۔ چاہئے کہ
، نکاح کریں۔(۳)

سے لے جا اور چاہے جہاں نکاح کر دے میری طرف سے طلاق

ں سے کونسی طلاق واقع ہوئی

و ال ۵۱۱) ایک شخص نے اپنی سالی سے لڑتے ہوئے کہا کہ تیری بہن جو میری زوجیت میں ہے اس کو لے جا
چاہے اس کا نکاح کر دے میری طرف سے اسے طلاق ہے۔ اس صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائن۔
و اب) اس صورت میں اگر اس لفظ سے کہ اس کو لے جا اور جہاں چاہے اس کا نکاح کر دے نیت شوہر کی طلاق
ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی رجعت بلا نکاح درست نہیں ہے۔ تجدید نکاح بلا حلالہ کے عدت میں

) الدر المختار علی ھامش ردالمحتار کتاب الشھادات ج ٤ ص ٥١٥. ط.س. ج٥ص٤٦٥. ١٢ ظفیر.
) دیکھئے ردالمحتار مع ھامشه باب الصریح ج ٢ ص ٥٩٠ وج ٢ ص ٥٩١ و ج ٢ ص ٥٩٢. ط.س. ج٣ص٢٤٨.
١ ظفیر. (٣) وینکح مبانته بما دون الثلاث فی العدة وبعدھا بالا جماع (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الرجعه
٢ ص ٧٣٨. ط.س. ج٣ص٤٠٩) ظفیر.

اور بعد عدت کے صحیح ہے۔(۱)

بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے شوہر کہتا ہے تنبیہاً کہا طلاق کی نیت سے نہیں کہا، کیا حکم ہے

(سوال ۵۱۲)ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ دریافت کرنے پر کہتا رہا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے۔ یہ لفظ۔ کہنے والا ذی علم ہے اور عورت اس کی نافرمان ہے۔ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی۔ تنبیہ کہتا تھا۔ چند آدمیوں سے کہا ہے کہ میری نیت طلاق کی نہیں ہے۔ صرف ڈراوا ہے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب)ان الفاظ سے کہ تو مجھ پر حرام ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گی اور پھر دریافت کرنے پر یہ کہنا کہ میں نے طلاق دی ہوئی ہے اس سے دوسری بائنہ طلاق واقع ہو گئی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے الصریح یلحق الصریح والبائن الخ(۲)اور یہ بھی در مختار میں ہے کہ جن الفاظ کنایات سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ اگر ان کو چند بار کہا جاوے تو ایک طلاق ہی رہتی ہے البائن لایلحق البائن (۳)الحاصل اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئیں۔ رجوع کرنا بلا نکاح اس میں صحیح نہیں ہے۔ البتہ نکاح جدید عدت میں اور بعد کے کر سکتا ہے اور یہ کہنا اس شخص کا کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی صرف ڈرانے کے لئے کہا ہے لغو ہے۔ فقط۔

بیوی کے متعلق کہا کہ نکاح کرنا چاہے تو کر لے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۱۳)زید نے اپنی بیوی ہندہ کو اس کی بدچلنی افواہاً سننے کی وجہ سے نہیں بلایا۔ اور ایک مرتبہ عمر سے بیان کیا کہ میں نے اب تک ہندہ کو طلاق نہیں دی اور نہ ہندہ کی خوشی ہے، اور نہ میری۔ اور میری خوشی روٹی کپڑ دینے کی بھی نہیں ہے۔ وہ خود دستکار ہے، اس لئے اس کو ضرورت نہیں ہے اور میں اس کو اپنے پاس بلانا بھی نہیں چاہتا اور نہ مہر دینا چاہتا ہوں۔ اگر عورت نکاح کرنا چاہے تو کرے۔ مگر میرا مال عورت سے دلایا جاوے اب تقریب تین سال بعد زید اپنی عورت ہندہ کو بلانا چاہتا ہے کیونکہ ہندہ باعصمت ثابت ہوئی تو زید بلا سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)زید اپنی زوجہ ہندہ کو بلا سکتا ہے۔ اس کو ضرور بلانا چاہئے۔ کیونکہ اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور صورت مذکورہ میں وہ زید کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی ہے۔

(جواب)(مکرر)اگر خلع کی صورت ہو جاوے اور شوہر رضامند ہو تو خلع کر لیا جاوے۔ عورت اپنا مہر معاف کر دے۔ اور شوہر طلاق دے دے۔

---

(۱)ولو قال لها اذهبی فتزوجی تقع واحدة اذا نو ی (عالمگیری کنایات ج ۱ ص ۳۷۶) ویقع ببا قیها ای باقی الفاظ الکنایات المذکورة الخ البائن ان نواها (در مختار) قوله البائن بالرفع فاعل یقع فی قوله ویقع ببا قیها (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤١ و ج ۲ ٦٤٢ .ط.س. ج۳ص۳۰۲) ظفیر.

(۲)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٥ .ط.س. ج۳ص۳۰٦ ظفیر.

(۳)ایضاً ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س. ج۳ص۳۰۸ ظفیر.

میرا زیور دے دو میں آزاد کر دوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۱۴) ایک سال سے میری زوجہ اپنے باپ کے یہاں رہتی ہے۔ مجھ کو میری زوجہ کے رشتہ داروں نے واسطے لے جانے میری زوجہ کے کہا کہ یا اس کو لے جاؤ یا طلاق دے دو۔ میں نے کہا کہ میرا زیور دے دو میں اس کو آزاد کر دوں گا۔ انہوں نے زیور نہیں دیا اور کہا کہ اب تمہارا کچھ تعلق نہیں رہا۔ اور ایک مولوی نے کہہ دیا کہ طلاق ہو گئی۔ حالانکہ اس گفتگو کے وقت میری زوجہ وہاں موجود نہ تھی اور نہ اس نے اس گفتگو کو سنا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) طلاق واقع ہونے کے لئے زوجہ کا پاس اور سامنے ہونا یا اس کا سننا طلاق کی شرط نہیں ہے۔ لیکن صورت مسئولہ میں اس وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی کہ سائل نے اپنی زوجہ کو طلاق نہیں دی بلکہ یہ کہا ہے کہ میرا زیور دے دو۔ میں اس کو آزاد کر دوں گا۔ اس کے بعد نہ انہوں نے زیور دیا اور نہ شوہر نے طلاق دی۔ لہذا اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ (۱)

لکھا کہ زوجیت سے علیحدہ کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۵۱۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ایک تحریری نوٹس دیا جب کہ وہ اپنی ماں کے گھر چلی گئی تھی اور اس نوٹس میں یہ الفاظ لکھے۔ (فی الحال میں نے تجھ کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کر دیا) لیکن جب عدالت میں زید سے پوچھا گیا تو زید نے کہا کہ میں نے طلاق نہیں دی۔ یہ کلمہ زجراً و تنبیہاً لکھا تھا۔ میں نے طلاق نہیں دی نہ مقصود میرا ان کلمات سے طلاق تھی بلکہ زجر و تنبیہ تھی کہ ہندہ فوراً میرے گھر واپس چلی آئے۔ آیا طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) در مختار میں ہے **لست لك بزوج او لست لی بامرأة الخ طلاق ان نواه** ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ ان الفاظ میں نیت طلاق سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ پس جب کہ نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی اور وہ منکر ہے نیت طلاق سے تو قول اس کا معتبر ہے اور طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط۔

بھیج دو ورنہ میں جواب دے دوں گا کہنے سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۱۶) ایک شخص حلفیہ کہتا ہے کہ میں بیمار تھا۔ میری بیوی نے میری خدمت اچھی طرح نہیں کی اور ایک مرتبہ میں نے اس کو کسی غیر مرد کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس وجہ سے بھی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہو گئی اور میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ تم میری بیوی کو اس کے باپ کے یہاں بھجد و۔ ورنہ میں یہاں سے چلا جاؤں گا یا اپنی عورت کو جواب دے دوں گا دو گواہ ہیں جن کا بیان مختلف ہے۔ ایک گواہ کے بیان سے طلاق کا ثبوت ہوتا ہے، اور دوسرے سے نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) دونوں گواہوں کے بیان میں اختلاف ہے۔ اس لئے بصورت **انکار** شوہر از طلاق، طلاق ثابت نہ ہو گی۔ فقط (دوسرے دے دوں گا وعدہ ہے اس سے طلاق نہیں۔ ظفیر)

---

(۱) الفاظ الشرط ان واذا واذا ما الخ ففی هذه الا لفاظ اذا وجد الشرط انحلت الیمین وانتهت لا تقتضی العموم والتکرار (عالمگیری مصری الطلاق بالشرط ج ۱ ص ٤١٥) پھر دے دوں گا وعدہ ہے اوانا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٧ .ط.س. ج۳ص ۳۱۹) ظفیر.

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ٦٢٣ .ط.س. ج۳ص ۲۸۲ . ظفیر.

دو طلاق پہلے دے چکا تھا کئی سال بعد تیسری دفعہ کہا کہ تم سے مجھے کوئی واسطہ نہیں کیا حکم ہے

(سوال ۵۱۷) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ دو سال کے بعد پھر ایک طلاق دی۔ پھر تین سال کے بعد کسی بات پر ناراض ہوا اور بطور دھمکانے کے کہا ہم سے تم سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے سے چلی جاؤ۔ مگر نیت دھمکانے کی ہے۔ کیا اس صورت میں نکاح کر لینا چاہئے۔

(جواب) اس صورت میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر عدت گزر گئی ہے تو دوبارہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط (دھمکانے کے لئے جو جملہ بلا نیت طلاق کہا اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

بلا نیت غصہ میں کہا میرے مکان مت آنا مجھ سے قطع تعلق، کیا حکم ہے

(سوال ۵۱۸) زید اور زوجہ کے تکرار ہو جانے پر زوجہ بلا اجازت زید والدین کے گھر چلی جائے اور زید غصہ میں خوشدامن سے یہ الفاظ کہے کہ میرے مکان پر اب زوجہ کو مت پہنچانا اور جو کچھ سامان تمہارا ہو اس کو منگا لینا۔ مجھ سے قطع تعلق۔ لیکن زید کے دل میں یہ خیال تک بھی نہیں ہے کہ زوجہ کو طلاق ہو جاوے۔ اس صورت میں نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا۔

(جواب) اس صورت میں موافق بیان زید کے کہ نیت اس کی طلاق کی نہ تھی اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ در مختار میں تصریح ہے کہ ان الفاظ سے جو قطع تعلق پر دال ہیں اگرچہ حالت غصہ میں سرزد ہوں بدون نیت کے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ عبارت ذیل در مختار کا یہی مفاد ہے۔ **وفی الغضب توقف الا ولان ان نوی وقع والا لا الخ۔**(۱)

کہا گیا کہ اتنے دن تک خبر نہیں لی تو پھر تمہاری بیوی نہیں رہے گی شوہر نے منظور کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۵۱۹) ایک شخص نے اپنے سالے کو خط لکھا جس میں اپنی زوجہ کو تین طلاق لکھی تھی۔ لیکن دریافت کرنے پر شوہر نے خط لکھنے سے انکار کر دیا۔ تب لوگوں نے اس سے قرار لیا کہ اب اگر چھ ماہ تک لڑکی کی خبر نہیں لو گے اور کھانا کپڑا نہ دو گے تو تمہاری بی بی بعد چھ ماہ کے نہ رہے گی۔ اس نے منظور کر لیا۔ مگر چھ ماہ سے دو تین ماہ زیادہ ہی ہو گئے۔ اس نے کوئی خبر نہیں لی۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) خط کے انکار کی صورت میں بدون دو گواہان عادل کے طلاق ثابت نہ ہو گی اور یہ الفاظ جو شوہر نے بعد میں بطریق تعلیق کہے ہیں کہ چھ ماہ تک خبر گیری نہ کرنے سے وہ اس کی بی بی نہ رہے گی اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے ہوں تو شرط کے پائے جانے کے بعد اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰. ط.س.ج۳ص ۳۰۱ ظفیر.
(۲) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵. ط.س.ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

بیوی سے کہا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

(سوال ۵۲۰) اگر شوہر اپنی زوجہ کو یہ کہہ دے کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا ہے۔ چاہے چکلے میں جا کر بیٹھ جا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) لفظ چھوڑ دیا ترجمہ سرحتک اور فارقتک کا ہے۔ اور وہ اصل میں کنایات میں سے ہے جو کہ محتاج طرف نیت کے ہیں۔ لیکن شامی میں ہے کہ عرف فارس میں رہا کردم صریح ہے طلاق میں۔ پس اسی طرح جب کہ ہندی میں چھوڑ دیا بمنزلہ صریح کے ہے تو اس میں بلا نیت طلاق واقع ہوگی۔(۱) فقط۔

بغیر طلاق دوسرے کی بیوی سے خفیہ نکاح حرام ہے اور عدت میں نکاح حرام ہے اور یہ کہنا کہ بیوی سے سروکار نہیں بلا نیت اس سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۵۲۱) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد باہم ناچاقی رہنے لگی اور زید کا طرز عمل ہندہ کے ساتھ یہ رہا کہ کبھی التفات کرتا اور کبھی عرصہ تک بے التفاتی سے پیش آتا اس کے بعد ہندہ کو خالد نے بلایا اور اس سے مخفی نکاح کر لیا۔ لوگوں کے کہنے پر خالد نے ہندہ کو گھر سے نکال دیا اور ہندہ اور زید میں پھر تعلق زوجیت پورا پورا رہا۔ اس کے بعد خالد نے زید کو بلوا کر اصلی حالت دریافت کی۔ زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو طلاق تو اب تک نہیں دی ہے۔ لیکن ڈیڑھ دو سال سے مجھے اس کے ساتھ کچھ سروکار نہیں ہے۔ اب حالت مثل طلاق ہی کے ہے۔ اگر ہندہ سے میرا مہر معاف کرا دیا جائے تو میں طلاق دینے کے لئے آمادہ ہوں۔ اس پر خالد نے کہا کہ تم طلاق دے دو میں مہر معاف کرا دوں گا۔ چنانچہ زید نے اس واقعہ کے دو تین دن بعد طلاق دے دی۔ طلاق دینے کے بعد ہی خالد نے ہندہ کو بلایا اور بلا نکاح و بلا انتظار عدت گھر میں رکھ لیا۔ کیا خالد کا وہ پہلا نکاح جو مخفی قبل از طلاق ہوا تھا صحیح ہوا اور بعد از طلاق ضرورت نہ تھی۔ خالد کہتا ہے کہ زید نے چونکہ یہ جملہ کہا کہ ڈیڑھ سال سے مجھے سروکار نہیں ہے اس کہنے سے ڈیڑھ سال پہلے طلاق واقع ہوگئی اور میرا پہلا نکاح بوجہ انقضائے عدت صحیح ہوا۔ زید کہتا ہے کہ میرے نیت اس جملہ سے طلاق کی نہ تھی۔ اس صورت میں زید کا کہنا صحیح ہے یا نہ اور شرعاً کیا حکم ہے

(جواب) خالد نے جو نکاح مخفی بلا طلاق شوہر اول کیا وہ باطل اور حرام ہے اور طلاق کے بعد بھی بلا عدت گزارنے کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا اور طلاق اس وقت واقع ہوئی جس وقت شوہر اول یعنی زید نے طلاق دی ہے اور زید کے اس کہنے سے کہ مجھے ہندہ سے ڈیڑھ دو سال سے کچھ سروکار نہیں ہے، بدون نیت طلاق کے طلاق واقع نہیں ہوئی۔(۳)

---

(۱) قوله سرحتك وهو رها كردم لانه صار صريحاً فى العرف على ما صرح به نجم الزاهدى فى شرح القدورى (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۸ ط.س. ج۳ ص ۲۹۹) اس سے پہلے اس طرح کے تمام سوالات میں اسے مفتی علام رحمۃ اللہ علیہ نے کنایہ قرار دے کر نیت کی شرط لگائی ہے، دراصل یہ دیکھنا چاہئے کہ ہندوستان میں "چھوڑ دیا" کا لفظ طلاق کے معنی میں صریح ہے یا نہیں۔ جس علاقہ میں صریح کے درجہ میں سمجھا جاتا ہے۔ بلا نیت طلاق ہوگی اور جہاں صریح کے درجہ میں نہیں ہے بغیر نیت طلاق نہیں ہوگی۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ رہا کردم کہیں صریح ہو تو ہندوستان میں چھوڑ دیا بھی صریح ہی ہو۔ ظفیر۔ (۲) امانکاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶ ظفیر.
(۳) فالكنايات لا تطلق بها الا بالنية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵) ظفیر.

مجھ کو اس سے واسطہ نہیں آپ کو دیتا ہوں اختیار ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۲۲) زید معہ اپنی بیوی منکوحہ کے بکر کے کمرہ میں داخل ہوا اور زید نے یہ الفاظ بکر سے اپنی بیوی کے بارے میں کہے کہ اس کو میں آپ کی خدمت میں دیتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے مجھ کو اب اس سے کچھ واسطہ نہیں۔ اور متواتر کئی شب ایسا ہی کیا۔ ایسی حالت میں شرعاً زید کی بیوی پر طلاق ہو گئی یا نہ۔ ۔اور وہ عورت زید کے لئے جائز رہی یا نہیں اور بکر اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب) وہ شخص دیوث اور بدکار و بے حیا ہے، جو اس طرح اپنی زوجہ کو غیر مرد کے سپرد برائے حرام کاری کرے۔ مگر اس کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور زید کا نکاح اس سے قائم ہے اور بکر سے نکاح درست نہیں ہے جب تک زید طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گزر جاوے، بکر سے اس کا نکاح حرام ہے۔

بیماری کی حالت میں طلاق دی مگر تعداد یاد نہیں کیا حکم ہے

(سوال ۵۲۳) ایک شخص نے بیماری کی حالت میں اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ اور اس کو یاد نہیں کہ میں نے کے مرتبہ طلاق کا لفظ کہا۔ ایسی حالت میں کونسی طلاق واقع ہوگئی، اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔ اب گمان غالب کا اعتبار کرے۔ اگر گمان غالب یہ ہے کہ تین یا زیادہ دفعہ طلاق کا لفظ کہا ہے تو بدون حلالہ کے نکاح میں نہ لاوے۔ اور اگر گمان غالب ایک یا دو کا ہے، اور عدت یعنی تین حیض گذر چکے ہیں تو دوبارہ نکاح کر لیوے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہکذا فی الشامی۔

طلاق بائنہ میں تجدید نکاح ضروری ہے راضی نامہ کافی نہیں

(سوال ۵۲۴) طلاق بائنہ بہ راضی نامہ بغیر تجدید نکاح زائل میشود یا نہ، بلکہ تجدید نکاح ضروری است۔

(جواب) در طلاق بائنہ تجدید نکاح لابد است، بتراضی بدون تجدید نکاح زائل نمی شود۔(۱)

حرام کر لیا سے مراد اگر طلاق تھی واقع ہو گئی نہیں تو جب تحریری طلاق دی تب واقع ہوئی

(سوال ۵۲۵) ایک عورت ۱۶ نومبر سن ۱۹۱۶ء کو عدالت میں بیان دیتی ہے کہ میرا خاوند نامرد ہے اور میرا خسر مجھ سے ہمیشہ ہم بستر ہوتا رہا ہے۔ اب میں اپنے خسر سے حاملہ ہوں۔ نیز اس عورت کا خاوند ایک دوسرے مقدمہ میں ۳۰ جولائی سن ۱۹۱۷ء کو دوسرے عدالت میں بیان دیتا ہے کہ میں نے اپنی عورت کو مورخہ ۱۶ نومبر سن ۱۹۱۶ء کو بوجہ اس کے عدالت میں مذکورہ بالا بیان دینے کے اپنے اوپر حرام تصور کر لیا تھا۔ حالانکہ ۱۵ اپریل سن ۱۹۱۷ء کو اس نے تحریری طلاق بھی کر دیا اور ایام حمل میں عورت مذکورہ کے متعلق تین چار آدمیوں کے سامنے حلفیہ کہہ چکا تھا کہ یہ عورت میرے اوپر حرام ہے۔ یہ وجوہات دیکھ کر میں نے اس عورت کا نکاح مؤرخہ ۱۶ اپریل سن ۱۹۱۷ء کو عورت اور اس کے والد کے کہنے پر دوسرے شخص سے پڑھا دیا۔ اس صورت میں عورت مذکورہ کو کس تاریخ سے طلاق واقع ہوئی اور یہ نکاح عدت کے اندر ہو لیا یا ہر۔

---

(۱) اذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها . (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۷۲) ظفیر.

(جواب) اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے کہ میں نے اپنی عورت کو ۱۶ نومبر سن ۱۹۱۶ء کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا طلاق کی تھی تو طلاق اسی وقت واقع ہو گئی۔(۱) عدت بھی اسی وقت سے شمار ہو گی۔ اور عورت چونکہ اس وقت حاملہ تھی تو وضع حمل سے اس کی عدت پوری ہو گئی۔ بعد وضع حمل کے جو نکاح ثانی اس کا ۱۶ اپریل سن ۱۹۱۷ء کو ہوا وہ صحیح ہوا۔ اور اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی نہ تھی تو جس وقت اس نے ۱۵ اپریل سن ۱۹۱۷ء کو تحریری طلاق دی اس وقت طلاق واقع ہوئی۔ اس صورت میں نکاح ثانی عدت میں ہوا اور باطل ہوا۔

بیوی کو لکھا تم کو طلاق دیتا ہوں میرا تمہارا کوئی تعلق نہیں کونسی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۵۲۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو خط لکھا جس میں تحریر تھا کہ آج سے میں تم کو طلاق دیتا ہوں۔ مجھے تمہارے گھر اور اولاد کی پرواہ نہیں۔ میرا تمہارا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی یا بائنہ۔

(جواب) اس خط کے موافق اس شخص کی منکوحہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئی اول صریح طلاق تھی۔ پھر لفظ کنایہ سے یعنی میرا تعلق اب کوئی نہیں ہے۔ ایک طلاق بائنہ واقع ہوئی اور چونکہ اول ذکر طلاق کا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کنایہ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وفی مذاکرة الطلاق یتو قف الا ول فقط ای بخلاف لا خیر ین وبتة وبتلة من الفاظ الثانی لا الاول۔(۲)

جہاں چاہے چلی جا مجھے صورت نہ دکھانا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۲۷) زید نے اپنی بیوی کو بے انتہا مار کر گھر سے یہ کہہ کر نکال دیا کہ تو جہاں تیرا دل چاہے چلی جا چاہے بھنگیوں میں چلی جا۔ مجھے صورت نہ دکھلانا۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں، اور عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) شوہر سے دریافت کیا گیا تو یہ جواب دیا اگر مجھ کو ضرورت اس کے لے جانے کی ہوتی تو میں اس قدر عرصہ تک اس کو یہاں کیوں چھوڑتا مجھے اس کی ضرورت نہیں جو دل چاہے سو کرے۔ میری طرف سے پانچ برس سے طلاق ہے۔ اب نکاح ثانی کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

(جواب) اس صورت میں اگر نیت شوہر کی الفاظ مذکورہ سے طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ الفاظ کہے تھے تو چونکہ (۳) عدت اب گزر گئی ہو گی اس لئے دوسرا نکاح کرنا عورت کو درست ہے۔

---

(۱) ومن الا لفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف (درمختار) ای فیکون صریحا لا کنایة (ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹٤ .ط.س. ج۳ص ۲۵۲) فنحوا خرجی واذهبی الخ یحتمل رد او نحو خلیة وبریة حرام بائن و مراد فها الخ یصلح سبا (در مختار) وان کان الحرام فی الاصل کنایة یقع بهاا لبائن الخ والحاصل ان المتا خرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلانیة حتی لا یصدق اذا قال لم انو لا جل العرف الحادث فی زمان المتاخرین فیتو قف الان وقوع البائن به علی وجود العرف کما فی زمانهم الخ (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳٥ .ط.س. ج۳ص ۲۹۹) ظفیر.(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤۰ .ط.س. ج۳ص ۲۹٦. ۱۲ ظفیر. (۳) فالکنایات لا تطلق بهاالا بالنیة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳٥) والقول قول الزوج فی ترك النیة مع الیمین (عالمگیری مصری کنایات ج ۱ ص ۳۷٥) ظفیر.

(۲) شوہر کے اس بیان سے اس وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت اس نے یہ کہا ہے کہ میری طرف سے تو پانچ برس سے طلاق ہے۔ کیونکہ ایسے بیان سے اسی وقت طلاق ہوتی ہے جس وقت یہ کلام کیا ہے اس سے پہلے طلاق نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو زمانہ گذر گیا اس سے اب طلاق دینے کا اختیار نہیں رہا۔ پس اس کلام شوہر کے بعد جب عدت گذر جاوے یعنی تین حیض اس عورت کو ہو جاویں اس وقت دوسرا نکاح درست ہوگا۔

غصہ میں کہا ایک "دو" تین۔ تو میری ماں بہن ہے۔ لفظ طلاق نہیں کہا کیا حکم ہے

(سوال ۵۲۸) شخصے در حالت غضب زوجہ خود را گفت یکے۔ دو۔ سہ۔ برو مادر و خواہر من ہستی بلا ذکر لفظ طلاق و بلا مذاکرہ طلاق۔ پس دریں صورت کدام طلاق واقع شود۔

(جواب) بدون لفظ طلاق وبدون مذاکرہ طلاق از لفظ یکے۔ دو۔ سہ۔ مادر و خواہر من ہستی طلاق واقع نشود۔ واز لفظ مادر و خواہر من ہستی بلا حرف تشبیہ طلاق واقع نہ شود۔ فی الدر المختار وان لم ینو او حذف الکاف لغا. الخ۔(۱) و لفظ برو از کنایات ست اگر بہ نیت طلاق گفتہ شود طلاق بائنہ واقع شود و گرنہ طلاق واقع نہ شود۔(۲) فقط۔

تو مجھ پر حرام کہنے سے کتنی طلاق پڑی اور چند بار کہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۲۹) زید نے در حالت مذاکرہ طلاق بدلالۃ الحال و نزاع باہمی اپنی عورت منکوحہ کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو کتنی دفعہ کہنے سے ثلاثہ ہوتی ہے۔ دو بار یا زیادہ حرام کہنے سے کونسی طلاق ہوتی ہے۔

(جواب) مذاکرہ طلاق کے وقت لفظ حرام سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔(۳) اور کئی لفظ حرام کہنے سے بھی ایک ہی طلاق بائنہ رہے گی۔ کیونکہ بائنہ کے بعد دوسری بائنہ واقع نہیں ہوتی۔ کما فی الدر المختار لا یلحق البائن البائن الخ۔(۴)

شوہر کا یہ جملہ کہ جس طرح لائے تھے نکال دو۔ طلاق کے لئے کنایہ نہیں ہے

(سوال ۵۳۰) ایک شخص کو اس کے سسر نے غصہ سے کہا کہ تم ہمارے یہاں مت آؤ۔ زیورات کو لا کر اپنی بی بی کو مکان میں لے جاؤ۔ اس نے کہا جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو۔ یہ کنایہ طلاق سے ہے یا نہیں۔ پھر غصہ میں آکر کہا میں نے طلاق دیا۔ اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) یہ الفاظ شوہر کے کہ جس طرح ہم کو لایا تھا اسی طرح نکال دو الخ کنایہ طلاق سے نہیں ہے اور پھر جو غصہ میں کہا میں نے طلاق دیا الخ اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔

---

(۱) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الظہار ج ۲ ص ۷۹٤. ط.س. ج۳ ص ٤٧٠. ظفیر.
(۲) ولو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النیة (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۳۷٦) ظفیر.
(۳) وان کان الحرام فی الا صل کنایة یقع بها البائن الخ والحاصل ان المتاخرین خالفوا المتقدمین فی وقوع البائن بالحرام بلا نیة (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳۸. ط.س. ج۳ ص ۲۹۹) ظفیر.
(٤) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦. ط.س. ج۳ ص ۳۰۸) ظفیر.

طلاق دے دوں گا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۵۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو بوجہ نااتفاقی ظلم کر کے اپنے مکان سے نکال دیا اور کہتا رہا کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دوں گا۔ میں تجھ کو عمر بھر رکھنے والا نہیں۔ ہندہ اپنے بھائی کے مکان میں چلی گئی۔ تین چار روز بعد زید کو اس کی سوتیلی ماں نے لعن طعن کی اور کہا کہ میں اور تیرا باپ ہندہ کو بلا کر ضرور مکان میں رکھیں گے اور تو نے اگر ہندہ کو طلاق دی تو پھر فلاں فلاں کی طرح جنہوں نے اپنی عورتوں کو طلاق دی ہے عمر بھر بے عورت رگڑے گا۔ اور کوئی تجھے عورت نہیں دے گا تو زید نے کہا کہ میں نے ہندہ کو چھوٹا کر دیا۔ میں عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔ اب میں عمر بھر عورت نہیں کروں گا اس صورت میں ہندہ کو کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(جواب) اقول وبہ نستعین مذاکرہ طلاق کی تفسیر فقہاء نے یہ کی ہے کہ زوجہ طلاق کو طلب کرے اور صورت مسئولہ میں عورت کی طرف سے طلب طلاق نہیں ہے اور شوہر کا یہ قول کہ میں تجھے ضرور طلاق دے دوں گا حسب تفسیر فقہاء مذاکرہ طلاق نہیں ہے۔ کیونکہ لفظ استقبال سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور وہ لغو ہوتا ہے۔ (۱) پس ظاہر یہ ہے کہ زید کا قول "میں نے ہندہ کو چھوڑ کر دیا عمر بھر نہیں رکھ سکتا۔" اگر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے ہندہ کو چھوڑ دیا الخ تو یہ کنایہ ہے محتاج ہے نیت کا، **لعدم مذاکرۃ الطلاق بالتفسیر المذکور قال فی الشامی وعلی ھذا فتفسیر المذاکرۃ بسوال الطلاق او تقدیم الا یقاع کما فی اعتدی ثلثا وقال قبلہ المذاکرۃ ان تسئلہ ھی اوا جنبی الطلاق الخ** (۲) اور لفظ **او تقدیم الایقاع** سے کچھ شبہ نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ خاص اعتدی وغیرہ الفاظ ہیں کہ اول میں ایقاع طلاق مقدماً مقدر ہوتا ہے ای لانی طلقتک وغیرہ الغرض خود مرد کا ذکر طلاق بصیغہ وعدہ کرنا اور پھر لفظ کنایہ کہنا مفید اس کو نہیں ہے کہ اس کو مذاکرہ طلاق سمجھ کر لفظ کنایہ سے بلا نیت وقوع طلاق کا حکم کیا جاوے **وھذا ماظھر لی** فقط۔

پہلے کہا حرام پھر کہا طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۲) ہندہ کا نکاح زید سے بغرض حلالہ کیا گیا، ہم بستری اور وطی ہوئی۔ صبح کو بکر نے زید سے کہا کہ اب تم طلاق دے دو۔ زید نے انکار کیا کہ ابھی میرا دل طلاق دینے کو نہیں چاہتا۔ آخر بکر کے رعب سے متاثر ہو کر مجبوراً زید نے کہہ دیا کہ اچھا حرام۔ بکر نے کہا کہ یہ نہیں تین طلاق کہو۔ زید نے اس لفظ کے کہنے سے انکار کیا۔ بکر نے پھر مجبور کیا تو زید نے بکر سے خلاصی پانے کے لئے صرف ایک دفعہ بغیر کسی نام کے کہہ دیا کہ اچھا جی طلاق۔ زید نے ہندہ کا نام نہیں لیا۔ نہ ہندہ وہاں موجود تھی۔ اس معاملہ کے ڈیڑھ ماہ بعد ہندہ مذکورہ نے رجوع کر کے برضائے خود زید سے وطی کی اور اب بکر نے ہندہ کو زید کی مطلقہ سمجھ کر دیگر جگہ نکاح کر لینے کی اجازت دے دی ہے۔ اس صورت میں ہندہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) جب کہ زید نے لفظ حرام کہا اور بعد میں کہا اچھا طلاق، تو وہ عورت منکوحہ یعنی ہندہ مطلقہ بائنہ ہو گئی

---

(۱) ولو قال بالعربیۃ اطلق لایکون طلاقا الا اذ غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا (عالمگیری مصری کنایات ج ۱ ص ۳۸۴) ظفیر۔

(۲) ردالمحتار کتاب الطلاق باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۷ ط.س. ج۳ ص ۲۹۷. ظفیر.

کیونکہ بکر اسی کو طلاق دلواتا تھا۔ لہذا قرینہ اسی کی طرف اضافہ کا موجود ہے اور جب کہ وہ مطلقہ بائنہ ہو چکی ہے تو زید کا اس سے وطی کرنا حرام ہوا۔ الحاصل ہندہ بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔ شامی میں ہے ویؤیدہ ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأةً ثلاثاً وقال لم اعن امرءتی یصدق اہ ویفهم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرءة انما یحلف بطلاقها لا بطلاق غیرها فقوله انی حلفت بالطلاق ینصرف الیها ما لم یرد غیرها الخ (۱) وسیذکر قریباً ان من الالفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلانیة للعرف الخ فقط۔

کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہیں چلی جا مجھے ضرورت نہیں۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(جواب) ایسے الفاظ میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اگر طلاق کی نیت سے اس نے یہ لفظ کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ اس سے پوچھنا چاہئے کہ طلاق کی نیت سے کہے ہیں یا کس نیت سے۔ (۲) فقط۔

میرا کسی قسم کا تعلق نہیں رہا یہ لکھے تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۴) زید کی منکوحہ بدون اجازت شوہر اپنے والدین کے یہاں چلی گئی کہ جس کو ایک سال ہو چکا ہے، زید نے اس کے چلے جانے کے دو مہینہ بعد اس کے پاس ایک تحریری بھیجی کہ تم چونکہ بغیر میری اجازت اپنے والدین کے یہاں چلی گئی ہو۔ لہذا میرا کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ اور تم اسی روز سے میرے نکاح سے باہر ہو۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

(جواب) در مختار میں ہے کہ لست لك بزوج اولست لی با مرأة اوقالت له لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه (۳) وفی الشامی ، واشار بقوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکنایة رجعی کذا فی البحر الخ۔ (۴) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو گئی۔ بعد عدت کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

چھوڑ چکا ہوں اگر بیوی کے متعلق ہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۵) ایک شخص نے اپنی بیوی کو اس حالت میں چھوڑ رکھا ہے کہ حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ کہیں رہے۔ اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا ہے۔ طلاق کے لئے اس کو کہا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ طلاق کے صریح لفظ سے میں اس کو مطلقہ نہیں کرتا۔ میرا نفس اس کو نہیں مانتا۔ البتہ میری طرف سے کوئی روک نہیں خواہ کہیں نکاح کر لے۔ میں اس کو چھوڑ چکا ہوں اور اپنا نکاح ثانی کر چکا ہوں۔ اس صورت میں اس

---

(۱) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ص۲۴۸ ظفیر.
(۲) ردالمنحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط.س. ج۳ص۲۴۸. ظفیر.
(۳) اذهبی الی جهنم یقع ان نوی وکذا اذهبی عنی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤ ط.س. ج۳ص۲۸۲) ظفیر. (٤) ردالمحتار باب الصریح ج ۲ ص ٦۲۳ ط.س. ج۳ص۲۸۳. ظفیر.

عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) ''میں اس کو چھوڑ چکا ہوں'' اگر نیت طلاق کی ہے اور بہ نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں تو اس سے ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ صریح لفظ ''طلاق'' کا اگرچہ نہ کہا ہو لیکن بہ نیت یہ لفظ کہا ہو جو اس نے کہا تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کی صورت میں قضاءً ان الفاظ سے بلا نیت بھی طلاق کا حکم ہوتا ہے۔ بہر حال شوہر سے یہ دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اس بہ نیت طلاق کے لفظ ''چھوڑنے کا'' کہا ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ بعد عدت کے دوسرا نکاح اس کا جائز ہے۔(۱)

فارغخطی لکھ چکا ہوں میرے لئے حرام ہے یہ لکھا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۶) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میرے دختر کا پوری طرح خرچ نہیں دے سکتے اور تم اپنے مکان میں چھوڑ گئے تھے تمہارے خویش واقارب نے اس کو نکال دیا ہے لہذا جب تم میں نان نفقہ دینے کی طاقت نہیں ہے تو اس کی گلوخلاصی کر دو۔ اس کا جواب داماد نے اپنی عورت کو یہ لکھا، اے بیوی تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فارغخطی طلب کرتی ہو تو میں پیشتر فارغخطی لکھ چکا ہوں اور اس خط میں تو فارغخطی لے، تو میرے لئے حرام ہے۔ سب طرح سے میں راضی، تو میرے کام کی نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوگئی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔

مندرجہ ذیل اشعار بیوی کو لکھے اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۳۷) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو جو کہ اپنی ہمشیرہ خورد کے گھر گئی ہوئی تھی۔ الفاظ ذیل اشعار خط میں لکھ کر بھیجے تھے۔

ترک ہرگز ہو نہیں پردہ وہاں الطاف سے　　　جیسے بے پردہ رہی ہو کچھ دنوں ممتاز سے

گر خلاف اس کے عمل ہے یا کیا اب جائے گا　　　زوجیت کا باہمی رشتہ قطع ہو جائے گا

شعر متذکرہ موصول کے پہلے ہی سے مکتوب الیہا نے میاں الطاف سے جو کہ ان کے بہنوئی ہیں پردہ ترک کر دیا تھا اور بعد طلاق پانے کے بھی بے پردہ رہی، اس صورت میں طلاق بائن ہوئی یا نہیں۔ شوہر کا قول ہے کہ انہوں نے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔

(جواب) اگر شوہر کی نیت طلاق کی نہیں تھی تو اس صورت میں طلاق نہ ہوگی کہ یہ لفظ کنایات میں سے ہے۔

---

(۱) واذا بهشتم ترا فان كان في حالة غضب و مذاكرة الطلاق فوا حدة يملك الرجعة ان نوى بائنا او ثلاثا فهو كما نوى (عالمگيرى مصرى باب الكنايات ج ۱ ص ۳۷۹) سرحتك و فارقتك الخ يقع بما قيها البائن ان نواها (الدرالمختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤١ ط.س. ج۳ص ۳۰۰......۳۰۳) ظفير.

چلی جا میرے کام کی نہیں ان الفاظ کا کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۸) میاں بیوی میں ہمیشہ تکرار رہتی تھی۔ اس صورت میں بہت دفعہ مرد نے عورتوں کے سامنے یہ لفظ کہے کہ تو میرے کام کی نہیں جہاں چاہے چلی جا۔ ہمیں کچھ غرض نہیں۔ مجبور ہو کر وہ عورت اپنے ماں باپ کے یہاں چلی آئی۔ جس کو آٹھ سال گذر گئے۔ آج تک شوہر نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ اس صورت میں وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر شوہر نے ان الفاظ سے نیت طلاق کی کی تھی اور بارادہ طلاق یہ الفاظ کہے تھے تو ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہو گئی ہے۔ اب کہ بظاہر عدت گذر گئی دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن اگر نیت شوہر کی طلاق کی نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ پھر نکاح ثانی بھی درست نہیں ہے۔ شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

تو مجھ سے علیٰحدہ ہو تیری ضرورت نہیں یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۳۹) زید نے اپنی زوجہ کو کئی مرتبہ یہ کہا کہ تو میرے سے علیٰحدہ ہو۔ اور نہ مجھ کو تیری ضرورت ہے اور شوہر نو ماہ سے لاپتہ ہے، اس میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) یہ کلمات صریح طلاق کے نہیں ہیں۔ ان کلمات میں طلاق نیت شوہر پر واقع ہوتی ہے اور جب کہ نیت شوہر کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تو کچھ حکم اس پر نہ کیا جاوے گا۔ اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور دوسرا نکاح عورت مذکور کو درست نہیں ہے۔(۱)

میرے گھر سے نکل جاؤ۔ یہ جملہ بیوی کو لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۵۴۰) ایک شخص مسلمان اس وقت بصرہ انگریزی فوج میں ملازم ہے۔ اس شخص نے جنگ میں سے اپنے گھر خط تحریر کیا اور اپنی عورت کو مخاطب کر کے یہ لکھا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ۔ ہمارا تمہارے ساتھ کچھ تعلق نہیں ہے۔ تم ہمارے سے مر گئی اور ہم تمہارے سے مر گئے، اس لفظ کے سوا اور کچھ ذکر طلاق وغیرہ کا نہیں لکھا۔ ایک مولوی نے اس تحریر پر طلاق تصور کر کے دوسرے مرد کے ساتھ اس عورت کا نکاح کر دیا ہے۔ ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہ۔ اگر نہیں ہوتی ہے تو نکاح کرنے والے اور نکاح پڑھنے والے کے لئے کیا حکم ہے۔

(جواب) یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں اگر طلاق کی نیت سے لکھے ہوں تو ایک طلاق بائن اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔(۲) عدت تین حیض کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کا صحیح ہے اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ بدون تحقیق حال کے اور بدون معلوم ہوئے نیت شوہر کے طلاق کا حکم لگا دینا صحیح نہیں ہے اور طلاق کا حکم کرنے والا اور دوسرا نکاح کرنے والا گناہگار ہے۔ توبہ کرے اور شوہر سے دریافت کیا جائے کہ اس کی نیت کیا تھی۔

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیة او دلالة الحال (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵. ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر. (۲) فالکنایات لا تطلق بھا ای بالکنایات الا بنیة (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵. ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

اب تو میرے کام کی نہیں رہی نکل جا یہ کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۴۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہہ کر کہ تو اب میرے کام کی نہیں رہی میرے یہاں سے نکل جا، گھر سے نکال دیا۔ ہنوز زوجیت قائم ہے یا طلاق ہوگئی۔

(جواب) یہ الفاظ جو اس شخص نے اپنی زوجہ کو لکھے ہیں صریح الفاظ طلاق کے نہیں ہیں کنایات کے الفاظ ہیں۔ اگر طلاق کی نیت سے یہ الفاظ کہے ہیں تو طلاق واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ پس شوہر سے دریافت کیا جاوے کہ اس کی نیت ان الفاظ سے کیا تھی۔ اگر نیت طلاق سے کہا ہے تو طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ورنہ نہیں۔(۱)

بیوی سے کہا چھوڑ دیا طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۵۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تم کو چھوڑ دیا تو کیا طلاق واقع ہوگئی۔

(جواب) لفظ چھوڑ دیا کنایہ ہے۔ اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ کہا ہے تو طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر بہ نیت طلاق نہیں کہا تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت ہونے نہ ہونے میں اعتبار شوہر کے قول کا ہے مع الیمین قال فی الدر المختار والقول له بیمینه فی عدم النیة ۔(۲) اور مذاکرہ طلاق میں اگر شوہر نے لفظ مذکورہ اپنی زوجہ کو کہا ہے تو طلاق بائنہ واقع ہو جائے گی۔ کیونکہ مذاکرہ طلاق بھی اس لفظ میں قائم مقام نیت کے ہے۔

کہا تو کسی سے نکاح کرلے کیا حکم ہے

(سوال ۵۴۳) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں صفائی سے اپنی زوجہ سے کہا میں اس بات سے خوش ہوں کہ تو میرے سامنے کسی سے نکاح کرلے۔ اس صورت میں طلاق بائنہ ہوئی یا رجعی یا وہ اس کی زوجہ بدستور باقی ہے۔

(جواب) یہ لفظ کنایہ ہے اگر شوہر نے طلاق کی نیت سے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور اگر طلاق کی نیت نہ تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی کما فی الشامی عن الذخیرة اذهبی وتزوجی لا یقع الا بالنیة وان نوی فهی واحدة بائنة الخ۔ اور صاحب (۳) در مختار نے جو یہ نقل کیا ہے اذهبی وتزوجی تقع واحدة بلانیة، علامہ شامی (۴) نے فرمایا کہ یہ خلاف ہے قاضی خان کی تصحیح کے اور پھر ذخیرہ سے اس کی تائید کی۔ کما مر۔

کہا تو میری عورت نہیں ہے۔ کیا حکم ہے

(سوال ۵۴۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تو میری عورت نہیں ہے لڑکے کی عورت ہے اور تجھ کو جو حمل ہے میرے لڑکے کا ہے۔ اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اس کہنے سے اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة ، فنحوا خرجی واذهبی وقومی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ ۔ط۔س۔ج۳ص۲۹۶) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ و القول قول الزوج فی ترک النیة مع الیمین (عالمگیری مصری کنایات ج ۱ ص ۳۷۵) ظفیر۔

(۳) ردالمحتار للشامی قبیل باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۲ ۔ط۔س۔ج۳ص۳۱۴ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲ ۔ط۔س۔ج۳ص۲۹۶ ظفیر۔

ہوئی۔(۱) فقط۔

جانکل جا طلاق دی کہنے سے بائنہ طلاق واقع ہوئی

(سوال ۵۴۵) کریم نے اپنی عورت کو مارا اور کہا جانکل جا میں نے تجھ کو طلاق دیا۔ اس کے بعد کریم نے عورت کو نوٹس دیا کہ میں نے تجھ کو طلاق نہیں دی۔ اس پر پنچایت مقرر ہوئی اور کریم نے عورت کے رکھنے سے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کہ عورت کیا کرے۔ کریم نے کہا کہ جہاں چاہے جاوے اور جس سے چاہے نکاح کرے۔ اس صورت میں کریم کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) اگر واقعی کریم نے یہ لفظ کہا تھا کہ جانکل جا میں نے تجھ کو طلاق دی تو ایک طلاق بائنہ اسی وقت اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ لیکن اگر شوہر اس سے منکر ہے اور گواہ طلاق کا کوئی نہیں ہے اور عورت کو یہ واقعہ معلوم ہے تو گو قاضی اس صورت میں حکم طلاق کا نہ کرے گا مگر عورت کے لئے حکم جدائی کا ثابت ہے یعنی اس عورت کو حلال نہیں ہے کہ اس مرد کے پاس رہے۔ مجبوری میں وہ معذور ہے۔(۲) اور دوسرے الفاظ جو کریم نے پنچایت کے سامنے کہے وہ کنایہ کے الفاظ ہیں اگر پہلا لفظ صریح ہے ثابت نہ ہو تو ان الفاظ میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر نیت طلاق کی ہو گی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔

جملہ تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۴۶) ایک شخص نے زوجہ سے کہا میں تم کو چھوڑ کر جاتا ہوں۔ تم اور یہ بستی مجھ سے ہمیشہ کیلئے چھوٹ گئے اور یہ لفظ بھی کہا کہ تم کو طلاق دے کر جاؤں گا۔ طلاق ہوئی یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق بائن واقع ہو گی۔ کیونکہ یہ لفظ کنایات سے ہے اور دلالۃ الحال کی وجہ سے طلاق بائن ہو جاوے گی۔ **ولا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال كذا في الدر المختار** (۳) **وافاد الشامی تحته فتفسير المذاكرة بسوال الطلاق الخ** اور تین طلاق نہیں واقع ہو گی اگرچہ نیت بھی کی ہو۔ **لا يلحق البائن البائن الخ در مختار**۔(۴)

چھوڑی سہ بار

(سوال ۵۴۷) ایک شخص نے اپنی منکوحہ کو ایک دفعہ یہ لفظ کہا "چھوڑی سہ بار" اس صورت میں حلالہ کی ضرورت تو نہیں ہو گی۔

(جواب) اگر بہ نیت طلاق یہ لفظ شوہر نے کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔ نکاح جدید بلا حلالہ

---

(۱) ولوقال ما انت لی با مرأة او لست لك بزوج ونوى الطلاق يقع عند ابى حنيفة وعند هما لا يقع (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۵۱) ظفیر۔

(۲) والمرأة كالقاضى اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه الخ وفى البزازية عن الاوزجندى انها ترفع الامر للقاضى فان حلف ولا بينة لها فالا ثم عليه قلت اى اذا لم تقدر على الفداء او الهرب ولا على منعه عنها فلا ينافى ما قبله (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج۳ص ۲۵۱) ظفیر۔

(۳) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵ ط.س. ج۳ص۲۹۷ ظفیر۔

(۴) ایضاً ج ۲ ص ۶۴۶ ط.س. ج۳ص۳۰۸ ظفیر۔

درست ہے۔(۱)

انت لی حرام کہا کیا حکم ہے

(سوال ۵۴۸)زید زوجہ خودرا درحالت جنگ و مجادلہ گفت انت لی حرام۔ ازیں لفظ طلاق واقع شدیانہ۔

(جواب)قال فی الشامی فی لفظ حرام وسیاتی وقوع البائن به بلا نية فی زماننا للتعارف۔(۲)پس ہرگاہ در لفظ حرام وقوع طلاق بائنہ بلانیت متعارف گشت۔ از قول زید انت لی حرام طلاق بائنہ واقع خواہد شد۔

فلاں مجھ پر حرام ہے میں اسے بیچ دوں گا کہنے سے کونسی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۵۴۹)شخصے غائبانہ روبروئے شاہدین عاقلین حرین بالغین اسم زوجہ خود گرفتہ میگوید کہ فلانۃ علی حرام من اورا فروخت خواہم نمود۔ آیا ایں الفاظ طلاق بائنہ واقع شد یا رجعی۔

(جواب)دریں صورت طلاق بائن واقع گردد اگر بہ نیت طلاق گفتہ است واگر بجائے عرف جاری باشد کہ از حرام طلاق مراد میگیرند یعنی بمنزلہ طلاق صریح معروف است دریں صورت درمختار فرمودہ کہ بلانیت طلاق واقع میشود قال فی الدر المختار قال لامرء ته انت علی حرام الی ان قال یفتی بانه طلاق بائن وان لم ینوه لغلبة العرف الخ قال الشامی قوله وان لم ینوه قلت الظاهر انه اذالم ینو شئیا اصلا یقع دیانة ایضا و فیه ایضاً قوله لغلبة العرف اما کونه بائنا فلانه مقتضی لفظ الحرام لان الرجعی لا یحرم الزوجة مادامت فی العدة وانما یصح وصفهابالحرام بالبائن. (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کہا تو جان اور ترا کام کیا حکم ہے

(سوال ۵۵۰)زید کی بیوی اس کے تشدد کی وجہ سے میکے چلی گئی مگر زید سے اجازت لے کر۔ اور پندرہ دنوں میں واپسی کا وعدہ بھی کیا مگر واپس نہیں ہوئی۔ زید نے دو خط لکھے۔ اس کے بھائی کے نام لکھا، اس خط کو دیکھتے ہی پہنچادو۔ جس طرح ممکن ہو، اگر خدانخواستہ نہیں پہنچاؤں گے تو واضح رہے کہ مجھ سے اور آپ کی ہمشیرہ سے کچھ سروکار نہیں رہے گا۔ آئندہ آپ جانیں اور آپ کا کام۔ دوسرا خط بیوی کے نام بھیجا "اگر تو فلاں دن اپنے بھائی کے ہمراہ میرے یہاں پہنچ گئی تو فبہا، ورنہ تو جان اور تیرا کام۔" بیوی اس متعینہ دن پر نہیں گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب)یہ الفاظ "تو جان اور ترا کام" الفاظ کنایہ میں سے ہیں اور ظاہر اخلیۃ بریۃ کے ہم معنی ہیں۔ لہٰذا اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ ہندہ پر واقع ہوگئی(۴) ورنہ نہیں۔

---

(۱)فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة الخ فنحو اخرجی واخرجی واذهبی الخ سر حتك و فارقتك (الدر المختار باب لکنایت ج ۲ ص ۶۳۵ .ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

(۲) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۸ .ط.س. ج۳ص۲۹۸ ظفیر.

(۳)دیکھئے ردالمحتار باب الایلاء ج ۲ ص ۷۶۰ و ج ۲ ص ۷۶۱ .ط.س. ج۳ص۴۳۳ . ظفیر.

(۴)فالکنایات لا تطلق بهاالا بنیة اودلالة الحال (الی قوله) نحو خلية برئية (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ .ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

چلی جا نکل جا بیوی سے کہا

(سوال ۵۵۱) اگر کوئی شخص غصہ میں عورت کو کہے چلی جا نکل جا تو ان الفاظ سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اپنی زوجہ کو چلی جا نکل جا کہنے سے اگر نیت طلاق کی ہے طلاق ہو جاتی ہے ورنہ نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا سے طلاق

(سوال ۵۵۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نکل جا چلی جا۔ میری طرف سے بھنگیوں میں جا یا چماروں میں، میں تیرا خواہاں نہیں ہوں۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) ان الفاظ سے نیت سے طلاق پڑتی ہے۔ اگر شوہر کی نیت طلاق کی تھی تو طلاق واقع ہوگئی اس سے دریافت کر لیا جاوے۔(۲)

تیرا میرا کچھ تعلق نہیں کہا

(سوال ۵۵۳) مسمات فاطمہ سے عزیز الدین نے نکاح کیا۔ اور کوئی حق زوجیت ادا نہ کرنے کی وجہ سے مسماۃ نے یہ الفاظ کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے۔ میں تجھے باپ سمجھتی ہوں اور میں تیری بیٹی ہوں بلکہ زوجہ نے طلاق تک لے لی اور شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ جہاں جی چاہے بیٹھ جا میرا تیرا کچھ تعلق نہیں ہے اور مسماۃ کو طلاق بنا چکا تھا جب جھگڑا ہوا فوراً طلاق لے لی کیا حکم ہے۔

(جواب) زوجہ کے ان الفاظ کہنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا کیونکہ اختیار طلاق کا شوہر کو ہوتا ہے نہ زوجہ کو۔ زوجہ اگر یہ کہے کہ تو میرے اوپر حرام ہے یا تو میرا باپ ہے یا میں تیری بیٹی ہوں یا اس قسم کے الفاظ کہنے یا صریح طلاق کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہوتی۔ البتہ شوہر نے جو یہ الفاظ کہے کہ میرا تیرا کچھ تعلق نہیں جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا۔ اگر ان الفاظ سے نیت شوہر کی طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی ہے(۳) مگر یہ الفاظ جو شوہر نے کہے ہیں کہ جہاں تیرا جی چاہے بیٹھ جا الخ۔ یہ الفاظ ایسے نہیں ہیں کہ ان سے عورت کو طلاق لینے کا اختیار حاصل ہو جاوے۔ فقط۔

یہ کہنا کہ مجھ کو اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں

(سوال ۵۵۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے بھائی کو خط لکھا اور اس میں یہ الفاظ لکھے کہ تم کو اپنی ہمشیرہ یعنی میری زوجہ کا اختیار ہے اس کو جس جگہ تمہارا دل چاہے بٹھلا دو۔ مجھ کو کچھ اس کی زوجیت کا دعویٰ نہیں ہے۔ یہ خط پڑھتے ہی اس شخص نے بعد گذرنے عدت کے دوسری جگہ نکاح کر دیا، یہ نکاح صحیح ہے یا نہ، اور یہ طلاق بائن ہے یا کیا۔

(جواب) اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی لست لک بزوج او لست لی

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها قضاء الا بنية او دلالة الحال (الی قوله) فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (در مختار باب الکنایات. ط.س. ج۳ص ۲۹۶) ظفیر.

(۲) ایضاً ۱۲. ط.س. ج۳ص ۲۹۶ ظفیر.

(۳) لوقال لم یبق بینی وبینک ونوی یقع (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۹٤ ماجدیه، مصری ج۱ ص۳۷٦).

بامرأة اوقالت لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه . در مختار. وفی الشامی واشاربقوله طلاق ای ان الواقع بهذه الکنایة رجعی کذا فی البحر ۔(۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس صورت میں نیت کرنے پر طلاق رجعی واقع ہوگی بعد عدت کے نکاح اس کا دوسرے شخص سے صحیح ہے۔

بیوی سے کہا جس سے چاہے ہم بستر ہو

(سوال ۵۵۵) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو یہ کہا کہ تو فلاں شخص سے ہم بستر نہ ہونا اور جس سے چاہے ہم بستر ہو۔ اس کہنے سے وہ عورت زید کی نکاح سے خارج ہوئی یا نہ۔

(جواب) اس کلام سے زید کی زوجہ زید کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور اس پر طلاق نہ پڑے گی۔ فقط۔

مجھ سے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں

(سوال ۵۵۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اس کی ماں، دادی، چچا کے روبرو مجھ سے اس کلمہ کو کہا کہ مجھ سے اور تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس صورت میں وہ عورت اپنے شوہر کے نکاح میں رہی یا نہ۔ اور بچے والد سے کچھ پانے کے مستحق ہیں یا نہ۔ اور وہ لڑکی اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہ۔

(جواب) اگر شوہر نے یہ لفظ کہ مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرا نکاح اس عورت کو درست ہے اور اگر بہ نیت طلاق اس نے یہ لفظ نہیں کہا یا سرے سے وہ اس لفظ کے کہنے سے انکار کرتا ہے تو چونکہ گواہی شرعی پوری موجود نہیں اس لئے طلاق ثابت نہ ہوگی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔(۲) بچوں کا خرچ باپ کے ذمہ ہے اور جب تک طلاق ثابت نہ ہو عورت کا نفقہ بھی اسی کے ذمہ ہے اور باپ کے مرنے کے بعد بچوں کو اس کا مال حسب حصص شرعیہ ملے گا۔ فقط۔

یہ کہا کہ تجھ کو چھوڑ دیا کیا حکم ہے

(سوال ۵۵۷) زید نے غصہ میں زوجہ سے کہا، میں نے تجھ کو چھوڑ دیا تو میری بیٹی کے مانند ہے۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔ اگر زید اس سے نکاح کرنا چاہے تو عدت کے بعد کر سکتا ہے یا جب چاہے، مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر طلاق کی نیت سے یہ لفظ کہا ہے تو ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر طلاق کی نیت نہیں تھی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اور ظہار اس سے نہیں ہوتا، نیت طلاق ہو جانے کی صورت میں زید اس سے نکاح عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔ مہر اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) ردالمحتار ج۲ ص ۶۲۳ باب الصریح .ط.س.ج۳ص۲۸۶. ۱۲ ظفیر.

(۲) لو قال لم یبق بینی بینک عمل ونوی یقع (عالمگیری کشوری ج۲ ص ۳۹۴ . ماجدیه ج۱ص۳۷۶) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵.ط.س.ج۳ص۲۹۶) ظفیر.

(۳) وان نوی بانت علی مثل امی او کامی، و کذا لو حذف علی بر او ظهار او طلاقاصحت نیته ووقع مانواه لا نه کنایة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ .ط.س.ج۳ص۴۷۰) ظفیر.

دوسرے کو لکھا کہ میری بیوی کو فارغ البال کر دیں کیا حکم ہے

(سوال ۵۵۸) زید نے اپنے بھائی کو خط لکھا کہ "دوماہ کے بعد میری زوجہ کو فارغ البال کر دیں" اس خط کو آئے ایک سال ہو گیا ہے وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(جواب) شوہر نے جو اپنے بھائی کے نام خط لکھا ہے کہ بعد دوماہ میری زوجہ کو فارغ البال کر دیں۔ اگر بہ نیت طلاق ایسا لکھا تھا اور اس کے بھائی نے موافق تحریر شوہر کے اس عورت کو فارغ البال کر دیا یعنی طلاق دے دی تو اس عورت پر طلاق واقع ہو گئی۔ بدون نیت شوہر کے طلاق کی اور بدون اپنے بھائی کے طلاق دینے کے، طلاق واقع نہ ہو گی۔ پس اگر بھائی نے طلاق دے دی ہے اور شوہر کی نیت بھی یہی تھی تو بعد طلاق دینے کے اگر عدت یعنی تین حیض گزر گئے تو اب وہ عورت دوسرا نکاح جس سے چاہے کر سکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو نکاح نہیں کر سکتی، بھائی کو چاہئے کہ اول شوہر سے دریافت کرے کہ تمہاری نیت اس لفظ سے کیا ہے۔ اس کے بعد جب وہ لکھے کہ میری غرض یہ تھی کہ طلاق دے دو۔ اس وقت بھائی کو چاہئے کہ طلاق دے دے۔ جب وہ طلاق دے دے گا۔ اس کے بعد تین حیض عدت کے پورے کر کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

کہا کہ میرے کام کی نہیں طلاق دے چکا کیا حکم ہے

(سوال ۵۵۹) ایک شخص نے چھ سال ہوئے اپنی زوجہ کو ان لفظوں سے طلاق دی کہ تو میری ماں بہن ہے۔ میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا۔ یہ میرے کام کی نہیں۔ میں تو طلاق دے چکا۔ اب وہ عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے۔ زید کہتا ہے کہ میں نے طلاق نہیں دی، اور جن لوگوں کے سامنے مذکورہ الفاظ کہے تھے ان میں بعض مر گئے بعض زندہ ہیں۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ لیکن اگر شوہر انکار کرے تو دو گواہ عادل کے گواہی سے طلاق ثابت ہو گی، (۱) اور دو گواہ عادل طلاق کے نہ ہوں تو طلاق ثابت نہ ہو گی۔ انکار شوہر معتبر ہو گا اور باوجود گواہوں کے انکار شوہر کا معتبر نہ ہو گا (۲) اگر دو گواہ طلاق کے موجود ہیں تو اب جب کہ چھ سال طلاق کو گذر چکے ظاہر ہے کہ عدت طلاق جو تین حیض ہیں بھی گذر گئی۔ اس حالت میں عورت مطلقہ کو دوسرا نکاح کرنا صحیح و درست ہے۔

کہا کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جا۔ کیا حکم ہے

(سوال ۵۶۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی کہ جہاں تیری مرضی ہو چلی جاؤ۔ مجھے کچھ دعویٰ نہیں ہے۔ اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہو گی۔

(جواب) اس صورت میں طلاق بائنہ واقعی ہو گئی۔ (۳) فقط۔

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها الا بنية (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٥ .ط. س. ج ۳ ص ۲۹٦ ظفير. (۲) ونصا بها لغير ها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح وطلاق الخ رجلان اورجل و امرأتان (الدر المختار على هامش ردالمحتار كتاب الشهادت ج ٤ ص ٥١٥ .ط.س. ج٥ص٤٦٥) ظفير. (۳) فنحواذهبى واخرجى وقومى الخ ففى حالة الرضاء تتوقف الا قسام على نيته (در مختار باب الكنايات .ط.س. ج۳ص۲۹۸...... ۳۰۰) و لوقال لها اذهبى اى طريق شئت لا يقع بدون النية (عالمگيری مصری كتاب الطلاق ج ص ۳٥۲ .ط. ماجديه ج۱ص۳۷٦) ظفير

سروکار نہیں کا جملہ طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۶۱) ہاجرہ کے شوہر نے ہاجرہ کے ساتھ بد سلوکی کی۔ ہاجرہ کے دریافت کرنے پر کہا کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں اور نہ مجھ کو تم سے ہے۔ ہاجرہ اپنے میکہ میں چلی آئی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے۔ شوہر اول آمادہ فساد و تکرار ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) اگر شوہر نے یہ لفظ کہ جاؤ تم کو مجھ سے کوئی سروکار نہیں الخ بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ لیکن اگر شوہر بہ نیت طلاق کہنے سے انکار کرے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔(۱) اور بدون طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح ہاجرہ کا درست نہ ہو گا فقط۔

دوسرا خاوند کر لے کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو گئی

(سوال ۵۶۲) زبیدہ کا خاوند کئی سال سے اپنی بی بی زبیدہ سے بے خبر ہے اور گداگری کرتا ہے۔ بی بی کی طرف سے سوال کرنے پر جواب دیا کہ میں اس کا خرچہ نہیں چلا سکتا وہ اپنا دوسرا خاوند کر لے۔ میرا کوئی اعتراض نہیں۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اگر یہ الفاظ بہ نیت طلاق شوہر نے کہے ہوں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر نیت طلاق سے نہ کہے ہوں تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نیت کا حال شوہر سے معلوم ہو سکتا ہے(۲) فقط

میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کہنے سے طلاق کی نیت ہو گی تو طلاق ہو گی

(سوال ۵۶۳) ایک شخص نے عدالت میں یہ بیان دیا جو درج ذیل ہے کیا اس کی عورت کو طلاق ہو گئی اور کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں مسمات ہولاں میری عورت تھی وہ بد چلن ہو گئی تھی اور بارہ سال ہوئے میرے گھر سے نکل آئی تھی۔ میں نے اس کو طلاق نہیں دی ہے اس کا گذارہ حرامکاری پر ہے۔ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا۔ میری شادی کو ۱۳ سال کا عرصہ ہوا۔

(جواب) اس لفظ سے کہ اب میں اس کو اپنی عورت نہیں سمجھتا کنایات میں سے ہے اگر بہ نیت طلاق شوہر اس لفظ کو کہے تو اس کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہو گی اور شامی میں کہا کہ دلالت حال اس صورت میں نیت کے قائم مقام نہیں ہے عبارت درمختار یہ ہے لست لك بزوج اولست لی بامرأة اوقالت لست لی بزوج فقال صدقت طلاق ان نواه الخ شامی میں ہے قوله طلاق ان نواه لان الجملة تصلح لانشاء الطلاق ان نواه الخ شامی میں ہے قوله طلاق ان نواه) لان الجملة

---

(۱)فنحوا ذهبى واخرجى وقومى الخ ففى حالة الرضا تتوقف الا قسام على نية (در مختار باب الكنايات. ط.س. ج۳ص۲۹۸ ...... ۳۰۰)و لو قال لها اذهبى اى طريق شئت لا يقع بدون النية (عالمگيرى مصرى كتاب الطلاق ج ۱ ص ۳۵۲) ظفير.

(۲)فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵. ط.س. ج۳ص۳۹۶) لم يبق بينى وبينك عمل و نوى يقع كذا فى العتابية (عالمگيرى كنايات ج ۱ ص ۳۷۶ ط. ماجديه ج۱ ص۳۷۶) ظفير.

(۳)ولو قال اذهبى وتزوجى واحدة اذا نوى (عالمگيرى. مصرى كنايات ج ۱ ص ۳۷۶) والقول قول الزوج فى ترك النية مع اليمين (ايضاً ج ۱ ص ۳۷۵) ظفير.

تصلح لا نشاء الطلاق کما تصلح لا نکاره فیتعین الا ولی با لنیة لا نه لا یقع بد ونها اتفاقا لکونه من الکنایات واشار الی انه لا یقوم مقام دلالة الحال الخ واشار بقوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکنایة رجعی کذا فی البحر من الکنایات ج ۲ ص ۴۵۳. (۱)

کسی اور شخص سے شادی کرلو، کہنے سے بغیر نیت طلاق نہ ہوگی

(سوال ۵۶۴) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تم قلم دوات لے آؤ کہ تم کو تحریر کردوں از دواج کسی اور شخص سے کرلو آیا اس صورت میں طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں بدون نیت طلاق واقع نہ ہوگی۔ کذا فی الدر المختار۔ (۲)

بیوی سے کہا کہ تو میری ہمشیرہ تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۶۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو جھگڑے میں یہ کہا کہ اب تو میری ہمشیرہ ہے یہ بھی کہا کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب) در مختار میں ہے والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ۔ (۳) یعنی اگر کچھ نیت نہ کرے یا صرف تشبیہ کو حذف کردے مثلاً یہ کہے کہ تو میری بہن ہے تو یہ لغو ہے۔ اس سے ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوگی اور یہ لفظ کہ اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کنایات میں سے ہے اگر نیت طلاق سے یہ لفظ کہا ہو تو طلاق بائنہ اسکی زوجہ پر واقع ہوئی ورنہ کچھ نہیں۔ پھر اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو وہ اس عورت کو رکھ سکتا ہے وہ اس کی زوجہ ہے اور اگر نیت طلاق سے یہ الفاظ کہے ہیں تو نکاح جدید کے بدون حلالہ کے وہ اس کو لوٹا سکتا ہے۔ فقط۔

ایک جملہ کا مطلب

(سوال ۵۶۶) در مختار کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔ (ولا یقع بار بعة طرق علیك مفتوحة) (۴)

(جواب) اربعہ طرق مفتوح ہونے سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرف چاہے چلی جاوے اختیار ہے اور جس راستہ کو چلے کچھ روک نہیں ہے۔ پس غرض فقہاء کی یہ ہے کہ اس لفظ کے کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ایک طلاق کے بعد رجعت کا حق ہے لیکن اگر چھوڑ دیا کہا تو پھر بائنہ ہوگئی رجعت نہیں ہو سکتی

(سوال ۵۶۷) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بحالت غصہ ایک مرتبہ لفظ طلاق کا کہہ دے اور دوسرا لفظ چھوڑ دے منہ سے نکل جاوے تو رجعت کا کیا حکم ہے اور اگر چند مرتبہ لفظ چھوڑ دے کہا جاوے تو کیا حکم ہے۔

(جواب) ایک یا دو مرتبہ لفظ طلاق کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔ اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور اگر اس کے بعد لفظ چھوڑ دے بھی کہا تو طلاق بائنہ ہو جاتی ہے اس میں نکاح جدید کی ضرورت

---

(۱) ردالمحتار باب الصریح ج۲ ص ۶۲۳. ط.س. ج۳ص ۲۸۲ ظفیر.

(۲) ولو قال اذهبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شئی الخ ویو یده ما فی الذخیرة اذهبی وتزوجی لا یقع الا بالنیة، (ردالمحتار ... باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲. ط.س. ج۳ص ۳۱۴) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴. ط.س. ج۳ص ۴۷۰ ظفیر.

(۴) دیکھئے الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۳. ط.س. ج۳ص ۳۱۴. پوری عبارت ہے ولا یقع بار بعة طرق علیك مفتوحة وان نوی مالم یقل خذی ای طرق شئت (در مختار کا نہ یریان مراد الناس بمثله اسلکی الطریق الاربع والا فاللفظ انما یعطی الامر بسلوك احد ها والا وجه ان تقع واحدة بائنة فتح (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۳. ط.س. ج۳ص ۳۱۴) ظفیر.

ہے اور لفظ چھوڑ دے بہ نیت طلاق کہنے سے بھی ایک طلاق بائنہ رہتی ہے۔ فقط۔

بیوی سے کہا "تو میری بہن ہو چکی ہے جہاں چاہے نکاح کرلے۔" کیا حکم ہے

(سوال ۵۶۸) ایک شخص نے بحالت غصہ اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہو چکی جہاں چاہے اپنا نکاح کرلے تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(جواب) اپنی زوجہ کو یہ لفظ کہنا کہ تو میری بہن ہو چکی لغو ہے اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ مگر یہ لفظ کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہنا چاہئے۔ البتہ یہ لفظ کہ جہاں چاہے نکاح کرلے (۱) کنایہ طلاق ہے اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر نیت نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (۲) فقط۔

کسی نے ہنسی سے کہا بیوی چھوڑ دی کیا حکم ہے

(سوال ۵۶۹) ایک شخص نے دوسرے سے آکر کہا کہ بیوی چھوڑ دی اس نے ہنسی میں جواب دیا چھوڑی۔ دل میں کچھ خیال نہیں تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(جواب) اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی کیونکہ ہنسی میں بھی طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ (۳) اور چھوڑنے کا لفظ عرف ہندوستان میں بمعنی طلاق کے ہے۔ فقط (اگر نیت طلاق کی ہو گی تو طلاق واقع ہو گی ورنہ نہیں۔ ظفیر)

اچھا جاؤ قطع تعلق بیوی کے جواب میں کہا مگر نیت طلاق کی نہ تھی کیا حکم ہے۔

(سوال ۵۷۰) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ تم ایک سال کے لئے اپنے والدین کے یہاں چلی جاؤ۔ میں کسی دوسری جگہ جاؤں گا۔ زوجہ نے کہا کہ میں سال بھر کے لئے تو جاتی نہیں۔ ہاں اگر تم قطع تعلق کر کے ہمیشہ کے لئے چھوڑ آؤ تو چلی جاؤں گی۔ زید نے کہا یہ میں ہرگز نہیں کر سکتا۔ پھر زید کے منہ سے ویسے ہی اثناء گفتگو میں بلا نیت وارادہ یہ نکلا کہ اچھا جیسے تم چاہتی ہو ویسے چھوڑ آؤں۔ وہ بولی کہ ہاں، زید کے منہ سے بلا ارادہ طلاق کے یہ نکلا کہ اچھا جاؤ۔ آیا اس لفظ سے طلاق پڑ گئی یا نہیں۔

(جواب) بدون نیت طلاق کے اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط۔ (۴)

---

(۱) ویکره قوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوه (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤) ظفیر.

(۲) ولو قال لها اذ هبی فتزوجی یقع واحدة اذا نوی (عالمگیری مصری کنایات ج ۱ ص ۳۷٦) ظفیر.

(۳) ثلث جدهن جدوهزلهن جدا لنکاح والطلاق الخ مشکوٰة باب الطلاق ص)

(٤) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال فنحو اخرجی واذهبی وقومی (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳۵ و ج۲ ص ٦۳۷. ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفیر.

بلا نیت طلاق غصہ میں بیوی سے کہا تم آزاد ہو، تو کیا حکم ہے۔

(سوال ۵۷۱) ایک شخص نے اپنی عورت کو بحالت غصہ کہا کہ تو مجھ سے آزاد ہے اور ان الفاظ کے کہنے سے اس کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی۔ صرف غصہ میں ڈرانے کی وجہ سے اسے کہہ دیا تھا۔ بعد ازاں وہ عورت ڈیڑھ سال تک اپنی والدہ کے یہاں رہی۔ اب وہ شخص راضی کر کے پھر اپنے گھر لایا۔ کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوگی۔ اور کونسی طلاق واقع ہوگی جس میں صرف نکاح کی حاجت پڑے گی یا تحلیل کی۔

(جواب) حالت غصہ میں اپنی زوجہ کو اس لفظ کے کہنے سے کہ تو آزاد ہے، ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے قضاء نیت کا اعتبار نہیں ہے کذا فی الشامی۔(۱) لہذا اس عورت کو بدون نکاح جدید کے رکھنا درست نہیں ہے۔ پس اگر دوبارہ نکاح کرنے پر رضامندی ہیں تو بدون حلالہ کے نکاح ہو سکتا ہے از سر نو نکاح کر لیا جاوے۔ فقط۔

لے فار غخطی لے طلاق کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۷۲) ایک شخص نے اپنے داماد کو لکھا کہ تم میری دختر کا خرچ پوری طرح نہیں دے سکتے اور جب تم میں نان و نفقہ دینے کی طاقت نہیں تو اس کا کوئی خلاصہ راستہ کر دو۔ اس کا جواب داماد نے اپنی عورت کو یہ دیا کہ تمہارے والد کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ تم فار غخطی طلب کرتی ہو۔ اب تو میرے کام کی نہیں۔ میرے واسطے تو حرام ہو چکی لے فار غخطی، لے طلاق۔ اس صورت میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) فار غخطی کا لفظ کہنے یا لکھنے سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اگر عورت اس کو قبول کر لے۔ اور حرام ہو چکی وغیرہ الفاظ بھی ایسے ہیں کہ اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو یا مذاکرہ طلاق کے وقت یہ الفاظ کہے جاویں تو طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔(۲) فقط۔

طلاق دیتا ہوں اپنے نفس پر حرام کر لیا جہاں چاہے چلی جا طلاق نامہ میں لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۵۷۳) غلام جیلانی نے اپنی زوجہ کو طلاق نامہ اس مضمون کا لکھ کر بھیج دیا کہ مسماۃ فاطمہ بی بی کو طلاق دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے میں نے اس کو اپنے نفس پر حرام کر دیا ہے۔ اس کو اختیار ہے جہاں چاہے اپنا نکاح کر لے۔ اگر عدت میں یا بعد عدت کے تجدید نکاح کر لیں تو صحیح ہے یا نہ۔

(جواب) اس صورت میں غلام جیلانی کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہو گئیں۔(۳) وہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ لہذا عدت میں یا بعد عدت کے غلام جیلانی اس کو نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط۔

---

(۱) قال انت طالق اوانت حرو عنى الا خبار كذبًا وقع قضاء الا اذا شهد على ذالك (در مختار) اى على انه يخبر كذبا (ردالمحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۳۳ ط.س. ج۳ص۲۹۳) ظفير.

(۲) فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال الخ فنحو اخرجي واذهبي وقومى الخ خلية برية حرام (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۱ ط.س. ج۳ص۲۹۶) ظفير.

(۳) الصريح يلحق الصريح ويلحق البائن بشرط العدة (در مختار) واذ الحق الصريح البائن كان بائنا لان البينو نة السابقة عليه تمنع الرجعة كما فى الخلاصة (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۴۵ ط.س. ج۳ص۳۰۶) قال الزوج طلاق ميكنم طلاق سيكنم؟ كرنى ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قوله كنم لا نه استقبال فلم يكن تحقيقا بالتشكيك ولو قال بالعربية اطلق لا يكون طلاقا الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقا (عالمگيرى مصرى كنايات ج ۱ ص ۳۸۴) ظفير.

بیوی سے کہا میں ترے لائق نہیں تم دوسرا انتظام کرلو کیا حکم ہے

(سوال ۵۷٤) ہندہ بیان کرتی ہے کہ جس وقت سے میری شادی ہوئی شوہر بالکل میری طرف مخاطب نہیں ہوا ایک روز شب کو میں نے شوہر کا ہاتھ پکڑا۔ تب شوہر نے مجھ سے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں بالکل تیرے لائق نہیں ہوں تم اپنا دوسرا انتظام کرلو۔ یہ کہہ کر پانچ روپیہ دے دیئے اور صبح کو کہیں چلا گیا۔ اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ لفظ کہا ہے تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔(۱) عدت گذرنے کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ لیکن نیت کا حال شوہر سے ہی معلوم ہو سکتا ہے اور شوہر کے نامرد ہونے کی وجہ سے قاضی شرعی بعد تاجیل کے تفریق کر سکتا ہے۔ مگر وہ اس زمانہ میں نہیں ہو سکتا، کیونکہ قاضی شرعی موجود نہیں ہے۔ فقط

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۵۷۵) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا۔ دو ڈھائی سال تک دونوں میں تعلق زن و شوہر رہا۔ بعدہ زید نے ہندہ کو گھر سے نکال دیا اور کہہ دیا کہ جہاں تیرا جی چاہے چلی جا میرے کام کی تو نہیں ہے۔ مجھ سے کوئی تعلق نہیں جو تیرا جی چاہے سو کر۔ تب ہندہ پیشہ کسب کا کرنے لگی۔ اب کسی عالم دین کا وعظ سن کر اس کو یہ خیال ہوا کہ میں اس فعل قبیح کو چھوڑ کر اپنا نکاح کسی شریف کسی بھلے آدمی سے کرلوں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق نہیں دی ہے لیکن کسب کرنے کی حالت میں نکاح ٹوٹا یا نہیں اور دوسرا نکاح کرنے کی حالت میں طلاق کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(جواب) پیشہ زنا وغیرہ سے نکاح شوہر اولیٰ کا باطل نہیں ہوا اور الفاظ مذکورہ جو زید نے کہے کنایات طلاق میں سے ہیں ان میں وقوع طلاق کے لئے نیت طلاق کی ضرورت ہے پس اگر وہ الفاظ بہ نیت طلاق کہے ہوں تو طلاق واقع ہو گی دوبارہ طلاق کی ضرورت نہیں ہے۔(۲) اور نہ عورت پھر محل طلاق ہے اور اگر بہ نیت طلاق الفاظ مذکورہ نہ کہے تھے تو جواز نکاح ثانی کے لئے شوہر اول کے طلاق کی ضرورت ہے کذا فی الشامی وغیرہ۔ فقط۔

زندگی بھر ہم سے تم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۷٦) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اس سے اور ہم سے زندگی بھر کوئی واسطہ اور تعلق نہیں تو طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ مگر یہ الفاظ غصہ کی حالت میں کہے بلکہ اگر نیت طلاق ہو جب بھی وہی حکم ہے جو غصہ کی حالت میں ہے یا نہیں۔ زید ہندہ کو اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں اور بعد نکاح پھر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(جواب) یہ لفظ کنایات کی قسم ثانی میں داخل ہے اور حکم اس کا یہ ہے کہ حالت غصہ میں بدون نیت کے اس میں طلاق واقع نہ ہو گی فی الدر المختار وفی الغضب توقف الا ولان الخ (۳) پس اگر نیت طلاق نہ تھی تو طلاق واقع نہ ہو گی اور اگر نیت طلاق کی تھی تو ایک طلاق بائنہ اس میں واقع ہوئی۔ دوبارہ اس سے نکاح کر سکتا ہے اور لفظ

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٥. ط.س. ج۳ص۲۹٦) ظفیر. (۲) ولو قال لها اذهبی ای طریق شئت لا یقع بدون النية (عالمگیری مصری باب الکنایات ج ۱ ص ۳۷٦) ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٠. ط.س. ج۳ص۳۰۱ ظفیر.

مذکور سے پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ فقط۔

پانچ برس جو جی آئے کرنا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۵۷۷) ایک شخص کو دریائے شور کیا گیا۔ ورثاء نے اس سے دریافت کیا کہ تمہاری بعد تمہاری بیوی کا کس طرح گذر ہوگا۔ کیا تمہارے بعد اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا جائے تو اس نے جواب دیا کہ میرے جانے کے پانچ برس بعد جو تمہارا دل چاہے سو کرنا تم کو اختیار ہے۔ اب اس کو گئے ہوئے چھ سال گذر گئے اب اس کی عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس نے صاف لفظوں میں طلاق نہیں دی اور نہ اس کی نیت کا حال معلوم ہوا اور نہ وہ مفقود الخبر ہے کہ اب اس کی زوجہ کا نکاح دوسری جگہ جائز ہو جاوے۔ بہر حال اس صورت میں نکاح ثانی کرنا اس عورت کا درست نہیں ہے۔ فقط۔

طلاق چاہتی ہے بیوی نے کہا ہاں شوہر نے کہا جا چلی جا کیا حکم ہے

(سوال ۵۷۸) زید اپنی بیوی کو کچھ سمجھا رہا تھا پر وہ نہیں مانتی تھی۔ بیوی کی خواہش آزمانے کے لئے زید نے کہا کیا تو طلاق چاہتی ہے اس نے کہا ہاں زید نے کہا جا چلی جا۔ بیوی وہاں سے اٹھی نہیں۔ کچھ دیر بعد زید نے رجوع کر لیا۔ زید کہتا ہے کہ میں نے یہ لفظ بہ نیت طلاق نہیں کہا۔ اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اگر زید اس لفظ کو تین مرتبہ یا زیادہ کہتا تو کیا حکم ہوگا۔

(جواب) اس کلمہ سے جیسا کہ زید کہتا ہے کہ جب کہ اس کی نیت طلاق کی نہ تھی تو طلاق اس پر واقع نہیں ہوگی اور بدستور نکاح ان میں قائم ہے اور اگر زید کی نیت طلاق کی ہوتی اور بہ نیت طلاق تین مرتبہ یا زیادہ یہ کلمہ جا چلی جا کہتا تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی، اور رجعت صحیح نہ ہوتی۔ کیونکہ طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے۔ نکاح جدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۱)

ساس کو لکھا کہ اپنی نور چشمی کا عقد کہیں کر دیں کیا حکم ہے

(سوال ۵۷۹) زید اپنی زوجہ کی نسبت اپنی خوشدامن کو تحریر کرتا ہے کہ اپنی نور چشمی کا عقد بہت جلد کہیں کر دیں۔ یہ رائے از روئے مخالفت نہیں ہے بلکہ بہترائی کی رائے دے رہا ہوں۔ کیا طلاق ہوگئی۔

(جواب) اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ فقط۔

اپنے اوپر حرام کیا کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۵۸۰) میری منکوحہ میری بغیر اجازت بیگانہ کے گھر چلی گئی۔ میں نے اس کو سمجھایا اس نے نہیں مانا۔ بلکہ مجھ کو گالیاں دینی شروع کیں اور بغیر اجازت اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ اس کے والد نے مجھے مجبور کیا تو میں اس کے چھوڑنے پر تیار ہو گیا۔ اسٹامپ نویس نے شوہر سے پوچھا کہ تم نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا تو میں نے مارے ڈر کے تین مرتبہ کہا کہ میں نے اپنی عورت کو اپنے اوپر حرام کیا اور عرائض نویس نے میرا انگوٹھا

(۱) فالكنايات لا تطلق بها الا بنية الخ فنحو اخرجي واذهبي (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۵ ط.س. ج۳ ص ۲۹۶) ظفير.

لکھوالیا۔ چند روز بعد عورت میرے پاس آئی کہ میں تم سے علیٰحدہ ہونا نہیں چاہتی۔ لیکن اس کے والد نے بعد عدت کے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کردیا۔ یہ نکاح صحیح ہولیا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں سائل کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ ہوگئی جیسا کہ حکم کنایات کا ہے کہ الفاظ کنایات کے بار بار اعادہ سے ایک طلاق بائنہ ہی رہتی ہے۔ کذافی الشامی۔(۱) پس اگر دوسرے شخص سے اس عورت مطلقہ کا نکاح بعد گذرنے عدت کے ہوا ہے تو وہ نکاح صحیح ہوگیا اور عدت طلاق اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں۔ پس اگر تین ماہ دس یوم میں اس عورت کو تین حیض آچکے ہیں تو عدت اس کی پوری ہوگئی اور نکاح جو کہ بعد عدت کے ہوا صحیح ہوگیا شامی وغیرہ۔ اور واضح ہو کہ طلاق بائنہ میں شوہر اول اس عورت مطلقہ کو بلا نکاح کے رجوع نہیں کرسکتا۔ مگر نکاح جدید کرسکتا ہے۔ لیکن جب کہ اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کرلیا اور نکاح بعد عدت کے ہوا تو شوہر اول اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔ فقط

بیوی کے رشتہ داروں سے کہا عورت میرے کام کی نہیں یہی میری طلاق وفار غخطی سمجھو کیا حکم ہے

(سوال ۵۸۱)ایک شخص نے اپنی زوجہ کے رشتہ داروں سے کہا کہ عورت میرے کام کی نہیں ہے میں اس کو رکھنا نہیں چاہتا۔ لہٰذا اپنی لڑکی کو میرے گھر سے لے آؤ اور یہی میری طلاق وفار غخطی سمجھو ان الفاظ کے کہنے سے عقد قائم رہا یا طلاق واقع ہوگئی۔

(جواب)اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہوگئی اور عدت گذرنے پر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ فقط۔

ایک مرتبہ طلاق کہا اور تین مرتبہ چھوڑدی تو کتنی طلاق پڑی

(سوال ۵۸۲)مجھ میں اور میری زوجہ میں ایک روز تکرار ہوا۔ اس پر اس کے ماموں ظہور احمد نے مجھ کو اس قدر مارا کہ میری آنکھیں پتھرا گئیں میرا گلا گھونٹ کر تقریباً دو سو جوتے مارے۔ اس وجہ سے بحالت غصہ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ اس پر ایک شخص نے آکر کہا کہ اس نے اپنی بیوی کو چھوڑی۔ میں نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ کہا کہ چھوڑدی۔ لیکن لفظ طلاق صرف ایک مرتبہ کہا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(جواب)اس صورت میں سائل کی زوجہ پر دو طلاق بائنہ واقع ہوئیں۔ کیونکہ ایک طلاق صریح لفظ طلاق سے واقع ہوئی اور پھر تین بار چھوڑدی کہنے سے ایک طلاق بائنہ اور واقع ہوئی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے والبائن یلحق الصریح (۲) پس سائل اگر اس عورت سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے اور وہ عورت بھی راضی ہو تو دوبارہ نکاح

---

(۱)فالکنایات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی يحتمل ر د الخ ويقع ببا قيها ای باقی الفاظ الکنایات المذكورة الخ البائن ان نواها الخ لا يلحق البائن البائن (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ و ج ۲ ص ۶۴۶ .ط.س. ج۳ص۲۹۶......۳۰۲) ظفیر.

(۲)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۵ لا يلحق البائن البائن (در مختار) المراد بالبائن الذی لا يلحق هو ما كان بلفظ الکنایات لا نه هو الذی ليس ظاهراً فی انشاء الطلاق كذا فی الفتح (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۶ .ط.س. ج۳ص۳۰۶......۳۰۸) ظفیر.

ہوسکتا ہے۔ فقط۔

کنایہ کے مختلف جملے کہے تو کتنی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۵۸۳) میں نے اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ کہے آج میں نے عورت کے نکاح کا سوت توڑ دیا غیر عورت کے موافق حرام جانا۔ زندگی کے واسطے چھوڑ دیا اور وہ میرے واسطے حلال نہ ہوسکے گی۔ اس صورت میں سائل کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی یا مغلظہ۔ دوبارہ اس کو رکھنے کی کیا صورت ہے۔

(جواب) اس صورت میں سائل کی زوجہ سائل پر حرام ہوگئی اور اس پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور نکاح کا تعلق منقطع ہوگیا۔ مگر چونکہ یہ طلاق لفظ کنایہ سے دی گئی ہے اس لئے وہ عورت ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہوگئی۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں تصریح ہے البائن لا یلحق البائن الخ(۱) لہذا سائل اس مطلقہ بائنہ سے بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ عدت میں بھی اور بعد عدت کے بھی۔ کیونکہ تین طلاق اس صورت میں نہیں ہوئی۔ کذافی کتب الفقہ۔ فقط۔

تو میرے گھر سے نکل جا طلاق کی نیت سے کہے تو طلاق ہو جائے گی

(سوال ۵۸۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ الفاظ کہے تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں۔ اب تو میرے گھر سے نکل جا۔ اب میں نے تجھ کو تمام تکلیفوں سے علیٰحدہ کر دیا۔ تو اپنے باپ کے یہاں رہا کیجئے۔ اب تیرا واسطہ مجھ سے نہیں رہا۔ پھر معلوم ہوا کہ ان الفاظ سے ان کی نیت طلاق کی تھی تو اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی۔ شوہر بلا حلالہ کے نکاح کر سکتا ہے یا نہ اور عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(جواب) شوہر کا یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی ہوں بلا حرف تشبیہ لغو ہے۔ اس سے طلاق وظہار کچھ نہیں ہوتا۔ کذا فی الدر المختار۔(۲) البتہ یہ کہنا شوہر کا کہ تو میرے گھر سے نکل جا الخ یہ لفظ کنایہ طلاق کا ہے اس میں نیت کا اعتبار ہوتا ہے۔ پس اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور تجدید نکاح عورت کی رضامندی سے ہوسکتی ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں ہے اور اگر عورت راضی نہ ہو اور دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بعد عدت کے۔ فقط۔

تو مجھ پر حرام ہے کہنے کے دو گواہ ہوں تو طلاق بائنہ ہوگی۔

(سوال ۵۸۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ کو مارا اور چھرا دکھا کر ڈرا لیا کہ مجھے باپ کہہ۔ زوجہ نے ڈر کر کہہ دیا۔ پھر اس نے کہا کہ تو ہم پر حرام ہے۔ ہم سے تجھ سے کچھ بات نہیں۔ یہ زوجہ اور اس کے طرف دار لوگوں کا بیان ہے مگر شخص مذکور بجز مارنے کے اور تمام باتوں سے انکار کرتا ہے۔ ایسی صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(جواب) اگر اس لفظ کے سننے والے (کہ تو ہم پر حرام ہے) دو گواہ ثقہ اور عادل موجود ہیں تو اس صورت میں وہ

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۳ص۳۰۸ ظفیر.
(۲) وان نوی بانت علی مثل امی برا او ظهار او طلاقا صحت نیته وان لا ینو شیئا او حذف الکاف لغا (در مختار) لانه مجمل فی حق التشبیه فما لم یتبین مراد مخصوص لا یحکم بشئی (ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط.س.ج۳ص۳۷۰)
فخو اخرجی واذهبی وقومی الخ یقع بها فیها البائن الخ (ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦۳۷ .ط.س.ج۳ص۲۹۸)

عورت اس مرد پر حرام ہو گئی اور اگر دو گواہ سننے والے الفاظ مذکور کے موجود نہیں ہیں اور شوہر انکار کرتا ہے تو پھر طلاق واقع نہ ہوگی۔ درمختار میں ہے۔ والقول له بيمينه الخ(۱) وفي الشامي كما افتى المتا خرون في انت على حرام بانه طلاق بائن للعرف الخ۔(۲) فقط۔

طلاق شرعی دیتا ہوں جہاں چاہے نکاح کرلیوے کہا تو کونسی طلاق ہوئی

(سوال ۵۸۶) ایک شخص کے طلاق نامہ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ میں اپنی زوجہ کو بوجہ اختلاف باہمی کے شرعی طلاق دیتا ہوں۔ اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے نکاح کرلیوے۔ میری طرف سے وہ مطلق العنان ہے۔ میں نے طلاق شرعی دے دی۔ اس نے مجھ کو مہر معاف کردیا۔ یہ طلاق رجعی ہے یا بائنہ۔

(جواب) شامی نے یہ تصریح کی ہے کہ اگر صریح طلاق کے ساتھ کوئی لفظ کنایہ کا بولا جاوے گا تو دونوں طلاق بائنہ ہو جاوے گی اور ظاہر ہے کہ مطلق العنان کردینا زوجہ کا آزاد کرنے کے معنی میں ہے اسی طرح اس کو نکاح کا اختیار دینا بمعنی ابتغی الازواج یا اذہبی وتزوجی کے ہے اور یہ سب کنایات طلاق ہیں اور مذاکرہ طلاق میں ان الفاظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ پس جب کہ صریح طلاق کے بعد ان الفاظ میں سے کوئی لفظ واقع ہوگا تو صریح طلاق کو بھی بائنہ کردے گا۔ شامی میں بشرح قول صاحب در مختار كما لو نوى بطلاق واحدة وبنحو بائن اخرى مذکور ہے۔ قوله (بنحو بائن) اى من كل كناية قرنت بطالق كما فى الفتح و البحر شامی۔ اور یہ مسلم ہے کہ بعض کنایات میں غضب اور مذاکرہ طلاق قائم مقام نیت کے ہے اور انت حرة کو اس قسم میں سے شمار کیا ہے جس سے بحالت غضب ومذاکرہ طلاق بلا نیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ الغرض صورت مسئولہ میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگی۔ فقط۔

تو مجھ پر حرام ہے جب تک ایسا نہ ہو کہا کیا حکم ہے

(سوال ۵۸۷) زید کی زوجہ اور اس کے رشتہ داروں نے زید پر کچھ بہتان لگایا۔ زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ جو بہتان مجھ پر لگایا گیا ہے جب تک اس کا تصفیہ نہ ہوگا تو مجھ پر حرام ہے۔ اس پر اس کی زوجہ بلا اجازت اپنے رشتہ داروں میں چلی گئی۔ تین ماہ سے زائد ہوئے نہ وہ خود آئی نہ زید نے بلایا، اور نہ ابھی تک اس اتہام کا فیصلہ ہوا۔ اس صورت میں طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) لفظ حرام کنایات میں سے ہے۔ اصل قاعدہ فقہ کے موافق اس میں نیت کی ضرورت ہے۔ بلا نیت بحالت غضب اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی كما في الدر المختار وفي الغضب توقف الا ولان الخ۔(۳) اور الفاظ خلیۃ بریۃ۔ حرام۔ بائن وغیرہ دوسری قسم میں سے ہیں جو کہ بحالت غضب بھی نیت پر موقوف ہیں۔ پس اگر یہ لفظ بہ نیت طلاق اپنی زوجہ کو کہا جاوے گا تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگی اور بحالت مذاکرہ طلاق بلا نیت

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٠. ط.س. ج۳ ص ۳۰۰ ظفير.
(۲) الحاصل ان المتاخرين خالفو ا المتقدمين فى وقوع البائن بالحرام بلا نية حتى لا يصدق اذا قال لم انولا جل العرف الحادث فى زمان المتاخرين لكن الرجعى لا يحرم الو طئو فتعين البائن (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٣٨ و ج ۲ ص ٦٣٩. ط.س. ج۳ ص ۳۹۹) ظفير. (۳) ردالمحتار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٠. ط.س. ج۳ ص ۳۰۱ ظفير.

بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور شامی نے نقل کیا ہے کہ متأخرین کا فتاوی یہ ہے کہ لفظ حرام سے بلا نیت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے حیث قال وسیاتی وقوع البائن به بلا نية في زماننا للتعارف الخ وفي الدر المختار وبقي امرا لحرام بانه طلاق بائن وان لم ينوه الخ اور واضح ہو کہ کسی مدت تک یا مدت تصفیہ معاملہ مذکورہ تک اپنی زوجہ کو اپنے نفس پر حرام کرنا ہمیشہ کے لئے حرام کرنا ہوتا ہے اور شوہر اول اگر اس سے نکاح کرنا چاہے اور عورت راضی ہو تو عدت کے اندر بھی نکاح کرنا صحیح ہے اور بعد عدت کے بھی صحیح ہے۔ وتنكح مبانته بما دون الثلث في العدة وبعدها بالا جماع الخ۔(۱) فقط

تین لکیر کھینچ کر کہا جا تجھ کو چھوڑا کیا حکم ہے

(سوال ۵۸۸) ایک شخص بیان کرتا ہے کہ حالت غصہ میں بہ نیت طلاق اثناء جنگ کے اپنی زوجہ کو میں نے کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر زمین پر اس طرح تین لکیر کھینچ کر /// کہا کہ ایک لکیر دو لکیر تین لکیر جا میں نے تجھ کو چھوڑا اور ہمارے ملک میں لکیریں زمین پر طلاق دینے کے وقت کھینچتے ہیں۔ آیا صورت بالا میں تین طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

(جواب) در مختار باب الصریح میں ہے صريحه مالم يستعمل الا فيه الخ قال في الشامي واراد بما اللفظ اوما يقوم مقامه من الكتابة المستبينة اوالاشارة المفهومة فلا يقع بالقاء ثلثة احجار اليها او بامرها بحلق شعرها وان اعتقد الا لقاء والحلق طلاقاً كما قد مناه لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه مما ذكر كمامر. (۲) وقال الشامي فيما سبق في شرح قوله وركنه لفظ مخصوص وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار ينوى الطلاق ولم يذكر لفظا لا صريحا ولا كناية لا يقع عليها كماافتى به الخير الرملي ردالمحتار شامی. (۳) پس معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں تین لکیر زمین پر بہ نیت طلاق کھینچنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہیں ہوئی۔ البتہ اس لفظ سے کہ جا میں تجھ کو چھوڑا بہ نیت طلاق یا بحالت غضب ومذاکرہ طلاق ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی كذا في باب الكنايات من در المختار۔(۴)

اگر اتنے دن نہ آؤں تو میں لا دعویٰ ہوں اس صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۵۸۹) ایک عورت اپنے خاوند سے زبانی یا بذریعہ خط طلاق طلب کرے۔ اس پر شوہر یہ کہے یا لکھے کہ چھ ماہ تک اگر میں نہ آؤں یا تیری حوائج کا انتظام نہ کروں تو میں لا دعویٰ ہوں جو تیرا جی چاہے کر۔ چنانچہ قدوری و ہدایہ میں مذاکرہ طلاق کے وقت جواب بالکنایہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے کنایہ صحیح ہے۔

(جواب) جو الفاظ کنایہ کے سوال میں مذکور ہیں ان سے بے شک مذاکرہ طلاق کی صورت میں طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ لا دعویٰ ہونا انت برية يا انت حرة وغیرہ کے معنی کے قریب ہے اور ان دونوں لفظوں میں

---

(۱) الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸. ط.س. ج۳ص۴۰۹ ظفير.
(۲) ردالمحتار باب الصريح جو ۲ ص ۵۹۰. ط.س. ج۳ص۲۷۷ ظفير. (۳) دیکھئے ردالمحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۴. ط.س. ج۳ص۲۳۰ ظفير. (٤) فالكنايات لا تطلق بها الا بنية او دلالة الحال الخ فنحو اخرجي واذهبي الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ۶۳۷. ط.س. ج۳ص۲۹۶ ظفير.

مذاکرہ طلاق کے وقت طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔(۱) اور جو تیرا جی چاہے کر بمعنی اختاری کے ہو سکتا ہے اس میں وقوع طلاق بائنہ کے لئے یہ شرط ہے کہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے یا طلاق دے۔ شامی میں ہے خلا اختاری ای حیث ذکر انه لا یقع بهما الطلاق ما لم تطلق المرء ة نفسها الخ۔(۲) فقط

تجھ کو نہیں رکھوں گا تجھ کو چھوڑ دیا کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۹۰) بشیر الدین کی بیوی اور اس کی والدہ میں لڑائی ہوئی۔ بشیر الدین نے بیوی کو مارنے کا قصد کیا۔ جس سے مسماۃ بھاگ کر دوسرے مکان میں چلی گئی۔ جب اس کی تلاش میں اس مکان تک پہنچا تو ایک عورت نے کہا کہ تو اس کو کیوں دوڑاتا ہے اس کو چھوڑ دے۔ اسی وقت بشیر الدین نے اپنی بیوی کو خطاب کر کے کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا اگر رکھوں تو تو میری ماں ہے تین مرتبہ کہا۔ تجھ کو چھوڑ دیا۔ شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے۔

(جواب) صورت مذکورہ میں اس شخص نے پہلے یہ لفظ کہا کہ میں تجھ کو نہیں رکھوں گا اس میں استقبال ہے اور استقبال سے طلاق نہیں ہوتی بلکہ وعدہ طلاق ہوتا ہے جس کو علامہ شامی نے لکھا ہے بقوله انه وعد۔(۳) اس کے بعد کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو کسی محرمہ ابدیہ کے ساتھ تشبیہ دے مثلاً یوں کہے انت علی کظهر امی تو اس سے ظہار ثابت ہوتا ہے بغیر ادائے کفارہ کے وطی ناجائز رہتی ہے لیکن مذکورہ میں بوجہ حرف تشبیہ نہ ہونے کے ظہار ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے کہ بغیر حرف تشبیہ کے کلام لغو قرار دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس نے کہا کہ تو میری ماں ہے۔ یہ بعینہ ترجمہ ہے انت امی کا۔ یہاں حرف تشبیہ مذکور نہیں۔ لا محالہ یہ کلام اس کا لغو قرار دیا جائے گا کما فی الدر المختا ولا ینو شیئا او حذف الکاف لغا وتعین الا دنی ای البر یعنی الکرامة حذف (۴) کاف کی مثال علامہ شامی نے بان قال انت امی کے ساتھ دی ہے۔ وفی العالمگیریة لو قال لها انت امی لایکون مظاهر او ینبغی ان یکون مکروها وفی البحر قید ها تشبیه لا نه لو خلا عنه لا ن قال انت الی لا یکون مظاهر الکنه مکرو ه لقربه من التشبیه وقیاسا علی یا اخیته المنهی عنه فی حدیث ابی داؤد المصرح بالکراهة ولولا التصریح بها لا مکن القول بالظهار فعلم انه لا بد فی کونه ظهاراً باداة التشبیه شرعاً انتهیٰ (۵) البتہ قول اس کا تجھ کو چھوڑ دیا یہ ترجمہ ہے سرحتک کا۔ اور سرحتک الفاظ کنایہ کی تیسری قسم میں داخل ہے اور تیسری قسم کا حکم یہ ہے کہ حالت غضب میں بغیر نیت کے طلاق پڑ جاتی ہے کما فی فتاویٰ الشامیه وفی الغضب توقف الاولان ای ما یصلح رداً و جواباً وما یصلح سباً وجوابا الخ بخلاف الفاظ الاخیر ما یتعین للجواب فقط لانها وان احتملت الطلاق وغیره ایضاً لکنها لما زال عنها احتمال الردو التبعید و السب والشتم اللذین احتملتهما حال الغضب تعینت الحال دالة علی ارادة الطلاق فترجع جانب الطلاق فی کلامه ظاهراً

---

(۱) وفی مذاکرة الطلاق یتو قف الاول فقط ویقع بالا خیرین وان لم ینو (الدر المختار علی هامش ردالمحتاو باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ ط.س. ج۳ص۳۰۱) ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۲ ط.س. ج۳ص۳۰۳ ظفیر۔ (۳) دیکھئے ردالمحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۷ ط.س. ج۳ص۳۱۹ ظفیر۔ (۴) الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط.س. ج۳ص۴۷۰ اس کے بعد یہ بھی ہے ویکره قوله انت امی ویا ابنتی ونحوه ظفیر۔
(۵) البحر الرائق باب الظهار ص . ط.س. ج۲ص۹۸

فلا یصدق فی الصرف عن الظاهر فلذا وقع بها قضاءً بلا توقف علی النیة انتهیٰ ۔(۱) پس یہ ثابت ہو گیا کہ چھوڑ دیا کے لفظ سے بغیر نیت کے ایک طلاق بائن پڑے گی۔ جب تک تجدید نکاح نہ ہو وطی ناجائز رہے گی۔ فقط۔

دو طلاق رجعی کے بعد کہا جواب ہے تو کیا حکم ہے

(**سوال ۵۹۱**) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو دو مرتبہ طلاق رجعی دی اور دونوں مرتبہ ہندہ کے معافی مانگنے پر رجوع کر لیا تین سال کے بعد زید نے تنگ آکر ہندہ کو اس کے باپ کے گھر جانے کو کہا کہ تم اب میرے کام کی نہیں ہو۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ وہ ہندہ کو اپنے گھر لے جائے۔ زید نے کہا لے جاؤ۔ ہندہ کے باپ نے پوچھا کہ تمہاری طرف سے اب جواب ہے۔ زید نے کہا ہاں جواب ہے۔ اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(**جواب**) بحکم الطلاق مرتان زید کو دو طلاق تک حق رجعت ہندہ کا حاصل تھا لہذا رجعت دونوں دفعہ صحیح ہو گئی۔ تیسری دفعہ جو لفظ زید نے کہا وہ کنایہ کا لفظ ہے۔ اس میں نیت طلاق یا دلالۃ حال سے طلاق واقع ہوتی ہے۔ یعنی حالت غضب یا مذاکرہ طلاق میں طلاق واقع ہوتی ہے۔ مگر اس صورت میں دلالۃ حال موجود نہیں ہے۔ کیونکہ عورت یا اس کے باپ کی طرف سے طلب طلاق صریح الفاظ میں نہیں ہے اور نہ حالت غضب سوال میں مذکور ہے۔ لہذا بدون نیت زید کے اس سے طلاق واقع نہ ہو گی۔ پس اگر نیت زید کی طلاق کی تھی تو یہ تیسری طلاق بھی ہندہ پر واقع ہو گئی اور وہ مطلقہ ثلثہ مغلظہ ہو گئی۔ بدون حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر نیت طلاق کی نہ تھی تو ہندہ مطلقہ ثلثہ نہیں ہوئی۔ بدستور تعلق نکاح ان میں قائم ہے۔ **هکذا فی الدر المختار**۔(۲) فقط۔

نکال دو جہاں جی چاہے چلی جا کہا تو طلاق ہوئی یا نہیں

(**سوال ۵۹۲**) ایک شخص نے بذریعہ خط اپنی والدہ کو لکھا کہ میری منکوحہ کو گھر سے نکال دو۔ مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ جہاں اس کا جی چاہے چلی جائے۔ زید نے یہ الفاظ ایک مفتی کو دکھلا کر بینونت کا فتویٰ حاصل کر کے اس عورت سے نکاح کر لیا۔ شوہر نے دعویٰ کر دیا۔ آخر اس سے تحریری طلاق حاصل کی گئی۔ آیا زید کا پہلا نکاح درست ہے یا تجدید نکاح ضروری ہے۔

(**جواب**) اگر اس شخص نے یہ الفاظ بہ نیت طلاق نہ لکھے تھے جیسا کہ اس کے دعویٰ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے تو طلاق کے بعد عدت گذار کر پھر اس سے نکاح کیا جاوے کیونکہ اس صورت میں پہلا نکاح باطل ہے۔ **لان نکاح منکوحة الغیر باطل در مختار**(۳) **و شامی قال الله تعالیٰ و المحصنات من النساء الایة**۔(۴) فقط۔

---

(۱) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ .ط.س.ج۳ص ۳۰۱ ظفیر.

(۲) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذهبی وقومی الخ (الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ .ط.س.ج۳ص۳۹۶) ظفیر. ب

(۳) اما نکاح منکوحة الغیر فلم یقل احد بجوازه (ردالمحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ .ط.س.ج۳ص ۱۳۲.

(۴) سورة النساء ظفیر.

غصہ میں سر حتک فارقتک کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۹۳)ایک شخص نے اپنی زوجہ کو غایت غصہ میں سر حتک فارقتک کہا۔ قائل عدد کی تصریح نہیں کرتا۔ مگر زوجہ اور اس کی والدہ بمع شاہدہ تین بار کہنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اس صورت میں عدد کو کچھ دخل ہے یا نہیں۔

(جواب)در مختار وغیرہ میں ہے کہ سر حتک وفارقتک کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ غصہ کی حالت میں بلا نیت اس سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور بحکم لایلحق البائن البائن در مختار۔ عورت مذکورہ ایک طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جاوے گی۔ دوسری اور تیسری طلاق جو بلفظ کنایہ ہو اس پر واقع نہ ہو گی اور نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے شوہر اول سے جائز ہے حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ در مختار و شامی۔ فقط۔

ایسا نہ کیا تو آزاد سمجھی جاؤ گی لکھا مگر نیت طلاق کی نہ تھی تو کیا حکم ہے

(سوال ۵۹۴)ہندہ اپنے شوہر زید کے گھر جانے اور رہنے سے انکار کرتی تھی۔ زید کے ایک رشتہ دار نے محض دھمکی کی غرض سے بالفاظ ذیل ایک خط اپنے قلم سے لکھ کر اور زید کے دستخط کرا کر ہندہ کے پاس بھیج دیا۔ آج ۷ اگست سن ۱۹۲۶ء سے ۵ یوم کے اندر زید کے گھر آکر ہنسی خوشی رہنے لگو۔ ورنہ تم آزاد سمجھی جاؤ گی۔ ہم سے کچھ واسطہ نہ ہو گا۔ لیکن ہندہ پانچ یوم گذرنے پر بھی زید کے گھر نہیں آئی اور اب کہتی ہے کہ میں مطلقہ ہو چکی۔ آیا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔ زید تصریح کر رہا ہے کہ میری نیت طلاق دینے کی ہرگز نہ تھی، اور نہ الفاظ کے لکھنے سے راضی ہوں۔

(جواب)اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اول تو زید ان الفاظ کے لکھوانے اور ان الفاظ سے راضی ہونے سے انکار کرتا ہے اور ثانیاً اس کی نیت طلاق کی نہ تھی اور نہ حالت غضب و مذاکرہ طلاق کی تھی کہ جس کے قرینہ سے وقوع طلاق سمجھا جاوے۔ لہذا اس صورت میں زید کی طرف سے ہندہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ در مختار و شامی۔ فقط۔

خرچہ کے مطالبہ پر چھوڑی کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۵۹۵) صرف لفظ چھوڑی کہنے سے بغیر ملانے قرینہ بہ نیت کے بوقت مطالبہ خرچ طلاق بائن واقع ہوتی ہے یا رجعی یا کچھ نہیں۔

(۲)جب ہندہ نے بحیثیت نکاح خرچہ کا دعویٰ کیا تو زوج تردید دعویٰ کے لئے کہتا ہے کہ میں نے چھوڑی ہوئی ہے اور یہ حق دار خرچہ کی نہیں ہے۔ یہ تردید زوج کی جو دال بر انقطاع کلی ہے متضمن اقرار بالطلاق البائن ہے یا نہیں۔

(جواب)در مختار میں ہے کہ سر حتک وفارقتک جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں نے تجھ کو چھوڑی، ان کنایات میں سے ہے کہ مذاکرہ طلاق کے وقت ان الفاظ سے بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے اور مذاکرہ طلاق کے معنی شامی میں یہ کہنے کے ہیں کہ عورت طلاق کا سوال کرے کہ مجھے طلاق دے دے۔ ان الفاظ سے بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے یا کوئی غیر شخص شوہر سے کہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے دے۔ اس کے جواب میں شوہر یہ کہے کہ میں نے چھوڑی تو اس وقت اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے اور طلب نفقہ کے جواب میں یہ لفظ کہنے سے طلاق واقع نہیں

ہوتی فتفسیر المذاکرة بسوال الطلاق او تقدیم الایقاع۔ فقط۔

تو کہیں چلی جا میں اگر طلاق کی نیت ہو تو طلاق ہو گی اور اغلام سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۵۹۶) دو حقیقی بہنیں ہیں۔ ایک کی شادی زید کے ہمراہ ہوئی اور دوسری کی شادی عمر کے ساتھ ہوئی عمر اپنی زوجہ سے اغلام کرتا تھا۔ اسی وجہ سے ان میں ناراضگی ہو گئی اور عمر نے اپنی زوجہ کو یہ الفاظ کہے تو کہیں چلی جا، مجھ کو تیری قطعی پروا نہیں۔ وہ اپنی ہمشیرہ زید کی زوجہ کے پاس چلی گئی اور زید سے ناجائز تعلق ہو گیا اور بچہ پیدا ہوا۔ آیا عمر نے جو الفاظ اپنی زوجہ کو کہے اس سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور ارتکاب اغلام سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں اور زید کی زوجہ کا نکاح قائم ہے یا نہیں۔

(جواب) اگر عمر نے الفاظ مذکور بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور اگر عمر کہے کہ ان الفاظ سے میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور اغلام کے ارتکاب سے نکاح فسخ نہیں ہوا اور زید کی زوجہ کا نکاح بھی زید سے قائم ہے۔ فقط (مگر ایسے شخص کو جو اغلام کرنے پر قادر ہو، اور بیوی سے جماع پر قدرت نہ رکھتا ہو فقہاء نے عنین کے حکم میں لکھا ہے۔ ظفیر)

اپنی لڑکی کو جس جگہ چاہو دے دو مجھ کو ضرورت نہیں
اگر طلاق کی نیت سے کہے گا طلاق ہو جائے گی

(سوال ۵۹۷) زید نے بوقت جدائی اپنے خسر کو کہا کہ اپنی لڑکی جس جگہ چاہے دے دو میری توبہ ہے اور مجھ کو کوئی ضرورت تیری لڑکی کی نہیں ہے۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی یا نہیں۔

(جواب) اقول وباللہ التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اگر شوہر نے الفاظ مذکورہ بہ نیت و قصد طلاق کہے ہیں تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی ورنہ نہیں۔ کیونکہ الفاظ مذکورہ پہلی دو قسموں میں ہیں تیسری قسم میں سے نہیں ہیں۔ جس سے حالت غضب و جدال میں بلا نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ تیسری قسم کے الفاظ سرحتک فارقتک انت واحدة انت حرة وغیرہ کے ہیں اور الفاظ خلیة بریة حرام بائن بتة بتلة یہ سب دوسری قسم میں ہیں اور شامی میں خانیہ سے منقول ہے اذھبی فتزوجی وقال لم انو الطلاق لا یقع شئی الخ(۱) وفی شرح الجامع ولا فرق بین الواو والفاء ویؤیدہ ما فی الذخیرة اذھبی وتزوجی لا یقع لا بالنیة الخ ردالمحتار۔(۲) فقط۔

ہمیں اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں واسطہ نہیں میں نیت سے طلاق ہوتی ہے

(سوال ۵۹۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ ہم کو اس کے رکھنے کی ضرورت نہیں اور اس سے ہم کو کچھ واسطہ نہیں۔ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(جواب) یہ الفاظ جو شخص مذکور نے اپنی زوجہ کو کہے کنایات میں سے ہیں۔ صریح طلاق کے الفاظ نہیں۔ ان میں اگر قرینہ طلاق کا نہ ہو تو نیت شوہر کی دریافت کی جاتی ہے۔ اگر نیت شوہر کی ان الفاظ سے طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی اور اگر نیت طلاق کی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی(۳) در مختار۔ شامی۔

---

(۱) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲ ط.س. ج۳ ص ۳۱۴ ظفیر.
(۲) ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۵۲ ط.س. ج۳ ص ۳۱۴ ظفیر.
(۳) فالکنایات لا تطلق بها الا بنیة او دلالة الحال فنحوا خرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار ج ۲ ص ۶۳۵) ظفیر. (ط. س. ج ۳ ص ۲۹۶)

جہاں چاہوں شادی کردو کہنے سے بشرط نیت طلاق ہو جائے گی

(سوال ۵۹۹) ہندہ صغیرہ کا نکاح اس کے والد نے ایک بڑی عمر والے شخص کے ساتھ کر دیا تھا۔ ہندہ اپنے شوہر زید کے یہاں رخصت ہو کر گئی۔ چونکہ میاں بی بی کی عمر میں بڑا فرق تھا، لڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ دنوں کے بعد زید رنگون چلا گیا اور ہندہ کو اس کے میکہ میں چھوڑ گیا۔ چونکہ کچھ خبر نہ لیتا تھا عورت نے خط لکھوایا کہ آنا ہو تو آجاؤ۔ ورنہ صاف صاف لکھو۔ میں دوسری جگہ شادی کرلوں۔

زید نے اپنی ساس کے نام خط بھیجا کہ میں نہ آوں گا، اس کی جہاں چاہو شادی کر دو۔ ان الفاظ سے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد زید کا بھتیجہ ہندہ کو رخصت کرالایا اور زید کو لکھا۔ وہ بھی رنگون سے چلا آیا۔ اپنی عورت ہندہ سے ملا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد لڑائی شروع ہو گئی۔ ہندہ نے اپنے بھائی وغیرہ کو خبر دی۔ وہ کسی طرح ہندہ کو زید کے گھر سے لے آئے۔ اب ہندہ زید کے یہاں جانے پر کسی طرح رضامند نہیں ہوتی اور زید اس کو علیحدہ کرنے اور خلع کرنے پر رضامند نہیں۔ ہندہ نے زید سے کہلا بھیجا کہ تم نے خط لکھا تھا کہ جہاں چاہو شادی کر لو۔ میں اپنا نکاح کرتی ہوں۔ زید نے جواب دیا کہ میں نے غصہ میں لکھا تھا۔ ہندہ نے عمر سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح شرعاً درست ہو لیا نہیں۔

(جواب) زید کے یہ الفاظ کہ اس کی جہاں چاہوں شادی کردو کنایات طلاق سے ہیں۔ جن سے بصورت نیت طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ پس صورت مسئولہ میں یہ لفظ اگر بہ نیت طلاق کہے تھے تو ہندہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی، اور اس کا نکاح عمر سے صحیح ہو گیا۔ لیکن اگر زید کی نیت طلاق کی نہیں تھی بلکہ وہ اس سے انکاری ہے تو یہ الفاظ بیکار ہیں۔ ہندہ بدستور اس کی منکوحہ ہے۔ اس نے عمر سے جو نکاح کیا صحیح نہیں ہوا۔ جس طرح بھی ہو زید سے پہلے طلاق دلائی جائے یا یہ معاملہ قاضی کے یہاں پیش کیا جائے۔ وہ کسی شافعی المذہب قاضی کے ذریعہ ان میں تفریق کرا سکتا ہے۔ کیونکہ عدم ادائے نفقہ کی صورت میں اگرچہ حنفی قاضی کو تفریق کا اختیار نہیں، لیکن اگر یہ کسی ایسے حاکم کو جس کے مذہب میں تفریق جائز ہو حکم کردے تو اس کا فیصلہ حنفی المذہب زوجین کے حق میں نافذ ہے۔

اس کو لے جاؤ اس سے نکاح کر لینا اگر طلاق کی نیت سے کہا تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۰۰) ایک شخص نے باہمی جھگڑے کی وجہ سے اپنی زوجہ کو ایک غیر شخص کے ہمراہ کر کے یہ کہا کہ یہ ہمارے قابل نہیں ہے۔ تم اس کو لے جاؤ۔ اس سے نکاح کر لینا۔ یا اور کسی کے ساتھ نکاح کرا دینا۔ اس صورت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(جواب) اس کے شوہر سے دریافت کر لیا جاوے۔ اگر اس نے الفاظ مذکورہ بہ نیت طلاق کہے ہیں تو اس عورت پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔ عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ درمختار۔ (۱) فقط۔

میری طرف سے اجازت ہے رکھو، یا عقد کرا دو لکھنے سے طلاق ہو گی یا نہیں

(سوال ۶۰۱) شوہر نے دو خطوط میں اپنی زوجہ کی نسبت یہ الفاظ لکھے کہ میری طرف سے اجازت ہے جو طبیعت میں آوے کرو، یا اپنے گھر رکھو یا دوسری جگہ عقد کرا دو۔ اس صورت میں مسماۃ کے لئے کیا حکم ہے۔

(جواب) یہ الفاظ جو اس کے شوہر نے دو خطوط میں لکھے ہیں صریح طلاق کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کنایہ کے

---

(۱) لو قال لها اذهبی فتزوجی تقع واحدة اذا نوی (عالمگیری مصری ج ۱، ص ۳۷۶) طفیر (۲) صفحۂ آئندہ حاشیہ نمبر ۱۔

الفاظ ہیں۔ ان میں نیت کی ضرورت ہے۔ اگر شوہر نے بہ نیت طلاق یہ الفاظ کہے یا لکھے ہوں تو ایک طلاق بائنہ اس صورت میں واقع ہوگئی ہے اور نیت کا حال شوہر سے صاف طور سے دریافت کر لیا جاوے کہ تمہاری نیت ان الفاظ کے لکھنے سے طلاق دینے کی ہے یا کیا مطلب ہے۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط۔

تم آزاد ہو دو مرتبہ کہا کونسی طلاق ہوئی

(سوال ۶۰۲) ایک شخص نے اپنی بیوی کو غصہ میں پہلی مرتبہ یہ کہا کہ تم مجھ سے آزاد ہو۔ اور دوسری مرتبہ کہا جاؤ تم مجھ سے آزاد ہو اور تیسری مرتبہ کہا کہ مجھ سے آزاد ہو۔ اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔ صرف تجدید نکاح سے حلال ہو جائے گی یا حلالہ بھی شرط ہے۔ اس سوال پر ایک دوسرے مولوی کا جواب لکھا ہوا تھا جس سے وقوع طلاق ثلثہ مفہوم ہوتا تھا۔

(جواب) اس صورت میں بندہ کے نزدیک طلاق بائنہ اس شخص کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ جیسا کہ در مختار میں ہے انت حرۃ تو آزاد ہے۔ کنایات کی اس قسم میں سے ہے کہ جس میں بحالت غصہ بلا ئیت کے طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد جو الفاظ کنایہ شوہر نے کہے ان سے بحکم **لا یلحق البائن البائن** جدید طلاق واقع نہ ہوگی۔ عبارت در مختار **انت واحدۃ انت حرۃ الخ۔ وفی الغضب توقف الا ولان الخ ولا یتوقف ما یتعین للجواب الخ شامی ج ۲ ص ۴۶۵ اقول وانت انت حرۃ للجواب۔** فقط۔

یہ میرے مصرف کی نہیں اس جملہ میں طلاق کی نیت کا اعتبار ہے

(سوال ۶۰۳) زید ہفتہ عشرہ سے اپنی زوجہ سے ناراض تھا۔ جس پر چند آدمی بوجہ اتفاق کرانے کے جمع ہو گئے اور زید کو کہا کہ تم اپنی زوجہ کو لے جاؤ۔ جس پر زید نے یہ کہا کہ یہ میرے مصرف کی نہیں میں نہیں لے جاتا اور میں طلاق بھی نہیں دوں گا۔ اس صورت میں طلاق شرعی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(جواب) اس صورت میں اگر زید کی نیت طلاق کی نہ تھی جیسا کہ اس کے لفظوں سے ظاہر ہے کہ میں طلاق بھی نہ دوں گا تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ جو الفاظ زید نے کہے ہیں وہ صریح الفاظ نہیں ہیں کنایہ ہے۔ ان میں نیت کی ضرورت ہے یا دلالت حال کی ضرورت ہے اور وہ دونوں اس صورت میں موجود نہیں ہیں، بلکہ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن سے غصہ کی حالت میں اور مذاکرہ طلاق کی حالت میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ (۲) شامی۔ فقط۔

میں نے اپنی زوجیت سے علیٰحدہ کر دیا کہنے سے طلاق

(سوال ۶۰۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ میں نے تجھ کو زوجیت سے علیٰحدہ کر دیا۔ آج سے تو میری بیوی نہیں اور تم سے ہمارا نباہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ زوجہ علیٰحدہ ہو گئی اور پانچ چھ ماہ کے بعد اسی عورت سے جدید نکاح کیا۔ لہذا قول سابق سے طلاق پڑی یا نہیں۔ اور جدید نکاح کے بعد جو مصلحت کی وہ زنا ہے یا نہیں۔ (جواب) الفاظ مذکورہ اگر بہ نیت طلاق کہے جاویں تو ان سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور دوبارہ نکاح اس سے صحیح ہے۔ لہذا نکاح مذکور ہو گیا اور بعد نکاح کے صحبت اس سے جائز ہے۔ **کما فی الدر المختار لا یلحق البائن**

---

(۱) ولو قال ابعدی عنی ونوی الطلاق (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۳۷۶) ظفیر۔

(۲) فالکنایات لا تطلق بھا قضاء الا بنیۃ او دلالۃ الحال ففی حالۃ الرضا تتوقف الا قسام الثلاثۃ علی نیۃ وفی الغضب الا ولان وفی مذاکرۃ الطلاق الاول فقط (در مختار) والحاصل ان الاول یتوقف علی النیۃ فی حالۃ الرضا والغضب والمذاکرہ (ردالمحتار ج ۲ ص ۶۳۵ و ج ۲ ص ۶۴۰ ۔ط.س. ج۳ص۳۹۶......۳۰۰) ظفیر۔

البائن الخ۔(۱)فقط۔

صورت مذکورہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۶۰۵)خلاصہ سوال یہ ہے کہ (۱)ایک دفعہ زن وشوہر میں تکرار ہوئی۔ شوہر نے اپنی بیوی سے یہ کہہ دیا کہ تیرا میرا نباہ نہ ہوگا تو اپنا مہر لے کر اپنے والدین کے یہاں ہمیشہ رہ۔ پھر مجھ سے تجھ سے کچھ واسطہ نہ رہے گا۔اس کے بعد نہ زوجہ کو لینے کے لئے آیا نہ خرچ وخوراک دیا۔
(۲)بیوی کے خرچ مانگنے پر یہ کہا کہ مجھ سے تجھ سے کیا واسطہ ہے۔
(۳)شوہر نے اثنائے گفتگو میں خسر سے یہ کہا کہ فیصلہ تو اس طرح ہوگا کہ یا تو میری بیوی کو ساتھ کرو، یا مجھ سے طلاق لو۔ خسر نے کہا کہ بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا چھوڑ دیا۔ اس کے بعد طلاق کی تحریر ہوگئی جو منسلک استفتاء ہے۔ لہذا اس صورت میں کونسی طلاق واقع ہوئی۔ رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں۔اور زوجہ چونکہ حاملہ ہے عدت اس کی وضع حمل ہوگی یا نہیں۔ اور نفقہ گذشتہ ایام کا اور عدت کا شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں۔

(جواب)اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی۔ یعنی نمبر ۳ میں جو شوہر نے یہ لفظ بجواب قول خسر خود کہ میں یہی چاہتا ہوں یعنی طلاق ہی چاہتا ہوں کہا کہ اچھا چھوڑ دیا۔ اس لفظ سے ایک طلاق بائنہ واقع ہوگئی۔ کیونکہ یہ لفظ طلب طلاق کے بعد کہا گیا۔ لہذا مذاکرہ طلاق کے بعد یہ لفظ کہا گیا ہے جو کہ موجب وقوع طلاق ہے۔ در مختار۔(۲)بخلاف نمبر ۱ و نمبر ۲ کے کہ وہاں کوئی قرینہ اور دلالت حال وقوع طلاق کی نہیں ہے اور نیت شوہر بھی طلاق کی نہ تھی۔ جیسا کہ تمام تحریر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے ظاہر ہے اور پھر جو تحریر طلاق کی ہوئی وہ چونکہ اسی طلاق سابق کی خبر دینے کے طریق سے تھی اس لئے اس سے دوبارہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ الغرض رجوع اس میں جائز نہیں (۳) ہے البتہ نکاح بمہر جدید برضائے فریقین ہو سکتا ہے اور عدت اس کی وضع حمل ہے ۔ اور نان نفقہ گذشتہ زمانہ کا واجب نہیں رہا، اور نفقہ عدت کا شوہر کے ذمہ ہے ۔ فقط۔

میں نے تمہاری صفائی کردی کہہ کر علیٰحدہ کردے تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۰۶)خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید نے اپنی زوجہ کا زیور لے کر کہا کہ اب ہم نے تمہاری صفائی کردی۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اپنی زوجیت سے علیٰحدہ کردیا۔ زید کی زوجہ میکہ چلی آئی۔ اب ۹ برس کے بعد زید دعویدار ہے کہ میں نے تم کو طلاق نہیں دیا۔ زید اس کو شرعاً لے جا سکتا ہے یا نہیں۔

(جواب)اگر زید یہ کہے کہ میری نیت ان الفاظ سے طلاق کی نہ تھی تو قول اس کا معتبر ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ وہ اس کو رکھ سکتا ہے۔(۴)فقط۔

قد تم الجزء التاسع بعون الله تعالیٰ وتوفیقه

---

(۱)الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٦ .ط.س.ج۴ص۳۰۸) ظفیر.
(۲)دیکھئے الدر المختار علی هامش ردالمحتار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٣٨ .ط.س.ج۳ص۳۹۹. ظفیر
(۳)ویقع بما فیها الخ البائن ان نواها (ایضاً ج ۲ ص ٦٤٢ .ط.س.ج۳ص۳۰۲......۳۰۳) ظفیر
(٤)والقول له بیمینه فی عدم النیة (الدرالمختار باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤٠ .ط.س. ج۳ص۳۰۰) ظفیر.